Amir Minaī, Amir Aḥmad

Amirul lughāt

بعونہ تعالیٰ شانہ

امیر اللغات

حصہ اوّل

تالیفِ لطیف

سنہ ۱۸۹۱ء

ناظم باکمال ناثر عدیم المثال صاحب توقیر جناب منشی امیر احمد صاحب امیرؔ مینائی لکھنوی اُستاد عالیجناب نواب کلب علیخان بہادر

خلد آشیان رئیس رامپور ادخلہم اللہ فی الجنان

مطبع مفید عام آگرہ مین احمد خان صوفی کی اہتمام سی طبع ہوا

بعونہ تعالیٰ شانہ

امیر اللغات

حصہ اوّل

تالیفِ لطیف

سنہ ۱۸۹۱ء

ناظم باکمال ناثر عدیم المثال صاحب توقیر جناب منشی امیر احمد صاحب امیرؔ مینائی لکھنوی اُستاد عالیجناب نواب کلب علیخان

خلد آشیان رئیس رامپور ادخلھم اللہ فی الجنان

مطبع مفید عام آگرہ مین احمد خان صوفی کی اہتمام سی طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

مین نے ہوش سنبھالا آنکھین کھولین تو یہ دیکھا کہ اچھے اچھے اہلِ زبان اور زباندان سرزمین سخن کے فرمانروا ہین - اُنھین صحبتون مین اُردو زبان کی چھان بِنان کا شوق مجھے بھی ہوا اور اُسی زمانے مین یہ آرزو پیدا ہوئی اور بڑھکر بے چین کرنے لگی کہ اُردو الفاظ کے بکھرے ہوے موتیونکی ایک خوشنما لڑی بناؤن - اتنے مین لکھنؤ کی سلطنت مٹگئی اور غدر ہوگیا - وطن کی تباہی اور گھر بار کے لٹنے سے چندے حواس ہی جمع نہو سکے الفاظ کیسے! لیکن اس آرزو کی آگ دلمین سُلگتی رہی - یہانتک کہ فردوس مکان نواب محمد یوسف علی خان بہادر والی رام پور نے مجھے طلب فرماکر عزت کا خلعت اور اطمینان کا سرمایہ دیا - اب مین پھر اپنی تمنا کے سلسلے کو بڑھانے لگا - مگر اُس زمانے مین رام پور کی عدالت دیوانی مجھسے متعلق تھی - نواب فردوس مکان اپنے کلام مین بھی مشورہ فرماتے تھے - اور فن شاعری کے مشغلے جو نئی نئی شکلون سے پیش آتے تھے وہ یون بھی کمفرصتی کی زنجیر دینمین جکڑے ہوئے تھے - اتنی مہلت تو مین نہ پاسکا کہ اپنے ارادے کو پورا کرون تاہم کچھ کچھ شغل چلا گیا - جب خلد آشیان نواب کلب علی خان بہادر کا عہد آیا تب فرصت کی کمی اور بڑھی - لیکن کچھ ہی ہو یہان وہی دُھن بندھی رہی - ۱۸۸۴ء مین علوم کے قدردان سر آلفرڈ لائل صاحب بہادر (لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی و چیف کمشنر اودھ نے) نواب خلد آشیان طاب ثراہ سے اُردو کے ایک جامع لغت کی فرمایش کی - نواب خلد آشیان نے مجھے حکم دیا - یہان تو یہ تمنا ہی تھی فوراً "آنکھ" کے لفظ کا ایک نمونہ تیار کیا جسے نواب خلد آشیان نے جنرل محمد اعظم الدین خان بہادر

(سابق سفیر ریاست و حال وائس پریسیڈنٹ کونسل آف ریجنسی) کے ذریعے سے سر آلفرڈ لائل صاحب بہادر کے پاس بھیجا۔ جنرل صاحب بہادر نے کہ بڑے مربی اِس لغت کے اُسوقت سے اسوقت تک ہین اور اُنکو اِس لغت کے ساتھ پوری دلچسپی اور سچی ہمدردی بلکہ عشق ہی دوسری جون ۱۸۸۶ع کو میری درخواست کے ساتھ پیش کیا۔ ہز آنر نے نمونے کو بہت پسند فرما کے جو جو ہدایتین کین اور وعدے فرماے اُنکو بطور یادداشت جنرل صاحب بہادر نے لکھ لیا جنمین سے بعض یہ تھے "یہ درخواست معقول ہی کہ گورنمنٹ بہت سی جلدین اس لغت کی خرید کرلے ہم مختلف ریاست ہاے ہندوستان اور بنگال پنجاب بمبئی اور مدراس کے گورنمنٹون سے بھی درخواست اعانت کرینگے اور ہز اکسلنسی ویسراے سے التجا کرکے اُنکو سرپرست اور مربی اسکا بنائینگے۔ جسقدر روپیہ منشی صاحب اسکی تالیف کے لیے خیال کرتے ہین اِس سے کہین زیادہ مہیا ہو جائیگا۔ اول ایک دو ورقہ پروف کے طور پر تیار ہو جاے اور قریب قریب دو سو جلدین اُسکی تمام ہندوستان مین گردش کرای جائین ایک عمدہ چھاپہ خانہ اسکے واسطے ہو جسقدر تالیف ہوتا جاے اُسکا پروف پہلے چھپوا کے مختلف اضلاع ہندوستان مین مشتہر کیا جاے اور جب اُسپر اعتراض اور حرف گیری ہولے تو اصلاح اور درستی کے بعد چھاپا جاے" چنانچہ وہی نمونہ جسپر پوری توجہ کی نوبت نہ آی تھی ۱۸۸۶ع مین چھپوا دیا گیا۔

افسوس یہ بیل منڈھے نہین چڑھنے پائی تھی کہ نواب خلد آشیان مرض الموت مین مبتلا ہوکر دنیا سے رحلت فرما گئے سر آلفرڈ لائل نے بھی ہندوستان کو خیرباد کہا۔ مین سمجھا ع آن قدح بشکست وآن ساقی نماند۔ اُردو کی قسمت ہی مین یہ بدا ہی کہ سنورنے نہ پاے۔ مین اسے کیا کرون اور کوی کیا کرے۔ ان چوٹون سے میرا دل ٹوٹا مگر ہمت نہ ٹوٹی اور رہ رہکر تمنا گدگدایا کی۔ مین نے دیکھا کہ اُردو کی بیل پھیلتی چلی جاتی ہی دفترون مین یہی زبان اخبارون مین یہی بات آج پرانی شاعری سسک رہی ہی تو کیا ہوا نئی شاعری اُردو کے نئے لباس سے دُلہن بنکر نکلی ہی۔ آخر باسی کڑہی مین اُبال آیا اور مین نے ۱۸۸۹ع مین اس تجربے کے واسطے سفر کیا کہ دیکھون اُردو لغت کیطرف ملک کے خیالات کیسے ہین لکھنؤ فیض آباد اور بنارس ہوتا ہوا پٹنے تک گیا۔ جس سے بات چیت ہوی اُسنے اپنی تمنا کے اظہار سے میری تمنا کو اور شہ دی۔ خان بہادر شیخ احمد حسین خان مذاق (تعلقہ دار پریانوان۔ اودھ) مولوی حکیم قاضی سید محمد قائم علی رئیس کھیتاسراے۔ سید محمد مہدی حسن خان شاداب مرحوم (رئیس رسولپور ضلع مظفرپور) ذی فہم اور بلند حوصلہ لوگ قدردانی کرنے والے ملے۔ سفر سے پلٹنے پر عرش آشیان نواب محمد مشتاق علی خان بہادر طاب ثراہ نے باجلاس کونسل ایسی دستگیری فرمائی کہ مینے رامپور مین امیر اللغات کا دفتر کھولدیا پروف مشتہر کرنیکی صورت جو سر آلفرڈ لائل کی ہدایت تھی اسطرح بن نہ پڑی اسلیے کہ سر آلفرڈ لائل کا ارادہ یہ تھا کہ وہ اس کام کو سرکاری کام کا ضمیمہ بنائین مگر اس خیال سے کہ لغت ملک کے لیے ہی مین نے پنج کی تحریرون اور اخبارون کے ذریعے سے تالیف کے اہم مسائل کو ملک کے سامنے پیش کیا جس سے ایسے اچھے نتیجے نکلے جو کبھی کسی مصنف یا مولف کی خود رای سے نہین نکل سکتے۔ جن لائق لوگون نے اپنی بیش بہا رایون سے مجھے شکرگزار فرمایا اُنہون نے صرف مجھپر احسان نہین کیا بلکہ اپنی زبان اپنے ملک پر بھی احسان کیا۔ زندگی ہی تو آیندہ جو مقدمہ ترتیب دونگا اُسمین دل کھولکر احسان

کرنے والون کا شکریہ اور ترتیب و تالیف کی مصیبتون کا کچا چٹھا لکھونگا۔ ع درمبر ویم عذر ما بپذیر۔ ای بسا آرزو کہ خاک شدہ۔

یہ بات میرے بیان کی محتاج نہین ہی کہ کوئی بڑا کام چھیڑا جاتا ہی تو پہلے اُسمین اکثر دقتین پیش آتی ہین۔ سیکڑون کتابونکے ورق اُلٹے اپنے پچھلے سرمایے سے جو سالہاے دراز کا ذخیرہ تھا مدد لی۔ لائق لوگون سے مشورے لیے۔ خاص کمیٹی قائم کرکے بحثین کین۔ ہزارہا روپے خرچ ہوے تب جا کر دو برس کی جانکاہی مین اس حصے کو مرتب کر پایا جسکو آپ لوگونکی خدمت مین پیش کرتا ہون اسے ملاحظہ فرما کر اب بھی جو کوئی نیک صلاح دیگا مین ہرگز ہٹ دھرمی سے کام نہ لونگا بلکہ شکریے کے ساتھ آیندہ حصون کے لیے اسکو صرف آنکھونکے سامنے نہین بلکہ دماغ کے خزانے مین احتیاط سے رکھونگا۔

اور حصونکی نسبت مجھے صرف اتنا کہدینے کی ضرورت ہی کہ پہلے حصے کی ترتیب اور تالیف کے وقت بہت گتھیان سُلجھ گئین اور آسانی کے راستے صاف ہوگئے جتنی دیر پہلے حصے مین ہوئی اتنی دیر اب نہو گی غالباً سال بسال شایع ہونگے۔ مگر ساری ہمت اور سارا حوصلہ قدردانی کے ہاتھ ہی دل ٹوٹے گا تو ہمت کو لیکے اور بڑہے گا تو ہمت کے ساتھ۔ اب تک ہمت ان وجوہ سے بندھی ہوئی ہی کہ ایک عالی مرتبہ جلیل الشان حاکم سر آلفرڈ لائل بہادر نے اسکی فرمایش کی تھی اور گورنمنٹ کے التفات کی امیدین ظاہر فرمائی تھین تو ممکن نہین کہ موجودہ لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ پنجاب مدراس بمبئی اور گورنمنٹ آف انڈیا التفات نفرماے اور مدد ندے معہذا ایک نامی ریاست مین اسکی بنا پڑی اور بڑے لائق اور نامور رئیس نواب خلد آشیان نے ابتداءً اسکی طرف توجہ فرمائی اور اسی ریاست کے دوسرے فراخ حوصلہ رئیس نواب عرش آشیان نے باجلاس کونسل ایسی دستگیری کی کہ ریاست ہی مین اسکا دفتر قائم ہو کر کام کا آغاز ہوا اور تیسرے عالی ہمم رئیس نواب محمد حامد علیخان بہادر زاد عمرہم و اقبالہم و دام شوکتہم و جلالہم کے عہد دولت مین یہ پہلا حصہ چھپکر شایع ہوتا ہی تو ضرور امید کو قوت ہی کہ عموماً ہندوستانی ریاستین اور خصوصاً جن جن کو اس ریاست کے ساتھ برادرانہ اور دوستانہ خصوصیات ہین وہ بیشک اسکو وقعت کی نظر سے دیکھین گی — اُنکے دربارون اور کتب خانونمین یہ لغت جگہ پاے گا اور خاص توجہ سے اُنکی قلمرو مین اشاعت پاے گا۔ اور چونکہ یہ کوئی مذہبی تالیف نہین بلکہ صرف زبان کا لغت ہی جسکو ہر مذہب و ملت کا آدمی بہت خوشی اور دلچسپی کے ساتھ دیکھنا پسند کرے گا اسلیے ملک سے بھی پوری پوری قدردانی کی امید ہی۔

اب مین بیان کے سلسلے کو طول دینا نہین چاہتا اور اپنے ہونہار آقاے ولی نعمت نواب محمد حامد علیخان بہادر بالقابہ کی درازی عمر اور ترقی اقبال کی دعا پر ختم کرتا ہون۔

امیرؔ احمد امیرؔ مینائی لکھنوی
ریاست رامپور۔ رُہیلکھنڈ
فروری ۱۸۹۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا سے امید ہی کہ یہ لغت اُردو زبان کے متعلق مدرسون اور مکتبون مین طلبہ کو مطالعۂ کتب مین ماسٹرون اور معلّمون کو درس و تدریس مین شعرا کو ضروریات شاعری مین نثّارون کو نثر نگاری مین غیر زبان دان کو تکمیل زبان مین اور عام طور پر ہر مشتاق زبان کو فائدہ پہنچائے گا۔ کچہریون اور دفترون مین بھی بکار آمد ہوگا غیر ملک والون کو ہندوستانیون کے امور خانہ داری اور اُنکے طریقۂ زندگی اُنکے اخلاق اُنکی رسمین اُنکے خیالات وغیرہ وغیرہ کا پتا دیگا جہان اختلاف ہوگا وہان فیصلہ کرنے مین مدد دیگا اِسلیے کہ مؤلف نے اپنے معلومات کے علاوہ بہت سے مستند اور لائق لوگون کے تصانیف نظم و نثر مین جو کچھہ متفرق طور پر تھا اُسکو اسمین یکجا کردیا ہی یعنی زبان لکھنؤ و دہلی کے مفردات۔ مرکبات۔ جملے۔ مثلین۔ مشہور مقولے۔ محاورے۔ اصطلاحین۔ شان مثل۔ کنایات۔ صفات۔ تشبیہات۔ استعارات۔ مناسب مقام و لوازم و خواص۔ شعرا کے خاص مستعملات۔ الفاظ و مصطلحات قانون۔ کچہری اور اہل دفتر کے خاص محاورات۔ پیشہ والون کی خاص اصطلاحین۔ فقرا کی صدائین۔ آزادون کی بولیان ٹھولیان۔ ریختی (عورتون کی زبان) ٹوٹکے جیسے آنکھہ کی پھرک دور کرنے کو پوپٹے پر تنکا یا دھاگا رکھہ لینا۔ عورتون کی رسمین جیسے خدائی رات۔ عورتون کی منّتین جیسے آسا کا کاسا۔ عورتونکی خاص قسمین جیسے اپنی آنکھون سے پاؤن۔ دعائین جیسے مانگ کوکھہ سے ٹھنڈی رہو۔ کوسنے جیسے نگوڑے۔ تکیہ کلام جیسے بھلی اللہ۔ طبعزاد فقرے (بچون کے ڈرانے اور بہلانے کے لیے) جیسے شادی بی بی آئین۔ چندا مامون آجا۔ لوریان جیسے آجا ری نندیا تو آ کیون نہ جا۔ میرے پیارے کی آنکھون مین گھل مل جا۔ عام کھیل جیسے گنجفہ۔ شطرنج۔ لڑکون کے کھیل جیسے آنکھہ مچولا۔ لڑکیون کے کھیل جیسے گڑیان گُڈّے۔ مسلمانون اور ہندؤنکی شادی غمی کی رسمین جیسے مانجھا۔ تیجا۔ گونا۔ کریا بیٹھنا۔ تیوہار جیسے عید۔ ہولی۔ کہین کہین کتب مذہبی کی ضروری اور کارآمد اصطلاحین۔ مشہور شعرا کے مختصر حالات

(خصوصاً جنکے کلام سے اس لغت مین سند یا مثال دیگئی ہی) آسان اُردو مین اختصار کے ساتھ لغات کے حقیقی اور مجازی معنون کی تعبیرین - (سوا مثلون مقولون اور مشہور جملون کے کہ انکو بحیثیت مثل و مقولہ اور جملہ ہونے کے حقیقی معنی سے کوئی تعلق نہین ہوتا) اور انکا محل استعمال جدا جدا پہلوون کے ساتھ بلکہ جابجا سمجھ مین آنے کو موقع موقع سے زبان اُردو یا کسی دوسری مانوس زبان مین اُنکے مستعمل و مُروّجہ مرادفات اور اُنکے متضاد لفظ - تذکیر و تانیث کی تحقیق (کہ اُردو زبان مین یہبی ایک بہت بڑی بات ہی) واحد و جمع کی حالت مین لغات کے معنی اور محل استعمال کا فرق - بعض حروف ابجد کا باہم ایک دوسرے سے بدلنا لفظ لفظ کی تحقیق (کہ کس زبان کا ہی) اشتقاق - مادّہ اگلی اور حال کی زبان کا فرق کہ پہلے فصحا کیا بولتے تھے اور اب اُسکی جگہہ کیا بولتے ہین - کہین کہین کسی مشہور شخص یا مشہور چیز کا مختصر حال جیسے فصل - آ - ص - مین آصف پر پہنچکر نواب آصف الدولہ رئیس اودہ کا مختصر حال یا حرف تا سے قرشت مین تاج پر پہنچکر تاج محل کا روضہ اور اسیطرح کے بہت سے فائدے کی بکار آمد اور ضروری باتین جہانتک لغت کی شان پر پہبتی ہین داخل کی گئی ہین

دفعہ - ۱ - ترتیب سے متعلق

اصل لغت کو شروع سطر اور بہت جلی قلم سے اور اُسکے ماتحت اور متعلق لغات کو شروع سطر سے کچہہ جگہہ چہوڑکر اندک جلی قلم سے اور لغات کے معنی وغیرہ کو خفی قلم سے لکہا ہی - اور عبارت حاشیہ بہت ہی خفی قلم سے اس زمانے کی طرز و پسند کے موافق متن ہی مین خط کہینچکر لکھی ہی - لغات کی ترتیب حروف تہجی کی ترتیب پر رکہی ہی - مگر اسطرح کہ اصل لغت کے ماتحت اور متعلق جسقدر لغات ہین اُنکو اصل لغت کے ماتحت برعایت ترتیب باہمی پہلے لکھہ لیا ہی تب دوسرا اصل لغت شروع کیا ہی اور ترتیب کامل کا لحاظ انہین اصل لغات مین رکہا ہی یعنی آب اصل لغت ہی اسکے تحت مین آب آب - آب آب ہونا - آب جاتی رہنا اور آبیاری وغیرہ لکھکر - آبا - آباد - آبرو - وغیرہ اصل لغت اور ماتحت لغات ہر ایک کے ذیل مین لکھے ہین -

ہر لغت کا پہلے مفرد قائم کیا ہی پہر اُسیکے مرکبات - اور محاورات وغیرہ بتائے ہین - مثلاً آج کے بعد آج کل - آج کل کرنا - آج مرے کل دوسرا دن - مقامات مناسب پر ہر لغت کے صحیح پڑہے جانے کیواسطے اعراب دیدیے ہین اور جہان کہین اعراب سے کام نہین چلا ہی اور لغت مین التباس کی صورت پیش آئی ہی وہان اعراب دینے کے علاوہ حتی الوسع اُس لغت سے زیادہ معروف الفاظ مین وزن بتادیا ہی مثلاً چُور مُور کے وزن پر - چُور دُور کے وزن پر -

دفعہ - ۲ - محاورات سے متعلق

جو محاورہ خاص دلّی یا خاص لکھنؤ کا ہی یا لکھنؤ مین اور طرح اور دلّی مین اُنہین معنو مین اور طرح بولا جاتا ہی وہان اختلاف ظاہر کردیا ہی جیسے دِلّی مین آب بگڑنا اور لکھنؤ مین اس جگہہ آب جاتی رہنا بولتے ہین -

جو محاورہ واحد اور جمع دونون حالتو مین معناً متّحِد ہی اُسکو واحد ہی مین قائم کرکے مثالین دیدی ہین مثلاً آنکہہ یا آنکھین آنا - اور جن محاورات مین بحالت جمع واحد سے معنی مین کمی زیادتی کا فرق ہی وہان واحد جمع کو الگ الگ قائم کیا ہی جیسے آنکہہ پہوٹنا آنکھین پہوٹنا - اسلیے کہ آنکھین پہوٹنا کے دوسرے

معنی آنکھونکو صدمہ پہنچانا - آنکھون پر زور دینا (انتظار اور دیدہ ریزی وغیرہ کی جگہہ) بھی ہین اور یہ معنی آنکہہ پہوڑنا کے نہین ہین -

جن محاورات کے حالت اثبات و نفی مین ایک ہی معنی رہتے ہین صرف اثبات و نفی کا فرق ہوتا ہی اُنکو اثبات ہی کے ساتھہ قائم کیا ہی جیسے آباد کرنا - آباد ہونا - اور جنکے معنی حالت نفی مین کچہہ گھٹتے بڑہتے یا بدل جاتے ہین اُن کو دونون صورتون سے علیحدہ علیحدہ قائم کیا ہی جیسے آنکہہ اُٹھا کر دیکھنا - متوجہ ہونے کے معنی مین لکھکر آنکہہ اُٹھا کر نہ دیکھنا بھی لکھا ہی اسلیے کہ اسکے معنی لجانا شرمانا بھی ہین - جو محاورات مختلف الالفاظ یا الفاظ کم و بیش کے ساتھہ متحد المعنی ہین اُنکو علیحدہ علیحدہ قائم کیا ہی جیسے آنکہہ آنا - آنکہہ دُکھنا - دماغ ہونا - عرش پر دماغ ہونا - اور ایسے متحد المعنی محاورات جنکے الفاظ مین باہم بہت ہی کم فرق ہی اُنہین ایک ہی صورت سے قائم کرکے اور صورتین اُسکے ذیل مین لکھدی ہین جیسے آئینے مین مُنھہ دیکھو لکھکر اُسکے تحت مین لکھدیا ہی - آئینے مین صورت تو دیکھو بھی بولتے ہین -

جن محاورات کے مصدر اصلی کے ساتھہ کچہہ اور معنی ہین اور مصدر ترکیبی کے ساتھہ کچہہ اور اُنکو دونون صورتون سے الگ الگ قائم کیا ہی مثلاً آنکہہ بدلنا - آنکہہ بدلجانا -
(خشمگین ہونا) . (بیمروت ہوجانا)

جو محاورات ضمائر کے محتاج ہوتے ہین یعنی کسی نہ کسی ضمیر غائب یا مخاطب کے ساتھہ انکا استعمال کیا جاتا ہی اُنکو کسی ایک ضمیر کے ساتھہ لکھکر تفصیل کردی ہی کہ کچہہ اس ضمیر کی تخصیص نہین ہی اور ضمائر کے ساتھہ بھی استعمال ہی جیسے مُنھہ ہی ملاحظہ ہی - انکو آپکا منھہ ہی اور آپکا ملاحظہ ہی قائم کیا ہی اگرچہ تمہارا مُنھہ ہی - اُنکا مُنھہ ہی - سب طرح مستعمل ہی اور اسیطرح حسن استعمال پر نظر کرکے بعض وہ محاورات بھی لکھے ہین جو درحقیقت محاورہ در محاورہ ہین جیسے آبرو پر پانی پھرنا - آبرو خاک مین ملنا - یہ ظاہر ہی کہ پانی پھرنا - خاک مین ملنا خود محاورے ہین مگر اسمین بھی شک نہین ہی کہ آبرو کے ساتھہ زیادہ خوبصورت ہین -

ہر محاورے کو فعل لازم اور فعل متعدی کے ساتھہ الگ الگ قائم کیا ہی (سوا فعل لازم ہونا کے کہ اسکے ساتھہ اکثر الفاظ کے استعمال مین تعمیم ہی جہان زیادہ حسن پایا ہی وہین قائم کیا ہی) بشرطیکہ دونون طرح مستعمل ہی لیکن جو محاورے لازم اور متعدی معنی دینے مین متحد اللفظ ہین اُنہین الگ الگ نہین لکھا ہی صرف ایک ہی جگہہ قائم کرکے لازم اور متعدی ہونیکی حالت مین نمبروار معنی بتادیے ہین مثلاً آبرو دینا لازم بھی ہی اور متعدی بھی تو اُسے یون لکھا ہی - آبرو دینا نمبر ۱ - متعدی - مرتبہ بڑہانا -

نمبر ۲ - لازم توقیر گنوانا -

ترتیب کی رو سے اکثر محاورے لازم اور متعدی کے ساتھہ برابر ہی آتے ہین اور دونون جگہہ معنی لکھنا اسقدر قریب قریب بدنما ہی اسلیے لازم یا متعدی جسکے ساتھہ پہلے محاورہ آیا وہان پورے معنی لکھدیے اور اُسکے بعد جس فعل کے ساتھہ آیا اُسپر صرف لازم یا متعدی لکھدیا جیسے آب و تاب بڑہانا حسن و خوبی بڑہانا - آب و تاب بڑہنا لازم

دفعہ ۳ - تذکیر و تانیث سے متعلق

جو لغت تذکیر و تانیث کے لحاظ سے دلّی اور لکھنؤ مین یکسان ہی مثال سے اُسکے مذکر یا مؤنث ثابت کرنے کی کوشش نہین کی ہی اور جس لغت کے تذکیر و تانیث مین اختلاف ہی اُسکو قائم تو اُسی صورت سے کیا ہی جس صورت سے لکھنو بین ہی مگر ذیل مین مستند شعرا کے کلام سے اس اختلاف کی تفصیل کر دی ہی کہ دلّی مین یون بولتے ہین جیسے موتیا لکھنؤ مین مذکر ہی اور دلّی مین مؤنث اور جس لغت مین باعتبار زمانۂ سابق و حال کے اختلاف ہی وہان تصریح کر کے دونون زبانون کے مستند شعرا کا کلام سنداً دیدیا ہی جیسے سیَر کہ متقدمین نے مذکر کہا ہی اور متوسطین اور متاخرین نے مؤنث -

دلّی والون مین جو لغت باہم مختلف فیہ پایا گیا اُسکی صرف تصریح کر دی ہی مثلاً سانس کو ظفر دہلوی نے مؤنث کہا ہی ؏ ہمیشہ چپ ہی رہے ہم کبھی جو ٹھنڈی سانس بھری بھی ہنسے تو ہو کر بتنگ جان سے بھری - اور داغ دہلوی نے مذکر کہا ہی ؏ اور بیمار غم ہجر مین کیا رکہا ہی - اک ترے دم کیلئے سانس لگا رکہا ہی -

اور لکھنؤ والون مین جہان یہ صورت پیش آئی ہی وہان سندین دیکر اپنی راے بھی ظاہر کر دی ہی مثلاً خلش کو آتش نے مذکر کہا ہی ؏ ہو نہین آنکھین نہین اکدم تجھے او شہسوار - یاد تیری دل سے رکھتی ہی خلش مہمیز کا - اور برق نے مؤنث کہا ہی ؏ کم نہین کاہش مژگان سے خلش خارون کی - جادۂ صحرا نہین باڑہ ہی تلوارون کی - اور مولف کے نزدیک مؤنث ہی تو اپنی راے لکھدی ہی -

دفعہ ۴ - توسیع زبان سے متعلق

بھاکا اور سنسکرت کے وہ عمدہ الفاظ اور محاورات جنھین متاخرین نے ہلکے اور اوچھے سمجھکر چھوڑ دیا تھا اُنکو بھی اس لغت مین داخل کیا ہی مثلاً چاہیتا یعنی جسکو کوئی چاہے اور پیار کرے - اُبھی اُبھی سانسین لینا جس سے گھبراہٹ پیدا ہو -

جو الفاظ ترکیب کی رو سے غلط ہین مگر بول چال مین کثرت سے آگئے ہین اور بعض ساتذہ نے ان ترکیبون سے کسی ترکیب کے ساتھ کہا بھی ہی اور زبان کو اُنکا ترک کرنا دشوار ہی جیسے پاندان - سمجھدار - گاڑیبان - [illegible] - وغیرہ وغیرہ ان کو بھی داخل لغت کر لیا ہی - اور انکے استعمال کی نسبت اپنی راے لکھدی ہی -

وہ انگریزی الفاظ جو اکثر زبانون پر آگئے ہین اور جنکی ضرورت پائی گئی ہی لغت مین داخل کر لیے ہین مثلاً اسٹیشن - اپیل - کمشنر - پارسل - پمفلٹ - اسٹاف - وغیرہ وغیرہ -

دفعہ-۵-علامات مقررہ

ذیل کی علامتین اُن مقاصد کیواسطے اس لغت مین داخل کی گئی ہین جو اِن علامتون کے سامنے دوسرے خانے مین لکھی ہین -

علامت	کس بات کی علامت ہے	علامت	کس بات کی علامت ہے
ع	زبان عربی	ق	قطعہ
ف	زبان فارسی	!	افسوس - خوشی - تعجب وغیرہ (انٹرجکشن)
س	زبان سنسکرت	?	استفہام
ہ	زبان ہندی	( )	اِن دونون قوسون کے درمیان مین جملہ معترضہ یا کسی امر کی زیادہ تشریح لکھی جاتی ہی (براکیٹ)
ا	زبان اُردو	" "	اسکے درمیان کی عبارت نقل کسیکے قول کی ہوتی ہی یا اور کوئی خصوصیت (انورٹیڈ کامز)
ت	زبان ترکی		
—	ختم مطلب وغیرہ (ڈیش)		
۵	شعر	عو	عورتونکی زبان (ریختی)
۶	مصرع	نظ	اختصاص نظم و نثر (نثر سے مراد شاعرانہ خیال کی نثر ہی)

دفعہ-۶-متفرقات

ہر لفظ کے کُل معنی عام اس سے کہ کسی اضافت یا نسبت سے پیدا ہوتے ہون یا حالت افراد مین جدا جدا نمبر قائم کر کے سب اُسکے ذیل مین لکھدیے ہین مثلاً آب نمبر (۱) عنصر - نمبر (۲) عرق جیسے آب ترنج - نمبر (۳) شراب - نمبر (۴) ہاڑہ جیسے آب جاتی رہنا - نمبر (۵) چمک جیسے آب گوہر -

جو لغات صرف شاعرانہ خیال ادا کرنے مین مستعمل ہین اور روزمرہ کی بول چال سے اُنکو چندان تعلق نہین اُنکو قائم کر کے نظ بنا دیا ہی جیسے آزار پانا نظ داغ ۵ نہ کھایا تھا کبھی خون جگر ہمنے مگر کھایا - نہ پایا تھا کبھی آزار الفت مین مگر پایا -

اور اسیطرح جو لغت ایسا ہی کہ بعض معنی مین بول چال مین ہی اور بعض مین صرف نظم و نثر کے ساتھہ تخصیص ہی تو ایسے لغت کے وہ معنی بھی نظ کی علامت بنا کر وہین لکھدیے ہین جو مخصوص بہ نظم و نثر ہین مثلاً آب دینا کہ یہ سان پر لگانے اور جلا دینے کے معنون مین تو بول چال مین داخل ہی اور درختونمین پانی دینا کی جگہہ اسکا استعمال شاعری کے ساتھہ تخصیص رکھتا ہی اسلیے اسکو یون لکھدیا ہی -

آب دینا نمبر (۱) تلوار وغیرہ کو سان پر لگانا -

نمبر(۲) چمکانا - جِلادینا -

نمبر(۳) ظٹ سینچنا - درختونکو پانی دینا -

جو جمعین ایسی ہین کہ اپنے واحد کے معنون کے علاوہ کچھہ اور معنی ہی رکھتی ہین یا اور کوئی تخصیص پائی گئی ہی اُنکو علیحدہ قائم کیا ہی جیسے ابواب کہ باب کی جمع ہی
جسکے معنی دروازے کے ہین مگر قانونی اصطلاح مین اسکے معنی اُس سواے رقم کے بھی ہین جو زمیندار لوگ خالص زرمالگذاری کے علاوہ مدرسے
وغیرہ کے چندے کی بابت داخل کرتے ہین -

عربی اور فارسی کے وہ الفاظ جو بول چال مین نہین ہین مگر شاعری مین مستعمل ہین وہ بھی لکھے ہین اور ایسے الفاظ پر ظٹ لکھدیا ہی جو اس بات کی علامت ہی
کہ یہ لفظ زبانون پر نہین ہین مگر نظم و نثر مین مستعمل ہین کیونکہ ایسے الفاظ کے داخل کرنے مین کوئی نقص ظاہرا معلوم نہین ہوتا اور ترک کر دینا اول تو اُردو زبان
کی موجودہ وسعت کو گہٹانا تھا اسلیے کہ نظم و نثر کو بھی ملا لیجیے تو ہماری اُردو مین دہن اور مُنھہ دو لفظ مستعمل ہین اور دہن نکال ڈالا جاتا تو صرف مُنھہ
رہجاتا ہی وہ زبان اچھی ہی جسمین ایک ایک بات کے لیے دس دس لفظ موجود ہون یا جسمین ایک ہی لفظ ہو اگر یہ خیال کیا جاے کہ دہن کے لفظ مین اُردو
نے کوئی تصرف نہین کیا نہ طرز و محل استعمال بدلا اسواسطے اسکو فارسی لغت کے سر چھوڑنا چاہیے تھا اور اسیطرح ایسے الفاظ عربی ایسے الفاظ بہاکا ایسے
الفاظ انگریزی اور ایسے الفاظ تُرکی سب اُنہین زبانون کے لغات کے سر چھوڑ دیے جاتے تو **امیر اللُّغات** مین کیا رہجاتا اور وہی شعر صادق آتا ؎
اسی خاطر تو قتلِ عاشقان سے منع کرتے تھے - اکیلے پھر رہے ہو یوسف بے کاروان ہو کر - اور جسطرح بہاکا اور سنسکرت کا کوئی لغت اُردو مین نہین ہی
اسیطرح عربی فارسی انگریزی اور تُرکی کے لغات بھی اُردو زبان مین نہین ہین - دوسرے یہ کہ اگرچہ ہر طبقے کو مثل علما اور اَطبا وغیرہ کے اُنکے تمام
مصطلحات مین اس لغت سے پورا پورا فائدہ پہنچانا دشوار ہی مگر اسکے ساتھہ ہی یہ کچھہ ضرور نہین ہی کہ شعرا اور نثار بھی پورا پورا فائدہ نہ اُٹھا سکین جنکے
کلام کے استقرا پر زیادہ دار و مدار اس لغت کی تالیف کا ہی اور اسیوجہ سے اُنکو پورا فائدہ پہنچانے مین دِقّت بھی کم ہے معہذا لغت دیکھنے کی زیادہ ضرورت
دو ہی حالتو مین ہوتی ہی یا ایسا لفظ سامنے آنے پر جس سے واقفیت ہی نہو یا واقفیت ہو اور کسی قسم کا اختلاف یا شک ہو اور یہ دونون صورتین گفتگو ے روزمرّہ
مین کم اور نظم و نثر مین زیادہ پیش آتی ہین تیسرے اسکا ٹہیک اندازہ بہت ہی دشوار ہی کہ خواص مین بھی کون کون سے لفظ کس کس رتبے کے لوگون کی زبان
پر ہین اور کون کون سے لفظ نہین ہین کون سے الفاظ داخل زبان سمجھکر لکھے جائین اور کون سے چھوڑ دیے جائین ہیئت اور مماثل کو چھوڑ دون تو
مثلاً ایک ذی علم اپنی عبارت مین ان الفاظ کو یون لاتا ہی "جو عربی اور فارسی کے اچھوتے الفاظ ہین اور جنکی ہئیت طرز استعمال طریقۂ تحریر مین اُردو نے کسی
قسم کا تصرف نہین کیا ہی فارسی زبان بھی اُردو کے مماثل ہی" دوسرا ہیئت کی جگہہ شکل و مماثل کی جگہہ مثل لکھتا ہی - ایک ذی علم کے مسدّس مین مثلاً دو
مصرع ہین ؎ افسوس قوم مین عصبیّت نہین رہی - ہم مین کسیطرح کی مزیّت نہین رہی - اور دوسرا عصبیّت کی جگہہ پنایت اور مزیّت کی جگہہ فضیلت

موزون کرتا ہی اور وزن مین اگر اپنا یت نہ آئیگا تو اس خیال کے ادا کرنے کو قافیئے ہی بدل دیگا پھر ان الفاظ مین کون سے لفظ داخل زبان سمجھے جائین؟
چوتھے گو ایسے الفاظ فارسی اور عربی لغات مین موجود ہین لیکن اُردو کا طالب پورا فائدہ کبھی نہین اُٹھا سکتا - فارسی اور عربی کے لغت دیکھکر وہ کیونکر اندازہ کریگا
کہ یہ لفظ انہین معنون مین اُردو مین مستعمل ہی یا نہین کیونکہ مار اور ثعبان مترادف ہین اور زبانون پر دونون مین سے کوئی نہین ہی البتہ مار چونکہ برابر اُردو کے شعرا
استعمال کرتے ہین اسواسطے نظم و نثر مین جو استعمال کرے جائز اور روا ہی مگر ثعبان بعض شعرانے کہا تو اُسکو مذاق شاعری سے آشنا تکلف جانتے ہین
واے بر حال دیگران - یہ کبھی ممکن ہی نہین ہی کہ فارسی اور عربی لغات اُٹھا کے جو لفظ چاہین اپنی نظم و نثر مین داخل کرلین جو لفظ مستند شعرا کا مقبول و مستعمل
نہوگا ضرور بیگانہ اور ثقیل معلوم ہوگا - پانچوین یہ لغت کی شان کے بالکل خلاف ہی کہ مفردات نہ بتائے جائین اور مرکبات لکھدیے جائین - دہن اور چشم
نہ لکھے جائین اور دریدہ دہن غنچہ دہن چشم ما روشن دل ما شاد چار چشم چشم بددور لکھے جائین - چھٹے اُردو زبان مین ایک بہت بڑی چیز تذکیر و تانیث بھی ہی
یہ مانا کہ فارسی اور عربی کے لغات موجود ہین مگر اُن سے تذکیر و تانیث کا پتا کہان سے چلے گا لفظ بادہ تو طالب اُردو کو فارسی لغت مین ملجائے گا مگر
وہ اسکو مذکر بولے گا یا مونث - ساتوین یہ فرض کیجیے کہ صبح زبانون پر ہی اور سحر نظم و نثر مین مستعمل ہی تو سحر کا لکھنا طث کی علامت کرکے اسوجہ سے اور بھی
ضرور ہی کہ آیندہ نسلین اور غیر زبان دان دہوکا کہا کے صبح کی جگہہ سحر نہ بول اُٹھین کیونکہ اُنکو تو نظم و نثر مین صبح اور سحر دونون لفظ ملین گے وہ اس امر کی کیونکر تمیز
کرسکین گے کہ صبح بول چال مین ہی یا سحر یا دونون -

اور ان سب باتون سے قطع نظر کرکے دیکھیے کہ زمانہ روز بروز ہندوستان سے فارسی اور عربی کو مٹاتا جاتا ہی پس مین نے اس مصلحت سے
ایسے الفاظ کو لیلیا ہی کہ کم سے کم اتنا فایدہ تو ضرور ہوگا کہ آگے چلکر نظم کی تاریخ کا پتا چلے گا -

باب الف

ا- مذکر- عربی- فارسی اور اردو کی الف بے کا پہلا حرف اور ہندی نحو کے پہلے اعراب کی شکل (جیسے क پر الگانے سے का ہوتا ہی) اور علم حساب مین اکائی کے پہلے ہندسے کی صورت ہی- ابجد کے حساب مین اسکا ایک عدد قرار دیا گیا ہی- یہ الف مختلف مقامات پر مختلف کام دیتا ہی-

اُردو مین

نمبر (۱) صیغۂ امر کے آخر مین لانے سے ماضی کے معنی پیدا کرتا ہی جیسے اُٹھ سے اُٹھا- بیٹھ سے بیٹھا- دیکھ سے دیکھا- سُن سے سُنا- اور کہین حاصل مصدر کے معنی پیدا کر دیتا ہی جیسے جھگڑ سے جھگڑا- رگڑ سے رگڑا- گھس سے گھسا- ریل سے ریلا-

نمبر (۲) کبھی کلمے کے اول مین لانے سے نفی کے معنی دیتا ہی اور یہ الف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہی جیسے اَلگ- اَچھُت- اَمِٹ- اَٹل- اَچل-

نمبر (۳) کبھی تصغیر کے واسطے اسم کے آخر مین آتا ہی اور یہ تصغیر کبھی مفید تحقیر ہوتی ہی اور کبھی پیار کے طور پر استعمال مین آتی ہی (جیسے گلوا- بٹیا-

نمبر (۴) کبھی تعیین مراتب عداد کے لیے آتا ہی جیسے پہلا- دوسرا- تیسرا- چوتھا- چھٹا- اسیجگہہ فارسی مین میم لاتے ہین جیسے دوم- ششم وغیرہ-

نمبر (۵) بعض اسما کے آخر مین بڑے پن کے معنی دیتا ہی- جیسے ٹوکرا- ٹھنا- چرخا-

نمبر (۶) کبھی دو کلمون کے بیچ مین نسبت کیواسطے آتا ہی- جیسے موسلادہار- بہیڑیا چال- اور کبھی آخر مین آکر یہی فائدہ دیتا ہی- جیسے اکہرا- دُہرا

اور بعض اسما مین الف نسبت کے قبل ہی لاتے ہین اگر اصل اسم مین نہین ہوتی- جیسے اقسام رنگ مین- دودہیا- مونگیا- گُلہریا- مانگیا- (گلہریا مانگیا اُن کنکوّونکو کہتے ہین جنمین گلہری کی پشت کی دہاریان سی اور مانگ کی صورت بنی ہوتی ہی)

نمبر (۷) ہندی مادّون کے آخر مین آکر صفت مُشبہ کے معنی پیدا کرتا ہی جیسے نیلا- مَیلا- بہوکا- راجا- اونچا- نیچا-

نمبر (۸) فعل لازم مین مختلف مقامات پر آکر اُسکو متعدی کر دیتا ہی- ۱- قبل علامت مصدر لازم جیسے اٹکنا سے اٹکانا- برسنا سے برسانا- سمجھنا سے سمجھانا- اور جن مصادر مین دوسرا حرف حرف علت ہوتا ہی تو وہ حرف علت حذف ہوجاتا ہی- جیسے جاگنا سے جگانا- بھاگنا سے بھگانا- کودنا سے کُدانا ۲- بعد حرف اول مصدر لازم- جیسے ٹلنا سے ٹالنا- کٹنا سے کاٹنا ۳- علامت مصدر کے حرف ماقبل سے پہلے جیسے بگڑنا سے بگاڑنا- نکلنا سے نکالنا اُبھرنا سے اُبھارنا-

اُردو اور فارسی[ع] مین مشترک

نمبر (۹) فارسی مین جب صیغۂ امر کے آخر مین آتا ہی تو اُسکو فاعل بنا دیتا ہی جیسے جو سے جویا- دان سے دانا- توان سے توانا- بین سے بینا- زیب سے زیبا- گو سے گویا- اور اُردو مین بھی فاعلی معنی پیدا کرتا ہی مگر جب کہ اُس امر سے مقدم کوئی اسم ہو جیسے ہل جُتا- پن بھرا- گھس کُھدا- گھٹ بنا-

نمبر (۱۰) کبھی صیغۂ امر کے آخر مین آکر مفعول کے معنی پیدا کرتا ہی جیسے گھرا

ع فارسی اور عربی کے اصلی الف سے بحث نہ کیگئی ہی جو اُن الفاظ مین آیا ہی کہ اُردو مین مستعمل ہین -

پذیرا- (فارسی مین) اور- کہا- سنا- دیکھا- لکھا- (اُردو مین) مثلاً تم ہمارا
کہا نہین کرتے یہ ماجرا تم دیکھا کتے ہو یا سنا؟ - یہ ورق تو کسی خوشنویس
کا لکھا معلوم ہوتا ہے - بعضے کہتے ہین کہ اس الف نے امر کو ماضی کر دیا ہے
اور وہی ماضی بمعنی مفعول مستعمل ہوا ہے-

نمبر(۱۱) الف لیاقت جیسے خوانا- مثلاً یہ خط خوانا نہین یعنے پڑھنے کے
قابل نہین-

نمبر(۱۲) دو کلمون کے بیچ مین آکر اتصال کو مفید ہوتا ہے (فارسی مین)
جیسے شباشب- پیشاپیش- گوناگون- رنگارنگ- مالامال- کشاکش
نوشانوش- (بعض لوگ مالامال- رنگارنگ- گوناگون مین الف
کثرت و مبالغہ تجویز کرتے ہین) اور بھاگا بھاگ- مارامار- شپاشپ-
برسابرس- جھڑاجھڑ- پڑاپڑ- منہامنھ- دنادن- جھماجھم- گھٹاگھٹ-
دھمادھم- (اُردو مین)

فارسی مین

نمبر(۱۳) انحصار و استیعاب کے لیے آتا ہے- جیسے سراپا- لبالب-
سراسر-

نمبر(۱۴) ندا کے لیئے آتا ہے- جیسے ناصحا- ساقیا- خداوندا-

نمبر(۱۵) افراط کیواسطے- جیسے خوشا- بسا- بعض اہل تحقیق خوشا مین
الف رابطہ تجویز کرتے ہین یعنی خوش است کے معنی دیتا ہے-

نمبر(۱۶) کبھی فتحے کی اشباع سے پیدا ہوتا ہے اور معنی مین اسکو کچھہ دخل
نہین ہوتا- جیسے نگون سے نگونسار- پیرہن سے پیراہن- ستمگر
سے ستمگار- مردم خور سے مردم خوار- دامن سے دامان-

نمبر(۱۷) کبھی کلمے کی ابتدا مین زائد آتا ہے- جیسے شتر سے اشتر
گر سے اگر- اور بعض کی رائے ہے کہ اصل اگر ہے اور گر اُسکا مخفف ہے

نمبر(۱۸) حسرت و افسوس کی جگہہ آتا ہے- جیسے دردا- دریغا-
واحسرتا- واویلا-

عربی مین

نمبر(۱۹) عربی اسما کے بیچ مین آکر واحد کو جمع کر دیتا ہے- جیسے تدبیر سے
تدابیر- ترکیب سے تراکیب- مسجد سے مساجد- عنصر سے عناصر اور کبھی
بیچ مین اور اول مین دو جگہہ آکر یہی فائدہ دیتا ہے- جیسے لطف سے الطاف
حکم سے احکام- وصف سے اوصاف- وہم سے اوہام- اور کبھی اول و
آخر مین آتا ہے- جیسے نبی سے انبیا- ولی سے اولیا- تقی سے اتقیا-

نمبر(۲۰) الف رابط جیسے حقا حق ہے کے معنی مین حقا کہ کوئی مثل نہین
شاہ زمن کا- اور اس شعر شیخ سعدی علیہ الرحمہ- حقا کہ با عقوبت
دوزخ برابر است - رفتن بپایمردی ہمسایہ در بہشت - مین بھی یہی معنی
ہین حق است کہ با عقوبت دوزخ برابر است الی آخرہ اور بعض محققین اس
الف کو الف بدل تنوین کہتے ہین یعنی تجویز کرتے ہین کہ ظاہرا اور اصلا
کیطرح یہ الف بھی تنوین کا قائم مقام ہے اس صورت مین حقا بمعنی الحق
ہوگا اور یہ جو بعض لوگون کا مشرب ہے کہ حقا اور ربا مین الف قسم کا ہے
ٹھیک نہین ہے اور منشا اس خیال کا غالباً یہ ہو کہ حق اور رب یہ الفاظ ایسے
ہین کہ انکے ساتھہ قسم کا تعلق ہو سکتا ہے اور ربا مین الف ندا ہے جیسے رحیما
کریما مین اور کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ یہ دو لفظ یعنی حقا اور ربا اپنی شامل
سے الگ کر دیے جائین اور انمین الف قسمیہ قرار دیا جاے -

نمبر(۲۱) عربی سہ حرفی مادّون کے اول حرف کے بعد آکر مادّے کو اسم فاعل بنادیتا ہی- جیسے طلب سے طالب- حکم سے حاکم- ظلم سے ظالم-

نمبر(۲۲) عربی سہ حرفی مادّے کے اول آکر اسم فاعل یا صفت مشبہ مین مبالغے اور زیادتی کے معنی پیدا کرتا ہی- جیسے فضل مادّہ- فاضل اسم فاعل- افضل مبالغہ- کرم مادّہ- کریم صفت مشبہ- اکرم مبالغہ-

نمبر(۲۳) الف تنوین جسپر دوزبر ہون- جیسے جبراً- قہراً- آناً فاناً- غالباً-

نمبر(۲۴) عربی مادّے کے آخر حرف سے قبل آکر فاعل کے فعل مین مبالغہ پیدا کرتا ہی- جیسے سَتر سے ستّار- قہر سے قہّار-

نمبر(۲۵) بعض عربی اسما مین کبھی بشکل واو اور کبھی بشکل یا لکھا جاتا ہی مگر الف پڑہا جاتا ہی- جیسے مصطفےٰ- مرتضےٰ- عقبےٰ- مشکوٰۃ- زکوٰۃ- صلوٰۃ- اور بعض جگہ فتحے کے اشباع سے پڑہا جاتا ہی اور نصف الف بطور اشارہ کتابت مین آتا ہی جیسے اللہ- لہٰذا- اسمٰعیل- اسحٰق- رحمٰن-

باب الف مع الالف

آ- نمبر(۱) مد کے ساتھہ پہلا حرف تہجی- اگرچہ یہ مرکب دو الف سے ہی جیسا کہ برہان قاطع اور بہار عجم وغیرہ نے یون (۱۱) لکھا ہی مگر قاعدہ جمل مین ایک ہی عدد اسکا لیا جاتا ہی اور بعض مورخین نے خال خال جو اس الف کے دو عدد لیے ہین (جیسے اس تاریخ رحلت سید نور الحسن خان بلگرامی مین جو سنہ ۱۲۰۹ ہجری مین واقع ہوئی الف آغاز کے دو عدد لیے گئے ہین- ۶ نوشت خامہ کہ آغاز بود ماہ صیام) یہ مشرب نہایت ضعیف اور ضرورت تاریخ اسکا منشا ہی-

نمبر(۲) آنا سے صیغۂ امر حاضر- جا کی ضد- ناسخ ؎ آ مجھسے ہو ہمکنار قاصد- کرلون مین تجھکو پیار قاصد-

نمبر(۳) گویّے یا سوزخوان گلا صاف کرنے اور سُر ملانے یا جمانے یا تان لینے کیوقت اسی آ کو کہین پڑہاتے اور کہین تکرار کے ساتھہ لاتے ہین-

نمبر(۴) سُم جتلانے کی آواز- گلزار نسیم ؎ تہا سُم پہ یہ اُس پری کا نقشا آ- سب آنکہہ ملا کے کہتے تھے آ-

نمبر(۵)[ع] کبوترون کے بلانے کی آواز- میر امانی اسد دہلوی ؎ پیام بر کو کبھی اُسنے مرحبا نہ کیا- کبوتران حرم مرگئے "بہ آ آ" نہ کیا ؎ کبھی کہتے ہو کہ آ اور کبھی کہتے ہو کہ جا- کیا کبوتر کیطرح دیتے ہو بہر یان مجھکو نمبر(۶)[ع]

ع نمبر۵ اور نمبر۶ مین بظاہر یہ شبہہ ہوتا ہی کہ درحقیقت یہ تو وہی صیغۂ امر حاضر آنا سے طلب کرنیکے لیے ہی جسکا ذکر نمبر۲ مین ہوا- جواب اس شبہے کا یہ ہی کہ نمبر۵ مین کبوترون کے واسطے اکثر اسکی تخصیص ہی جیسے گتے کیواسطے تُو اور نمبر۶ مین درحقیقت بازی گر طلب نہین کرتے ہین بلکہ ناظرین کا خیال بٹانیکو دہوکا دینے کے طور پر یہ لفظ کہتے ہین- حالانکہ وہ چیز اُنکے پاس موجود ہوتی ہی- انہین وجوہ ترجیح پر نظر کرکے یہ نمبر علیحدہ لکھے گئے-

غائب شی منگانیکو بازیگرون کی آواز -

فصل الف ممدودہ مع باے موحدہ

آب - ف - بحالت تذکیر - نمبر(۱) ماء - ع - جل - س - پانی - ھ - واٹر - انگریزی

اسکی دو قسمین ہین -

(۱) اربع عناصر سے ایک عنصر کا نام - جو بسیط ہی - **ناسخ** ؎ تھی غرض خالق کو ترکیب عناصر سے یہی - لطف خاک و آتش و آب و ہوا پیدا ہوا -

(۲) پانی جو دنیا مین پایا جاتا ہی اور غیر بسیط ہی - جیسے آب باران - آب چاہ - آب سمندر - **ناسخ** ؎ خاک پر جو بوٹتے ہین اُنکو کم رتبہ نہ جان - کی ہی ہر شی کی خدا نے زندگانی آب سے -

صفات آب قسم دوم

بدمزہ - فقرہ یہ پانی کچھ بیمزہ ہی نہین بلکہ بدمزہ ہی -

بودار - فقرہ کنوین مین کیا چیز گر گئی ہی کہ پانی بودار ہوگیا ہی -

بھاری - فقرہ اس کنوین کا پانی بہت بھاری ہی غذا دیر مین ہضم ہوتی ہی -

بیمزہ - فقرہ کھانا تو مزے کا کھلایا مگر پانی بہت بیمزہ تھا -

تلخ - فقرہ کسقدر تلخ پانی ہی کہ پیا نہین جاتا -

جاری - **ناسخ** ؎ دلیل اسیری کیا جو حکم کرتا ہی نجاست کا - کبھی گردش مین زاہد کم نہین ہی آب جاری سے -

حمیم (گرم) - **رشک** ؎ آب باران ہجر مین اے رشک ہی آب حمیم - لُو سے فرقت مین زیادہ ہی ہوا برسات کی -

خوشگوار - **تسلیم** ؎ مرنہین اے نگار پانی ہی - پی تو کیا خوشگوار پانی ہی -

دیر ہضم - فقرہ کیسا دیر ہضم پانی ہی کہ ابتک غذا ویسی رکھی ہی -

روان - **ناسخ** ؎ پڑ گیا عکس جو چلنے سے رہا آب روان - تیری صورت سے فقط آئنہ ہی دنگ نہین -

زلال (نتھرا ہوا صاف شیرین) - ؎ ای بحر آب و تاب ہی کیا تیری بات مین - ہر شعر موج چشمۂ آب زلال ہی - **ذوق** ؎ کیا عجب رحمت باری سے کہ وقت باران - ابر مردہ سے بھی ہو قطرہ فشان آب زلال -

سرد - **ناسخ** ؎ ہین داغ نان گرم تو آنسو ہین آب سرد - آسودہ معاش دل عشقباز ہی -

شفاف - صاف - **نوازش** ؎ وہ شفاف و صاف آب آئینہ رنگ - سکندر بھی دیکھے تو ہو عقل دنگ -

شور - **مصحفی** ؎ آب شور اشک کا آنکھین بھی مری لے دوڑین - اُنکی نتھہ کے جو کبھی ہو گئے گوہر میلے -

شیرین - **صبا** ؎ خاکساری کا مزہ ہوتا جو ای خسرو تجھے - آب شیرین سے دھلاتا کوہکن کے ہاتھہ پاؤن -

گدلا - فقرہ برسات مین تو دریاؤن کا پانی گدلا ہوتا ہی -

گرم - **مسرور** ؎ دیا پینے کیواسطے آب گرم - نہ آئی تجھے میہمان کرکے شرم

مہیب - **میر** ؎ مہیب اور آلودہ خاک آب - بعینہ پٹی آنکھہ تھا ہر حباب

ہاضم - فقرہ کیا ہاضم پانی ہی پانی کیا پیا گویا چورن کھالیا -

ع ہ صرف پانی جو بغیر کسی چیز کیطرف نسبت کیے بولا جاتا ہی اُسکو اگلے حکما بسیط یعنے خالص (نرجل) سمجھتے تھے مگر اب حکماے فرنگ نے عمدہ دلیلون اور بڑے بڑے تجربون سے اسمین یہ ثابت کر دیا کہ اور دو عنصر سے یہ مرکب ہی آکسیجن اور ہائیڈروجن - خالص پانی مین رنگ - بو اور ذائقہ کچھ نہین ہوتا مگر خالص پانی دنیا مین نہین ملتا سب سے خالص آب باران اور سب سے کثیف سمندر کا پانی ہی -

صفات بغیر مثال

بستہ[ع] - پاک باطن - پاک دامن - پاکیزہ گوہر - تازگی بخش - تند - تنگ - تیز - تیز رو - حلاوت افزا - حیات بخش - روان بخش - روح افزا - روح بخش - سبک روح - سبک عنان - صاف دل - صافی سرشت - صافی ضمیر - عذوبت آگین - عیش افزا - گوارا - متلاطم - مروارید رنگ - موج زن - ناخوش - نرم رو - نوشین -

تشبیہات آب قسم دوم

آئینہ - **مصحفی ؎** زہے آب صافی و روشن ضمیر - چمک آئنے کی لطافت مین شیر -

شیر - مثال اوپر گزری -

تشبیہات بغیر مثال

پیر پارسا[ع] - پیر روشن ضمیر - زرہ - سالک - سیم مذاب - شیرۂ صبح - صوفی - ہمشیرۂ آب حیات -

آب - نمبر (۲) آنسو جیسے چشم پر آب - **رشک ؎** اک سمندر رکا ہی سوتا ایک بحر عرش کا - چشم دریا بار مین ایسا وفور آب ہی -

نمبر (۳) پسینا - جیسے آب خجلت - آب ندامت - **قلق ؎** گٹ گیا دل مین فرط غیرت سے - تر ہوا جسم آب خجلت سے -

نمبر (۴) عرق - (افشردہ ہو خواہ کشیدہ) جیسے آب انار - گلاب -

نمبر (۵) ظلت - شیرہ (جیسے بادامین پیسکر نکالتے ہین) **؎ ذوق**

عہ ان صفات اور تشبیہات کے اسناد و امثال کی تلاش کا لحاظ ہنگام استقراے کلام نہین کیا گیا - مگر فارسی مین بیشک موجود ہین - چونکہ صفات اور تشبیہات کو زبان سے کوئی خصوصیت نہین ہی اسلیے لکھدیا ہی شعرا کو کہنے مین اختیار ہی جو شعراے اُردو کے کلام مین ابتک نہ آئے ہونگے وہ داخل توسیع زبان سمجھے جائینگے

زیبا ہی جو ہو ریش سفید شیخ پر - وسمہ آب بنگ سے مہندی کی گلرنگ سے -

نمبر (۶) پہل کا قدرتی پانی - مثلاً آب تربز - (کہ بغیر نچوڑے تربز مین پایا جاتا ہی)

نمبر (۷) ظلت - شراب ناسخ **؎** آب حیات بنگئی ناسخ شراب صاف جو اُسنے جام آب سے اپنے لگا کے ہونٹہ -

صفات آب بمعنی شراب

(شراب)

آتش رنگ **مومن ؎** ساقیا دے چکا آب آتش رنگ - گرم و سرد زمانہ سے ہون تنگ -

آتشین - **آتش ؎** کیا شکر انہ آب بقا پیکر اُسے جنے - جو اس ظلمت سرا مین لب تک آب آتشین آیا -

تلخ - **آتش ؎** اپنے کہنے سے اک آب تلخ تم پیتے نہین - آگ مین ہم کودتے ہین آپ اگر ہان کیجئے - **مومن ؎** جھوٹی شراب اپنی مجھے مرتے دم تو دے - یہ آب تلخ شربت قند و نبات ہی -

صفات بغیر مثال

آتش اثر[عہ] - آتش خواص - آتش زادہ - آتش فروز - آتش فشان - آتشگون - آتش لباس - آتش مزاج - آتشناک - آتش نما - آتش نہاد - آذرگون - آذر نما - احمر - ارغوان - ارغوان رنگ - ارغوان فام - ارغوان گون - جان بخش - جانسوز - رنگین - سرخ -

نمبر (۸) ظلت - وہ رقیق مواد جو چھالے یا پھپھولے سے نکلتا ہی - **ظفر ؎** آبلون سے پاے مجنون کے جو ٹپکا آب گرم - جلگیا کوئی کوئی خار مغیلان گل گیا -

عہ دیکھو حاشیہ صفات و تشبیہات آب قسم دوم -

نمبر (۹) وہ گاڑہا پانی جو کسی اناج کو جوش دیکر چہان لیتے ہین - جیسے آبِ جَو (اطبّا کے استعمال مین)

بحالت تانیث - نمبر (۱) شفافی - صفائی - چمک دمک - جِلا - ضیا **وزیر** ؎ اُٹھی جو موج دمِ خندہ آب دندان سے - بنی ہی چادرِ آب اُس رُخِ منور پَر

بحر ؎ گردون دون ہی دُرِ یکی زند و بہو پیا ئپ - ہیر ایک قطرہ موتی کی آب ہوگا

ظفر ؎ خط سے نہ کم ہو کیونکہ رخِ یار کی چمک - جاتی رہے ہی آئینے کی زیر زنگ آب

فائدہ - شعرا جب آب گہر یا آب تیغ کو نذکر باندہتے ہین تو وہ آب حقیقی سے استعارہ ہوتا ہی اور لوازم آب حقیقی کے ثابت کرتے ہین جیساکہ بحر کے اس شعر مین گھٹون تک یا گلو تک ہونا آب حقیقی کے لوازم سے ہی - ؎ کوچے کٹواتے ہین میرے باڑہ بڑہی آب تیغ - آج گھٹون تک ہوا کل تا گلو ہوجائیگا

نمبر (۲) باڑہ - دہار - کاٹ اور تیزی (جو تلوار وغیرہ مین سہاوٗ سے آتی ہی)

ناسخ ؎ خضر سے کہوا ہی چہوڑ دنگا ترے خنجر تلے - آبِ آہن کی حلاوت آب حیوان مین نہین - **ذوق** ؎ کیسے ہی جائیو لے دل شکایت تشنہ کامی کی - رہے آب اُسکی جب تک تیغ مین خنجر مین پیکا نین -

آبِ آب - ظث - ف - گہلا ہوا - **نسیم** ؎ سینہ کیا شگاف رُلایا اُنہین بہی خوب دہوئین کدورتین جگر آب آب سے -

آب آب کرمر گئے سرہانے دہرا رہا پانی - مَثَل - دیس کی بول چال کے خلاف بولنے والے کی نسبت طنز سے بولی جاتی ہی -

عـہ ایک بنیا کابلی کیواسطے کابل گیا وہان فارسی زبان سیکہی - گہر آیا تو بیمار پڑا نزع کیوقت پیاس کی شدت مین پانی مانگتا تہا چونکہ فارسی بولنے کی عادت ہوگئی تہی پانی پانی کی جگہ آب آب کہتا تہا گہر والے نہ سمجہے یہانتک کہ پیاسا مر گیا اور پانی سرہانے رکہا رہا - اُسکے مرنے کے بعد بیمار داریتونکو معلوم ہوا کہ پانی کو فارسی مین آب کہتے ہین اسی وجہ سے بنانے لگے **دوہا** کابل گئے بانیا سیکہے گل کے بانی آب آب کر مر گئے سرہانے دہرا پانی کابل گئے مُغل بن آئے بہری مغُل بسانی - آب آب کر مر گئے سرہانے دہرا پانی -

آب آب کرنا - ظث - نمبر (۱) شرمندہ او خفیف کرنا - **بحر** ؎ کیا ہی موتیون کو آب آب دانتون نے - کرے گا سیم کو سیماب سیمتن کا رنگ - **کیف** ؎ بت ہین تیرے سامنے خوشرو انہین کر آب آب - آتش رخسار سے عطر گل تصویر کہینچ -

نمبر (۲) گہلا دینا - **ناصر** ؎ جگر و دلکو اپنے بسمل کے - رعب قاتل نے آب آب کیا -

آب آب ہونا - ظث - نمبر (۱) پانی پانی ہونا - **اسیر** ؎ ہوش رونے کی رہجاتی خوب رو لیتے - یہ آرزو تہی کہ دل آب آب ہوجاتا -

نمبر (۲) رعب ہیبت یا رحم یا قلق سے نرم اور گداختہ ہونا - **ناسخ** ؎ دل ہی اپنا ہوگیا گیا آگے تیرے آب آب - جب ہوا تیرے مقابل بنگیا جو آئنہ -

اسیر ؎ دل ہوا آہن کا میری بیکسی پر آب آب - تیغ جب آئی گلے تک موج دریا ہوگئی -

نمبر (۳) شرم و غیرت یا ننگ و عار سے عرق عرق ہونا - پسینے پسینے ہونا **رشک** ؎ ہمارے رونے نے دونون کی آبرو کہوئی - چمن خجل ہی جدا گنگ آب آب جدا -

ناسخ ؎ ایسی تر دشرم ابرِ بہاران ست آب آب - تلوار کچہ مری مژہ تر سے کم نہین -

ولہ ؎ نرگس مست یار کے آگے - ہوئی غیرت سے آب آب شراب

مومن ؎ تشبیہ آئنہ سے جو ہوتا تہا آب آب - ملجا ئے خاک مین وہ بدن وا مصیبتا

اغ سے تیرے دہن سے چشمۂ حیوان ہی آب آب - پر اُسکی آبرو تو سیاہی میں رہگئی -

آب آجانا - نمبر (۱) تیزی آجانا - باڑہ چڑہجانا - فقرہ سلی پر لگانے سے اُسترے پر آب آگئی -

نمبر (۲) ظلت چمک اور جلا آجانا - **مسرور** خاکساری سے بڑہی دل کی صفا - خاک سے آئینے مین آب آگئی -

آب آمد تیمم برخاست - مثل - اصل آیا تو فرع کی کیا حاجت رہی اعلے آیا تو ادنی کی کیا ضرورت رہی - اور کبھی مذاق مین بغیر لحاظ اصلیت کے بھی بولتے ہین -

آب آہن ظلت - وہ آبداری جو بجھاؤ سے لوہے پر آجاتی ہی **آتش** نعرہ زن گنج شہیدان مین ہون بلبل کیطرح - آب آہن نے کیا ہی یہ گلستان پیدا -

آب آہن تاب - وہ پانی جسے اصلاح کے لیے لوہا گرم کرکے بجھاتے ہین اطبا کی تحریر اور تقریر مین زیادہ مستعمل ہی -

آب آئینہ ظلت - آئینے کی جلا اور صفائی **امیر** مر گئے دیکھکے قاتل ترے رخسار کی آب - آب آئینہ ہین ہوگئی تلوار کی آب -

آب اُتر جانا - چمک گھٹ جانا - باڑہ اور تیزی نرہنا - **رشک** کچھہ مرے آنسوؤنکی قدر نہ کی - اُتری ان موتیونکی آب عبث فقرہ رکھے رکھے موتیونکی آب اُتر گئی -

آب انگور - نمبر (۱) عرق انگور (جو نچوڑنے سے نکلے)

نمبر (۲) ظلت - شراب انگوری - **آتش** نشۂ مے مین کھلی دشمنی دوست مجھے آب انگور نے کی آتش پنہان پیدا - **رند** آب انگور میکشون پہ ہی بند محتسب کی طرح یزید نہین -

آب باران - مینہ کا پانی **رشک** آب باران آب گنگ آب جمن آب دو چشم کانپور اس برشکال ہجر مین پنجاب ہی -

آب بقا - وہ پانی جسکا اثر مشہور ہی کہ پینے سے قیامت تک موت نہین آتی اور مُردہ اُسکے اثر سے جی اُٹھتا ہی **ناسخ** خضر کیطرح کردن کیا طلب آب بقا - بادۂ موت سے ہون مثل سکندر بیہوش -

---

جملہ دو قسم کا ہوتا ہی - ایک وہ جسمین علاوہ وجود کے کوئی دوسرا وصف محمول واقع ہوتا ہی - مثل قیام - قعود - اکل شرب - وغیرہ وغیرہ کے اس جملے مین زبان اُردو مین رابطہ (ہی) ضرور مذکور ہوتا ہی مثلاً زید سوتا ہی زید جاگتا ہی عمرو کھاتا ہی بکر کہتا ہی - وغیرہ وغیرہ - دوسرا وہ کہ وجود اسمین محمول ہوتا ہی اور رابطہ مذکور نہین ہوتا ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ وجود کا ترجمہ زبان اُردو مین ہونا ہی اور ہی ہونا کا مشتق ہی چونکہ محمول مشتق ہوتا ہی اسوجہ سے جس جملے مین وجود کا مشتق محمول ہوتا ہی اس جملے مین صرف (ہی) بجائے دونون مذکور ہوتا ہی دوسرے نہین - رابطہ کو بوجہ غیر فصیح ہونے کے ذکر نہین کرتے یہی وجہ ہی کہ جس وقت کسیکے وجود کی خبر دیتے ہین تو اسوقت صرف ہی کہتے ہین مثلاً کہتے ہین کہ زید ہی عمرو ہی بکر ہی یہ نہین کہتے کہ زید ہی ہی عمرو ہی ہی - ہان یہ شبہہ ہوتا ہی کہ زید ہی مین ممکن ہی کہ زید مبتدا یا موضوع مراد ہی - رابطہ اور محمول محذوف - یہ شبہہ کسیطرح صحیح نہین ہوسکتا - اسلیے کہ نفس جملہ کی ماہیت ممکن نہین کہ بغیر محمول کے حاصل ہوسکے کیونکہ خبر یا جملے کی ماہیت یہ ہی کہ کسی وصف کو کسی ذات کے لیے ثابت کرین جبتک ذات کو مع وصف کے ذکر نہ کرینگے ممکن نہین کہ جملہ بن سکے البتہ رابطہ (جو صرف تعلق موضوع یا محمول بتاتا ہی) اگر حذف کردینگے تو جائز ہوگا چنانچہ اور لغات مین بھی اس رابطے کو حذف کردیتے ہین مثلاً عربی مین زید قائم کہتے ہین یا زید موجود کہتے ہین یا درہو کو (جو رابطہ ہی) ذکر نہین کرتے -

فایدہ یہ حاشیہ اسلیے لکھا گیا کہ کسیکو یہ شبہہ نہو کہ بیان اسکے امثال مین ہی رابطہ ہی ہونا کا مشتق نہین ہی ہونا کی مثال مین کیون دیا گیا - اور آیندہ اس لغت مین جہان ایسی مثال آجائے یہ بیان اُسکے لیے کافی سمجھا جاے -

صحیح بخاری اور اُسکی شرح قسطلانی مین مروی ہی کہ کسی دن حضرت موسی علیہ السلام نے وعظ مین یہ فرمایا کہ مجھسے دانا تر کوئی دوسرا نہین ہی اسوجہ سے اُنکو یہ حکم ہوا کہ میرے بندونمین خضر تمسے زیادہ عالم ہی تم اُس سے ملو حضرت موسی نے سوال کیا کہ کونسا مقام اُنکے ملنے کا ہی اور اُنکی علامت کیا ہی حکم ہوا کہ سمندر کے کنارے ایک پتھر ہی وہان تمکو خضر ملینگے تم اپنے ساتھ مچھلی بھنی ہوئی لیجاؤ جس پتھر کے قریب مچھلی گم ہوجاے وہی پتھر اُنکے ملنے کا مقام ہوگا چنانچہ حضرت موسی مع اپنے رفیق یوشع کے ایک مچھلی بھنی ہوئی ساتھ لیکر تشریف لیگئے جب اس پتھر پر پہنچے تو وہین شب کو قیام کیا صبح کو مچھلی اُنکے توشہ دان مین نہ تھی بعض کہتے ہین کہ وہ توشہ دان ایسے مقام مین رکھا گیا جہان آب حیات کی تری تھی وہ تری مچھلی کو پہنچی اسوجہ سے مچھلی دوبارہ زندہ ہوگئی اور تڑپ کر پانی مین چلی گئی - بعض یہ کہتے ہین کہ یوشع نے آب حیات سے وضو کیا جس سے دو ایک قطرہ پانی اُس مچھلی پر پہنچا اسوجہ سے مچھلی تڑپکر پانی مین جا رہی -

آب بگڑنا - نمبر (۱) چمک جاتی رہنا - فقرہ - بار بار چھونے سے لچکے کی آب بگڑتی ہی -

نمبر (۲) دہار کند ہونا - باڑہ کر جانا - فقرہ - اُسترہ نہ چھوؤ آب بگڑ جائیگی - یہ محاورہ دلّی کا ہی لکھنؤ مین اس جگہہ آب جاتی رہنا بولتے ہین -

آب پاش - ف - مذکر - اسم فاعل ترکیبی - پانی چھڑکنے والا یعنی سقا رشک ؎ عبث نہین طلب آب پاش ابر بہار - مٹا نسے یہ ہی وہ میرے غبار کی صورت - انیس ؎ - کرتے تھے آب پاش مکرر زمین کو تر -

آب پاشی - ف - مونث - نمبر (۱) ظ - چھڑکاؤ قلق ؎ مشک مین جاے آب کیوڑا گلاب - آب پاشی مین مست مثل سحاب - اسیر ؎ غم دور کرے شراب پاشی - بٹھلاے یہ گرد آب پاشی -

نمبر (۲) کھیتون مین پانی دینا - فقرہ آج آب پاشی پر زمیندار و مین لاٹھی چلگئی -

نمبر (۳) نام محکمۂ نہر - فقرہ - وہ آب پاشی مین داروغہ ہین -

آب پاشی کرنا - نمبر (۱) ظ - چھڑکاؤ کرنا - رند ؎ آب پاشی کرتی ہین پریان گزرتے ہو جدہر - جہاڑتی ہی حور بالون سے تمہاری رہ کو

نمبر (۲) کھیتون کا سینچنا - فقرہ - پہلے اونچی زمین کے کھیتون کی آب پاشی کرنا چاہیئے -

آب پاشی کی - دم دیا - فریب دیا - (دریاے لطافت) لکھنؤ مین ان معنو مین یہ محاورہ نہین سنا گیا اسجگہہ جہینٹا دینا بولتے ہین -

آب پاشی ہونا - نمبر (۱) ظ - چھڑکاؤ ہونا - ناسخ ؎ آبرو ریزی جو غیرونکی ہوی وقت گریز - آب پاشی ہوگئی میری شہادت گاہ مین قلق ؎ اشک غم سے جگر خراشی ہو - خاک مجنون پہ آب پاشی ہو -

نمبر (۲) کھیتون کا سینچا جانا - فقرہ - کس کنوین سے ان کھیتون کی آب پاشی ہوتی ہی -

آب پیکان - ظ - گانسی کی باڑہ تیزی - ناسخ ہون وہ باغیرت کہ قاتل آب پیکان گر پیون - تر کرون اپنے لہو سے ہونٹھ مین سوفار کے - ذوق ؎ غرض تھی کیا ترے تیرونکو آب پیکان سے - مگر زیارت دل کیونکہ بے وضو کرتے -

آب تیر - ظ - اس سے مراد وہی آب پیکان ہی - رشک ؎ تشنۂ آب حسام نگہ قاتل ہون - آب تیغ و تبر و تیر سے کیا ہوتا ہی -

آب تیغ - ظ - تلوار کی تیزی - کاٹ ناسخ ؎ جب سے کیا ہی قتل دگرگون یار نے - ہم آب تیغ کہتے ہین موتی کی آب کو -

آب شمشیر اور آب خنجر وغیرہ بھی مستعمل ہی - وزیر ؎ ٹھہرا ہے جوشش گریہ کہ گلا کٹ جائے - آب شمشیر نکلجاے نہ اُچھو ہوکر - ناسخ ؎ بے یار پیتے ہی جو ہوا چاک چاک دل - ساقی یہ ہی شراب کہ خنجر کی آب ہی -

آب جاتی رہنا - دہار کند ہوجانا - چمک اور آبداری نہ رہنا - صیقل اور جلا مٹجانا - فقرہ - چار ہی دن مین چاقو کی آب جاتی رہی - (باڑہ تیزی) رند ؎ چاہیے انسان کو بھی پاس حفظ آبرو - یاد رکھے جا کے پہر آب گہر ملتی نہین (چمک) میر ؎ مت ڈہلک مژگان سے اب تو اے سرشک آبدار - مفت مین جاتی رہیگی تیری موتی کی سی آب - (چمک) بحر ؎ جو آب آئینے کی جاے ہم مکدر ہون - وہ کون ہین جو کسی کی ہین آبرو لیتے - (جلا) ظفر ؎ خط سے نہ کم ہو کیونکہ رخ یار کی چمک - جاتی رہے ہی آئینے کی زیر زنگ آب - (جلا)

آبجو - ظ - (بغیر اضافت آب) ف - مونث - ندی - نہر - ناسخ

ے بھر مین آلودۂ خون گل ہین مثل کوہکن - آبجو مجھکو ہوئے شیر کا دہو کا ہوا

ولہ ے زندہ ہوتے جاتے ہین گلہاے مردہ یکقلم - آبجوئین ہین چمن مین آبِ حیوان

بہار - آتش ے تشنۂ دیدار ہین کس آتشین رخسار کی - آبجوئین مثل آئینہ

مصفّا ہوگئین -

نمبر (۲) (باضافت آب) آب جو - مذکر - ندّی یا نہر کا پانی - آتش ے

زخم خندان ہی بعینہ گلِ خندان ہر ایک - بوے خون آتی ہی اس باغ مین آبِ جو

سے - ناسخ ے کیا پانی پانی ترے قد نے ایسا - کہ سرو لب آبجو

آبِ جو ہی -

آب چڑہانا - نمبر (۱) صاف کرنا - جِلا دینا -

نمبر (۲) باڑہ رکہنا - تیہر چڑہانا - یہ محاورہ دہلی کا ہی لکہنؤ مین نہین سُنا -

آبِ چشم - ظ ث - آنسو - سودا ے ہوئے ہین غرق ہم جسطرح آبِ چشم مین

اپنے - بہلا ای ابر یون دریا مین تو تو ڈوب دیکہین ہم -

آب چو از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یک دست - مثل - جب پانی

سر سے گزر گیا تو چاہے ہاتھ بھر اونچا ہو چاہے بانس بہر سب برابر ہی یعنی جب

مصیبت یا بدنامی حد سے بڑہ گئی تو اب اسکا اُتنا ہی رہنا یا اُس سے بھی

بڑہجانا دونون برابر ہی -

آبِ حرام - ظ ث - شراب - بحر ے کیون مال مستیان ہین تمہین اے تونگرو

آب زر و گُہر ہی کہ آبِ حرام ہی -

آبِ حیات - نمبر (۱) دیکھو آبِ بقا - ذوق ے ذکر دینا النفس مردہ کو

ہوا آب حیات - مر کے یہ سیماب پہر زندہ دوبارا ہو گیا - آب خضر آبِ زندگی

آب زندگانی بھی اسی پانی کو کہتے ہین - ناسخ ے مُنہ سے گر لگے مینا آبِ خضر ہو مینا

پیکے اکدم جینا عمر جاودانی ہی - بحر ے کیا عجب چہلکے ضعیفون کا جو آبِ زندگی

کاسۂ سر مین ہی عالم ساغرِ تمور کا - وزیر ے بوسۂ لب لکو دیگا اک حسین سبزہ رنگ

خضر آبِ زندگانی سے بہر دیگا جام روح -

نمبر (۲[س]) شاہان دہلی کے پینے کا پانی - فقرہ - " بادشاہ جب اُس مقام پر

پہنچے تو اسلیے کہ ٹھہرنے کو ایک بہانہ ہو وہان آب حیات مانگا اور پانی پیکر

دیکھتے ہوے چلے گئے " (تذکرہ آب حیات[للعہ])

آبِ حیوان - دیکھو آب بقا - آتش ے نہین تیرے کرم کو قید کچھہ

اعلی و ادنی کی - سکندر تشنہ رہجائے پیے خضر آبِ حیوان کو -

آبِ خاصہ - امرا اور رؤسا کے پینے کا پانی - ے یہی ہی عاشقون کا

آب خاصہ - ظفر پیتے ہین وہ دل کا لہو خاص -

آبِ خَجَلَت یا خَجَالت - ظ ث - جو پسینا شرم سے آئے - بحر ے

مین سیہ رو اپنے خالق سے جو نعمت مانگتا - اپنا مُنہ دہونے کو پہلے آب خجلت

مانگتا - صبا ے وہ موتیون کو ملاتے ہین اپنے دانتون سے - عرق

آب خجالت نہ جوہری ہو جائے -

آبخورا[ص] - ہ - مذکر - کوزہ - ع - آبخور - ف - پان پاتر - س - مٹی اور جست وغیرہ

س[ے] اکبر بادشاہ دہلی نے اپنے پینے کے پانی کا یہ نام رکھا تھا آئین اکبری مین جہان آبدار خانے کی سرخی ہی

لکھا ہی " گیتی خداوند این سرچشمہ زندگی را آب حیات خواند "

للعہ ے یہ ایک مشہور تذکرہ شعراے اُردو کا ہی جسکے مولف مولوی محمد حسین صاحب آزاد پروفیسر عربی

گورنمنٹ کالج لاہور ہین -

ص ے ظاہرا آبخورا ماخوذ ہی آبخور یا آبخوارہ سے جو فارسی مین بمعنی مشربہ ہی انجمن آراے ناصری مین لکھا ہی

" کہ آبخوارہ سبو و ظرف سفالین آبخوری را گویند " اسی مین ہی " آبخور و آبخورد بمعنی مشربہ کہ بآن آبخورند

و کنار تالاب در رودخانہ کہ مردم و جانوران از آنجا آب نوشند - " اور برہان جامع مین ہی آبخور با واو معدولہ

کنارۂ رودخانہ و آب انبار و تالاب جائیکہ انسان و حیوان از آنجا آب خورند - و عربی منہل و عل خوانند " -

کا ایک برتن جسمین پانی پیتے ہین اور اُسکی وضع مین گلاس سے کچھہ فرق
ہوتا ہی - ناسخ ؎ پیکے پانی اُسکے جھوٹے آبخورے مین ہون مست -
ساقیا فرقت مین ہین مشتاق ساغر کا نہین سمجھے ؎ ہین اُسکا تشنۂ دیدار
ہون جسکا یہ عالم ہی - لہو پیتا ہی بھر بھر کے دلون کے آبخورونمین -

آبخورے بھرنا - عورتین بچون کے لیے منّت مانتی ہین اور جب مراد
بر آتی ہی تو دودہ یا شربت سے آبخورے بھر کر نیاز دلواتی ہین -

آبدار - ف - نمبر (۱) مذکر - وہ شخص جس سے سلاطین اور اُمرا کی سرکار مین
پانی رکھنے اور پلانے کی خدمت متعلق ہو - برق ؎ لیے وہ ہاتھہ مین
شمشیر آبدار آیا - ہماری پیاس بجھانیکو آبدار آیا - صبا ؎ ہی یہ طفلان
غنچہ کا رتبہ - ابر رحمت ہی آبدار چمن - ذوق ؎ مُہر دارونمین ترے
ایک ہی نا چیز عقیق - آبدارونمین ترے ایک ہی ادنا گوہر - ناسخ ؎ کرتا ہی
قتل پیاسونکو زیبا ہی کہ کہین - شمشیر آبدار ترے آبدار کو - میر حسن ؎
خضر اُسکی سرکار کا آبدار - زرہ ساز داؤد سے وان ہزار - ان معنی مین بعض
اسکو ہندی تجویز کرتے ہین - اور مُلّا طغرا اور سیفی اور غنیمت کے کلام مین جو
پایا جاتا ہی اُسکی نسبت یہ کہتے ہین کہ طغرا کے کلام مین اکثر الفاظ ہندی
پائے جاتے ہین - اور سیفی کے اس شعر مین ؎ مخمور بادۂ توام ای سرو
آبدار - از تشنگی ہلاک شدم جرعۂ بیار - کہتے ہین کہ سرو آبدار کی جگہہ سرو جوئبار ہی
اور عرفی نے جو مدح میر ابوالفتح مین کہا ہی - ؎ مجلست راز ہرہ قوال و
نگس رانت زحل - آبدارت ابر نیسان و خواصت آفتاب - اسمین کہتے ہین کہ
عرفی نے ہندوستان مین آکر یہان کے رواج کے موافق آبدار کو ان معنونمین
کہا - اور لفظ خواص بمعنی خادم جو اس شعر مین ہی اُسکو اپنے اس دعوے پر شاہد
قرار دیتے ہین اور غنیمت کے اس شعر کو ؎ مقرر کردہ در خدمت گذارے
صراحی گردنے را آبدارے - ہندی الاصل ہونیکی وجہ سے قبول نہین کرتے
مولف دفع اوہام کیواسطے فردوسی طوسی کی مثنوی یوسف زلیخا سے جو عجمیون
مین بڑا مستند ہی اور ہندوستان مین کبھی نہین آیا متفرق چند شعر نقل کرتا ہی
؎ فضائے خداوند را آبدار - شبے دیدہ در خواب خوش آشکار
؎ بپرسند ازو بیشتر آبدار - کہ ای چون خرد پاک پروردگار
؎ پس آنگہ چنین گفت با آبدار - کہ فردا شوی خرّم از شہریار -
؎ ز یوسف پذیرفت پس آبدار - کہ گر باز خواند مرا شہریار -
؎ روایت چنین دارم از ہوشیار - کہ چون شادمان شد دل آبدار

نمبر (۲) دہار والا - تیز ہتیار - ناسخ ؎ چمن مین یاد جو آیا وہ گلعذار مجھے
تو شاخ تر ہوئی شمشیر آبدار مجھے -

نمبر (۳) چمکیلا - فقرہ - کیا آبدار اطلس ہی - انیس ؎ تیس دُر دویعت
محبوب کردگار - برّاق و درفشان و ضیا بار و آبدار -

نمبر (۴) لطیف - نفیس - آتش ؎ کمال شہرۂ حسن حبیب سنتا ہون -
ڈہلا ہوا کوئی مضمون آبدار نہو - ناسخ ؎ آبدار اشعار سے تیغ زبان ہی آبدار
گوہر مضمون دلا جوہر ہین اس تلوار کے -

آبدار خانہ - ف - مذکر - وہ مکان جسمین اُمرا کے پانی پینے کا سامان رہتا ہی
سودا ؎ الغرض مطبخ اُس گھرانے کا - رشک ہی آبدار خانے کا -

آبداری - ف - مونث - (اسمین ی - مصدری ہی)
نمبر (۱) آبدار کی خدمت -
نمبر (۲) باڑہ - تیزی - جلا - ذوق ؎ کرے ہی کام تیغ یار کس کس آبداری سے

دکھاتی اپنی گلکاری ہی کیا کیا زخم کاری سے - بحر ؎ ای فلک پیرا دل نہ کریلا
آئینے مین ہی آبداری شرط -

نمبر (۳) چمک دمک - منیر ؎ کمخواب کا تہان بھی ہی بہاری -
زربفت کی جسمین آبداری -

نمبر (۴) طراوت - لطافت - خوبی - بحر ؎ رکھتے ہو آبداری ہر قطرۂ سخن مین
تم رولتے ہو موتی ای بحر اپنے فن مین - ولہ ؎ گو آبداریون پہ ہی سبزہ ہوا کرے
مصری کے کیا ہین طوطیِ شکّر شکن کے پائن -

آبِ دُر - ظث - موتی کی چمک اور آبداری - رشک ؎ آب و تاب ایسی ہی
تم مین کہ نہین دوسرے مین - آتشِ لعل ہو آبِ دُر یکتائی ہو - برق ؎
اُسکے دانتون کی چمک نے مجھے پہچان کیا - آبِ شمشیر تھی آبِ دُرِ شہوار نہ تھی
اسیطرح اور جواہر کی آب بھی مستعمل ہی رشک ؎ لبِ جانان مین نہ سمجھو ذوقِ لیان
سوکھی - آبِ یاقوت سے ہو جاتا ہی پنچا تازہ مصحفی ؎ دانت تیرے
سوا چمکتے ہین - آبِ الماس و آبِ گوہر سے - نوازش ؎ خضر نے ہی
آبِ زمرد سے سینچا - کہ ہی اسقدر سبز سبزہ چمن کا -

آبدست - نمبر (۱) ف - مذکر - استنجا - طہارت - پاکی - (پانی سے)
فقرہ - انکو تو ابھی آبدست کا بھی سلیقہ نہین -

نمبر (۲) ہندی مین اُس پانی کو بھی کہتے ہین جس سے قضاے حاجت کے
بعد طہارت کی گئی ہو - رشک ؎ کیفیت اور اور ترے سیکدے مین ہی - آبِ عنب
کو جانتے ہین آبدست مست - مگر اس جگہہ آبدست کا پانی زیادہ کہتے ہین
صرف آبدست کم مستعمل ہی -

آبدست کا بھی سلیقہ نہین - یہ جملہ اُس مقام پر بولتے ہین جہان
کسیکو بہت نادان اور بدسلیقہ کہنا ہوتا ہی - سلیقے کی جگہہ شعور بھی کہتے ہین

آبدست کرنا - قضاے حاجت کے بعد بدن دہونا -

آبدست لینا - آبدست کرنا -

آبِ دندان - ظث - دانتون کی چمک - رشک ؎ صفائے آبِ دندان
دیکھکر کٹ کٹ گئے موتی - نئے جوہر دکھائے آپ نے تیغ تبسم سے -

آبِ دہن - ظث - لعاب دہن - کُلّی کا پانی - ناسخ ؎ جبتک نہ آبِ پاک
دہانِ نبی پیا - اُس شیر کے نہ دل مین خیال آیا شیر کا - وزیر ؎
تربت پہ مری آبِ دہن یار نے پھینکا - بہولا نہ پس مرگ وہ مجھ تشنہ دہن کو -

آبدیدہ - نمبر (۱) ھ - (بغیر اضافت آب) وہ شخص جسکی آنکھ ڈبڈبائی
ہوئی ہو - بحر ؎ یہ ضعف ہی کہ آہ لب تک رسیدہ ہی - یہ شکل ہی کہ آنکھ
کبھی آبدیدہ ہی - مصحفی ؎ کون اُٹھ گیا ہی پاس سے میرے
یہ مصحفی - روتا ہون زار زار پڑا آبدیدہ ہون - اور فارسی مین آب رسیدہ
کے معنو نہین ہی -

نمبر (۲) ظث - ف - اضافت آب کے ساتھہ - (آبِ دیدہ) آنسو -
آتش ؎ رُلاتا شام و سحر کسطرح نہ طالع پست - بلند سر سے مرے
آبِ دیدہ ہوتا تھا - رشک ؎ جو یہی جرم کی ندامت ہی - دہوے گا
آبِ دیدۂ تر داغ -

آبدیدہ رہنا - آنکھون مین آنسو بھرے رہنا میر حسن ؎ نہ چشمے ہی
کچھہ آبدیدہ رہے - گریبان کر چاک دریا بہے -

آبدیدہ کر دینا - روانسا کر دینا -

آبِ دینا - ظث - نمبر (۱) چھری چاقو تلوار کو سان پر لگا کر پتھر چٹا کر

تیز کرنا غالبؔ ؎ کرے ہی قتل لگاوٹ مین تیرا رُو دینا - تری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب تو دے - ظفرؔ ؎ اگر دیتا ہی اپنی تیغ کو وان آب وہ قاتل - تو جانباز محبت جان سے یان ہاتھ دہوتے ہین -

نمبر (۲) چمکانا - جلا دینا - ظفرؔ ؎ دانہ اشک کو ہی عشق نے میرے دی آب جواسے دیکھتا ہی صاف گہر بنتا ہی -

نمبر (۳) سینچنا - ذوقؔ ؎ دے گر چمن کو گریہ مستانہ میرا آب - بیضون سے بلبلون کے ہو پیدا بط شراب - سحرؔ ؎ جیسے پہنے ہین صنم پہولونکے بالے تنہے - ابر تو ہوتے کو آب گہر دیتے ہین - میر حسنؔ ؎ عبادت سے اس کشت کو آب دو - کہ وان جاکے خرمن بھی تیار لو -

آب رحمت - استعارہ ہی رحمت سے - داغؔ ؎ سیہ کارونکا دل بھی ہی مثال مہر نورانی - کہ داغ تیرگی دہوتا ہی آب رحمت باری -

آب رسیدہ (بغیر اضافت آب) جو چیز پانی سے بہیگ کر خراب ہو جائے - فقرہ - کیا اچھی کتاب تھی مگر آب رسیدہ ہو کر خراب ہو گئی -

آب رکھنا - ظت - نمبر (۱) باڑہ دار ہونا - رشکؔ ؎ صفت ظلم مین کیسان ہین ستمگر دونین - آب رکہتی ہی دہان دم شمشیر جہری -

نمبر (۲) خوب صاف اور چمکیلا ہونا - غافلؔ ؎ رکہتے ہین آب ایسی موتی سے دانت تیرے - مٹی مین ملگیا ہی جنکی چمک سے ہیرا -

آب رکھوانا - مث - باڑہ رکہوانا - غافلؔ ؎ تشنگی سے عاشقون کا کام ہوتا ہی تمام تیغ پر اپنے کسدن آب تو رکہوائیگا - بول چال مین باڑہ رکہوانا ہی

آب رَوان - ھ - مذکر - ایک نہایت باریک کپڑے کا نام ہی آتشؔ ؎ کسیکی محرم آب روان وہ یاد آئی - حباب کے جو برابر کوئی حباب آیا -

معروفؔ ؎ نہین چشم گریان سے کم جسم عریان - کہ پہنا ہی نیمہ پہ آب روانکا وجدان سلیم اسم ہونے کے سبب سے اضافت نہونے کو ترجیح دیتا ہی مگر استعمال اضافت کے ساتھ ہی -

آب زر - وہ پانی جسمین سونا چاندی حل ہو اکثر نقاشی اور کتابت کے کام مین آتا ہی - آتشؔ ؎ لکہتا جو نامہ شوق اُس سیمبر کو آتش - تحریر اسکو خامہ سے آب زر نہ کرتا - رشکؔ ؎ مین ہون وہ تارک دنیا کہ مذہب جو کرین آب زر سے مری تصویر کو اُچہو ہو جاے -

آب زر سے لکھنے کے قابل ہی - جو بات بہت اچھی اور قابل قدر ہو اسکی تعریف مین یہ جملہ مستعمل ہی - مشہور شعر ؎ لکھا ہی آب زر سے بو علی نے کہ سونے سے مسافر کو خطر ہی -

آب زمزم - آب - ف - زم زم - ع - مذکر - زمزم مکہ معظمہ مین ایک کنوان ہی اُسکا پانی کیفؔ ؎ کیسے بوسہ لب سے مجھے تو رغبت ہی - مین آب کوثر و زمزم کی چاہ کیا کرتا -

آب زن - جسمین دواؤنکا جوشش کیا ہوا پانی اس اندازے سے بہر کر کہ مریض کی گردن تک سب مریض کو بٹہاتے ہین -

؎ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بی بی ہاجرہ کو حالت حمل مین بحکم خدا سے مکے کے میدان مین چھوڑ دیا تھا یہان حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے اور آنکے پیدا ہونیکے بعد بی بی ہاجرہ کو پانی کی ضرورت ہوئی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام چونکہ نبی تھے [illegible] ہاتھ پاؤن مارنے سے جسجگہ [illegible] ایک روایت یہ بھی ہی کہ حضرت جبرئیل نے وہان پر مارا تو پانی نکل آیا اور بہنے لگا بی بی ہاجرہ نے خدا کا شکر ادا کیا اور چارون طرف مٹی سے روک کر فرمایا زم زم یعنی ٹھہر ٹھہر جب سے اس چشمے کا نام زمزم ہو گیا بسبب چارون طرف مٹی سے گہیرنے کے وہ چشمہ شکل کنوین کے ہوگیا اسکا پانی خانہ کعبہ کی تعمیر مین [illegible] مشہور ہی کہ یہ چشمہ جنت کی [illegible] اسکا پانی نہایت متبرک و محترم ہی ایک روایت یہ بھی ہی کہ یہ چشمہ مفقود ہو گیا تھا پہر حضرت عبدالمطلب نے خواب مین دیکھا اور اُس جگہ کنوان کہود [illegible]

آب زن کرنا - آب زن میں بٹھانا -

آب زن ہونا - لازم -

آب زیرکاہ - ظث - نمبر (۱) وہ پانی جو گھاس سے چھپا ہوا ہو - **آتش** ؎ فریب کو دل اہل صفا میں راہ نہیں - وہ دشت ہی یہ جہاں آب زیرکاہ نہیں - نمبر (۲) ظاہر میں اچھا باطن میں بُرا - مکّار - دغاباز - (صفت میں) **بحر** ؎ آب زیرکاہ ہی صیاد ای مرغان باغ - چاہیئے سبزے سے بھی خوف وخطر برسات میں - اور مکر کے معنوں میں بھی کہا ہی - **مومن** ؎ تھا آب جو زیرکاہ پنہان غم عین سرور میں ہوا دان -

آب سبیل - ظث - وہ پانی جو پیاسوں کے پلانے کو سر راہ رکھتے اور ثواب کے لئے مفت پلاتے ہیں - **ذوق** ؎ سلسبیل آکے اگر خلد سے ہو آب سبیل کہے مینوش کہ بجھتی ہی کہیں اوس سے پیاس -

آبشار - ف - مؤنث - (مرکب ہی آب و شار سے - شار اونچی بنیاد کھلی ہوئی راہ) بہتے پانی کی وہ راہ جہاں پانی اوپر سے نیچے آتا ہی - جھرنا - **صبا** ؎ موسم گل ہر دن خوشی کے ہیں - قہقہہ زن ہی آبشار چمن - **ناسخ** ؎ عریانی میں ہی جادر آب پنے جسم پر - سیکھے ہیں طرز رونے کی ہم آبشار سے -

آبشورہ - بلا اضافت آب بمعنی افشرہ میر حسن نے ایک جگہ قصیدے میں کہا ہی اور کہیں نظر سے نہیں گزرا ؎ وہ آبشورے انار ون کے اور لیمو کے - وہ کورے لوٹے دہرے شربتوں سے مالامال - مگر اہل تحقیق اسکو صحیح نہیں جانتے اور افشرہ ہی بولتے ہیں -

آب عنب - ظث - ف - شراب - **رشک** ؎ کیفیت اور اور ترے میکدے میں ہی - آب عنب کو جانتے ہیں آب بدست ست -

آبکاری[ص] - ف - مؤنث - نمبر (۱) وہ کارخانہ جسمیں شراب کھنچے اور بکے - نمبر (۲) وہ کچہری جسمیں مسکرات کا محصول لیا جاے - **بحر** ؎ آبکاری کی ہی خدمت بحر کو - ناخدا ہی کشتی میخوار کا -

آب کردینا - گھلا دینا - پانی کردینا - **آتش** ؎ عتاب یار سے رنگ رخ مریخ اڑتا ہی نگاہ خشمگین کرتی ہی زہرہ آب رستم کا -

آب گریہ - ظث - ف - آنسو - **صبا** ؎ رو رہے ہیں کس صنم کے دھیان میں آب گریہ آبروے گنگ ہی - **ظفر** ؎ جسطرح پانی پہ تیرے کوئی تنکا اے طرح آب گریہ میں ہمارا تن لاغر تیرا -

آب گوشت - ف - یخنی -

آبگینہ - ف - (مرکب ہی آب اور گینہ سے - گینہ نسبت کا کلمہ ہی - جیسے خاگینہ) مذکر - شیشہ - کانچ - (جسکی چوڑیاں وغیرہ بنتی ہیں) **آتش** ؎ آبگینے سے ہی نازک دل ہمارا آتش - بدمزاجی سے مری رکتے ہیں غمخوار الٹا - **رشک** ؎ ہوگیا یار مرے دل سے شکستہ خاطر - آبگینے سے تعجب ہی کہ خار اوٹھا - **انیس** ؎ خیال خاطر احباب چاہیئے ہردم - انیس ٹھیس نہ لگ جاے آبگینوں کو -

آب مٹا دینا - آب وتاب اور رونق کھو دینا - **بحر** ؎ مٹائی موتیوں کی آب اُسکے دانتوں نے - اڑا دیا لب رنگین نے رنگ لالوں کا -

آب مٹ جانا - آب وتاب اور رونق جاتی رہنا - فقرہ - جھائیں پڑنے سے آئینے کی آب مٹ گئی -

آب مروارید - ظث - نمبر (۱) مونث - دیکھو آب دُر - نمبر (۲) مذکر - موتیا بند[ع] - **منیر** ؎ حسرت دُر نجف میں لب گریان ہی مدام -

---

ص ؎ واضح ہو کہ آبکار بمعنی شراب فروش و شراب خوار و بنشاد آبیار - لفظ فارسی ہی مولف انجمن آرائے ناصری نے یہ معانی لکھکر یہ شعر لکھا ہی ؎ در حق یا کش رضا بار - مانده کش عیسی خضر آبکار -

ع ؎ آنکھ کا ایک مرض ہی -

ہی مرض چشم صدف مین آبِ مروارید کا۔

آبِ مَی۔ ظٹ۔ ف (اضافت بیانیہ) شراب۔ صباؔ ؎ آبِ مَی مین عکس روے ساقی پُرنور ہی۔ جام آتا ہی نظر آئینۂ تصویر صبح۔ غافلؔ ؎ بجھائی تھی مگر تلوار آبِ مَی سے قاتل نے۔ کسی زخمی کا جو اب تک ہی اک زخم بدن بگڑا

آبنائے۔ ف۔ مونث۔ لغوی معنی پانی کی راہ اور جغرافیہ کی اصطلاح مین پانی کے اُس تنگ حصے کو کہتے ہین جو دو بڑے پانی کے حصونکو ملادے جیسے آبنائے[ع] باب المندب۔

آبِ ندامت۔ ظٹ۔ ف۔ دیکھو آبِ خجالت۔ آتشؔ ؎ جلاد کی نہ پہنچی تلوار تا بگردن۔ آب ندامت آیا سو بار تا بگردن۔

آب نَدِیدَہ مُوزَہ کَشِیدَہ یا آب نَدِیدَہ مُوزَہ اَز پا کَشِیدَہ۔ مثل۔ پانی یا کیچڑ کا کہین نام نہین اور لگے موزہ اُتارنے۔ کسی آفت یا مشکل سے پہلے اُسکی تدبیر اور اندیشے مین پڑنے کی جگہہ بولتے ہین۔

آب[س] نرہنا۔ نمبر(۱) باڑہ نرہنا۔ ہتیار کا کُند ہوجانا۔ نمبر(۲) چمک دمک نرہنا۔ فقرہ۔ عیب اطلس چلی ہی کہ چار دن بھی اسکی آب نہین رہتی ہی۔

آبنے۔ ھ۔ مونث۔ بلا اضافت آب۔ ترکیب مقلوب یعنی نَے آب۔ نیچے کا وہ حصہ جسکے ایک سرے پر چلم رکھتے ہین اور دوسرا پانی مین ڈوبا رہتا ہی گرچہ آب اور نَے دونون لفظ فارسی ہین مگر فارسی مین یہ لفظ دیکھا نہین گیا۔

آبِ نَیسان۔ ف۔ مذکر۔ نیسان رومی ساتوین مہینے کا نام ہی کہ آفتاب برج حمل مین ہوتا ہی۔ اس مہینے مین جو پانی برستا ہی اُسکو آب نیسان کہتے ہین۔ عرشؔ ؎ پُر اہل توکل عالم بالا سے رزق آئے۔ صدف کے مُنھ مین پڑجاتا ہی قطرہ آب نیسان کا۔ مشہور ہی کہ اسکے قطرون سے سیپ مین موتی پیدا ہوتے ہین اور بید لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اسکے اثر سے بانس مین تباشیر پیدا ہوتی ہی جسے بنسلوچن[لا] بھی کہتے ہین۔

آب و تاب۔ ف۔ مؤنث۔ نمبر(۱) چمک دمک۔ صباؔ ؎ عیان جو یار کے دانتون کی آب و تاب ہوئی۔ غریق سیل فنا موتیون کی آب ہوئی۔ رندؔ ؎ آب و تاب چشم جانان دیکھکر ثابت ہوا۔ بھر دیے ہین صانع قدرت نے موتی کوٹ کر۔

نمبر(۲) لطافت۔ حسن و خوبی۔ قلقؔ ؎ ساقیا دے مجھے شراب سخن۔ تجھکو دکھلاؤن آب و تاب سخن۔ ناسخؔ ؎ خط سے دونی ہوگئی اُسکے دہن کی آب و تاب۔ خضر کے فیض قدم سے آب حیوان بڑہگیا۔

آب و تاب بڑہا دینا۔ حسن و خوبی اور چمک دمک زیادہ کردینا۔ فقرہ۔ قلعی نے آئینے کی آب و تاب بڑہادی۔ فقرہ۔ اصلاح نے مضمون کی آب و تاب بڑہادی۔

آب و تاب بڑہجانا۔ لازم۔ فقرہ۔ بٹنا ملنے سے چہرے کی آب و تاب بڑہگئی۔ مومنؔ ؎ ہنس دیا اُس شوخ نے پڑہکر جواب۔ گریۂ غم کی بڑہی یون آب و تاب۔

آب و تاب جاتی رہنا۔ چمک دمک جاتی رہنا۔ رونق مٹجانا۔ فقرہ۔ چار دن کی بیماری مین چہرے کی ساری آب و تاب جاتی رہی۔

[ع] یہ آبنائے بحر قلزم مین داخل ہوتی ہی جو عرب و افریقہ کے درمیان مین ہی۔

[س] یہ محاورہ ایجاب کے ساتھہ بھی مستعمل ہی مگر کم۔ جیسے اب ایسے چاقو چلے ہین کہ اُنمین چار دن آب رہتی ہی اور سلب کے ساتھہ زیادہ ہی اسلیے نفی کے ساتھہ قائم کیا گیا۔

[لا] بنسلوچن اسی واسطے کہتے ہین کہ بانس مین اسکی پیدائش ہوتی ہی۔

آب و تاب رکھنا - مؤنث - چمک دمک رکھنا - رشک ؎ خجل تھے دانتون سے موتی لبون سے لعل بدخشان - تمہارے عہد مین کون آب و تاب رکھتا تھا -

آب و تاب کھو دینا - چمک اور جلا مٹا دینا - مسرور ؎ عارض نے ترے چمک چمک کر - آئینے کی آب و تاب کھو دی -

آب و تاب گھٹا دینا - چمک دمک کم کر دینا - لطافت اور خوبی کم کر دینا - فقرہ - اطلس کو بانا لگا کر تمنے اُسکی آب و تاب گھٹا دی - فقرہ - یہ لفظ بدل دو اسنے سارے فقرے کی آب و تاب گھٹا دی ہی -

آب و تاب گھٹ جانا - لازم -

آب و تاب مٹا دینا - دیکھو آب و تاب کھو دینا - ناصر ؎ ہنسکے جب آئینے دیا منھ سے جواب - لعل و گوہر کی مٹا دی آب و تاب -

آب و تاب مٹ جانا - لازم -

آب و خور - ف - مذکر - دانہ پانی - رزق مجازاً زندگی - سحر ؎ آب و خور تھا جو وہ چوٹی مرے آگے نہ کھلی - بچ گیا آج مین اژدر کا نوالا ہو کر -

آب و خورش - ظ - ف - مؤنث - کھانا پانی - رزق - مشہور شعر ؎ یہ غلط کہتے ہین سب آب و خورش جیتے ہین - لخت دل کھاتے ہین اور خون جگر پیتے ہین -

آب و دانہ - ف - مذکر - کھانا پانی - رزق - ظفر ؎ مے پیئین گے روز اور کھائین گے ہم نقل و گزک - جب تلک قسمت مین آب و دانہ میخانے کا ہی - اسیر ؎ کرتے نہین دہان ہوس اصدف کیطرح - رکھتے ہین آپ مثل گہر آب و دانہ ہم - اصل معنی اسکے رزق ہی کے ہین مگر استعمال کے دیکھتے ہوے مختلف مقامات پر مختلف تعبیرین چسپان ہوتی ہین جو ذیل مین لکھی جاتی ہین نمبر (۱) تقدیر - نادر ؎ کیا زبردست آب و دانہ ہی گہر کا دیکھنا - نکلا دریا سے تو کیسا جلد پہنچا کان مین - سحر ؎ اڑ کے پہنچا مین وہان لیگئی تقدیر جہان - آب و دانے کو مین اپنے لیے دور سمجھا -

نمبر (۲) زندگی - سحر ؎ نکلے خزان مین باغ سے یہ کہکے ہمصفیر - دیکھین گے پھر بہار اگر آب و دانہ ہی -

فائدہ - ہم مسلمانون کے اعتقاد مین ہر دانہ ہر قطرہ کسیکے واسطے مقدر ہی کہ ضرور اُسکو پہنچیگا اس لیے رزق مقدر کے معنی پر اسکا اطلاق ہوتا ہی -

آب و دانہ اُٹھا لینا - نمبر (۱) وطن یا مقام قیام کا چھڑا دینا - سحر ؎ خداوندا اُٹھالے آب و دانہ - قفس سے پھر سوے گلشن سفر ہو -

نمبر (۲) کھانا پانی بند کرنا - سحر ؎ پیاسے جمال کے ہین تو بھوکے جمال کے - خالق نے آب و دانہ ہمارا اُٹھا لیا -

آب و دانہ اُٹھ جانا - سفر ہونے نوکری چھوٹنے اور دنیا سے کوچ ہونے پر بولتے ہین کہ اُسکا آب و دانہ یہان سے اُٹھ گیا - اسیر ؎ روکے گا تیرے گھر مین ہین پھر قفس نہ دام - صیاد آب و دانہ ہمارا اگر اُٹھا - رشک ؎ خون دل پینے مین غم کھانے مین کل پڑنے لگی - اُٹھ گیا دنیا سے شاید میرا آب و دانہ آج - فقرہ - میرزا معلوم ہوتا ہی کہ اب تمہارا آب و دانہ ہمارے یہان سے اُٹھا -

آب و دانہ بند کرنا - دانہ پانی نہ دینا - فقرہ - بے زبان جانورون کا آب و دانہ بند کرنا اچھا نہین -

آب و دانہ بند ہونا - لازم -

آب و دانہ حرام کر دینا - کھانا پانی ناگوار اور تلخ کر دینا یا چھڑا دینا - صبا ؎ جوہری پر ترے دُر دندان - آب و دانہ حرام کرتے ہین -

آب و دانہ حرام ہوجانا - لازم۔
اور آب و دانہ حرام رہنا بھی ہی خلیل ؎ آب و دانہ عشق گیسو مین رہا ہمپر حرام۔
مر گئے جھٹکے آہی زنجیر کے کہاتے ہوئے۔

آب و دانہ حرام ہی - قسم - لیکن یہ قسم بطور جزا ہی اسکے لیے شرط کی ضرورت
ہوتی ہی - فقرہ - تم پر آب و دانہ حرام ہی اگر سرکار سے میری سعی نہ کرو۔

آب و دانہ ملنا - کہانا پانی ملنا - رزق پہنچنا - بحر ؎ ملے دشمن کے ہاتہون
آب و دانہ قدرت رب ہی - رہے مرغ چمن صیاد کے گہر میہمان برسون - اور
اسیطرح میسر ہونا بھی بولتے ہین ظفر ؎ اسیرون کو ترے دام محبت مین
بجز آنسو - میسر اے ستمگر آب و دانہ ہو تو کیونکر ہو۔

آب دانے کا کہین سے کہین لیجانا - رزق اور مقسوم کا ایک جگہہ
سے دوسری جگہہ لیجانا - بحر ؎ آب و دانہ نے مجھے کہان لایا - نہ ملا
چین عمر بھر مجھکو - رشک ؎ آب و دانہ مجھکو لایا ہی وہان جس باغ مین -
ننگ ہی صیاد کو مرغ چمن کے نام سے -

آب دانے کی بات ہی - قسمت کی بات ہی - فقرہ - کہان مین کہان
کلکتہ یہ آب دانے کی بات ہی۔

آب دانے کی کشش - قسمت کا جذب - روزی کی کشش - فقرہ -
یون تو ہم یہان کاہکو آتے آب دانے کی کشش لے آئی - اور آب دانے کا
زور بھی اسی معنی مین مستعمل ہی۔

آب دانے کے ہاتہہ ہی - قسمت کے اختیار مین ہی - میر حسن ؎
کہان تم کہان ہم ہوا یہ جو ساتہہ - یہ تھی بات سب آب دانے کے ہاتہہ -

آب و رنگ - ف - مذکر - آب و تاب - مجازاً رونق - رنگ - بہار -
آتش ؎ وہ آب و رنگ کہان ہے یار کا گل پر - ہزار آنکہہ ہو نرگس کی
وہ نگاہ نہین - ولہٗ ؎ مرغ چمن کے نالون سے ہی یہ صدا بلند -
قابل ہی دید کے یہ طلسم آب و رنگ کا -

آب وضو - مذکر - نمبر (۱) وہ پانی جس سے وضو کرین - داغ ؎
نہ دہو آب وضو سے داغ پیشانی کو اے زاہد - ارے نادان یہ ہی ٹیکا ہے گا روسیاہی سے -
نمبر (۲) وہ پانی جس سے وضو کر چکے ہون (یعنی ہاتہہ پاؤنکا دہوون)
جسے غسالہ کہتے ہین - فقرہ - آب وضو طاہر ہی مطہر نہین -

آب و طعام - ظ ف - کہانا پانی - اسیر ؎ آب و طعام ترک کیا اُسنے
میرے بعد - چیلے ہین غیر کہ یہ روزے قضا کے ہین - اور آب و غذا بھی
کہا ہی - وزیر ؎ زخم کہاؤن یار کی تلوار کا پانی پیون - غیر کا احسان
نہ لون آب و غذا کے واسطے -

آب و گل - ف - مونث - نمبر (۱) ظ ف - پانی مٹی - ناسخ ؎
آب و گل مین جسطرح زاہد نہان ہوجاے زر - تنہہ سے ہی انکار زر کا اور دل مین جا ہے زر -
نمبر (۲) ظ ف - قالب جسم - آتش ؎ قید ہستی سے ہنوز آزادگی حاصل کہان -
روح سے چہوٹا ہی یہ زندان آب و گل کہان - ناسخ ؎ آب و گل مین اڑ گیا ہی
توسن عمر روان - توڑ کر تار نفس کو تازیانہ کیجیے -
نمبر (۳) ؎ سرشت - خمیر - بحر ؎ ممزوج آب و گل مین ہی سوز و گداز عشق -
قطرہ کبھی ہی اپنی طبیعت شرر کبھی -

؎ اصل لفظ آب و دانہ واو عاطفہ کے ساتہہ ہی اہل زبان اُردو کو واو عاطفہ حذف کرنے کی ضرورت یہ ہوئی کہ
جن ترکیبون مین ہائے مختفی کو یائے تحتانی سے بدلتے ہین تو بسبب مہند ہو جانیکے وہان واو عاطفہ لا نادر ست
نہین ہوتا اور اگر واو عاطفہ کی ضرورت سے ہائے مختفی کو یائے تحتانی سے نہ بدلین تو زبان ہاتہہ سے جاتی ؛

؎ حضرت آدم علیہ سلام جو تمام نسل انسانی کے باپ تھے قدرت نے انکا خمیر پانی اور مٹی سے تیار کیا تھا - جیسے جو اصلی
مادہ ہر انسان کا ہی جسکو طینت کہتے مین اُسے آب و گل سے بھی تعبیر کرتے ہین -

آب و گل مین ہونا - طینت مین ہونا - رند ؎ آب گل مین جو تھی خاکداری
خاک بھی اُڑ کے کوبکو نہ گئی - قلق ؎ آب گل مین ہے انکی مکر و دغا -
قوم کی قوم ہے یہ اہل جفا -

آب و نان - مث - ن - کھانا پانی - رزق - مومن ؎ - آب و نان کے
لیے گزر کہین - رستمان زمانہ تیغ و سپر - کیف ؎ پیٹ کی خاطر نہ دو
آبرو سے ہاتھ کیف - منھ کی کہلواے نہ تجھکو آب و نان کی احتیاج -

آب و نمک - ف - مذکر - فرد - ذائقہ - فقرہ - اس کھانے کا آب و نمک
خوب درست ہے -

آب و ہوا - ف - مونث - نمبر (۱) پانی اور ہوا -
ان معنی مین جہان اسکا استعمال ہوتا ہے وہان اسکی تاثیر و کیفیت مراد ہوتی ہے مثلاً
جب کہتے ہین کہ آب و ہوا کیسی ہے تو مقصود یہ ہوتا ہے کہ آب و ہوا کی تاثیر اچھی ہے
یا بُری - ناسخ ؎ اشک اور آہ کی یہ آب و ہوا کا ہے اثر - آئے شادی جو مرے
گھر مین وہین غم ہو جاے - کیف ؎ جنتِ کوچۂ جانان سے جو باہر نکلون تو
پابزنجیر کرے آب و ہواے دوزخ -

نمبر (۲) رُت موسم - فقرہ - چھینٹا پڑتے ہی آب و ہوا بدلگئی اب وہ لُو کہان -
نمبر (۳)ع رنگ ڈھنگ - اسیر ؎ نالے کرنے سے مرے آنسو بہانے سے مرے
اور ہی آب و ہوا ہے گلشن ایجاد کی -

آب و ہوا اچھی یا بُری ہونا - آب و ہوا کی تاثیر اچھی یا بُری ہونا - مصحفی
؎ باغ سرسبز ہے اور آب و ہوا اچھی ہے - کیجیے سیر کوئی دم کو فضا اچھی ہے -
بحر ؎ بُری ہے آب و ہوا صیدگاہ فرقت کی - ہوا یہ زار کہ پشہ مجھے عقاب ہوا

ع - یہ معنی آب و ہوا کے اور اسیطرح اکثر الفاظ جو غیر موضوع لہ مین مستعمل ہوتے ہین انمین قرینہ مقام کا لحاظ شرط ہے یعنی
باغ وغیرہ کی جگہ آب و ہوا رنگ ڈھنگ بہار عالم نقشے کے معنی مین ہوگا یہ نہ کہین گے کہ فلان شخص کی آب و ہوا کچھ اور ہے -

اور آب و ہوا خوب اور عمدہ اور خراب او ناقص بھی بولتے ہین - فقرہ - برہما مین
روزگار تو خوب ملتا ہے مگر افسوس وہان کی آب و ہوا خراب ہے -

آب و ہوا بدلجانا - نمبر (۱) آب و ہوا کی تاثیر بدلجانا - فقرہ - اب وہان
جانے مین کچھ ہرج نہین آب و ہوا بدلگئی ہے -
نمبر (۲) موسم بدلنا - رُت پھرنا - فقرہ - اب سردی کہان مارچ کا مہینا آتے ہی
آب و ہوا بدلگئی -

آب و ہوا بگڑجانا - آب و ہوا کی تاثیر مین نقصان پیدا ہو جانا -
جس سے بیماریان پھیل جاتی ہین - فقرہ - عفونت کی وجہ سے آب و ہوا
بگڑجاتی ہے -

آب و ہوا راس نہ آنا یا راس نہونا - آب و ہوا کا مزاج کے موافق
نہونا - آتش ؎ نازک حباب جو سے بھی میرا مزاج تھا - راس آئی اس
چمن کی نہ آب و ہوا مجھے - مومن ؎ آب و ہواے ملک محبت راس نہین ہے سبکو تو
ہوتے ہین لاغر اور زیادہ جتنا ہم غم کہاتے ہین -

آب و ہوا کا اختلاف - آب و ہوا کا تغیر تبدل - رند ؎
کیا اختلاف آب و ہوا ہے زمانے مین - ہین اشک گرم گاہ و گہے آہ سرد ہے
ولہ ؎ خار جس ہوتے ہین پیدا جس جگہہ تھے سرو گل - کیا چمن
مین اختلاف آب و ہوا کا ہو گیا -

آب و ہوا کی ناموافقت - ناسازی - آب و ہوا کی طبیعت سے مخالفت
کیف ؎ خانۂ غیر کا ہے حور لقا قصد نہ کر - ناموافق ہے بہت آب و ہوا
دوزخ - خلیل ؎ اشک بے تاثیر نالہ بے اثر ہے دیکھیے - کیا مرض
ناسازیِ آب و ہوا پیدا کرے - وزیر ؎ رنج دل افزون ہوا ہے میرا اشک آدم

ہی بہت ناسازیہ آب و ہوا بیمار کو۔

آب و ہوا مین اعتدال نہونا - آب ہوا مین خرابی پیدا ہونا خلیل ؎ ہوا فساد اُڑ و بلبلو خزان آئی - چمن کی آب و ہوا مین اب اعتدال نہین -

آب و ہوا مین سمّیت آجانا - آب و ہوا مین ایسا فساد پیدا ہوجانا جس سے وبا پہیل جاے - فقرہ - آب و ہوا مین سمیت آگئی ہی وباے ہیضہ سے موت کا بازار گرم ہی۔

آب ہونا - ظ ث نمبر (۱) پانی ہوجانا - پگھل جانا - آتش ؎ تاثیر دار لوگ ہین اللہ کے فقیر - سنگ صنم ہو آب (پگھل جاے) جو ہم ذکر ہُو کرین -- ذوق ؎ ڈرتا ہون خنجر اُسکا نہ بہ جاے ہوکے آب - میرے گلے مین نالۂ آہن گداز ہی بحر ؎ آئی خزان ہزار کا دل آب ہوگیا - روز وصال گل شب سرخاب ہوگیا۔

نمبر (۲) شرمندہ ہونا - مومن ؎ دیکھہ اُس لب کی گوہر افشانی - ہوگیا آب ابر نیسانی۔

نمبر (۳) ضایع ہونا - برباد ہونا - مومن ؎ ہوا بگڑی دعا ہاے سحر کی ہوئی آب آبرو مژگان تر کی -

نمبر (۴) آسان ہوجانا - مومن ؎ اُسی ابر کی ہین دُر افشانیان - کہ یون آب ہو علم یونانیان -

نمبر (۵) باڑہ چمک جلا ہونا - فقرہ - اس تیغ ان موتیون اور اس آئینے مین کیا آب ہی۔

آبی - ف - یہان ی نسبت کی ہی - نمبر (۱) ظ ث - پانی مین رہنے والا صبا ؎ شل دریوانہ بہت شاہد آبی کف لاے - وہ پری سیر کو جسدن لب دریا نہ گیا عرش ؎ شور دریا کا نہین فرقت مین تیری بحر حسن - مردم آبی کیا کرتے ہین شیون آب مین۔

نمبر (۲) ہلکا ہلکا نیلا رنگ - ذوق ؎ دیکھنا آبی دوپٹا منہ پہ اُسکے وقت خواب - برج آبی مین ہی مہ یا مہر روشن آب مین - اسیر ؎ ہین حباب لب جو شرم سے پانی پانی - جب سے دیکھا ہی ترے پیرہن آبی کو -

نمبر (۳) روٹی کی ایک قسم ہی جسمین گھی دودہ نہین پڑتا اور تنور مین پکتی ہی - شیرمال کی ضد - ذوق ؎ پاتا گرداب سے ہی گردہ نان آبی - تیری بخشش سے جو دریا کا معین ہی کفاف -

نمبر (۴) وہ زمین جسمین آب پاشی ہوتی ہو - فقرہ - آبی زمین ہی تمنے اتنی جمع کیون گھٹا دی (محکمہ بندوبست)

فارسی مین بہی کو بھی کہتے ہین -

آبیار - ظ ث - ف - کہیتون اور درختون مین پانی دینے والا - بحر ؎ بہت شاداب ہا آبیار سبزۂ خط - ہوا ہی آب سے اب چشمۂ ذقن خالی -

آبیاری - ظ ث - ف - مونث - ی مصدری ہی باغون اور کہیتون مین پانی دینا - سینچنا - ناسخ ؎ رُلایا مجھکو جب برسون تب آباد سہی قامت ہوا ہی سرو پیدا باغبان کی آبیاری سے اسیر ؎ سوکھہ جائیگی اپنی کشت امید نہ کریگی جو آبیاری آنکھہ -

آبا - ظ ث - ع - اب کی جمع - باپ دادا - اگلی پیڑہیان - غالب ؎ سو پشت سے ہی پیشۂ آبا سپہ گری - کچھہ شاعری ذریعۂ عزت نہین مجھے -

آباواجداد - اب وجد کی جمع - دیکھو آبا - فقرہ - یہ رسم اُنکے آباواجداد سے چلی آتی ہی -

آبائی - آبا کیطرف منسوب - باپ دادا والی چیز - فقرہ - اس فقیر حقیر کو

نظر بقومیت آبائی سپاہگری عمس المحققین خطاب پایا ہوگا (عود ہندی)

آبائے عُلوی - نو آسمانون سے کنایہ ہی یا سات سیارہ ستارون سے

آباد - ف - (اسکی اصل آباس معلوم ہوتی ہی جسکے معنی سنسکرت مین بنا ہن) ضد ویران - نمبر (۱) آدمیون سے بسا ہوا - بھرا ہوا - معمور - (مقام کے لیے) **ناسخ** ؎ ہی جو دل آہون سے خالی جان لو ویرانہ ہی - کام رہتا ہی دُہوین سے خانۂ آباد کو - **اسیر** ؎ عالم مین کہان یہ شان و شوکت - آباد یہ خانہ تاقیامت اور مکین کی طرف بھی منسوب ہوتا ہی - فقرہ - بزن بیگ خان کے کٹرے مین جُلاہے بہت آباد ہین **بحر** ؎ خانہ ویرانی ہی قسمت مین کہان آباد ہون - اُسطرف نکلے سڑک اپنا جدہر کو گھر بنے -

نمبر (۲) ظ ث - پھیلا پھولا - سرسبز شاداب - (باغ کی صفت مین) **بحر** ؎ رنگ کملائیگا اکدن خون بلبل باغبان - آئیگی اکدن خرابی گلشن آباد پر -

نمبر (۳) خوشحال - خوش و خرم - سلامت برقرار - فقرہ - خوش رہو بابا آباد رہو (فقیرونکی صدا) **انشا** ؎ لو فقیرونکی دعا ہر طرح آباد رہو - خوش رہو جین کرو تازے رہو شاد رہو - **نسیم** ؎ ہم غریبون کو بھی ملجاتے ہین پیمانۂ عشق - یارب آباد رہے صحبت میخانۂ عشق -

نمبر (۴) رونق پر - جہل پہل کی جگہہ - **غالب** ؎ کم نہین جلوہ گری مین ترے کوچے سے بہشت - یہی نقشہ ہی و لے اسقدر آباد نہین -

آبادان - ظ ث - ف - آباد کا مزید - دیکھو آباد - نمبر ۱ و نمبر ۲ - **سوز** ؎ ای غم یار ایکدن دو دن - بس زیادہ نہو جیسے مہمان - تم تو بیٹھے ہو پاؤن پھیلا کر - اپنے گھر جاؤ خانہ آبادان - **مومن** (رباعی) ؎ تھا لائق سیر گرچہ گلزار جہان - جان بخش و طرب خیز و خوش و آبادان - پر ہمکو برنگ داغ لالہ کیا حظ -

سودے مین کٹی بہار حسرت مین خزان - یہ اگلی زبان ہی اب فصیح نہین سمجھی جاتی -

آبادانی - ف - مؤنث - ضد ویرانی - نمبر (۱) ظ ث - بستی آبادی - فقرہ - شہر کی آبادانی دیکھہ آہ سرد کھینچی غریب الوطنی پر کمر چست کی - (فسانۂ عجائب) آبادان کیطرح یہ بھی اگلی زبان ہی اب فصیح نہین ہی -

نمبر (۲) چہل پہل - فقرہ - نقالون سے محفل کی آبادانی ہی - (یہ فقرہ صرف نقالون سے سنا گیا ہی -)

نمبر (۳) خیر طلبی - ترقی خواہی - مثل - جسکا کھائیے اُن پانی اُسکی کیجے آبادانی - ان معنونمین اسی مثل تک محدود ہی -

آباد رکھنا - نمبر (۱) معمور رکھنا - بسا رکھنا - مکان اور مکین دونون کی نسبت آتا ہی - فقرہ - سرکش رعایا کو آباد رکھنے سے کیا حاصل ہی -

نمبر (۲)[ع] سلامت اور برقرار رکھنا - خوش و خرم رکھنا - فقرہ - رعایا کو آباد رکھنے سے ملک ہمیشہ بنا رہتا ہی - **آتش** ؎ کیا بادۂ گلگون سے مسرور کیا ذکر آباد رکھے داتا ساقی تری محفل کو - **داغ** ؎ ہی عجب شہر مصطفٰے آباد اسکو رکھنا مرے خدا آباد -

نمبر (۳) رونق پر رکھنا - فقرہ - اپنے چلتے تو ہمنے اس کوچے کو بہت آباد رکھا -

آباد رہنا - نمبر (۱) بھرا پُرا رہنا - بسا رہنا - (مکان و مکین دونون کیلیے) **آتش** ؎ کون ہی جو تری دوری مین نہین مرتا ہی - ایک گھر رہنے نہ دیگی شب ہجران آباد - **قلق** ؎ تا ریاست تو یہ نہو برباد - دم سے دونون کے گھر رہے آباد - فقرہ - یہی رات دن کی بیگار ہی تو رعایا آباد رہ چکی -

نمبر (۲) سلامت اور برقرار رہنا - خوش و خرم رہنا - **سوز** ؎

[ع] ان معنونمین دعا اور التجا کے ساتھہ زبانون پر زیادہ ہی -

صنم کے غم غریبون بیکسون کے مونس و ہمدم - الٰہی تا قیامت تو رہے آباد دنیا مین
رشک ؎ افصح ہند ہین آباد ہی اقلیم سخن - یا الٰہی رہین آباد جناب ناسخ -
اور ان معنون مین طنزاً بھی کہتے ہین - داغ ؎ آباد رہین حضرت دل انسے یقین ہی - یہ خوب ہی مٹی مری برباد کرینگے - فقرہ - آباد ہو ہمین تو خوب غارت کیا

نمبر (۳) ظت - سرسبز و شاداب رہنا - وزیر ؎ رہے آباد دامن صحرا - وان لڑانیکو آنکھین آ ہو ہی - رند ؎ سیر کی خوب پہرے پہول چُننے شاد رہے باغبان جاتے ہین گلشن ترا آباد رہے -

نمبر (۴) رونق پر رہنا - فقرہ - پہلے تو یہ چوک بہت آباد رہتا تھا خدا جانے اب کیون سونا ہی -

آباد کرنا - نمبر (۱) بسانا (مکان اور مکین دونون کیلیے) آتش ؎ مکین ہر معنیِ روشن مکان ہر بیت موزون ہی - غزل کہتے نہین ہم چندگھر آباد کرتے ہین - قلق ؎ دیکھیے چلکے تربت فرہاد - مسکن قیس کیجیے آباد - فقرہ - واہ آپنے کمرون مین آباد بھی کیا تو کن بازاری عورتون کو -

نمبر (۲) بہرنا - خالی کی ضد (آغوش کے ساتھہ) گرم کرنا - (پہلو کے ساتھہ) نوازش ؎ گود مین غیر کی رہا برسون - ابتو آغوش کرمرا آباد - صبا ؎ کیا ای صنم تری دل عاشق مین جا نہ تھی - پہلو کیا رقیب کا آباد کسلیے -

نمبر (۳) رونق بخشنا - صبا ؎ جشن نوروز مبارک تمھین ای بادہ کشو - پہر بہار آئی ہی پہر میکدہ آباد کرو - آتش ؎ کوچۂ یار مین ہی روشنی اپنے دم کی - کعبہ دیر کرین گبر و مسلمان آباد - فقرہ - کبھی تم بھی آکے سونی محفل کو آباد کرو

آباد ہونا - نمبر (۱) بسا ہونا (مکان اور مکین دونون کے واسطے) وزیر ؎ دلمین ہی عشق ترا یاد تری غم تیرا - رہزنون سے ہوئی آباد یہ منزل قاتل -
ناسخ ؎ شہر دم مین ہوتے ہین آباد جنکے حکم سے - ایکدن اُنکے لیے بھی گوشۂ ویرانہ ہی - گلزار نسیم ؎ گلزار جواہرین مین آکر - آباد ہوئی وہ یاسمن بر
داغ ؎ دل برباد مین آباد ہوے عشق و جنون - کوئی بستی نہین بہتر مرے ویرانے سے -

نمبر (۲) رونق پر ہونا - بہرا پُرا ہونا - صبا ؎ فصل گل ہی زاہدونکو غم ہی میکش شاد ہین - مسجدین سونی پڑی ہین بھٹیان آباد ہین - مومن ؎ رہتے ہین جمع کوچہ جانا نمین خاص و عام - آباد ایک گھر ہی جہان خراب مین -

نمبر (۳) بہرنا - خالی کی ضد (آغوش کے ساتھہ) گرم ہونا (پہلو کے ساتھہ) مسرور ؎ عاشق معشوق دونون ہون شاد - پہلو آغوش سب ہون آباد

آبادی - ف - مونث - نمبر (۱) بستی اُجاڑ کی ضد - فقرہ - اب یہان سے آبادی بہت قریب ہی - ؎ کوئی ویرانہ آتش کوئی آبادی نہین باقی - تلاش گوہر مقصود مین کیا خاک چھانی ہی -

نمبر (۲) چہل پہل - رونق - بحر ؎ میرے ہی دم سے تھی سب آبادی میکشو میکدہ خراب ہی اب - ظفر ؎ کبھی دیکھے محل یان اور دیکھی اُنمین آبادی - کبھی دیکھی خرابی اور اک ویرانہ سا دیکھا -

نمبر (۳) تعداد ساکنین - فقرہ - آپ کو ہندوستان کی آبادی معلوم ہی بعض مسلمان عورتون کا نام بھی ہوتا ہی جیسے آبادی خانم - آبادی جان -

آبرو - (بلا اضافت آب) ف - مونث - حرمت - ع - نمبر (۱) قدر و منزلت شرف - غالب ؎ آبرو کیا خاک اُس گل کی کہ گلشن مین نہین - ہی گریبان ننگ پیراہن جو دامن مین نہین - داغ ؎ حسرت جسے آبرو کی سلیمان کو رہی - یثرب مین ہی وہ مرتبہ مور ضعیف کا - قلق ؎

رونق مسند جہانبانی - آبروے نگین سلطانی -

نمبر (۲) ناموس - عصمت - نواب مرزا شوق ؎ آبرو جان میری جائیگی تیری تو اسمین بھی بن آئیگی - جانصاحب ؎ آبرو لینے کا یہ رہتا ہی طالب رات دن - نسکٹا خواجہ سرا بیری مرا مطلوب ہی -
(خواجہ سرا کا نام)

نمبر (۳) امارت وجاہت - صبا ؎ چاہیے عقبیٰ کی عزت کا خیال - منعمو یہ آبرو اچھی نہین -

نمبر (۴) حیثیت عرفی - فقرہ - ہتک عزت کی نالش مین آبرو کا اندازہ کرکے سرکار جرمانہ کرتی ہی -

نمبر (۵) ساکھ اعتبار - فقرہ - روپیہ کہان مگر لالہ جی کی آبرو بنی ہوئی ہی

نمبر (۶) بی بی - زوجہ - فقرہ - یہ تمہاری آبرو ہی اسکا بہت خیال کرو - یہان درحقیقت آبرو بی بی کے معنی مین نہین ہی بلکہ مطلب یہ ہوتا ہی کہ بی بی کی ذلت میان کی ذلت اور بی بی کی عزت میان کی عزت ہی جیسے کہتے ہین کہ اب یہ تمہاری آبرو ہو چکی -

نمبر (۷) شرم - لاج - داغ ؎ الٰہی اشک ندامت کی آبرو رکھنا - یہ بیکسی مین برے وقت پر ضرور آیا -

آبرو اُتارنا - نمبر (۱) ذلیل کرنا - رشک ؎ ہجر مین برسات جب آئی تو مین نے لاکھ بار - آبروے ابر اُتاری چشم دریا بار سے -

نمبر (۲) بے حرمت کرنا - عصمت و ناموس مین دہبّا لگانا - فقرہ - کیا غضب ہی کہ چار شُہدے ملکر جس عورت کی چاہین آبرو اُتار لین -

آبرو اُترنا - لازم - نمبر (۱) فقرہ - وہان ایسا ڈہول دہبّا ہوتا ہی کہ جو گیا اُسکی آبرو اُتر گئی -

نمبر (۲) جانصاحب ؎ چال دریا پر کسیکی کام کر ہی جائیگی - موتی خانم آبرو اکدن اُتر ہی جائیگی -

آبرو بچانا - نمبر (۱) عزت محفوظ رکھنا - بحر ؎ ہوے بے آبرو ہم آپ کے آگے کھڑی ہر مین - بچائی کیونکر آُسنے نے اپنی آبرو برسون -

نمبر (۲) عصمت و ناموس محفوظ رکھنا - فقرہ - آجکل گہر مین کوئی مرد نہین اور بدمعاشونکا یہ زور ہی کہ راتون کو گہر پاندتے ہین - خدا ہی آبرو بچائے (عو)

آبرو بچنا - لازم - نمبر (۱) فقرہ - آج تک خدا کی حفظ و عنایت سے آبرو بچی ہوئی ہی -

نمبر (۲) فقرہ - زیور اسباب گیا بہاڑ مین آبرو بچی یہی کیا کم ہی (عو)

آبرو بخشنا - توقیر بڑہانا - مرتبہ زیادہ کرنا - غالب ؎ تمنے مجھکو جو آبرو بخشی - ہوئی میری وہ گرمیِ بازار - سحر ؎ آبرو بخشی سبہا مین مُنہ کو اُجیالا کیا - طُرّۂ زر اپنا ہے گلگیر کو نذرانہ شمع -

آبرو بڑہانا - عزت اور توقیر زیادہ کرنا - مرتبہ بڑہانا - اسیر ؎ فروغ پیر مغان ہی ہماری محبت سے - گہٹا کے خون بڑہائی ہی آبروے شراب

آبرو بڑہنا - لازم - بحر ؎ بڑہی ہی گریۂ عاشق سے آبروے فراق فلک ہی اپنی نظر مین حباب جوے فراق - کیف ؎ کیا عجب آبروے حسن جو خط سے بڑہجاے - اکثر آجاتا ہی آندہی کے بہی شامل پانی -

آبرو بڑی دولت ہی - جملہ - عزت کو بہت عزیز رکھنا اور قدر کرنا چاہیے - رشک ؎ آبرو دولت دنیا مین بڑی دولت ہی - ڈوب مرنا مگر اے رشک نہ رسوا ہونا - اور آبرو بڑی چیز ہی - آبرو بڑی نعمت ہی بھی مستعمل ہی -

آبرو بگاڑنا - ذلیل اور بے حیثیت کرنا (دوسرے کو یا اپنے آپ کو)
فقرہ - میان جانے بھی دو کسیکی آبرو بگاڑنے سے کیا حاصل - فقرہ کیسکا
کیا گیا روپیہ برباد کر کے تمنے اپنی آبرو بگاڑ دی -

آبرو بگڑنا - ذلیل ہونا بے حیثیت ہونا - فقرہ - اتنا خرچ کرو گے تو دہی
دنمین آبرو بگڑ جائیگی -

آبرو بنانا - نمبر (۱) ٹھاٹھ اور حیثیت درست کرنا - فقرہ - ہین تو فاقہ مست
مگر آبرو خوب بنائے رکہتے ہین -
نمبر (۲) ساکھ اور اعتبار پیدا کرنا - فقرہ - روپیہ تو ہی نہین مگر لالہ جی اپنی سچائی
اور خوش معاملگی سے آبرو بنائے ہین -

آبرو بنی ہونا - نمبر (۱) حیثیت درست ہونا - عزت سلامت رہنا - رشک
ع دنیا مین آبرو کا مزہ ہی بنی رہے - تدبیر سے بناتے ہین پانی عبث عبث
فقرہ - خدا کرے آپ کی آبرو بنی رہے -
نمبر (۲) ساکھ اور اعتبار قائم رہنا -

آبرو بیچنا - عزت سے درگذرنا - بحر ع دینے والے کا کب احسان گدا لیتے مین
آبرو بیچکے ٹکڑا فقرا لیتے ہین -

آبرو پانا - شرف اور عزت حاصل ہونا - مرتبہ بڑہنا - رشک ع
سر تو جدا ہوا تھا مگر پائی آبرو - یہ مرتبہ جدا تری تلوار سے ملا - صبا -
ع آبرو پائی ہی اپنے آنسوؤن کے تار سے - ایک گوشہ ہی ہمارے دامن تر کا سحاب

آبرو پر بنجانا - نمبر (۱) عزت اور مرتبے مین فرق آنا - فقرہ - اچھی ضمانت کی کہ
عدالت مین کہچے کہچے پہرے آبرو پر بنگئی -
نمبر (۲) عصمت اور عفت مین فرق پڑنا - فقرہ - دیکھو بیگم زمانہ برا ہی اکیلی ہمسائے
مین نہ جایا کرو - ایسا نہو کسیدن دشمنو کی آبرو پر بنجاے -

آبرو پر پانی پہر جانا - نمبر (۱) عزت اور قدر جاتی رہنا - صبا ع
تری موج تبسم پر خنجر کا دم نکلتا ہی - پہر اجاتا ہی پانی آبروے آب حیوان پر -
نمبر (۲) بے عصمت ہونا -

آبرو پر پانی پہیر دینا - متعدی - نمبر (۱) فقرہ - اس لڑکے کے چال
چلن نے تو خاندان کی آبرو پر پانی پہیر دیا -
نمبر (۲) فقرہ - او بدمعاش تو نے تو میری آبرو پر پانی پہیر دیا - (عو)

آبرو پر حرف آنا - نمبر (۱) عزت اور مرتبے مین فرق آنا - ذوق ع
حرف آیا جو آبرو پہ مری - ہین یہ چشم پُرآب کی باتین -
نمبر (۲) حرمت اور عصمت مین خلل پڑنا - فقرہ - دیکھو خانم جان یہ صحبت اچھی
نہین کہین آبرو پر حرف نہ آجاے -

آبرو پیدا کرنا - نمبر (۱) ناموری اور شرف حاصل کرنا - صبا ع
آبرو کی جو صفات فقرا سے پیدا - صورت وصل ہوئی ذات خدا سے پیدا
فقرہ - اُنہون نے اپنے باپ دادا سے زیادہ آبرو پیدا کی -
نمبر (۲) ساکھ اور اعتبار بہم پہنچانا - فقرہ - سچے بیوہار کا کیا کہنا دیکھو
ساہو جی نے کیسی آبرو پیدا کی -

آبرو تھامنا - عزت اور قدر و منزلت کا محفوظ رکھنا - نصیر ع
ہجر مین دن رات گریان چشم تو ہی پر نصیر - آبرو اُسکی بڑی ہی آستین کہتامنی
لکھنؤ والے اسجگہہ آبرو سنبھالنا بولتے ہین -

آبرو تہوڑی سی ہی یا ذرا سی ہی - یہ جملہ وہان بولا جاتا ہی جہان
یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ تم اُنکے مقابلے کے نہین ہو تمکو ایسا نہ چاہیے -

آتش ؎ ہرگز اُن دانتون سے کرنا نہ صفا کا دعوٰی - آبرو تیری ہے نزدیک زمین تھوڑی سی - بول چال مین یہ محاورات زیادہ یون ہین تھوڑی سی آبرو ہے - ذراسی آبرو ہے آبرو تیرے ہاتھ ہے - جملہ عزت کا بچانا تیرے اختیار مین ہے - مشہور شعر مناجات کا ؎ فضل تیرا ہر بشر کے ساتھ ہے - آبرو بندونکی تیرے ہاتھ ہے - اس محاورے مین تیرے کی کچھ تخصیص نہین ہے حاضر و غائب سب کے ساتھ مستعمل ہے - آتش ؎ نیمجان دل ہے طلبگار سلوک شمشیر - آبرو اپنی ہے اب ابروے خمدار کے ہاتھ -

آبرو جانا یا جاتی رہنا - نمبر (۱) عزت و قدر جاتی رہنا - غالب ؎ ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی - اب آبروے شیوۂ اہل نظر گئی ؎ آبرو جاتی رہیگی آپکی - تجرا اُس سے کنارہ خوب ہے -

نمبر (۲) بے عصمت ہونا - نواب مرزا شوق ؎ آبرو جان میری جائیگی - تیری تو اسمین سبکی بن آئیگی -

آبرو جا کے نہین آتی - مثل - عزت ایسی چیز ہے کہ گئی تو پھر نہین ملتی - ناصر ؎ جان کیطرح نہ کیونکر ہو عزیز - آبرو جا کے نہین آتی ہے -

آبرو جان سے زیادہ عزیز ہے - یہ جملہ آبرو کی تعریف مین بولا جاتا ہے - **آبرو جگ مین رہے تو بادشاہی جانیے** - عزت و حرمت دنیا مین رہے تو بادشاہی سمجھنا چاہیے - یہ مثل آبرو کی کمال تعریف مین بولی جاتی ہے -

آبرو چاہنا - نمبر (۱) عزت اور مرتبے کی خواہش کرنا فقرہ - آبرو چاہتے ہو تو پڑھو لکھو - نمبر (۲) موجودہ عزت کی سلامتی چاہنا - آتش ؎ پیش منعم نہین کم مایہ کی عزت ہوتی - آبرو چاہے تو دریا سے کنوان دور رہے -

آبرو خاک مین ملا دینا - نمبر (۱) عزت کا ضایع کرنا (اپنی یا دوسرے کی) رشک ؎ نظر سے کشان سے گر کر جاے - آبرو خاک مین ملاے شراب - ظفر ؎ ملائی خاک مین سب آبرو آئینے کی تنے - اور اسپر پھر تمھارے روبرو بھیجا آیا -

نمبر (۲) عصمت و ناموس کا برباد کرنا - (اپنی یا کسیکی) قلق ؎ پاس ناموس پھر نہ رکھون گی - آبرو خاک مین ملا دون گی -

آبرو خاک مین ملجانا - نمبر (۱) مومن ؎ خاک مین ملجاے یا رب بیکسی کی آبرو - غیر میری نعش کے ہمراہ روتا جاے ہے - اسیر ؎ پیکان تیر یار سے کرتا ہے ہمسری - ڈرتا ہون خاک مین نہ ملے آبروے دل -

نمبر (۲) فقرہ - (مان کا خطاب بیٹی سے) لڑکی بدچلنی سے تیری آبرو خاک مین ملگئی -

آبرو خراب کرنا - شان کے خلاف کوئی کام کرنا - مسرور ؎ بزم رندان مین جا کے اے واعظ - آبرو اپنی کی خراب عبث -

آبرو خراب ہونا - عزت و قدر جاتی رہنا - ظفر ؎ ہوگا کیا حاصل جو ہوگی آبرو میری خراب - دیدۂ تر میرے پیچھے ہاتھ کیون دھو کر پڑے -

آبرو دار - نمبر (۱) شریف - ذی عزت - ذی مرتبہ - داغ ؎ غیر کا خون بہانا مری تربت پہ ضرور - آبرو دار کی مٹی کہین برباد نہو -

نمبر (۲) غیرت دار - داغ ؎ بات کا زخم کوئی بھرتا ہے - آبرو دار اس سے مرتا ہے -

آبرو دار آدمی - نمبر (۱) شریف آدمی - فقرہ - آبرو دار آدمی کہین پاجی کے منھ لگتے ہین -

نمبر (۲) غیرت دار آدمی - فقرہ - آبرو دار آدمی کو بات بھی تلوار کی برابر ہے - اسجگہہ غیرت دار زیادہ بولتے ہین -

آبرو دو کوڑی کی ہوجانا - عزت اور حرمت کا مٹ جانا - فقرہ - چارون مین بیٹھ بیٹھکر اُسکی آبرو دو کوڑی کی ہوگئی - اور آبرو کوڑی کی یا ٹکے کی ہوجانا بھی بولتے ہین -

آبرو دینا - نمبر (۱) متعدی - عزت بخشنا - ناسخ ؎ دی بڑی خالق نے ازل سے آبرو تلوار کو - کیون نہ آنکھون پر جگہہ ہو ابروے خمدار کو -

نمبر (۲) لازم - توقیر کہونا - رشک ؎ آگے عزت کے حواس خمسہ کی وقعت نہین آبرو دیکر نہ لون حاصل کبھی پنجاب کا -

نمبر (۳) لازم - بے عصمت ہونا - جان صاحب ؎ - ہوتی نا نم ہی سڑک پر مردون کا ازدحام - آبرو دوگی چلی تو دیکہنے تالاب ہو -

آبرو ڈبو دینا - عزت کہونا - فقرہ - اُسنے بری صحبت مین بیٹھکر اپنے خاندان کی آبرو ڈبو دی -

آبرو ڈوب جانا - نمبر (۱) قدر و منزلت جاتی رہنا - صبا ؎ ڈوبی ہر ایک شاہد آبی کی آبرو - مجمع بتون کا ہی لب دریا نہان مین - عرش ؎ آبرو ڈوبی جو فرقت مین تو ڈوبی جان بھی - قطرۂ اشک ندامت بڑھکے دریا ہو گیا

آبرو رکہنا - نمبر (۱) متعدی - عزت بچانا - شرم اور بات رکہ لینا - آتش ؎ خدا نے فقر فاقے کی گھڑی مین آبرو رکھی - توکّل نے بٹھایا جب کبھی اُٹھے گدائی کو - داغ ؎ الٰہی اشک مصیبت کی آبرو رکہنا - یہ بیکسی مین برے وقت پر ضرور آیا - اور ان معنونمین آبرو رکہہ لینا بھی مستعمل ہے - بحر ؎ محتسب کا دور ہی اللہ رکہہ لے آبرو - آتش ترے نہ آنچ آئے کسی میخوار پر - آتش ؎ دیدۂ تر سے ہمارے ہوگیا ہی سامنا آبرو چشم سے رکہہ لے خدا برسات کی -

نمبر (۲) لازم - ذی مرتبہ اور ذی عزت ہونا - فقرہ - حضور ہم اگرچہ غریب ہین مگر آبرو رکہتے ہین -

آبرو رہجانا - نمبر (۱) بات اور لاج رہجانا - عزت محفوظ رہنا - ناسخ ؎ آگے گشت آرزو کے آبرو میری رہی - برق ہی گرتی جو مین باران رحمت مانگتا - بحر ؎ بلا سے جان نکلجائے آبرو رہجائے - کُہلے کسی پہ نہ پردہ شکستہ حالون کا -

نمبر (۲) ناموس و عصمت کا محفوظ رہنا - فقرہ - بڑی بیگم آج میلے مین بُری پہنسی تہین مگر خیر ہوئی آبرو رہگئی -

آبرو ریزی - عزت کی خرابی اور بربادی - مصحفی ؎ ہبلا اس فتنہ انگیزی سے حاصل - کیسکی آبرو ریزی سے حاصل -

آبرو ریزی کرنا - ذلیل کرنا - فقرہ - کسیکی آبرو ریزی کرنے سے کیا فائدہ -

آبرو ریزی ہونا - لازم - رند ؎ ہونہ راز عشق افشا آبرو ریزی نہو پہوٹ بہنا تو اگر ای چشم گریان چہوڑ دے -

آبرو ساری روپے کی ہی - جملہ یعنی روپے پیسے سے سب کی عزت ہوتی ہی - اور روپے کی جگہہ دولت کا لفظ بھی بولا جاتا ہی -

آبرو سلامت رہنا - نمبر (۱) قدر و منزلت قائم رہنا - بحر ؎ بے زر کیا نہین کچھ غم یہ بڑی دولت ہی - آبرو اپنی سلامت رہے ایمان رہے -

نمبر (۲) ناموس و عصمت باقی رہنا - فقرہ - بہولی عورت اور اوباشون کے صحبت آبرو کیونکر سلامت رہے -

آبرو سنبھالنا - عزت بچائے رکہنا - مصحفی ؎ نہین کچھ مال و دولت کے ہین لالے - پر انسان آبرو اپنی سبنہالے -

آبرو سے پیش آنا - بزرگداشت کرنا - قلق ؎ آبرو سے ہر ایک پیش آیا - فلس ماہی یہ سکّہ بٹھلایا -

آبرو سے درگزرنا - عزت و حرمت کی پروانہ کرنا - مسرور ؎

نت نیا صدمہ جان پر گزرے - ایسی ہم آبرو سے درگزرے -

آبرو سے رہنا - آن بان کے ساتھ رہنا - عزت بنائے رکھنا - صباؔ عروج اہلِ کرم کے لیے ہی دنیا مین - کس آبرو سے ہوا پر سحاب رہتا ہے -

آبرو سے ملنا - نمبر (۱) آبرو سے پیش آنا - فقرہ - ہم اُنکے پاس گئے تھے وہ بہت آبرو سے ملے -

نمبر (۲) مقصود یون حاصل ہونا کہ کوئی بات اپنی شان کے خلاف نہو - بحرؔ یون تو خرمن کو مین گوڑے کے برابر سمجھا - آبرو سے جو ملا دانہ تو گوہر سمجھا -

آبرو سے ہاتھ اُٹھانا - آبرو سے درگزرنا - قلقؔ لوگو جھ نانصیب کو نہ ستاؤ - اب مری آبرو سے ہاتھ اُٹھاؤ -

آبرو سے ہاتھ دہونا - آبرو سے درگزرنا - کیفؔ پیٹ کی خاطر نہ دہونا آبرو سے ہاتھ کیفؔ - منہ کی کہلوائے نہ تجھکو آب و نان کی احتیاج

آبرو سے ہین - اچھے حال مین ہین - عزت اور شان سے ہین - فقرہ - وہ اِس سرکار مین بڑی آبرو سے ہین -

آبرو کا بھوکا - عزت کا خواستگار - فقرہ - رزق جو قسمت کا ہے وہ تو مل ہی رہیگا ہم تو آبرو کے بھوکے ہین -

آبرو کا پاس - عزت کا لحاظ - حرمت کا خیال - قلقؔ آبرو کا بھی کچھ نہین تجھے پاس - محض یہ امر ہی خلاف قیاس - ذوقؔ برنگ آئنہ چشم پر آب ہے میری - گرانہ اشک کیا پاس آبرو میرا - پاس کی جگہہ خیال اور لحاظ بھی مستعمل ہے -

آبرو کا پیاسا - نمبر (۱) عزت کا طلبگار - کیفؔ - دو نعمتین دے یارب وہ نون جہان مین مجھکو - دیدار کا ہون بھوکا پیاسا ہون آبرو کا -

نمبر (۲) کسی کی عزت کا دشمن - فقرہ - پاجی ہمیشہ شریف کی آبرو کا پیاسا ہوتا ہے

آبرو کا صدقہ جان - حرمت پر جان قربان - رندؔ معرکے مین عشق کے سر کا نہ پاؤن - آبرو کا جان کو صدقا کیا -

آبرو کرنا - عزت اور قدر کرنا - آؤ بھگت سے پیش آنا - کیفؔ - یوسف بھی ہوتا ہو تو الفت نہ چاہیے - جو اپنی آبرو نہ کرے اُسکی چاہ کیا

صباؔ بلا کے آپنے خوب آبرو ہماری کی جبین پر عرقِ انفعال لیکے چلے

آبرو کم کرنا - نمبر (۱) آبرو گھٹا دینا - فقرہ - کسیکا کیا قصور تمہارے چال چلن نے تمہاری آبرو کم کردی -

نمبر (۲) بزرگداشت کم کرنا - فقرہ - وہ ملے تو مگر آبرو کم کی - ان معنی مین مصدر اصلی ہی کے ساتھ ہے - یہ نہ کہین گے کہ ملے تو مگر آبرو کم کردی -

آبرو کم ہونا - لازم - نمبر (۱) فقرہ - سوال تو پورا ہوا مگر آبرو کم ہوگئی -

نمبر (۲) فقرہ - ملاقات تو ہوئی مگر جیسی امید تھی آبرو اُس سے کم ہوئی - اسجگہہ مصدر اصلی ہی کے ساتھ بولتے ہین -

آبرو کھونا - نمبر (۱) عزت ضایع کرنا - ؔ رونے نے اے رشک کھوئی آبرو - تیری آنکھون نے کیا رسوا تجھے - بحرؔ آبرو کھوئی ہے محو رُخ زیبا ہوکر - بیڑیاں پہنی ہین اُس زلف پہ شیدا ہوکر -

نمبر (۲) حرمت گنوانا - عصمت مین داغ لگانا - نواب مرزا شوقؔ - یہ بھی اِک آبرو کا کھونا تھا - نام بدنام سب مین ہونا تھا - قلقؔ - مین نہین ایسے لاڈ اُٹھانے کی - آبرو کھوئیگی گھرانے کی -

آبرو کے پیچھے پڑنا - عزت و حرمت کا دشمن ہونا - فقرہ - اُس غریب نے تمہارا کیا بگاڑا ہی جو تم اُسکی آبرو کے پیچھے پڑے ہو - اور آبرو کے درپے ہونا اور لاگو ہونا بھی بولتے ہین - **معروف** ؎ اس چشم تر کے در کو تیغا کر دبلاسے ہی آبرو کے درپے یہ بار بار رفنا -

آبرو کی چیز - جس چیز سے حیثیت درست ہو - فقرہ - یہ جوڑا گھر مین نہ پہنو آبرو کی چیز ہی کہین آنے جانے کیواسطے لگا رکھو

آبرو گرہ مین باندھنا - عزت کو عزیز رکھنا - **بحر** (رباعی) ؎ دنیا مین یہ کچھ کساد بازاری ہی - تذلیل کمال اہل جوہر کی ہی - اندیشہ ہی سبکو آبروریزی کا گوہر نے گرہ مین آبرو باندہی ہی -

آبرو گنوانا - دیکھو آبرو کھونا - نمبر (۱) **گلزار نسیم** ؎ الفت مین ہی آبرو گنوانی کب چشمۂ مہر مین ہی پانی -

نمبر (۲) **جانصاحب** ع موتی کے لیے آبرو چینی نے گنوائی -

آبرو گھٹانا - عزت و مرتبہ کم کر دینا - **ناسخ** ؎ بے گھٹا کو نہ مرے دیدۂ تر سے نسبت - آبرو میری نہ بخشو نہین اے یار گھٹا - **ظفر** ؎ ابر کو تو پانی پانی تیرے گریے نے کیا - آبرو سے بحر بہی اے دیدۂ پرنم گھٹا -

آبرو گھٹنا - لازم -

آبرو لٹنا - نمبر (۱) عزت اور مرتبے کا برباد ہونا - فقرہ - یہان تو راہ چلتے آبرو لُٹتی ہی -

نمبر (۲) بے حد آبرو ملنا - **رشک** ؎ موتی ملتے ہوے دیکھے ہین دریا در آبرو لٹتی ہی اُس بحر سخا کے گھر مین -

آبرو لوٹ لینا - ظلم - بے عصمت کر دینا - **مسرور** ؎ - جب گئے مست ہو کے دختر رز - لوٹ لی آبروے دختر رز -

آبرو لینا - نمبر (۱) بے عزت اور ذلیل کرنا - **بحر** ؎ جو آب رُکنے کی جا ہم مکدر ہون - وہ کون ہین جو کسیکی ہین آبرو لیتے -

نمبر (۲) بے حرمت اور بے عصمت کرنا - **جانصاحب** ؎ - لی مفت چُھنی لعل نے موتی کی آبرو - سچی خبر یہ لائی ہی گوہر ہمارے پاس -

آبرو مٹا دینا - دیکھو آبرو کھونا - **رشک** ؎ مٹائی آبروے گریہ ایسی سخت واژون نے - ہنسی آتی ہی انکو جب مرے آنسو نکلتے ہین -

آبرو مٹ جانا - دیکھو آبرو پر پانی پھرنا نمبر ۱ - **داغ** ؎ تری گلی مین ترے دل کا نقش ہو کے رہا - رقیب مٹ نہ گیا میری آبرو ہو کر **قلق** ؎ گھر سے باہر اگر نکالا قدم - آبرو ساری مٹ گئی اُسدم -

آبرو ملنا - عزت و شرف حاصل ہونا - **صبا** ؎ آبرو جس کی دولت سے ملی ہی تمکو - رنگ کندن سا ہی زردار نظر آتے ہو - **کیف** ؎ ہاتھ پھیلانا نہ پیش اغنیا اے مفلسو - آبرو بہی صورت آب گھر ملتی نہین -

آبرو موتی کی آب ہی - جملہ - عزت بہت نازک چیز ہی ذرا سی بات مین جاتی رہتی ہی - **ہلال** ؎ سچ ہی کہ آبرو کوئی موتی کی آب ہے - تمنے جو دُر کہا مری عزت بگڑ گئی - **مرزا دبیر** ؎ لینا نہ منھ پہ حال کہ ہستی حباب ہے - دینا نہ آبرو کہ یہ موتی کی آب ہے -

آبرو مین بٹا لگا دینا - نمبر (۱) عزت مین خلل ڈالنا - فقرہ - ایک کے بُرے چال چلن نے سارے خاندان کی آبرو مین بٹا لگا دیا -

نمبر (۲) ساکھ کی نسبت - فقرہ - بے ایمانی کی تول لالہ جی کی آبرو مین بٹا لگا دیگی -

نمبر(۳) عصمت و ناموس کے لیے - فقرہ - دیکھو بُوا یہ چلین اچھا نہین کہین آبرو مین بٹا لگاؤ گی ؟ (عو) اور آبرو مین داغ اور دہبا لگانا بھی بولتے ہین

آبرو مین بٹا لگ جانا - لازم -

آبرو ہونا - قدر اور عزت ہونا - مرتبہ بڑہنا - **غالب**؎ ہوا ہی شہ کا مصاحب پھرے ہی اِتراتا - وگرنہ شہر مین غالب کی آبرو کیا ہی - **کیف**؎ اَبرو کا حسن اور بھی افشان سے بڑہگیا - جوہر سے آبرو ہوئی شمشیر کے لیے

آبلا آگے گلے پڑے - مثل - جہان کوئی جان بوجہ کر جہگڑے مین پڑا یا مصیبت مین پہنستا ہی وہان بولتے ہین -

آبلہ - ف - (مرکب ہی آب اور لہ سے - لہ کلمہ تصغیر ہی جیسے چراغلہ جگنو کو کہتے ہین) مذکر - چھالا - پھپولا - **ناسخ**؎ اپنے دن پھرینگے دشت غربت مین اگر - آبلہ ہر ایک تلوے کا گہر ہو جائیگا

آبلہ پا - نمبر(۱) (بغیر اضافت آبلہ) وہ شخص جسکے پاؤنمین چھالے پڑے ہون **سحر**؎ سیر اُس سبزہ عارض کی ہی دشوار بہت - اِی دلِ آبلہ پا راہ مین ہین خار بہت - **آتش**؎ راہ صحرا مین جنون کیون نہ رکھے سرگشتہ - جستجو آبلہ پایونکو ترے خار کی ہی -

نمبر(۲) (باضافت آبلہ) پاؤن کا چھالا - **ذوق**؎ ہم تبرک ہین بس اب کر لے زیارت مجنون - سر پہ پھرتا ہی لیے آبلہ پا ہمکو -

آبلہ پائی - مونث - پاؤن مین چھالے پڑے ہونا **بحر**؎ اِی جنون کچھ نہ ملا آبلہ پائی کا مزہ - گوکھر و پاؤنمین کیون خارِ مغیلان نہوا -

آبلۂ فرنگ - ف - مذکر - وہ بیماری جسکو باد فرنگ در آتشک بھی کہتے ہین یہ مرض زمانۂ قدیم مین نہ تھا ہندوستانمین اہل ہند اور اہل فرنگ کے اختلاط سے بسبب اختلاف طبائع کے پیدا ہوا - طب کی پُرانی کتابونمین اسکا ذکر نہین ہی -

آبلے بھرنا - چھالونمین مواد کا بھر جانا - **داغ**؎ اگر آبلہ ہی بھرا ہوا تو ہر ایک داغ جلا ہوا - جسے ہمنے سینے مین دی جگہ نہ وہ دل سے خوش نہ جگر سے خوش

آبلے بہنا - چھالون سے مواد جاری ہونا - **رند**؎ دل مرا شیشہ نہ تھا دیتا صدا جو ٹوٹ کر - بہگیا ہمراہ اشک اِک آبلہ سا پھوٹ کر -

آبلے پڑجانا - چھالون کا پیدا ہو جانا - **ظفر**؎ اِی طبیب آبلے پڑجائینگے ہاتھون مین ترے - نبض بیمار تپ عشق کو ہر بار نہ چھو - **آتش**؎ کون سرگردان نہین ہی جستجوے یار مین - پڑ گئے ہین پاے شیخ و برہمن مین آبلے - **برق**؎ نہین ہین قطرہاے اشک سوزان ہجر بانا نین - پڑے ہین آبلے اپنی زبان خار مژگان مین -

آبلے پکنا - چھالون مین پیپ پڑنا - **آتش**؎ ہمنشین دل نہین اِک آبلہ سا پکتا ہی - جی مین آتا ہی بہرون چیر کے پہلو کا نٹے -

آبلے پھوٹ بہنا - پھپھولونکا پھوٹ کر مواد بہنا - **وزیر**؎ آبلے پھوٹ بہے دل کے ہر آئین آنکھین - سیپ ہین آب گہر اتو ہی گوہر کے عوض

آبلے پھوٹنا - نمبر(۱) چھالے ٹوٹنا - **نسیم**؎ سینے مین سے کچھ آئی آواز پھوٹا کوئی آبلہ جگر کا - **آتش**؎ پھوٹ کر آبلون نے خشک زبانین تر کین - تمسے شرمندہ مین اِی خار مغیلان نہ گیا -

نمبر(۲)ع حسرت نکلنا یا دل کا غبار نکلنا - **رند**؎ کیا گلے ہونگے یار سے ملکے - آج پھوٹین گے آبلے دل کے - **بحر**؎ آبلے پھوٹین کہین موتی اُتارو کان سے - دل مین چُبھتی ہی نکالو کیل اپنی ناک سے -

آبلے پھوڑنا - نمبر(۱) چھالے کو دبا کر یا کسی نوکدار چیز سے توڑنا - **ناسخ**؎ فرقت ساقی مین آتا ہی خیال اِی میکشو - شیشۂ مے آبلہ دل کا پھوڑا چاہیے

ع۔ تخفہ جمع ہی کے ساتھ بولتے ہین ورد دل کے ساتھ زیادہ مستعمل ہی۔

نمبر(۲) عـه بہڑاس نکالنا - دل کی حسرت پوری کرنا - آتش ؎ پاؤنکے چہالے

تو نذر خار صحرا کر چکے - پہوڑیے اب چلکے دل کے انجمن مین آبلے -

آبلے پیدا ہونا - آبلے نکلنا - ظفر ؎ آبلہ پیدا ہوا داغ دل مضطر کے

پاس - چاہیے تہا واقعی شیشہ بہی ہان ساغر کے پاس - وزیر ؎

سوے دریا نگہ گرم سے دیکہا کس نے - آبلے سیپ مین پیدا ہوے گوہر کے عوض

آبلے تپکنا - چہالے مین مادّہ آجانے سے جلن ہونا - قلق ؎

الٰہی خیر ہو کچہ آج رنگ بیڈہب ہی - تپک رہا ہی کئی دن سے آبلہ دل کا -

آبلے توڑنا - دیکھو آبلے پہوڑنا نمبر۱ - اسیر ؎ ہمجنس کے ہمجنس نہین

درپئے ایذا - توڑے نہ کبہی خار مژہ آبلۂ اشک - آتش ؎ آبلے پاؤن کے

کیا تو نے ہمارے توڑے - خار صحراے جنون عرش کے تارے توڑے

آبلے ٹوٹنا - لازم - غافل ؎ کسی کا دل نہ مکدر ہو وہ غبار ہو نہین

نہ ٹوٹے آبلہ جس سے وہ نوک خار ہو نہین - نسیم ؎ کی گہر ریزی ہمارے

آبلون نے ٹوٹ کر - تہا متاع عمر جو وقف بیابان ہوگیا -

آبلے چہلنا - چہالونمین خراش ہوجانا - میر ؎ ڈبڈبالو ہو مین دیکہنا سر خارِ

حیف کوئی بہی آبلہ نہ چہلا -

تسلیم ؎ بے سبب آنا نہین آنکھون سے یہ خونناب کا - چہل گیا ہی

آبلہ شاید دل بیتاب کا -

آبلے ڈالنا - چہالے پیدا کردینا - ذوق ؎ نہ ڈال آبلے اے گرمیٔ فغان

مُنہ مین - کہ چپکا بیٹھ رہون بہر کے گہنگنیان منہ مین - آتش ؎ -

اسقدر مجہسے زمانیکی ہوا ہی برخلاف - کیا عجب ہوے حنا ڈالے بدن مین آبلے

عـه دیکھو آبلے پہوٹنا نمبر۲ کا حاشیہ -

آبلے مُرجہانا یا سوکہنا - آبلون کا زور اور اُبہار گہٹنے لگنا - چہالون کا

خشک ہونا - تسلیم ؎ جیتے جی سوز درون سے چین کیا ہم پائین گے -

بے مرے کاہیکو دل کے آبلے مرجہائین گے - ولہ ؎ آبلے پائے

جنون کے سوکہنے پاے نہین - لیچلی ہی سوے صحرا پہر مری وحشت مجھے -

آبلے نکلنا - آبلے پیدا ہونا - ناسخ ؎ آبلے چیچک کے جب نکلے عذار

یار پر - بلبلونکو برگ گل پر شبہۂ شبنم ہوا -

آبندہ ہنا - آ کے بند ہجانا - آ کے جم جانا - فقرہ (محسوسات مین)

گہوڑا کہلا ہا تہی آبند ہا - (معقولات مین) ظفر ؎ ناگہان اُس خال

لب کا یون تصور آبند ہا - اُڑ کے پڑ جاے کسیکی جیسے کنکر آنکہ مین -

آبَننا - جان پر سختی گزرنا - سخت مصیبت یا آفت مین مبتلا ہونا - مومن

؎ کیا کہون تجہسے کہ مجہپر کیا بنی - دل گیا کسطرح کیسی آبنی - جرأت ؎

یہ درد دل سے آخر آبنی بیمار پر تیرے - کرے ہین ذکر کچہ اور اب جنہین

تہا فکر درمان کا -

آبنوس - مذکر - یہ لفظ عربی فارسی مین مشترک ہی یہ تحقیق نہین کہ فارسی سے

عربی مین گیا ہی یا عربی سے فارسی مین آیا ہی - اور اشتقاق کی طرف جو

خیال کیا جاتا ہی تو عبرانی زبان مین ہَبنَم جمع ہَبنیَ یا آبنی کی ہی اور لاطینی

زبان مین ابینس ہی - آبنی پتہر کے معنی مین ہی چونکہ یہ لکڑی بہی سخت

اور وزنی ہوتی ہی اسوجہ سے اسکو آبنوس کہتے ہین - اور حرفون کا قرب دیکہا

جاتا ہی تو آبنوس کو ابینس سے جو لاطینی ہی قرب زیادہ ہی - مگر یہ نہین معلوم

ہوسکتا کہ آبنوس سے ابینس مشتق ہی یا بالعکس -

ایک درخت ہی جسکی لکڑی سخت اور نہایت سیاہ عـه ہوتی ہی - اُسکے صندوقچے

عـه سرخ اور سبز رنگ کی بہی ہوتی ہی اور یہ درخت جزیرہ لنکا اور مڈگاسکر مین پیدا ہوتا ہی -

اور کنگھیان وغیرہ بناتے ہین-

آبنوس کا کُندہ - آبنوس کا موٹا ٹکڑا - اور مزاحاً پھبتی کے طور پر بہت موٹے اور کالے آدمی کو کہتے ہین-

آپنی سر آپنے چھوڑ پرائی آس - مثل - جب اپنے اوپر مصیبت پڑے تو چاہیے کہ انسان خود اپنی تدبیر کرے - دوسرے کا آسرا نہ رکھے مثل مین آپنے الف ممدودہ سے ہی مگر فصحا الف مقصورہ کے ساتھ بولتے ہین-

آنلے - کلمہ حقارت - مذاق - غصے یا پیار سے کسیکو بلانا -

آنے سونٹے تیری باری کان چھوڑ کنپٹی ماری[۱] - مثل - کسی کام کے کرنے مین جب بار بار ناکامی ہوتی ہی تو اُسکی آخر تدبیر کیوقت

کہتے ہین - یہ مثل فصحا کے استعمال مین نہین ہی -

آنے لونڈے جانے لونڈے کرنا - جب کوئی خادمہ وقت گزاری کرتی اور حیلے حوالے مین دن تمام کرتی ہی تو عورتین کہتی ہین کہ تو تو ہمیشہ آنے لونڈے جانے لونڈے کرکے دن گزار دیتی ہی - یہ دلی کی بول چال ہی لکھنو مین نہین سنا -

آبیٹھنا - نمبر(۱) آکے بیٹھ جانا - رشک ؎ لطافت ہی تو مانند نگہ آنکھون مین آبیٹھو چھپا دُو اپنی صورت پردہ ہاے چشم مردم سے - رند ؎ جذبۂ دل نے کیا تمہین کھینچا - بے بلاے جو پاس آبیٹھے -

نمبر(۲) آکے جم جانا - جم بیٹھنا - فقرہ - ابتو یار لوگ آبیٹھے دیکھین کسکا مُنہ ہی جو اُٹھا دے -

نمبر(۳) پیوست ہونا - دراَنا - جیسے تیر سینے پر آبیٹھا -

آبیل مجھے مار - یہ مثل وہان بولی جاتی ہی جہان کوئی اپنے ہاتھون آپ مصیبت مین پڑے - اور یون بھی بولتے ہین - آبیل مجھے بھکوس نہین تو مین تجھے بھکوسون -

فصل الف ممدودہ مع بائے فارسی

آپ - ھ - نمبر(۱) خود - صبا ؎ خود پرستی کا جو سودا ہوگیا - آپ مین اپنا تماشا ہوگیا -

نمبر(۲) ضمیر مخاطب تعظیم کے لحاظ سے وہ تعظیم واقعی ہو خواہ طنزاً آتش ؎ بہتر دکھائی دین کہین شمس و قمر سے آپ - دیکھین جو آئنے کو ہماری نظر سے آپ فقرہ - آپ بھی طرفہ معجون ہین -

نمبر(۳) جہان مزید تعظیم ملحوظ ہوتی ہی وہان غائب کو حاضر قرار دیکر ضمیر غائب

---

[۱] مشہور ہی کہ شیخ چلی (ہندوستان کے ظریف نہین تھے) مان کے کہنے سے چار روٹیان لیکر گھر سے کمانیکو نکلے جب بھوک لگی تو ایک درخت کے نیچے بیٹھکر کہنے لگے کہ ایک کھاؤن دو کھاؤن تین کھاؤن یا چارون کو کھاؤن اتفاقاً اُس درخت پر چار پریان رہتی تہین وہ سنکر بہت پریشان ہوئین اور یہ سمجھین کہ ہمارے کھانیکا قصد ہی اُنمین سے ایک گھبراکر بولی کہ اے شخص تو ہمارے کھانیکا ارادہ نکر ہم تجھکو ایک تو ا ایسا دین کہ جب تو اُس سے روٹی مانگے وہ فوراً دے شیخ چلی یہ سنکر نہایت خوش ہوئے اور توا لیکر سرا مین آئے اور بھٹیاری سے اُسکے اوصاف بیان کرکے کہا کہ خبردار اسکو بدلنا نہین بھٹیاری نے امتحان کیا تو واقعی بات صحیح تہی اُسنے بدل لیا شیخ چلی بھٹیاری کے فریب سے غافل وہان سے اپنے گھر آئے اور مان سے توے کے اوصاف بیان کیے مان نے امتحان کیا تو بالکل خلاف پایا اُنکو بہت لعنت ملامت کی شیخ چلی بہت پشیمان ہوئے اور پھر چار روٹیان لیکر اُسی درخت کے پاس پہنچے اور اُسی تدبیر اول سے ایک کڑاہی پریون سے حاصل کی لیکن اُنکی بیوقوفی سے وہ کڑاہی بھی بھٹیاری نے لے لی اس مرتبہ بھی شیخ چلی امتحان کیوقت اپنی مان سے پشیمان ہوئے - تیسری مرتبہ پھر چار روٹیان لیکر اُسی درخت کے پاس پہنچے اور پریون کو بہت دھمکا کر کہا کہ تمنے ہمکو دو مرتبہ فریب دیا ہی اب کی مرتبہ تمکو ضرور کھاؤنگا جب پریون نے بھٹیاری کا حال سنا تو تاڑ گئین کہ اُسیکا فساد ہی اس مرتبہ پریون نے اُنکو ایک رسی اور ایک سونٹا دیا اور کہا کہ اُس سرا مین پہلے رسی کو چھوڑ دینا اُسکے بعد سونٹے سے کہنا آنے سونٹے تیری باری کان چھوڑ کنپٹی ماری شیخ چلی سرا مین پہنچے پہلے تو رسی کو چھوڑ دیا اُسنے بھٹیاری کو باندھ لیا - اور پھر سونٹے سے کہا - سونٹے نے مارنا شروع کیا بھٹیاری جب پٹی تو بہت پریشان ہوئی اور توا کڑاہی دیکر شیخ چلی سے پیچھا چھڑایا یہ خوش خوش اپنے گھر آئے اور تمام عمر چین سے گزاری اُسوقت سے مشہور ہوکر یہ جملہ مثل ہوگیا -

کی جگہ یہ ضمیر مخاطب تعظیماً لاتے ہین - **ناسخ** خلل انداز ہو کیونکر ابلیس - ہی خدا آپ کی امت کیطرف -

نمبر(۴) اپنا - اپنے - (مثل) آپ کاج مہا کاج - (اپنا) (مثل) آپ بیتی کہون (اپنی) - کہ جگ بیتی -

نمبر(۵) اپنی ذات (مثل) آپ سے اچہا خدا - **وزیر** ڈہونڈا ہی جسنے اُسکو تو پایا ہی آپ مین - دیکہو کہ قرب بندیکو ہی کیا خدا کے ساتھ -

نمبر(۶) آپ سے آپ - خودبخود - مشہور مطلع ہمنشین جب مرے ایام بہلے آئین گے - بن بلاے مرے گہر آپ چلے آئین گے - **وزیر** پس از مردن مری سرگشتگی کا ہی اثر باقی - جو رکہین سنگ مدفن آپ گردش ہو فلاخن کو -

نمبر(۷) ہوش وحواس - خودی - **مومن** ہم تا سحر آپ مین نہین تہے کیا جانے رہے وہ کسکے گہر رات - **ناسخ** شراب پیکے ہوا مین نا توان بیخود - کہ ناسخ آپ مین آنا ہوا محال مجھے -

نمبر(۸) اشارہ ذات باری تعالے کیطرف **نکہت** وہی آئنے مین وہی سنگ مین ہے - غرض آپ ہی آپ ہر رنگ مین ہی - جملہ آپ ہی آپ ہی (اللہ ہی اللہ ہی) یہ معنی اسی ترکیب کے ساتھ پیدا ہوتے ہین -

نمبر(۹) کسی سے مخاطب ہو کر دوسرے کی طرف بطور اسم اشارہ بھی بولا جاتا ہی (ایک شخص سے مخاطب ہو کر دوسرے کی نسبت) آپکی تعریف کیجیے -

نمبر(۱۰) عہ بطور تاکید زائد بھی آتا ہی - **مومن** سنگ دہی امتحان تاثیر حسن وعشق کا - ہم ادہر کتے ہین آپ اور وہ اُدہر کتے ہین آپ -

عہ ایسے مقام پر ضمائر آپ کے لفظ سے مستغنی ہین مگر باعتبار زبان کے آپکا زائد لانا خلاف فصاحت نہین ہی -

نمبر(۱۱) ظلث جمع کے لیے بھی آتا ہی - **سحر** ای زاہدان خشک یہ غیرت کا مقام ہی آگاہ آجتک نہین خالق کے گہر سے آپ - ظاہر ہی مرغ قبلہ نما بھی گواہ ہی - کعبے کی سمت پوچھتے ہین جانور سے آپ - بول چال مین جب ایک جماعت کی طرف اشارہ کرتے ہین تو یون کہتے ہین کہ آپ لوگ یا آپ سب صاحب

آپ آپ کرنا عہ **یا کہنا** - خوشامد کرنا - فقرہ - ہم تو دن بہر آپ آپ کیا کرتے ہین اور آپکا مزاج ہی نہین ملتا - فقرہ - ہمارا تو آپ آپ کہتے منھ سوکہتا ہی اور وہ خیال ہی مین نہین لاتے -

آپ آپ کو - نمبر(۱) اپنی اپنی طرف - فقرہ - براتی سب آپ آپ کو چلدینگے کام دولہا دلہن سے پڑے گا -

نمبر(۲) اپنی اپنی ذات کو **بحر** ہر وقت لب گور سے دیتی ہی صدا خاک سمجھے رہین آپ آپ کو سلطان وگدا خاک -

آپ آپ مین - آپس مین **ظفر** عاشق جو ہوے اُسپہ ظفر کافر ودیندار - آپ آپ مین سب سبحہ وزنار کہی ٹوٹ - فصحاے لکہنو سے نہین سنا

آپ آپ ہی ہین وہ وہی ہی - یعنی آپ مین اور اُسمین بڑا فرق ہی بہلا آپ سے اُسکو کیا نسبت -

آپ سے بہاگ آئے - مثل - آپ نے ہمارے دن بہرے نصیب جاگے -

آپ اب عہ **خیر سے گہر کو سدہار یے** -

عہ تعظیمی الفاظ جو خوشامد کے لیے ہین سب اس محل پر بولے جاتے ہین آپ آپ کی کوئی تخصیص نہین ہی حضور حضور کرنا خداوند خداوند کرنا بھی ویسا ہی ہی جیسے آپ آپ کرنا -

عہ ان جملو نمین اور مثل انکے اور جملون مین بھی آپ کی تخصیص نہین ہی اور ضمائر کے ساتھ بھی بولے جاتے ہین -

آپ بلی نانگہ کے تو نہین آئے ہین -

آپ گھر سے لڑکر تو نہین چلے ہین -

آپ نے صبح کو کسکا مُنھ دیکھا تھا - جب کوئی زبردستی بگڑتا اور جھگڑتا ہی اور خواہی نخواہی کسیکے سر ہوتا ہی تو یہ جملے کہے جاتے ہین -

آپ اپنے حال مین ہونا - خود اپنی مصیبت یا فکر مین گرفتار ہونا - رندؔ ؎ کیا مجھ گناہگار کی ایذا بٹائین گے - ہین اپنے اپنے حال مین اہل قبور آپ - اور کبھی گرفتار کو ظاہر کر کے بھی بولتے ہین اور حال کی جگھہ عذاب مصیبت فکر سب استعمال مین ہین - فقرہ - ہم آپ اپنے عذاب مین گرفتار ہین -

آپ اپنے حق مین کانٹے بونا - اپنے ہاتھون آپ مصیبت مین پڑنا - ظفرؔ ؎ ہمیشہ چاہتے ہین چبھیڑ اُس کافر کی مژگان سے - یہ کانٹے حضرت دل اپنے حق مین آپ بوتے ہین - بعض نے اپنے لیے بھی کہا ہی - آتشؔ ؎ شیفتہ سبزۂ خط کا نہو اے دل ہرگز - بے شعور اپنے لیے آپ بو لو کانٹے - اور اپنے حق مین آپ کانٹے بونا بھی بولتے ہین

آپ[ع] اِتنا نہ لگ چلیے - اتنا سر نہ چڑھیے بہت کُھل نہ کھیلیے -

آپ ایسی ہی باتون سے تو مقبُول ہوئے ہین -

آپ کا کیا پوچھنا ہی -

آپ کا کیا کہنا ہی -

آپ کی نہ کہیے - یہ جملے ہجو ملیح کے طور پر بولے جاتے ہین -

آپ بڑے صاحب شوق ہین -

آپ بھی اپنے وقت کے لال بجھکڑ ہین -

آپ بھی بڑے بزرگ ہین یا کتنے بزرگ ہین -

ع؎ میر انشاء اللہ خان نے کتاب دریاے لطافت مین لکھا ہی مگر لکھنؤ مین اب تو اسکا استعمال نہین ہی -

آپ بھی طُرفہ معجون ہین -

آپ بھی عجب معصُوم ہین -

آپ بھی کتنا بات کو پہنچتے ہین -

آپ بھی کُچھ اَرَسطُو[ع] (یا افلاطون) سے کم نہین ہین -

آپ تو ڈال کے ٹوٹے ہین -

آپ تو صاحبزادے ہین -

آپ تو عقل کے پُتلے ہین -

آپ تو دلی آدمی ہین -

آپ کیا خُوب سمجھتے ہین -

آپ کے بھی صدقے جایئے یا قربان جایئے - جس جگھہ صاف صاف بیوقوف اور احمق کا لفظ کہنے سے بچتے ہین وہان اس قبیل کے فقرات مین مخاطب کی حماقت اور نادانی کا اظہار کرتے ہین -

آپ ایک کہین گے تو مین دس سناؤنگا - یہ جملہ لڑائی جھگڑے کیوقت مدمقابل سے کہتے ہین کہ دیکھیے زبان روکیے مُنھ بند رکھیے آپ ایک کہینگے تو مین دس سناؤنگا -

آپ بہت دُور ہین -

آپ بھی بڑے بھلے مانس ہین -

آپ بھی عَجب ذات شریف ہین -

ع؎ اسجگھہ کچھ ارسطو اور افلاطون کی تخصیص نہین ہی بلکہ اور نامور دانشمندون سے بھی مثال دیتے ہین جیسے آپ بھی لقمان سے کم نہین ہین - اور اسی طرح جس فن مین مخاطب کی ہجو ملیح منظور ہوتی ہی تو اُس فن کے کسی نامور کے ساتھ مثال دیتے ہین جیسے کوئی علم موسیقی مین بیجا دعوے کرے تو اُس سے کہین گے کہ آپ بھی تانسین سے کم نہین ہین -

آپ بھی کتنے بھلے آدمی ہین -

آپ بیڈ بہب آدمی ہین -

آپ سے بہت بہت اُمّید ہی -

آپ سے خدا پناہ مین رکھے -

آپ کو کوئی کم نہ سمجھے -

آپ مین بھی کوٹ کوٹ کے خوبیان بھری ہین -

آپ ہی پر سب بزرگیان ختم ہین - ہجو ملیح ہی یعنی آپ بڑے بدذات ہین -

آپ بھلے اپنا گھر بھلا - مثل - جس مقام پر لوگون سے ملنے جلنے مین خرابیان بیان کرکے گھر مین بیٹھے رہنے کی تعریف کرتے ہین وہان بولی جاتی ہی -

آپ بھلے تو جگ بھلا - مثل - ایک اُس جگھہ بولتے ہین جہان یہ کہنا منظور ہو کہ ہم اچھے ہین تو ہمکو کوئی نقصان نہین پہنچا سکتا دوسرے وہان بولتے ہین کہ انسان خود اچھا ہی تو اُسکی نظر مین تمام عالم اچھا ہی -

آپ بھولے اُستاد کو لگائے - جب کوئی لڑکا لکھنے پڑھنے مین غلطی کرتا ہی کچھ کا کچھ کہتا ہی تو عذر کرتا ہی کہ اُستاد نے مجھے یون ہی بتایا ہی اُسجگھہ کہتے ہین - اور اسی محل پر فارسی کا یہ مصرع مستعمل ہی - ع خود فراموشی کند تہمت نہد اُستاد را -

آپ بھی اتنے ہوے - جب ایک شخص اپنی حیثیت سے زیادہ کوئی بات کہے یا کوئی کام کرے تو دوسرا کہتا ہی کہ آپ بھی اتنے ہوے مطلب یہ ہوتا ہی کہ آپ اس قابل نہین ہین -

آپ بھی بڑے وہ ہین - یعنی آپ بھی بڑے شریر ہین -

آپ بھی عجب چیز ہین - یعنی بڑے احمق ہین یا بڑے چالاک ہین

آپ بیتی - اپنی سرگذشت - **انشا** ؎ جان صدقے اُس پری کے جس نے انشا سے کہا - آپ بیتی کہہ کہانی کچھ کسیکی مت چلا - اور اپنی بیتی بھی کہتے ہین - **رنگین** ؎ اپنی بیتی ہی کہا کرتی ہون مین را تونکو - دھیان قصے کا مجھے ہی نہ کہانی کی ہوس -

آپ بیتی کہون یا جگ بیتی - مثل - اپنی سرگذشت کہون یا پرائی

آپ تو گرم کرکے شربت پلاتے ہین - مثل - آپ کو آگ بھڑکا کر بجھانا خوب آتا ہی آپ کو اُبھار کے پھر دھیما کرنے کا خوب سلیقہ ہی اس مثل مین گرم کرنا شربت سے علاقہ نہین رکھتا بلکہ شربت پینے والے سے متعلق ہی **ذوق** ؎ لطف بوسہ نہ رہا ہمپہ ہوا جب تو گرم - شربت قند دیا کرکے پر آتشخو گرام

آپ جانین اور آپکا ایمان - کسی امر کو دوسرے کی نیت پر محول کر دینے کی جگھہ بولتے ہین مثلاً مقدمہ سینے آپکے سپرد کر دیا اب آپ جانین اور آپکا ایمان -

آپ جانین اور آپکا کام - کسیکے کام سے بری الذمہ ہونیکے وقت اُس کہتے ہین کہ مجکو جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا اب آپ جانین اور آپکا کام -

آپ خورادے آپ مُرادے [عـہ] - وہ شخص جو افلاس کی حالت مین

عـہ مشہور ہی کہ ایک شاہزادہ فلک زدہ نے اپنے ہمراہ سلفچی آفتابہ سنگ چاندنی دسترخوان اور چند اور ظروف اور بستر استراحت لیکر سفر کیا جب منزل پر پہنچتے تو فرماتے کوئی حاضر ہی آپ ہی جواب دیتے صاحب عالم حاضر حکم دیتے کہ پلنگ کسو خاصہ تیار کرو آپ ہی جواب دیتے بہت خوب پلنگ کسکر اور کھانا پکاکر دسترخوان بچھاتے اور عرض کرتے صاحب عالم خاصہ نوش جان فرمایئے اور خود ہی جواب دیتے اچھا جب کھانے سے فراغت کرکے ہاتھ دھونے بیٹھتے تو کہتے کوئی حاضر ہی اور آپ ہی کہتے غریب پرور حاضر ہی ہاتھ دھوتے اور کہتے پان لاؤ حقہ بھر لاؤ اور آپ ہی اُسکی تعمیل کرتے اُنکی شان مین یہ فقرہ کسی نے کہا تھا جب سے مشہور ہو گیا -

امیرانہ ٹہاٹھ بناکر جی خوش کرے اُسکی نسبت یہ مثل بولی جاتی ہی مگر فصحا
نہین بولتے -

آپ دُنیا مین ہَین کیا ہَین دُنیا مین نہین - جب کسی بات مین کوئی کسیکو دہوکا دینا چاہتا ہی تو یہ شخص دہوکا دینے والے سے کہتا ہی کہ مجھے آپ دم نہ دیجیئے آپ دنیا مین ہین کیا ہین دنیا مین نہین - اسیر ؎ خیر ہی کیا مین سمجھتا نہین ان چالونکو - آپ دنیا مین ہین گویا کہ ہین دنیا مین نہین

آپ ڈال ڈال ہین تو مین پات پات ہون عہ - مثل - وہان بولی جاتی ہی جہان کسیکو یہ جتانا منظور ہوتا ہی کہ مین تمسے زیادہ چالیا یا عقلمند ہون جانصاحب ؎ کیا ہوگا گل ہزار پہلائے مُوا ہبار - مین پات پات ہون وہ اگر ڈال ڈال ہی -

آپ ڈوبے تو جگ ڈوبا عہ - مثل - آپ مرگئے تو گویا سارا عالم مرگیا آپ تباہ یا خراب ہوے تو گویا سب تباہ اور خراب ہوگئے -

آپ ڈوبے تو ڈُوبے اورکو بہی لے ڈوبے - جب کوئی اپنے ساتھ دوسرے کو بہی مصیبت مین پہنسائے اُسوقت یہ مثل بولتے ہین

آپ راہ راہ دَہم کہیت کہیت - مثل - اُس شخص کی نسبت کہتے ہین جو بظاہر نیک ہو اور باطن مین بدکی مکاری اور عیّاری سے باز نہ آئے -

عہ چونکہ درخت مین ڈالیان کم ہوتی ہین اور پتیان زیادہ اس خیال سے کہا جاتا ہی کہ تمہاری نگر اگر درخت کی شاخون تک پہنچتی ہی تو میری نگر پتّی پتّی تک پہنچتی ہی اور آپ کی جگہ تم اور وہ بہی بول سکتے ہین آپ کی تخصیص نہین ہی -

عہ کہتے ہین کہ ایک شخص دریا مین ڈوبتا تہا آدمیون کو کنارے پر دیکہکر پکارنے لگا کہ یارو مجھے نکالو نہین تو جگ ڈوبا لوگون نے اُسے دریا سے نکالکر پوچہا کہ بتا جہان کیونکر ڈوبتا اُسنے جواب مین یہی فقرہ کہا جب سے یہ مثل بنگئی -

آپ رُوپ عہ - مذکر - اپنی شکل پنا ظہور - نمبر (۱) خدا اور خدا کی تجلی جیسے آپ روپ مہاروپ -

نمبر (۲) خود - حضور - خود بدولت - صبا ؎ تُل بیٹھے آپ روپ برہمن کی بن پڑی - صدقے کے پتلے سے بت آزر بدل گیا - جرات ؎ ٹک بنا بیٹھے جو غصے کی سی صورت آپ روپ - گرچہ تھے بے جرم پر کیا کیا ڈرایا آپنے - انشا ؎ گر آپ روپ ہمسے باتو نمین ٹک کرڑے ہون گو رگڑے جہگڑے قضیے قصے جہٹ اُٹھ کہڑے ہون - ان معنو نمین رجواڑونمین زیادہ مستعمل ہی -

آپ روپ مہاروپ - یعنی اللہ تعالےٰ کا جلوہ سب جلوونکا سردار ہی اور جب اولیا اللہ کی تعریف مین کہتے ہین تو وہان یہ مطلب ہوتا ہی کہ آپکا جلوہ درپردہ تجلی آلہی کا مظہر ہی -

آپ زِندہ جہان زِندہ آپ مُردہ جہان مُردہ - مثل - اپنے ہی دم کا سارا کارخانہ ہی جب اپنی آنکھ بند ہوگئی تو ہوا نہوا سب برابر ہی اور ظرافت کے طور پر یون بہی بولتے ہین آپ زندم جہان زندم آپ مردم جہان مردم -

آپ سُنَین اَپنا گمر بَند سُنیے - جملہ - جب کوئی اسطرح چپکے سے بات کہتا ہی کہ سنائی نہین دیتی تو اسجگہ کہتے ہین -

آپ سے - نمبر (۱) ازخود - خودبخود - خود ہی - آتش ؎ مقسوم کا جو ہی سو وہ پہنچے گا آپ سے - پہیلائیے نہ ہاتھ نہ دامن پساریے - ذوق ؎ تیغ تو اوچہی پڑی تہی گر پڑے ہم آپ سے دلکو قاتل کے بڑہانا کوئی ہمسے سیکہ جائے

عہ یہ لفظ اصل ہنود کا ہی اور سب معنو نمین اُنہین کے یہان زیادہ مستعمل ہی خال خال شعرائے اسلام نے بہی کہا ہی

نمبر(۲) آپ کی مانند- فقرہ- آپ سے لوگ اب کہان ہین-

آپ سے آپ - خود بخود- بلا سبب- ناسخ ؎ مجھسے اب صاف بھی ہوجایو ہین یار آپ سے آپ- جسطرح ہی تری خاطر ہین غبار آپ سے آپ- ظفر ؎ ہو رہے گا کشش دل کا اثر آپ سے آپ- کھچکے آجائین گے اکدن وہ اِدہر آپ سے آپ-

آپ سے آئے تو آنے دے - مثل- جہان کسیکا مال بغیر اپنے قصد کے ہاتھ لگے اور لینے والا طمع سے لینے کا ارادہ کرے وہان بولی جاتی ہی-

آپ سے اچھا خدا - اپنی ذات سے بہتر خدا ہی- یہ مثل عورتین اُس جگہ بولتی ہین جہان یہ مقصود ہوتا ہی کہ اپنی ذات سے زیادہ محبوب اور عزیز سوا خدا کے کوئی نہین-

آپ سے ارے ہونا - معزز ہوکر حقیر ہونا- بحر ؎ تو تیر اب ہماری نہین اُنکے سامنے- وہ دن گئے کہ آپ تھے ہم اب ارے ہوے- اور آپ سے تو اور آپ سے تم تمسے تو ہونا بھی بولتے ہین- فقرہ- پہلی ملاقات مین آپ سے تو ہونے لگی- داغ ؎ رنج کی جب گفتگو ہونے لگی- آپ سے تم تمسے تو ہونے لگی-

آپ سے باہر کر دینا - ہوش و حواس کھو دینا- رند ؎

عہ مشہور ہی کہ کسی قاضی کے گھر مین ہمسائے کی مرغی چلی آئی تہی گھر والون نے ذبح کرکے پکائی جب قاضی گھر مین آئے تو اسماجرا کو سنکر بہت گرماے لا بی بی یہین اب تو قصور ہوگیا کہو تو پھینک دون مگر میرا کہی مسالا یونہین جائے گا قاضی صاحب گھر کا نقصان گوارا نہ کرسکے فرمایا ہم تو فقط شوربے سے روٹی کہالین گے بوٹی سے کچہ کام نہین جب لونڈی نے پیالے مین شوربا انڈیلا تو اُسکے ساتھ بوٹیان بھی آنے لگین اُسنے روکنے کا قصد کیا قاضی صاحب نے کہا او کمبخت آپ سے آئے تو آنے دے بی بی بوٹین جسطرح مرغی بھی تو آپ سے آئی تہی اُنہون نے کہا اسصورت مین تو مباح ہی-

الفت چشمان میگون بیخودی کیونکر نہ لاے- آدمی کو آپ سے کر دیتی ہی باہر شراب-

آپ سے باہر ہونا عہ - بیخود ہو جانا- ہوش و حواس مین نرہنا-

آپ سے جانا - نمبر(۱) از خود جانا- بے بُلاے جانا فقرہ- بھلا کوئی شادی کی محفل مین آپ سے جاتا ہی-

نمبر(۲) بیہوش ہونا- خودی سے گزر جانا- مومن ؎ مین اگر آپ سے جاؤن تو قرار آجائے- پر یہ ڈرتا ہون کہ ایسا نہو یار آجائے ؎ آپ سے لحظہ لحظہ جاتے ہو- شیفتہ ہی خیال کس گھر کا-

آپ سے چار پرساتین مین نے زیادہ دیکھی ہین -

آپ نے اڑائین ہمنے بھون بھون کہائین - یہ جملے وہان بولے جاتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ مین آپ سے زیادہ ان چالونکو سمجھتا ہون مین آپ سے زیادہ تجربہ کار ہون-

آپ سے دُور یا آپ کی جان سے دُور - اُسجگہ بولتے ہین جہان مخاطب کیطرف کسی بُری بات کی نسبت کرنیکو بُرا سمجھتے ہین ؎ - داغ کہتے ہین جنہین دیکھیے وہ بیٹھے ہین- آپ کی جان سے دور آپ پہ مرنے والے- قلق ؎ تپ فرقت سے تہین ابھی رنجور- جان پر بنگئی تھی آپ سے دور-

عہ آپ سے باہر ہونیکی کئی علتین ہین نمبر(۱) جوش مسرت سے- رند ؎ کسنے وعدہ گھر مین آنے کا کیا آپ سے باہر ہوے جاتے ہین ہم-

نمبر(۲) شدت غم سے- رند باغ سے کونسا نکلا ہی گل تر باہر- آپ سے ہو گئے ہین سرو و صنوبر باہر-

نمبر(۳) خواہش نفسانی سے- نواب مرزا شوق ؎ آپ سے ہو گیا ہی کیون باہر- آگ لگجاے تیری ستی پر-

نمبر(۴) نشے سے- فقرہ- ایسے کمظرف ہو کہ دو گھونٹ پیکر آپ سے باہر ہو گئے-

نمبر(۵) قہر و غضب سے- فقرہ- ذرا سی بات پر آپ سے باہر ہو-

نمبر(۶) غلبۂ شوق و محبت سے- صبا ؎ حسین کوئی نظر آیا ہوا آپ سے باہر دل بیتاب ہر سینے مین پارہ ہی معدن مین

آپ سے گزر جانا - نمبر(۱) اپنی ہستی اور خودی سے گزر جانا - درد
آپ سے ہم گزر گئے کب کے - کیا ہی ظاہر مین گو سفر نہ کیا -
نمبر(۲) آدمیت سے گزرنا - فقرہ - آئینہ لیکے ذرا صورت تو دیکھو تم تو اُس مردآ کے پیچھے آپ سے گزر گئے -
نمبر(۳) اپنی حیثیت کو بھول جانا - اپنے مرتبے سے بڑھ کے کوئی بات کرنا فقرہ - اتنا آپ سے نہ گزر جاؤ ذرا سرکار دربار کا لحاظ رکھو -
نمبر(۴) مغرور ہوجانا - فقرہ - مرزا کی دربار تک کیا رسائی ہوئی آپ سے گزر گئے سلام تک نہین لیتے -
آپ سے گیا جگ سے گیا - مثل - جو چیز اپنے ہاتھ سے گئی وہ گویا دنیا مین نرہی -
آپ سے ملے سُو دُودھ برابر مانگ ملے سو پانی - یہ مثل طمع اور سوال کی مذمت اور استغنا کی تعریف مین بولی جاتی ہی - اصل مین یہ نانک کا ایک دوہا یون ہی "آپ سے ملے سو دودھ برابر مانگ ملے سو پانی - کہہ نانک وہ رکت برابر جسمین کھینچا تانی" - اب اول ٹکڑا اسکا زبانون پر مثل کے طور پر ہوگیا ہی -
آپ سے ہم نہین بولتے -
آپ کا گھر کہان ہی -
آپ کو تو مین نہین پہچانتا -
آپ کو کسنے بلایا ہی -
آپ کہان آئے -
آپ کہان چلے آتے ہین -
آپ کہین رستہ تو نہین بھول گئے ہین -
آپ کیون آتے ہین -
آپ گھر کو پھر جائیے -
آپنے کیون تکلیف کی -
آپ ہمارے پاس نہ آئیے -
آپ ہین کون - یہ جملے اُسوقت بطور شکایت بولے جاتے ہین جب کوئی بے تکلف دوست یا عزیز بہت دنون کے بعد ملنے آئے -
آپ فَضِیحَت اَور کو نَصِیحَت - مثل - یہ اسجگہ بولتے ہین جہان کوئی آپ تو برا کام کرے اور دوسرے کو مانع ہو یہ مثل فارسی کی مثل "خود فضیحت و دیگران رانصیحت" کا ترجمہ ہی -
آپ کا بایان قَدَم لیجیے یا آپکا بایان قدم کدھر ہی - کسیکی چالاکی فتنہ پردازی یا شرارت کیوقت یہ جملہ بولتے ہین -
آپ کا پاس ہی - یہ جملہ وہان بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ آپ کے لحاظ سے مین مجبور ہون -
آپ کاج مَہا کاج - یہ مثل دو جگہ بولی جاتی ہی اول جہان اپنے کام مین دوسرے سے کچھ خرابی واقع ہو - مطلب یہ ہوتا ہی کہ اپنا کام جیسا اپنی ذات سے ہوتا ہی ویسا دوسرے سے نہین ہوتا -
دوسرے جہان اپنے کام کو اورون کے کام پر ترجیح دیجائے اور اپنا کام مقدم رکھا جائے -
آپ کا سر جائے قُرآن - قسم - چونکہ قرآن مجید اعلی درجہ کی متبرک چیز ہی اسلیے سر کو کہ اعضائے انسانی سے بلند اور تمام اعضا کا افسر ہی قرآن سے

تشبیہ دیگر قسم کہاتے ہین۔

آپکا قطع کلام یا قطع سخن ہوتا ہی۔ جب کوئی شخص کچھ کہتا ہو اور اثناے گفتگو مین اُسے روک کر کوئی خود کچھ کہنا چاہے تو یہ جملہ استعمال کرتا ہی چونکہ بات مین بات کہنا خلاف ادب ہی اسلیے گستاخی کا عذر یون کیا جاتا ہی۔

آپ کا کیا بگڑتا ہی۔

آپ کا کیا جاتا ہی۔

آپکا کیا لیتا ہون۔ یہ جملے اُس جگہ بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہو کہ آپکا اس بات مین کیا نقصان ہی مین آپ پر کیون بار ہون حسرت (رباعی) ۵ تم جو کہتے ہو کہد و حسرت سے۔ آہ و فریاد یان کیا نہ کرے۔ آپکا اسمین کیا بگڑتا ہی۔ درد دل کی کوئی دوا نہ کرے۔ جرأت ۵ جان بلب جان کے عاشق کو نہ تم در سے اُٹھاؤ۔ اپنا جی دیتا ہی وہ آپکا کیا لیتا ہی۔

آپ کا گھر ہی۔ جملہ۔ تواضع کی جگہ بولتے ہین کہ آپ تشریف لائیے میرے گھر کو اپنا گھر سمجھیے۔ اسیر ۵ دیوانہ ہون ایسا جو گیا جانب زندان زنجیر نے غل کرکے کہا آپکا گھر ہی۔

آپکا ملاحظہ ہی۔ دیکھو آپکا پاس ہی۔

آپ[ع] کا مُنھ ہی۔ نمبر (۱) دیکھو آپکا پاس ہی۔ اسیر ۵ غیر کا منھ بگاڑ دون لیکن۔ کیا کرون منھ یہ آپکا ہی مجھے۔

ع۵ چونکہ آپکا لفظ پہلے آیا ہی اسلیے آپکا ملاحظہ ہی آپکا منھ ہی قایم کیا ورنہ اس محاورے مین اور مثل اسکے آپ کی تخصیص نہین ہی بلکہ جہان خطاب یا اشارہ تعظیم کے ساتھ ہو داغ ۵ واعظ کی بات کے تو ہزاران جواب تھے۔ پر کیا کرین کہ منھ ہی کلام مجید کا مصحفی ۵ کیا غیر کا گلہ ہی کہ مین کچھ نہین کہتا یہ منھ مجھے تیرا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا۔

نمبر (۲) آپ کی کیا مجال ہی۔ فقرہ۔ آپکا منھ ہی جو ہمسے آنکہ ملاکر بات کیجے۔

آپکا نام ہوگا ہمارا کام ہوگا۔ یہ جملہ حاجتمند حاجت روا سے کہتا ہی کہ میرا یہ کام نکال دیجیے تو آپکا نام ہوگا کہ فلان شخص نے حاجت روائی کردی اور میرا فائدہ ہو جائیگا۔

آپ[ع]کا نوکر ہون کچھ بیگنونکا نوکر نہین ہون۔ مثل۔ ایسے لوگونکی خوشامد کرنے والے اور ہان مین ہان ملانے والے کی نسبت ایسے موقع پر بولی جاتی ہی جہان یہ کہنا مقصود ہو کہ آپکے قول کی تائید اور خوشی سے مطلب ہی جھوٹ سچ سے کچھ کام نہین۔

آپکا ہی۔ جہان کوئی کسی مال کو پوچھے کہ یہ کسکا ہی تو غایت خلوص واتحاد کے اظہار کو کہا جاتا ہی کہ آپکا ہی حالانکہ مقصود یہ ہوتا ہی کہ میرا ہی۔

آپ کو۔ اپنی طرف۔ فقرہ۔ یہ آپ کو کشیدہ ہین وہ آپ کو رنجیدہ ہین مگر یہ معنی جب آتے ہین کہ آپ کو اسی ترکیب سے دونون جملون مین آئے۔

آپ کو آسمان پر کھینچنا۔ مغرور ہونا۔ اپنی ذات کو اورون سے بالاتر سمجھنا۔ میر ۵ کیا آسمان پہ کھینچے کوئی میر آپ کو۔ جانا جہان سے سب کو مسلّم ہی زیر خاک۔ منیر ۵ آپکو ناکہ وہ مہ پارہ فلک پر کھینچے۔ دیکھ ہی لینگے کبھی دور سے چلتے پھرتے۔

ع۵ مشہور ہی کہ کسی راجہ نے کہا کہ بیگن کیا اچھی ترکاری ہی ایک برہمن بولا کہ مہاراج یہ تو کنہیا روپ ہین یعنی بیگنونکی صورت کنہیا (ہندؤن کا مشہور دیوتا) کی سی ہی۔

پھر دوسرا بولا کہ ان داتا یہ تو چتربھاری ہین (یعنی انکی صورت چتر کی صورت ہی) دوسرے دن راجہ بولے کہ بیگن کیا بدصورت ہوتے ہین برہمن بولا کہ ہان سچ ہی تو انکا منھ کالا ہی راجہ نے کہا کہ کل تو تو تعریف کرتا تھا اور آج مذمت کرتا ہی اُسنے کہا مہاراج مین آپکا نوکر ہون کچھ بیگنون کا نوکر نہین ہون جسکو آپ پسند کرینگے اسکی تعریف کرونگا جسکو آپ ناپسند کرین گے مین اسکی مذمت کرونگا۔

آپ کو بھول جانا - اپنی اصل و حقیقت کو بھول جانا - اپنے مرتبے سے بڑھ چلنا - جیسے بے ادب زبان دراز کو تنبیہاً کہتے ہین کہ تو آپ کو بھول گیا ہی -

آپ کو پانا - اپنی حقیقت دریافت کرلینا - ظفر ؎ جو کوی آپ کو پائے تو اُسکو بھی پائے - سراغ یار کا اپنے سراغ سے ڈھونڈے -

آپ کو دور جاننا یا سمجھنا - غرور کرنا - اپنے آپ کو عاقل و رکامل سمجھنا - مومن ؎ ابلہی سے دعوے عقل و شعور - اپنے نزدیک آپکو جانے ہے دور - ولہ ؎ نہوا تجھکو پاس اپنا کچھ - دور سمجھا تو آپ کو کیا کچھ

آپ کو دور کھینچنا - کھچا کھچا رہنا - ناز اور غرور کرنا - ناسخ ؎ دور اتنا آپ کو مجھسے نہ اے خونخوار کھینچ - ایک دن اس سے تو میرے قتل کو تلوار کھینچ - ظفر ؎ جو ہوگا مرد معقول اُسکو ہوگا پاس ہر اک کا - اگر دور آپکو کھینچے گا نامعقول کھینچے گا - آتش ؎ کھینچتا ہی آپکو دور اسقدر کیون آفتاب - سایہ کیا سورج مکھی کا ہی کسی رخسار پر -

آپ کو دے دے مارنا - تڑپنا بچھاڑین کھانا - ناسخ ؎ - یاد گیسو مین جو دے دے مارتا ہی آپکو - ہوگیا سودا رسب مانند گیسو آئنہ -

آپ کو ڈبونا - آپ کو تباہ یا ذلیل کرنا - بحر ؎ کنارا ہی مجھے ای بحر خوبی تجھسے بہتر تھا - ڈبویا آپکو مین نے ہوا کیا آشنا تجھسے -

آپ کو روکنا - باز رہنا - اپنے نفس کو اپنے قابو مین رکھنا - ناسخ ؎ اول شب سے بہت آپ کو ہم روکے رہے - نرہی وصل مین پر ضبط کی تاب آخر شب -

آپ کو شاخِ زعفران سمجھنا - اپنی ذات کو دنیا بھر سے نرالا جاننا دُون کی لینا - دماغدار اور مغرور ہونا - انشا ؎ پہلے رسے یہ دماغ سمجھا ہی - آپ کو شاخ زعفران تو نے - سرور دہلوی ؎ سدرہ کی شاخ بنگئی قبضۂ شاہ مین کمان - شاخ کمان ہی آپکو سمجھے ہی شاخ زعفران - اور سمجھنا کی جگہ گننا اور جاننا بھی کہا ہی نصیر ؎ گنے ہی آپکو کیا شاخ زعفران دیکھو شگوفہ اور ہی لائی ہی ابکی بار بسنت - نکہت ؎ جلے ہی مطبخ عالی مین جو کوئی ہیزم - بجا ہی آپ کو گر شاخ زعفران جانے - یہ محاورہ لکھنو مین یون مستعمل ہی آپ مین کیا شاخ زعفران ہی یا لگی ہی -

آپ کو کھونا یا کھو بیٹھنا - خودی کو مٹا دینا - آپکو تباہ و برباد کرنا - ظفر ؎ آسے پانا نہین آسان کہ جنبے - نہ جب تک آپکو کھویا نہ پایا - میر ؎ صحبت عجب طرح کی پڑی اتفاق ہاے - کھو بیٹھے جو آپکو تو اُسکو پاگئے - فقرہ - تمنے تو کیمیا کی تلاش مین آپکو کھو دیا - (برباد کر دیا)

آپ کو مٹا دینا - دیکھو آپکو کھونا - رند ؎ مٹا دے آپکو منظور اگر ہی نام و نشان سے جو گزر جاتے ہین وہ ہی نام کرتے ہین - (رہونا)

آپ کھاے بلّی کو بتاے - یہ مثل اُسکی نسبت کہتے ہین جو خود کوئی قصور کرے اور الزام دوسرے پر رکھے -

آپ کی بلا سے - جب کسی کو کوئی کسی فعل سے جسمین ضرر کا احتمال ہی ممانعت اور اُسکے ترک کی نصیحت کرتا ہی تو نصیحت نہ قبول کرنیوالا کہتا ہی کہ آپکی بلا سے ضرر ہوگا تو مجھے ہوگا آپکو کیا -

آپ کی خفت میرے سر آنکھون پر - جب کوئی شخص کسی بات سے دل ہی دل مین شرمندہ اور پشیمان ہو مگر ظاہر مین اپنی بات کی پیچ کرے تو زیادہ شرمندہ کرنیکو کہتے ہین کہ آپ کی خفت میرے سر آنکھون پر

داغ ؎ بزم اغیار کا ظاہر ہی اثر آنکھون پر - مہربان آپ کی خفت مرے سر آنکھون پر - خفت کی جگھ شرمندگی اور خجالت بھی بولتے ہین -

آپ کی دال یہان نہ گلے گی - آپکا قابو یہان نہ چلے گا **اسیر** ؎ دانۂ خال کا بوسہ وہ کوئی دیتے ہین - کچھ کہین دال ہماری بھی گلنی ہی نہین ، **انشا** ؎ گلنے کی دال یان نہین بس خشکہ کھائیے - ای شیخ صاحب آپ نہ شیخی بگھاریے - اور اس جگہ یہ بھی سنا ہی آپکی ٹکی یہان نہ لگے گی مگر یہ فصحا کے استعمال مین کم ہی ۔

آپ کے دشمن - جہان مخاطب کو کسی امر مکروہ کی نسبت سے بچانا ہوتا ہی وہان یہ جملہ استعمال کرتے ہین - **قلق** ؎ کیون یہ کسواسطے ہی رنج و محن جان و دین اپنی آپ کے دشمن - عورتین دشمن کی جگہ مدعی اور آپ کے دشمن اور آپ کے مدعی ملا کر بھی بولتی ہین — اور جب کسی مکروہ نسبت دینے مین علامت مفعولیت لانا پڑتی ہی تو دشمن اور مدعی کی جگھ دشمنون اور مدعیون کہتے ہین جیسے آپ کے دشمن کیا بیمار ہین - اسکو جب یون کہین گے کہ آپ کے دشمنون کو کیا مرض ہی تو یہ صحیح نہوگا کہ آپ کے دشمن کو کیا مرض ہی - اور یہی حال لفظ مدعی کا بھی ہی -

آپ کی شکایت میرے سر آنکھون پر - یہ جملہ وہان بولتے ہین جہان کوئی کسی بات کی شکایت کرے اور اسکی شکایت قبول کر کے عذر کرنا منظور ہو - کبھی الزام بھی اسی پیرایے مین قبول کرتے ہین اور میرے کو حذف کر کے بھی بولتے ہین -

آپ کے فرمانے کی یہ بات ہی - یعنی آپکو زیبا نہین ہی آپ ایسا نہ کہیے -

آپ کی کیا بات ہی - یہ جملہ زیادہ وہان بولا جاتا ہی جہان طنزاً کسیکی تعریف کی جاتی ہی اور کبھی کبھی واقعی تعریف کرنے مین بھی مستعمل ہوتا ہی -

آپ کے لڑکے بھی کبھی گھٹنون کے بھل چلینگے - یعنی آپ بھی کبھی راہ پر آئین گے - آپکو بھی کبھی عقل آئیگی -

آپ کے منہ کا اُگال ہمارے پیٹ کا اُدہار - مثل - مالدار کی ادنی توجہ سے مفلس کا بھلا ہو جاتا ہی -

آپ کی یہان کچھ نہ چلیگی - دیکھو آپکی دال یہان نہ گلے گی -

آپ گاتے کیا ہین - جب کسیکی بات سمجھ مین نہین آتی یا کوئی بات کو اتنا طول دیتا ہی کہ مطلب خبط ہو جاتا ہی تو مذاق سے کہتے ہین کہ آپ گاتے کیا ہین - اور یون بھی کہتے ہین کہ آپ اپنے ہی گاتے ہین یعنی کسیکی کچھ سنتے ہی نہین ایک رٹ ہی کہ چلی جاتی ہی -

آپ گیلے مین سوئی مجھے سوکھے مین سلایا - عورتین اپنے ساتھ اپنی مان یا اور کسی عزیز کی کمال محبت اور دلسوزی ظاہر کرنیکے وقت بولتی ہین کہ اُسنے آپ تکلیف اُٹھائی اور مجھے ہمیشہ راحت پہنچائی -

آپ موئے تو جگ موا - مثل - خود مر گئے تو گویا تمام دنیا مر گئی کسی بات سے کچھ غرض نہین -

آپ میان صوبہ دار گھر مین بیوی جھونکے بھاڑ - مثل - جہان کوئی مفلسی کی حالت مین امیرانہ ٹھاٹھ بنائے اور شیخی بگھارے وہان طنزاً بولتے ہین -

آپ میان منگتے باہر کھڑے درویش - مثل - یعنی جب خود ہی محتاج ہین تو اورونکو کیا دین گے فصحا منگتے کی جگہ مانگتے بولتے ہین -

آپ میری جان سے کیا چاہتے ہین - یہ جملہ اُس مقام پر بولتے ہین جہان کوئی بک بک کے بہت پریشان کرتا ہی اور پیچھا نہین چھوڑتا

آپ مین نمبر(۱) تمہاری ذات مین - فقرہ - آپ مین یہ حوصلہ کہان - نمبر(۲) اپنی ذات مین - فقرہ - دل صاف ہو تو آپ مین سب کچہ نظر آئے - نمبر(۳) ہوش مین - وزیر ؎ کبھی ہی ہوش اُسے گاہ فرط بیہوشی - کبھی ہی آپ مین وہ گاہ آپ سے باہر - میر ؎ کبھو آگے ہین آپ مین تجہ بن گہر مین ہم مہمان ہوتے ہین -

آپ مین آنا - ہوش مین آنا - خودی مین آنا - مومن ؎ جلوہ افزائی رخ کے لیے مینوش ہوا مین کبھی آپ مین آیا تو وہ بیہوش ہوا - ناسخ ؎ آپ مین آئین جائین یار کے پاس - کب سے ہی ہمکو انتظار اپنا -

آپ مین پانا - نمبر(۱) اپنی ذات مین پانا - وزیر ؎ ڈہونڈا ہی جسنے اُسکو تو پایا ہی آپ مین - دیکھو تو قرب بندے کو ہی کیا خدا کے ساتہ - نمبر(۲) دوسرے کی ذات مین پانا - فقرہ - یہ وصف ہمنے آپ مین پائے

آپ مین ڈہونڈنا - اپنے وجود مین ڈہونڈنا - فقرہ - ادہر اُدہر نہ بہٹکو ڈہونڈ نا ہی تو اُسے آپ مین ڈہونڈ و -

آپ مین نہ رہنا - ہوش و حواس مین نہ رہنا - خودی سے گزر جانا - رند ؎ ملا ہی غنچہ دہن کو لسا بتا وُ رند - رہے نہ آپ مین تم ہاتہ پاوُن پہول چلے - ؎ روکتا کیا اُسے جرأت نہ رہا آپ مین مین - بیٹھے بیٹھے جو ہین اُسنے یہ کہا جاتا ہون -

آپ مین نہونا - ہوش و حواس درست نہونا - بیخود ہونا - مومن ؎ ہم تا سحر آپ مین نہین تھے - کیا جانین رہے وہ کسکے گہر رات جرأت ؎ ہمنشین پوچہ مت کہین ہو نہین - اندنون آپ مین نہین ہو نہین -

آپ نے مجھے مول لیکر چھوڑ دیا - یعنی آپنے مجہپر بڑا احسان کیا کمال منت پذیری کے اظہار کیوقت یہ جملہ بولتے ہین -

آپ ہارے ہُو کو مارے - (عو) یہ مثل جب کوئی دوسرے پر الزام رکہکر اپنی شرمندگی مٹاتا ہی تو بولی جاتی ہی -

آپ ہر فن مولے ہین - جب کوئی شخص کسی بات کا دعوے کرتا ہی تو طنز سے کہتے ہین اسپر کیا موقوف ہی آپ ہر فن مولے ہین -

آپہنسے کی بات ہی - جب انسان کہین جا پڑتا ہی اور وہان مجبوری سے ٹہیر نا پایا اور کوئی امر ناگزیر کرنا ہوتا ہی اُسجگہ کہتے ہین کہ آپہنسے کی بات ہی -

آپ ہی یا آپی - نمبر(۱) خود ہی - ناسخ ؎ اٹہگئی جب سے دوئی ناسخ تو کہتا ہون یہی - آپ ہی شاہد ہی آپی رند شاہد باز ہی - ظفر ؎ کسیکی عقل پر کرتے نہین یہ عشقبازی ہم - جو نادان ہین تو آپی ہین جو عاقل ہین تو آپی ہین - اسیر ؎ آپ ہی ظلم کرو آپ ہی شکوا اُلٹا - سچ ہی صاحب روش اُلٹی ہی زمانا اُلٹا - وزیر ؎ بہت کچہ کہو کے پائی اُسنے راہ خود فراموشی - دل گم گشتہ آپی خضر ہی اپنے بیابان کا - ذوق ؎ - کسی بیکس کو اے بیداد گر مارا تو کیا مارا - جو آپی مر رہا ہو اُسکو گر مارا تو کیا مارا - نمبر(۲) ضمیر مخاطب کلمہ حصر کے ساتہ - فقرہ - آپ ہی نے فرمایا تہا - نمبر(۳) آپ ہی آپ - ازخود - بلا سبب رشک ؎ تمکو خط لکہنے مین کہلتا ہی قلمدان آپی - کیا کرین قاب قلم[۱] پر نہین قابو ہمکو - ولہ ؎ پہرتا ہون گرد یار آپی - گردش ایام کی نہین ہی -

[۱] قاب قلم بمعنی قلمدان (بیاعجم)

فائدہ ۔ بعض لوگ آپی کو آپہی ہاے مخلوط التلفظ کے ساتہ لکہتے اور پڑہتے ہین
مولف کی راے ہی کہ ایسے مقامات مین ہاے مخلوط التلفظ کا ترک کرنا تحریر
اور تقریر مین مستحسن ہی۔

آپ ہی آپ یا آپی آپ ۔ نمبر (۱) خدا ہی خدا نکہت ؎
وہی آئینے مین وہی سنگ مین ہی ۔ غرض آپ ہی آپ ہر رنگ مین ہی
نمبر (۲) دیکہو آپ ہی نمبر ۳ ۔ رشک ؎ متلوّن نہین گلزار جہان آپ ہی آپ
ہی تمہارے گل نیرنگ کی ساری رنگت ۔ ؎ داغ کو دیکہ کے بولے یہ شخص
آپ ہی آپ جلا جاتا ہی ۔ نواب مرزا شوق ؎ تمکو کیا ہی جو جان کہوتے ہو
بے سبب آپی آپ روتے ہو ۔

آپ ہی اپنی قبر کہودتا ہی ۔ یعنی آپ اپنے پاؤن مین کلہاڑی مارتا ہی۔

آپ ہی کا کہاتا ہون ۔ یعنی آپ ہی کا دیا ہوا کہاتا ہون یہان بہی
جو کچہ ہی وہ آپ ہی کا ہی۔

آپ ہی کی جوتیون کا صدقہ ہی ۔ مثل آپ ہی کا فیض ہی ۔ آپ ہی کا
طفیل ہی ۔ عجز و انکسار کی جگہ بولتے ہین ۔

آپ ہی مارے آپ ہی چلّاے ۔ یہ جملہ اُسجگہ بولتے ہین جب
کوئی شخص کسی پر خود ہی ظلم کرے اور خود ہی مظلومانہ فریاد کرے ۔

آپ ہین! ۔ کلمہ تعجب کسی شناسا یا آشنا کو جب یکایک دیکہتے ہین
یا اشتباہ کے بعد پہچانتے ہین تو یہ کلمہ زبان پر لاتے ہین اور کبہی تجاہل عارفانہ
کے طور پر بولا جاتا ہی ظفر ؎ دیکہ صحرا مین شبہ دل تو گہبرایا تہا قیس
پہر جو پہچانا تو بولا حضرت من آپ ہین ۔ فقرہ ۔ آپ بہی بڑے عیار ہین جان
(تعجب سے)
بوجہ کر بُرا کہا پہر کہتے ہین قبلہ آپ ہین ۔
(تجاہل عارفانہ)

آپ ہی ناک چوٹی گرفتار ہین یا رہتے ہین (عو) (ناک اور
چوٹی عزت اور زینت کی چیزین ہین اسلیے ایسے امور کی طرف متوجہ رہنے سے
مطلب ہی جن سے وہ سلامت اور بنی رہین)
نمبر (۱) گہر کے دہندون یا دنیا کے بکہیڑون مین گرفتار رہتے ہین ۔
نمبر (۲) عزت اور حرمت سنبہالنے مین مصروف رہتے ہین ۔
نمبر (۳) بڑے دماغدار اور نازک مزاج ہین ۔

آپی آپ باتین کرنا ۔ اپنے جی سے باتین کرنا ۔ (فکر و محویت کی
حالت مین) مومن ؎ نہ ہوش کہوتے اگر اُس پری کی باتون پر ۔ تو آپی آپ
یہ باتین کیا نہ کرتے ہم ۔ باتین کرنا کی جگہ بکنا بہی مستعمل ہی ۔ قلق ؎
متحمل جو ہو نہ سکتی تہی ۔ آپ ہی آپ پہرون بکتی تہی ۔

آپا ۔ نمبر (۱) ت ۔ خواہر کلان بڑی بہن ۔ جیسے بڑی آپا ۔ چہوٹی آپا ۔ اور
آپا امان اور آپا بی بی تعظیماً کہتے ہین ۔ اور چہوٹی لڑکیان آپا جان آپا جانی ۔
آپا جُنیا بہی محبت اور پیار سے بڑی بہن کو کہتی ہین (اصغری چہوٹی بہن
اپنی بڑی بہن اکبری سے) اے بی آپا چپ کرو تمہاری سسرال سے
ماما آئی ہی ۔ (مراۃ العروس)
نمبر (۲) ھ ۔ اپنی ہستی خودی مثل ۔ آپا تجے سوہر کو بہجے ۔ اس مثل کے
سوا اور کہین ان معنون مین اسکا استعمال نہین پایا ۔
نمبر (۳) ہوش و حواس ۔ آہی دہلوی ؎ اتنی بڑہ بڑہ کے بات مت کیجیے

ع؎ مشہور ہی کہ ایک ظریف نے اپنے دوستون کی دعوت کی جب لوگ اگر بیٹہ گئے تو ایک شخص نے جسکو پہلے سے اس
کام کیواسطے تجویز کر رکہا تہا اُن سب کی جوتیان لین اور بیچکر اُنہین داموں سے کہانا تیار کرایا جب دسترخوان پر کہانا
چنا گیا تو سب نے میزبان سے کہا آپنے اتنی تکلیف اور تکلف کیون کیا ۔ ظریف نے ہنسکر کہا مین کس قابل
ہون آپ ہی کی جوتیون کا صدقہ ہی ۔ اُسوقت سے یہ فقرہ مشہور ہو کر مثل ہو گیا ۔

ع؎ لکہنو مین نہین سنا ۔

اپنا آپا سنبھالیے صاحب -

آپا نجے سُو جھُکو بجھے - مثل - جو خودی کو ترک کرے اور اپنے آپ کو مٹادے وہ خدا کی پوری پرستش کر سکتا ہی -

آپا سنبھالنا - خودداری کرنا - ہوش و حواس درست رکھنا - مثال کے لیے دیکھو آپا نمبر ۳ -

آپے سے باہر ہونا یا ہو جانا - دیکھو آپے سے باہر ہو جانا -

آپے سے نکلنا - دیکھو آپے سے باہر ہو جانا - فقرہ - تم اسوقت اپنے آپے سے کیون نکلے جاتے ہو -

آپے مین آنا یا آجانا - دیکھو آپ مین آنا - فقرہ - ذرا آپے مین آؤ سنبھل کے بات چیت کرو -

آپے مین نرہنا - دیکھو آپ مین نرہنا - فقرہ - روٹیان لگی ہین اب تم آپے مین نہین رہے ہو -

آپے مین نہونا - دیکھو آپ مین نہونا - فقرہ - تمسے کوئی بات کیا کہے غصے کے مارے تم تو آپے مین نہین ہو -

آپا دہاپی - ھ - مونث - اپنی اپنی فکر نفسی نفسی - فقرہ - وہان تو آپا دہاپی ہی کوئی کسیکو نہین پوچھتا - مصحفی ؎ ایک سے ایک کو جانے مین ہی آپا دہاپی - سایہ میرا رہ الفت مین ہی مجھسے آگے -

آپا دہاپی پڑنا - اپنی اپنی فکر ہونا نفسی نفسی پڑنا - فقرہ - غدر مین ایسی آپا دہاپی پڑی تہی کہ کسیکو کسی کی خبر نہ تہی -

آپا دہاپی کرنا - اپنے اپنے قدح کی خیر منانا - اپنے ہی مطلب کی سوچنا -

فقرہ - بھائی اتنی آپا دہاپی نہ کرو میرے حق کیطرف بھی خیال رکھو -

آپ دہاپ - ھ - مونث - نفسی نفسی جرات ؎ جاتے ہی اُسکے کیا کہون ہل چل سی ڈالدی - تاب و توان و صبر کی یان آپ دہاپ نے -

یہ محاورہ متقدمین کے یہان تھا اب آپا دہاپی کہتے ہین -

آپ دہاپ اپنا ہی مُنہ اپنا ہی ہاتہ - یہ مثل وہان بولی جاتی ہی جہان کوئی اپنا ہی بھلا چاہے اور دوسرے کا کچھ خیال نہ رکھے -

آپڑنا - نمبر (۱) آجانا - آموجود ہونا - فقرہ - جلدی جلدی کھالو کہین کوئی بیفکرا نہ آپڑے -

نمبر (۲) آگرنا - گرپڑنا - ٹپک پڑنا - فقرہ - ایک ٹہنی کو سہارے کے قابل سمجھکر پاؤن رکہا وہ ٹوٹ گئی مین نیچے آپڑا - (آب حیات) لکھنؤ مین اسجگہ آرہنا زیادہ بولتے ہین - فقرہ - اگر قسمت سے ہوا چلی اور خود بخود کسیکی گود مین ثمر مراد آپڑا تو آپڑا نہین تو سوائے افسوس کے کچھ حاصل نہین (آب حیات) لکھنؤ مین ایسے مقام پر آگرا اور آگیا اور ٹپک پڑا بولتے ہین

نمبر (۳) آبہنسنا - گہرجانا - ظفر ؎ کہے ہین مردم دیدہ مرے اشکون سے رو رو کر - کہ ابتو آپڑے ہیہم مردم آزارون کے قابو مین - (گہر گئے)

نمبر (۴) آفت یا مصیبت پڑنا - فقرہ - ایسی تم پر کیا آپڑی تہی کہ یون بے سروسامان وطن سے نکل کہڑے ہوے -

نمبر (۵) واقع ہونا - صبا ؎ ضرور قمریون سے ہمسے بحث آپڑتی - نہ سرو کی طرف ای نونہال لیکے چلے - فقرہ - ابتو باہم ضد آپڑی ہی - فقرہ - سمندر کئی جگہ اسطرح آپڑا ہی کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے مین اُترنا پڑتا ہی -

؎ آپے کے ساتھ سب محاورے اہل دہلی عورتون کے محاورات ہین خال خال مرد بھی بول جاتے ہین -

نمبر(۶) لازم ہونا - ضرور ہونا غالبؔ پیچ آپڑی ہی وعدۂ دلدار کی مجھے -
وہ آئے یا نہ آئے پہ یان انتظار ہی -
نمبر(۷) ذمہ ہوجانا - فقرہ - سارے گھر کا کام اُسی غریب پر آپڑا ہی -
نمبر(۸) ٹوٹ پڑنا - جیسے فوج آپڑی - (ٹوٹ پڑی)
نمبر(۹) آرہنا - اب تو تمہارے قدمونکے نیچے آپڑے ہین -
نمبر(۱۰) وارد ہونا - فقرہ - بادشاہی لشکر میدان مین آپڑا -
نمبر(۱۱) رجوع ہونا یا متعلق ہونا - غالبؔ کام اُس سے آپڑا ہی کہ جسکا
جہان مین - لیوے نہ کوئی نام ستمگر کہے بغیر -

آپڑو سن مجھبی ہو - مثل - (عو) اپنے ساتھ دوسرے کو بھی بلا مین
پھنسانے اور خرابی مین ڈالنے کی جگہ بولی جاتی ہی -

آپس - ھ - نمبر(۱) یکدگر - باہم - داغؔ ٹھہرے عہد وفا جو آپسمین
کھائین باہم ہزار ہا قسمین - مومنؔ ہی یاد وہ راتدنکی صحبت آپس کی وہ الفت و محبت
نمبر(۲) قرابت - رشتہ داری - ناتا - قلقؔ شادی آپسمین تھی مجھے مطلوب
ہو چکے وہ تو جابجا منسوب -

آپسداری - ھ - مونث - رشتہ داری - میل جول - فقرہ - آپسداری مین اتنا
تکلف نہ چاہیے - خواص نظر بہ ہندی و فارسی ترکیب کے اسکے استعمال سے احتیاط کرتے ہین

آپس کا مُعَامِلَہ - یگانگی کی بات - فقرہ - آپس کا معاملہ ہی باہر اسکی
بو نہ پھوٹے -

آپس کا واسطہ - قرابت کا علاقہ - رسم و راہ کی خصوصیت - فقرہ -
کیا کرون آپس کا واسطہ ہی کچھ بن نہین پڑتی -

آپس کی بات - اپنایت کا معاملہ - فقرہ - آپس کی بات ہی آپس ہی مین
طے ہوجائے تو بہتر ہی -

آپس کی باتین - نمبر(۱) عزیزون یا دوستونمین جو باہم باتین ہون
فقرہ - بازار مین آپس کی باتون کا چرچا نچاہیے - (اور اسجگہ آپس کی گفتگو
اور بات چیت بھی بولتے ہین - کیفؔ تفسیر لن ترانی واعظ نہ کر
بیان تو - چرچا نہین ہی لازم آپس کی گفتگو کا -
نمبر(۲) روزمرہ - صاف صاف - فقرہ - انکے مضمون صاف صاف
عاشقانہ عارفانہ ہین اور شعر آپس کی باتین - اور زبان شستہ و رفتہ ہی
(آب حیات) لکھنؤ مین اس محل پر فقط باتین بولتے ہین یعنی شعر کیا ہین
باتین ہین -

آپس کی پھوٹ - باہمی مخالفت - قرابت مین نااتفاقی خصوصیت
مین بگاڑ - جیسے آپس کی پھوٹ سے گھر کے گھر تباہ ہوگئے نکہتؔ
بگڑا دلا معاملہ آپس کی پھوٹ سے - پھوٹا جگر کا آبلہ آپس کی پھوٹ سے -

آپس مین - باہم - اسیرؔ آپس مین لڑکے عاشق صادق جو مر گئے
ہاتھ آئیگا حضور کو اس امتحان سے کیا - آتشؔ پاتا ہونمین مزاج عاشق
مین اختلاف - آپس مین ہوگا ایکدن ان چار سے بگاڑ -

آپس مین رہنا - باہم مل جلکر رہنا - محبت و اتفاق سے بسر کرنا -
میر حسنؔ وہ بن ٹھن کے آپس مین رہنے لگے - بہم راز دل اپنا کہنے لگے -

آپکڑنا - پکڑ لینا - گرفتار کرلینا - مومنؔ چھوڑ دے ہاتھ کیا پکڑتا ہی -
جا ابھی کوئی آپکڑتا ہی - انشاؔ چاہتا تھا کہ مین ٹک بڑھ چلون آگے
لیکن - اتنے مین شرم نے پکڑا ہی مرا دامن -

آپہنچنا - نمبر(۱) آجانا - پہنچ جانا - ناسخؔ خاک پہنچے کوئے جانان کو کہ پہنچی کستا

کیا ہماری خاک اُڑانے مین ہوا نے دیر کی۔ **مومن** ؎ گر نشل پیچ ہی کنوین
کے پاس پیاسا آسے ہی۔ کیون نہ آپہنچی زلیخا مصر سے کنعان تلک۔

نمبر (۲) پہنچنے کے قریب ہونا۔ **بحر** ؎ وصل جانان نہوا وقت وصال آپہنچا
واے حسرت کہ رہی دلکی تمنا دل مین۔ **وزیر** ؎ بلبل نکل قفس سے کہ آپہنچی
فصل گل۔ پرواز سیکھ لے مرے پر کے رنگ سے۔

آپہنسنا - نمبر (۱) پہنس جانا۔ فقرہ۔ چھوٹی چڑیونکے ساتھ بڑی چڑیان بھی
جال مین آپہنسین۔

نمبر (۲) قریب مین آنا۔ فقرہ۔ شاہ جی نے ایسا جال پہیلایا ہی کہ روز کوئی
نہ کوئی آپہنستا ہی۔

فصل الف ممدودہ مع تاے فوقانی

آتا - ہ - مذکر - نمبر (۱) آنیوالا - جملہ - آتا آے جاتا جاے۔

نمبر (۲) قرض یا کوئی حق واجب حساب سے نکلتا ہوا - فقرہ کیا ہم پر تمہارے
باوا کا کچھ آتا ہی - **ظفر** ؎ بنگئے آپ سے ہم سیمبرون کے قیدی۔
نہین ہم پر درم و دام کسیکے آتے۔

نمبر (۳) دستگاہ - (کوئی بات یا کوئی کام یا کوئی ہنر -) **ذوق** ؎
قسمت ہی سے لاچار ہون اے ذوق وگرنہ - سب فن مین ہون مین طاق
مجھے کیا نہین آتا -

نمبر (۴)[1] معلوم **ذوق** ؎ جاتی رہے زلفونکی لٹک دل سے ہمارے

[1] اگرچہ نمبر ۳ - نمبر ۴ - متحد معلوم ہوتے ہین مگر زبان کے آشنا جانتے ہین کہ بعض جگہ دستگاہ اور
قدرت کی نسبت معلوم کے لفظ سے تعبیر ترجیح کہتی ہی - جیسے ذوق کے شعر مثال نمبر ۱ - مین یا جیسے اس
فقرے مین ایسی کوئی تدبیر نہین آتی جس سے روپیہ ملے -

افسوس کچھ ایسا ہمین لٹکا نہین آتا - **مصحفی** ؎ عاشق سے بھی ہوتا ہی کہین
صبر و تحمل - وہ کام تو کہتا ہی جو آتا نہین مجھکو -

آتا آے جاتا جاے یا آتے آؤ جاتے جاؤ - استغنا کے
طور پر بولتے ہین کہ جسکا جی چاہے آے جسکا جی چاہے چلا جاے -

**آتا تو سبہی بہلا تھوڑا بہت کچھ - جاتا تو وہی بہلے دلدر
اور دکھ** - مثل - آتی ہوئی چیز تھوڑی ہو یا بہت سب کا آنا اچھا اور جانے والی
چیز وہی دلدر اور دکھ کے سوا کسیکا جانا بہلا نہین معلوم ہوتا -

آتا جاتا - نمبر (۱) آیندہ و روندہ - آنے جانے والا - راہرو - مسافر -
فقرہ - کوئی آتا جاتا ملے گا تو خط بہیجدینگے - **گلزار نسیم** ؎ دیو آدمی بنکے
بن مین آئے - آتے جاتے کو گھیر لائے -

نمبر (۲) دیکھو آتا نمبر ۳ - فقرہ - آتا جاتا خاک نہین دعوے بہت کچھ ہی
جاتا یہان آتا کا تابع ہی -

آتا ہو تو ہاتھ سے نہ دیجیے جاتا ہو تو اُسکا غم نہ کیجیے - مثل -
ملتی چیز کو نہ چھوڑیے اور جو کچھ جاتا رہے اُسکا افسوس نہ کیجیے -

آتونکو آنے دو جاتونکو جانے دو - دیکھو آتا آے جاتا جاے

آتے آتے - پہنچتے پہنچتے - **ناسخ** ؎ راگ جو گانے لگا مطرب شب
زینت مین یار کے - آتے آتے میرے کانون تک وہ شیون ہوگیا -

آتے آتے آنا[1] - رفتہ رفتہ آنا - چلتے چلتے پہنچنا - فقرہ - تم تو دم نہین
لیتے پکارے ہی چلے جاتے ہو آدمی آتے آتے آئیگا -

[1] اسیطرح کہاتے کہاتے کہانا لکہتے لکہتے لکہنا کل افعال مستعمل ہین یہان ترکیب استعمال
بتادی گئی -

آتے آتے رہجانا[عہ] — آنیکا ارادہ کر کے نہ آنا - ذوق ؎ -
بلبے استغنا کہ وہ یان آتے آتے رہگئے - اُف ری بیتابی کہ یان تودم ہی نکلا جاے ہی - مومن ؎ شب وعدہ جذبۂ شوق سے ہوی کشمکش یہ ستم ہوا
کہ وہ آتے آتے جو تھم گئے تو کسیطرح نہ تھا قلق -

آتیان[عہ] - آنے والیان - یہ اگلی زبان ہی اب متروک ہی -

آتی بھلی کہ جاتی - اُسجگہ بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ تھوڑی سی چیز کا بھی نہ ملنے سے ملنا اور نہ لینے سے لینا بہتر ہی -

آتے بھلے نہ جاتے - جب کسیکا آنا نہ آنا برابر ہو تو ایسے محل پر بولتے ہین یعنی اُنکے آنے سے فائدہ ہی نہ جانے سے -

آتے جاتے - نمبر (۱) راہ رو - مسافر - مثال کے لیے دیکھو آتا جاتا نمبر ا
نمبر (۲) آنے جانے مین یا آنے جانے بھر کی - فقرہ - آتے جاتے کیا دیر لگتی ہی - رند ؎ دل بیتاب شتاب آنگا قاصد نہ تڑپ - راہ مین دیر لگے گی فقط آتے جاتے -
نمبر (۳) آمد و رفت سے - آنے جانے سے - رند ؎ ہوئی دربان تلک اُسکے رسائی حاصل - رفتہ رفتہ ہمین اُس کوچے مین آتے جاتے -
نمبر (۴) راہ گلی مین - راہ چلتے - گزرتے نکلتے - فقرہ - مجھے وہ آتے جاتے ٹوکتے ہین کسیطرح انکا روپیہ دیدو - صبا ؎ گل کو وہ چھیڑتے ہین باغ مین آتے جاتے - باتین بلبل کو ہزارون ہین سناتے جاتے - ولہ ؎
کیا تجہ ہو گئے نہ کسی روز مری گھات پہ تم - اخر اسی رستے سے روز ہو آتے جاتے -

آتی جاتی چوٹ نظر نہ آنا - کسی حربے کی چوٹ جو بہت تیزی سے آئے تو چوٹ لگانے والے کی چالاکی اور ہاتھ کی صفائی کی تعریف مین یہ جملہ کہا جاتا ہی - صبا ؎ آتی جاتی چوٹ بھی سچ ہی نظر آتی نہین - آج کل چلتے ہین کیا اُس تیغزن کے ہاتھ پاؤن - داغ ؎ کیا اُڑ کے اُس نگاہ شوخ کی چوٹ - آتی جاتی نظر نہین آتی -

عـه اسی ترکیب سے روزمرہ بھی مستعمل ہین جیسے ... جاتا جاتے جاتے سمجھ جانا -
عـه کچھ اس لفظ کی تخصیص نہین ہی قدما اسیطرح جاتیان وغیرہ جمع کے ساتھ بولتے تھے -

آتے کا مُنھ دیکھتی تھی جاتے کی پیٹھ - یہ جملہ اکثر کسیکے سفر سے آنے کی بیتابی انتظار ظاہر کرنے کیوقت عورتین بولتی ہین -

آتے کو روکتے نہین جاتے کو ٹوکتے نہین - دیکھو آتا آئے جاتا جائے -

آتی ہی ہاتھی کے پاؤن اور جاتی ہی چیونٹی کے پاؤن - مثل - بیماری کی نسبت بولتے ہین کہ آتی ہی تو نا گہانا ہاتھی کی طرح اور جاتی ہی تو آہستہ آہستہ چیونٹی کیطرح یعنی بیماری کے آنے اور ترقی کرنے مین کچھ دیر نہین ہوتی اور جاتی ہی اکثر رفتہ رفتہ -

آتش - ف - (اسکی اصل ژند کا لفظ آتَرس ہی - آترس سے قدیم فارسی مین آتِش اور اُس سے آتش ہوگیا) - آگ - ھ - نمبر (ا) ظیث اربع عناصر سے ایک عنصر کا نام - نصیر ؎ کیون نہ کہین بشر کو ہم آتش و آب و خاک و باد - قدرت حق سے ہین بہم آتش و آب و خاک و باد -

فائدہ - اس لفظ مین فرہنگ نگارون نے کسر و فتح تاے قرشت مین اختلاف کیا ہی جو لوگ کسرے کو ترجیح دیتے ہین اُنکی دلیل یہ ہی کہ آتیش تاے مکسورہ کے اشباع سے پیدا ہوا ہی اور یہ اسکے ثبوت مین کافی ہی کہ تاے آتش مکسور ہی اور جو فتحے کو راجح کہتے ہین وہ کثرت استعمال شعرا سے اپنے دعوے کو قوت دیتے ہین اور حق یہی ہی کہ جہانتک تتبع کیا گیا سرکش اور سُنش وغیرہ

قوافی مین پایا - اور آتیش کو مشبع آتش کہنا بھی ظاہرا ٹھیک نہین اسلیے کہ
آتیش خود قدیم فارسی ہی -

صفات

آتش افروختہ - (بھڑکی ہوی آگ) **آتش** ؎ مومن کافر کا قاتل ہی ترا
حسن شباب - آتش افروختہ یکسان ہی خشک و تر کے ساتھ -

افسردہ - (وہ آگ جو شعلہ نہ دے دہکتی نہو) **ناسخ** ؎ تو ہی بھڑکائیگی
اے باد بہار - دل ہمارا آتش افسردہ ہی -

بلند (جسمین شعلے زیادہ اُٹھتے ہون) **ناصر** ؎ جلا کر پہاڑون کو کردے
جو خاک - بلند اور تیز آتش ہولناک -

نہان - (وہ آگ جو پتھر مین چھپی ہوتی ہی) **ناسخ** ؎ صدمۂ دل کو جو ہو نالہ ہر
سوزان نکلا - جسطرح سنگ سے ہو آتش نہان پیدا -

تیز - (بہت بھڑکی ہوی آگ) مثال کے لیے دیکھو بلند -

خاموش - (وہ آگ جسمین شعلہ نہو) **غالب** ؎ دل مرا سوز نہان سے
بیمحابا جل گیا - آتش خاموش کے مانند گویا جلگیا - **مومن** (رباعی) ؎
کیا ظلم یہ اے نالۂ بیباک کیا - اُس شعلہ مزاج کو غضبناک کیا - افسوس وہ لعل لب
نہین گرم سخن - اس آتش خاموش نے جی خاک کیا -

سوزان - (سوزان صفت کا بشنہ جلانیوالی آگ) **آتش** ؎ نہانیکو
نہ جا حمام مین ہمرہ رقیبون کے - لٹا دے گا ہمین رشک آتش سوزان گلخن پر
ظفر ؎ سوزش عشق کی ہی یون دل بیتاب سے لاگ - جسطرح آتش سوزان
کی ہو سیماب سے لاگ -

مردہ (بجھی ہوی آگ) **مومن** ؎ اُف کر گئی یاد گرم جوشی - مین آتش مردہ
سے جلا ہون -

ہولناک - (جب کثرت سے آگ بھڑکی ہوی ہوتی ہی تو اسکو دیکھکر ڈر معلوم ہوتا ہی
اسلیے اسکی یہ صفت ہی) مثال کے لیے دیکھو بلند -

استعارات و تشبیہات

بستر سمندر[عـ۱] - جوہر علوی - طاوس علوی آشیان - قبلۂ زردشتیان
قبلہ گاہ مجوس - محراب جمشید - مرغ یاقوت پر -

آتش - نمبر (۲) تجلی نور - جیسے آتش طور -
اور مشہور شاعر[عـ۲] کا تخلص ہی -

آتش افروز (ظ ش) - آگ بھڑکانیوالا - **مومن** ؎ ملا جب یہ جواب سامعہ سوز
ہوا سر گرم آہ آتش افروز -
مجازاً مفسد - فتنہ پرداز - لگانے بجھانے والا -

بحر ؎ آتش افروزی فکر مین بھرتے ہین پھرین - کیا ضرر شعلۂ جوالہ
کی سرتابی سے -

ولہ ؎ آتش افروزون نے یارب سر اُٹھایا ہی بہت - شمع کی مانند
کھینچ انکی زبان بالائے سر -

آتشبار (ظ ش) - (صفت مین آتا ہی) آگ برسانیوالا - **ناسخ** ؎

عـ۱ دیکھو حاشیہ صفات و تشبیہات آب قسم دوم -

عـ۲ خواجہ حیدر علی خلف خواجہ علی بخش متوطن دہلی ارشد تلامذہ شیخ غلام ہمدانی مصحفی کا تخلص ہی جنکے
کمال شاعری کا سکہ ہندوستان کے دبیر مجیا ہی پہلے پہل کچھ دنون نواب میرزا محمد تقی خان ترقی کے
ساتھ فیض آباد مین رہے پھر اُنہین کے ساتھ لکھنؤ آئے ۱۲۶۲ ہجری مین انتقال کیا - دو دیوان اُن سے
یادگار اور مقبول روزگار ہین -

پُھلجھڑی کیطرح خط اپنا غبار افشان ہوا - گر کبھی لکھی حقیقت آہ آتش بار کی

وزیر ؎ روتے ہین اشکون کے بدلے خون گرم - ابر ہین ہم لیکن آتش بار ہین

آتش پرست - آگ پوجنے والا - آتش پرستی ایک مذہب ہی جسمین آگ کو پوجتے ہین اور اسکا موجد زردشت ہی - ہندوستان مین یہی قوم پارسی مشہور ہی - سودا ؎ کفر کی مے سے مست ہی جو ہی - غرض آتش پرست ہی جو ہی - رشک ؎ تشبیہ آگ کو جو دی آتشین سے دون - - مانند مے پرست ہون آتش پرست

آتش پنہان - کینہ - عداوت - آتش ؎ نشہ مے مین کُھلی دشمنی دوست مجھے - آب انگور نے کی آتش پنہان پیدا -

آتش تر - ظ - شراب - داغ ؎ آتش دوزخ پہ ہوگا آتش تر کا گمان - گر کسی میکش نے اپنا دامن تر رکھدیا - بحر ؎ جاڑونمین شغل آتش تر کا ضرور ہی - گرما ہی ہی اور یہ ٹھنڈی ہوا مجھے -

آتش جانسوز - ظ - سوز و گداز عشق - رشک ؎ آتش جانسوز جب تک مشتعل تن مین نہین - دردنالے مین نہین تاثیر شیون مین نہین -

آتشخانہ - ف - مذکر - نمبر (۱) وہ مکان جہان آتش پرست آگ روشن رکھتے اور پوجتے ہین -

نمبر (۲) تشبیہاً گرم مکان - فقرہ - یہ مکان دوپہر کو آتشخانہ ہوجاتا ہی - ناسخ ؎ کیا نزاکت ہی کہ جھنجھلا کر لگا کہنے وہ رات - محفل عشرت کو کردیتی ہی آتشخانہ شمع -

نمبر (۳) وہ جگہ جو مکان کی دیوارونمین بناتے ہین اور اندر سے دھوان نکلنے کے لیے اوپر کیطرف راہ رکھتے اور جاڑونمین مکان گرم کرنے کیواسطے اسمین آگ روشن کرتے ہین - ناسخ ؎ یہ تپ غم ہی کہ ناسخ مین جو لگ بیٹھون کبھی مثل آتشخانہ ہوجاے وہین دیوار گرم -

آتش خُو - نمبر (۱) تُندمزاج غصہ ور - ذوق ؎ لطف بوسہ زہا ہی پیہ ہوا جب تو گرم - شربت تند دیا کرکے پرآتش خو گرم - مومن ؎ آتشین خو سے آرزوے وصال - پک گیا اب خیال خام مرا -

نمبر (۲) ظ گرم (صفت مین آتا ہی) - آتش ؎ موم دونونکو کیا نالہ آتش خو نے - سنگ کو سنگ نہ آہن کو یہ آہن سمجھا -

آتش دل - ظ - سوز و گداز - ظ - ذوق ؎ آتش دل سے پس از مرگ برنگ شعلہ - خاک عاشق سے نکلتا ہی گل خودرو گرم - آتش ؎ - آتش دل سے تسلسل ہی وہی آہون کا - عود کے جلنے سے مجمر مین دھوان ہی کہ جو تھا - اور آتش جگر - آتش درون - آتش سینہ بھی کہا ہی - بحر ؎ یہ میرے شعر ہون کیونکر بھلا نہ گرما گرم - بھنکے ہوے یہ مری آتش جگر کے ہین - رشک ؎ بیجا نہین جلاتی مجھے آتش درون - تقدیر نے درخت بنایا چنار کا - مومن ؎ تپش ولولہ جان تک پہنچی - آتش سینہ زبان تک پہنچی -

آتش دوست دشمن نداند - آگ دوست دشمن کو نہین پہچانتی بدطینت آدمی سے کنایہ ہی مطلب یہ ہی کہ جسطرح آگ ہر چیز کو جلاتی پھونکتی ہی اسیطرح جسکی فطرت مین ایذارسانی ہی اُسکے ضرر سے دوست دشمن کوئی نہین بچتا -

آتش رُخ - ظ - نمبر (۱) القاب معشوق مین سے ہی اُردو مین اُسکی جمع زیادہ مستعمل ہی - ناسخ ؎ آتش رخان دھر اگر تجھکو دیکھ لین - اُڑجاے عارضون سے برنگ شرار رنگ - ذوق ؎ باز آیا دیکھنے سے نہ آتش

رخون کے دل - سو بار آبلے اسے آنکھین دکھا چکے -

آتش رنگ - سرخ - بھبوکا - لب و رخ معشوق اور لعل و لالہ کی صفت مین آتا ہی - **ناسخ** ؎ کھینچے گر نقشہ ترے رخسار آتش رنگ کا - کیا عجب یکرنگ ہو کر خامہ از رنگ و شمع **وزیر** ؎ مسی آلودہ نہین تیرے لب آتش رنگ اپنی نظروننین دھوان دہا رہے انگارے ہین - **آتش** ؎ جب ترے روے عتاب آلودہ سے تشبیہ دی - لالہ آتش رنگ و آتش خو نظر آیا مجھے -

آتش زبان - خوش بیان - اور انہین معنون مین آتش بیان بھی ہو اور دونون شاعر کی صفت مین آتے ہین ؎ کوچہ و بازار مین کہتے ہین مجھکو دیکھکر - ہی یہی آتش زبان ناسخ اسیکا نام ہی - اور آتش زبان تشبیہ کے اعتبار سے شمع اور شعلے اور لالہ کی صفت مین بھی آتا ہی - **مومن** ؎ نکلے بات تو نہین اگر منھ سے دھوان - شعلۂ رخسار ہو آتش زبان - **آتش** ؎ روشنی ہووے جو آنکھونمین تو سیر باغ کر - لالۂ آتش زبان ہی شمع ایوان بہار **داغ** ؎ تری آتش بیانی داغ روشن ہی زمانے پر - پگھل جاتا ہی مثل شمع دل ہر اک سخندان کا -

آتش زدگی - آگ لگنا - قانون فوجداری مین یہ لفظ زیادہ مستعمل ہی

آتش زرتشت - وہ آگ جو آتشکدۂ زرتشت مین تھی - **ظفر** ؎ آتشکدۂ دلکو اگر دیکھے ہمارے - شرمندہ گی اک آتش زرتشت اٹھائے -

آتش زنی - آگ لگانا - قانون فوجداری مین زیادہ مستعمل ہی -

آتش طبع - تندخو - غصہ ور -

آتش طور - وہ آگ جو کوہ طور پر حضرت موسیٰ کو نظر آئی تھی اور درحقیقت تجلی تھی - **ناسخ** ؎ ہر خریدار کو تھا مرتبۂ موسائی - آتش طور سی گرمی تیرے بازار کی تھی -

آتش فشان - (صفت مین آتا ہی) نمبر (۱) شعلے اور چنگاریان دینے والا - جیسے کوہ آتش فشان جسے جوالا مکھی کہتے ہین - **ناسخ** ؎ - ایسے ہین میرے نالۂ آتش فشان بلند - ہی آگ کے کرے سے بھی جنکا دھوان بلند - **رند** ؎ آتش فشان ہی برق تجلی قدیم سے - معلوم ہی جلا چکے ہین کوہ طور آپ -

نمبر (۲) دلمین تاثیر کرنے والی چیز مثلاً دم آتش فشان یا داستان آتش فشان **ناسخ** ؎ جلتی ہی اُس بت کی فرقت مین دلا باد بہار - باغ مین تو بھی دم آتش فشان دو چار کھینچ -

نمبر (۳) روشن نورانی - **مومن** ؎ ای سوز گریہ آگے تری آب و تاب کے - پانی بھرے ہی جلوۂ آتش فشان شمع -

آتش قدم - گرم رو - تیز قدم - **ناسخ** ؎ اسقدر آتش قدم دیکھا نہین اک شہسوار - کیا عجب گر نعل ہو جائے سم توسن مین آگ -

ذوق ؎ ترا مجنون تفتہ دشت مین آتش قدم گر ہو - جہاں دے زیر پا گر خار مژگان سمندر ہو -

آتش کا پرکالہ - نمبر (۱) آگ کا ٹکڑا - انگارا - **ناسخ** ؎ - پھر بہار آئی چمن مین زخم گل آے ہوے - پھر مرے داغ جنون آتش کے پرکالے ہوے - **رشک** ؎ سوز الفت کا مزہ ای رشک اگر منظور ہی - دل جگر آتش کے پرکالے بنایا چاہیے -

نمبر (۲) شوخ و شنگ (صفات معشوق مین) **رشک** ؎ ہی یکتاے جہان ای رشک وہ آتش کا پرکالہ - رلانے مین ستانے مین جلانے مین

ناسخ ؎ دو در ہر چند وہ پرکالہ آتش ہی مگر۔ ہی تصور مین چراغ شب ہجران عاشق
نمبر (۳) شریر۔ فتنہ پرداز۔ سودا ؎ خریدی کچھ نہ جنس آکر ہم اس بازار
مین سودا۔ بغل مین لے چلے ہین دل سوا کے آتش کا پرکالہ۔
نمبر (۴) تیز طبع - ذہین - ذکی - فقرہ - یہ لڑکا تو غضب آتش کا پرکالہ ہی جا بجا
ذہین کیسے گرم شعر کہنے لگا۔ نواب مرزا شوق ؎ ہوتے آتش کے ہین
یہ پرکالے۔ تاڑ جاتے ہین تاڑنے والے -

آتشکدہ - ف - مذکر - نمبر (۱) جس مکان مین آتش پرست پوجنے
کیواسطے آگ رکہتے ہین - ناسخ ؎ چہرہ آتشکدہ ابرو تھے سو محراب حرم
گردن آگے ترے خم کا فرو دیندار کی تھی - آتش ؎ کوچۂ محبوب مین ہم
خانۂ کعبہ مین شیخ - بتکدے مین برہمن آتشکدے مین گبر ہی -
نمبر (۲) مجازاً وہ مکان جسمین بہت گرمی ہو - فقرہ - گرمیون مین یہ مکان
آتشکدہ ہو جاتا ہی -

آتشگیر - مذکر - دہپنا - ناسخ ؎ جل اٹھا باغ اسکی برق حسن کی
تاثیر سے - پہول اب گلچین اٹھاتے ہین تو آتشگیر سے - آتش ؎
نرمئ ظاہر سمجھ لے سخت گیری کی دلیل - پنبہ بھی بہر شرر ہمسر ہی آتشگیر کا
ذوق ؎ ہوا مین آکے جو کرتا ہی سرکشی شعلہ - تو چٹکیان دل آتش
مین لے ہی آتشگیر -

آتش مزاج - تیز مزاج - تندخو - غصہ ور - فقرہ - وہ بڑے آتش مزاج
ہین ان سے کون بات کرے - اور القاب معشوق مین بیشتر آتا ہی -
صبا ؎ شب کو گرم رقص ہوتا ہی جو وہ آتش مزاج - شمع سان جلتے ہین
ساری انجمن کے ہاتھ پاؤن -

نمبر (۲) خلقت ناری - جن و پری وغیرہ - ذوق ؎ اگر آتش مزاجونکو
حسد ہو خاکسارون پر - تعجب کیا کہ ابلیس لعین دشمن ہی آدم کا -

آتش موسیٰ - دیکھو آتش طور - خلیل ؎ تیرہ باطن سے نہین جلتے ہین
روشن دل کبھی - آتش موسیٰ کو آتشگیر کی حاجت نہین -

آتشناک - ف - آگ سے بہرا ہوا - آگ کیطرح سرخ - (رخسار
معشوق کی صفت مین بیشتر آتا ہی) ناسخ ؎ ہی مہر زلف اسکے روے
آتشناک پر - بوے خوش دیتا ہی دود اس شمع مین کا نور ہی - اسیر ؎
نام ہی طور اس پری کے توسن چالاک کا - ہی چراغ طور شعلہ روے
آتشناک کا -

آتش نفس - نمبر (۱) تفتہ دل - سوختہ جگر - صاحب سوز و گداز -
صاحب تاثیر - ذوق ؎ کون آتش نفس ہی ذوق چمن سے گزرا -
آج جو سرد نسیم چمنی خوب نہین - آتش ؎ داخل فردوس ہو آتش نفس
سمجھا اگر - گلشن جنت خزان ہو حوض کوثر خشک ہو - غالب ؎
ڈھونڈے ہی اس مغنی آتش نفس کو جی - جسکی صدا ہو جلوۂ برق فنا مجھے
نمبر (۲) نہایت گرم - آتش ؎ آتش نفس ہوا ہی گلزار کی ہوا سے
بجلی گری ہی غنچے جب مسکرا دیے ہین -

آتش نمرود - وہ آگ جسمین نمرود بادشاہ کفار نے حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو ڈالکر جلانا چاہا تھا مگر اللہ کی قدرت سے وہ آگ آپ پر گلزار
ہو گئی - آتش ؎ مہربان ہو دوست کچھ دشمن کا چل سکتا نہین -
آتش نمرود ہی گلزار ابراہیم کو - ناسخ ؎ آتش نمرود گلشن بنگئی تھی جسطرح
یون مجھے آتشکدہ بے یار ہی گلزار ہی -

آتشی - جسکی خلقت مین جزو نار غالب ہو- جیسے خاکی وہ ہی جسکے قالب مین جزو خاک غالب ہو- پری وجن کی صفت مین آتا ہی مثلاً کہین کہ انسان خاکی ہی پری آتشی ہی- **گلزار نسیم** ؎ بولی وہ بشر ہو تم دلاور - سر سبز ہو قوم آتشی پر-

آتشی شیشہ یا آتشی آئینہ - اہل صنعت ایک شیشہ اس ترکیب سے بناتے ہین کہ جب آفتاب کے مقابل رکھا جاتا ہی تو آفتاب کی پھیلی ہوی شعاعین سمٹ کر اُسمین ایک جگہ جمع ہو جاتی ہین اسوجہ سے اُسکی پشت پر جو چیز روئی یا کپڑے وغیرہ کے مثل ہو وہ جل جاتی ہی اور سنا گیا ہی کہ اسی قسم کے بڑے شیشے سے سلاطین حریف کے میگزین کو بھی اُڑا دیتے ہین اور باریک چیز اُس شیشے مین موٹی نظر آتی ہی- **صبا** ؎ منعکس آتشی شیشہ ہو رُدی پر جیسے - کاغذ فقرہ ظلّ ہما جلتی ہی- **عرش** ؎ عکس رخ سے جل اُٹھی ہی دھوپ مین اکثر نقاب - آتشی شیشہ مگر رخسار آتشناک ہی- **ناسخ** ؎ فکر مین سوجھے یہ مضمون روئے آتشناک کے - آتشی آئینہ زانو نظر آیا مجھے-

آتشی شیشی - ایک شیشی جسکی گردن لمبی اور تنگ ہوتی ہی اور اُسکے ذریعے سے روغن اور تیزاب کھینچتے اور جوہر اُڑاتے ہین- آگ پر بسبب مضبوطی کے خوب کام دیتی ہی اسی سبب سے اُسے آتشی شیشی کہتے ہین

آتشین - (یا و نون نسبت) آگ سا روشن- آگ کی طرح گرم آگ کی صورت سرخ- **ناسخ** ؎ تیرے روے آتشین کو دیکھتے ہی اُڑ گیا- اضطراب دل جسے سمجھے تھے وہ سیماب تھا- **آتش** ؎ آتشین نالون کی اللہ رہی گرمی شب ہجر- نرم تر موم سے فولاد کیا کرتے ہین **ولہ** ؎ نہایت تشنۂ دیدار ہین خوب اُسکو چومین گے- اگر اپنے لبون تک کوئی لعل آتشین آیا-

آتشین رخسار - دیکھو آتش رخ- **ناسخ** ؎ کیون سراپا ہی سپیدای آتشین رخسار شمع- کیا ہی تیرے عشق مین میری طرح بیمار شمع آتشین رخ بھی کہتے ہین- **غالب** ؎ صبح آیا جانب مشرق نظر- اک نگار آتشین رخ سر کھلا-

آتشباز - آتشبازی بنانے والا- **ناسخ** ؎ رتبۂ تحقیق ملتا ہی کوئی تقلید سے- کیا خلیل اللہ سے نسبت ہی آتشباز کو- **رشک** ؎ چھوڑ جائیگا ہمین وہ طفل آتشباز گر- پھلجھڑی کا کام لین گے آہ آتشبار سے

آتشبازی - مونث- انار- پھلجھڑی- مہتاب ور اُسکے امثال جو بارود اور گندہک کوئلے وغیرہ سے بنتے ہین اور اُسکو آگ لگاکر تماشا دیکھتے ہین کہ اُنمین سے رنگا رنگ شرارے اور طرح طرح کے پھول نکلتے ہین- **مصحفی** ؎ گرم ہی آہ سے ہنگامۂ آتشبازی- کونسی رات فلک تک یہ ہوائی نہ گئی- **رشک** ؎ اسی شعبان مین گلریزیان روشن ہون آہونکی- جوابکے شوق آتشبازی اُسکو ہو تماشا ہو-

آتشبازی بنانا - انار پھلجھڑی وغیرہ بنانا-

آتشبازی بننا - لازم-

آتشبازی چھوٹنا - پھلجھڑی انار وغیرہ کا آگ لگانے سے روشن

؎ صاحب بہار عجم نے اس لفظ کو لکھا ہی مگر اہل فارس کے کلام سے سند نہین دی اور مرغ آتشباز کو ایک قسم آتشبازی کی لکھکر حکیم شفائی کا یہ شعر لکھا ہی ؎ کسے بگرد غمہاے تو چون من برنمی گردد- بجنگ شعلہ آرے مرغ آتشبازی آید-

اور گلفشان ہونا - ذوق ؎ چھوٹی آتشبازی ایسی جسکی گلکاری کو دیکھ
رات کو کہتے تھے آپسمین ثریا و سُہا - صنع آتشباز پر حیرت زدہ ہوتی رہی عقل
سنگ پارس سے کہین بارود کو پیسا تھا کیا - تشبیہاً ہنسی دل لگی کی باتین
فقرہ - رات بہت گئی تھی اور اُنکے لطائف اور ظرائف کی آتشبازی چھوٹ رہی تھی
(آب حیات)

آتش بازی چھوڑنا - نمبر (۱) متعدی - فقرہ - تم بچے ہو اپنے ہاتھ سے
آتشبازی نہ چھوڑو -

نمبر (۲) تشبیہاً دولت اور مال کا فضول مصارف مین برباد کر دینا - فقرہ -
مفت کی دولت تھی دو دن آتشبازی سی چھوڑ لی اب بھیک مانگتے پھرتے ہین

آتشبازی کا دیو - ایک قسم کی آتشبازی ہی - بانس اور کاغذ کی ایک
ڈراونی صورت بنا کر اُسمین بارود وغیرہ بھرتے اور اُسکو چھوڑتے ہین اور
پھبتی کے طور پر موٹے سیہ فام ڈراونی شکل کے آدمی کو کہتے ہین -

آتشبازی کا طاؤس - بانس اور کاغذ سے مور کی شکل بنا کے
بارود وغیرہ اُسمین بھرتے ہین جو چھوٹتے وقت ناچتا ہی اور اُس سے
پھول جھڑتے ہین - سودا (تضمین) ؎ نہ بلبل ہون کہ اس گلشن مین سیر گل مجھے
بھائے - نہ طوطی ہون کہ دل میرا فضائے باغ لیجائے - مین ہون طاؤس
آتشبازی کیسی ہی بہار آئے - نہ باصحرا سرے دارم نہ باگلزار سودائے -
بہر جا میروم از خویش مے بالد تماشائے - **ناسخ** ؎ جب لگا دی آگ غم نے
رقص خوشحالی کیا - یہ دل پرداغ کیا طاؤس آتشباز ہی - اور اسی قبیل سے ہی
آتشبازی کا قلعہ کہ قلعے کی صورت بناتے ہین اور اُسمین آگ دینے سے
توپون اور بندوقون کی سی آوازین نکلتی ہین - اور اسیطرح ہاتھی کی صورت
بناتے ہین اُسکو آتشبازی کا ہاتھی[۵۷] کہتے ہین - سودا (ہاتھی کی ہجو مین)
؎ پر اُسکے دل مین اب بھی یہ غضب ہی - کہ آتشبازی کا ہاتھی وہ اب ہی

آتشک - ف - مونث - کاف اسمین نسبت کا ہی - ایک بیماری کا نام
جو بدن مین آبلے یا چٹھے ڈال دیتی ہی - جیسے بادفرنگ اور گرمی اور گرمی کی
بیماری اور نار فارسی اور آتش فارسی بھی کہتے ہین اور اسکی وجہ صاحب
بہار عجم نے یہ لکھی ہی کہ آتش فارسی وہ آگ ہی جو فارس مین زردشت نے
روشن کی تھی اور ایک مدت تک افروختہ رہی چونکہ اس مرض مین سوزش
بہت ہوتی ہی اس مناسبت سے یہ مرض آتش فارسی اور نار فارسی سے نامزد
ہوا - **جانصاحب** ؎ آتشک باد کے گھوڑے پہ ہی ان روزون سوا
لو نہین چلتی ہی معلوم ہوا گرمی ہی -

آتشک کا جھُلسا - گرمی کی بیماری کا جلا جھلسا ہوا -

آتشک کا مارا - دیکھو آتشک کا جھلسا -

آتشک کا اُڑ کے لگ جانا یا آتشک لگنا - ایک کی آتشک سے
دوسرے کو آتشک ہو جانا (چونکہ یہ مرض بھی امراض متعدیہ مین سے ہی
اسلیے ایسے مریض کے پاس اُٹھنا بیٹھنا اور اُسکے پیشاب کو سونگھنا اس مرض
کے پیدا ہونے کا باعث سمجھتے ہین)

آتشک نکلنا - آتشک کے آبلون یا چٹھون کا بدن پر نمودار ہونا -
جانصاحب ؎ مرزا کی جیسے نکلی نہین آتشک گئی - بدبات پھوٹی چار
مین یہ ہانڈی پک گئی -

آتشک ہو جانا - عارضۂ آتشک مین مبتلا ہو جانا -

[۵۷] دو ہاتھی بنائے جاتے ہین اور دونو مقابل کرکے ایک ساتھ چھوڑتے ہین تو آپسمین جنگ ہوتی ہی -

آتشک کیا - ھ - آتشکی - مذ - وہ شخص جسکو گرمی کی بیماری ہو -

آتما - س - (اسکا مادہ آتمن ہی) مونث - نمبر (۱) محبت - مادری شفقت پدری
نمبر (۲) پیٹ - معدہ - بھوک - فقرہ - ایک ٹکڑا کھایا تب آتما مین ٹھنڈک پڑی
آتما مین پڑے تو پرماتما کی سوجھے (مثل)
نمبر (۳) روح - نفس ناطقہ - دل - فقرہ - ہم کیا ہماری آتما دعائین دیگی

آتما ٹھنڈی کرنا - جی خوش کرنا - بھوکے کا پیٹ بھرنا -

آتما ٹھنڈی ہونا - لازم -

آتما ستانا - جی دکھانا -

آتما کا کوسنا - جی سے بددعا نکلنا - فقرہ - مین کیا میری آتما کوستی ہی -

آتما کلپانا - جی دُکھانا -

آتما کلپنا - دیکھو آتما کا کوسنا - فقرہ - رات بھر میری آتما کلپتی رہی

آتما کی آنچ بُری ہوتی ہی - مان باپ محبت سے مجبور ہوتے ہین اور بُری کی جگہ بیر بھی کہتے ہین -

آتما مسوسنا - مامتا اور محبت کو ضبط کرنا -

آتما مین آگ لگی ہی - نمبر (۱) بھوک لگی ہی - فقرہ - میری آتما مین آگ لگی ہی کون ایسا اَن داتا ہی جو بجھائے (صدائے فقرا)
نمبر (۲) مامتا کی آگ بھڑکی ہوئی ہی -

آتما مین پڑے تو پرماتما کی سوجھے - مثل - پیٹ کچھ بھرے تو عبادت کی طرف توجہ ہو -

آتو - ا - آتون - ت - اُستانی - یعنی جو عورت لڑکیون کو لکھنا پڑھنا سکھائے جان صاحب۵ آتو نے مار مار کے کین چوہڑیان - مطلب جو مین نے پوچھا غلط نام میم کا - ولہ۵ آتو جی شادی کرنے پہ مائل ہی فاصلہ پڑھنے کو حسن و عشق کی اُسکو کتاب و منیر۵ آتو صاحب لیے بلاتی ہین - منتظر ہین محل مین جاتی ہین - رنگین۵ دعا ہی یہ بندی کی دزات جی سے آہی جہان سے گزر جائے آتون - کہا تھا مجھے کل تجھے دونگی چھٹی - کرون کیا جواب یون کر جائے آتون -

آتی پاتی - ھ - مونث - ایک کھیل ہی - بہت سے لڑکے جمع ہو کے ایک کو کسی چیز کا پتا بتاتے ہین کہ فلان مقام سے یہ پتا لے آؤ اور خود سب چھپ جاتے ہین جب وہ لڑکا وہان سے پاتی لیکر پلٹتا ہی تو سب کو ڈہونڈتا پھرتا ہی جو ملجاتا ہی اُسکو چھو لیتا ہی - اب یہ لڑکا چور ہوجاتا ہی اور اگر چور ڈہونڈ نہین پاتا تو آخر کو سب لڑکے شور کر کے خود ہی نکلکے بھاگتے ہین اور جسکو دوڑ کر یہ چور چھو لیتا ہی وہ چور ہوجاتا ہی - سودا۵ کیونکہ وہ شوخ لکھے مجھکو کتابت جن نے کھیل بھی ضد سے مری چھوڑ دیا پاتی کا -

فصل الف ممدودہ مع تائے ہندی

آٹا - ھ - (آٹ سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین پسی ہوئی چیز ہین) مذکر آرد - فا
نمبر (۱) پسا ہوا غلہ - پیسنا - پسنا اور پسوانا کے ساتھ بولتے ہین - جیسے آٹا پیسا آٹا پسا - آٹا پسوایا -
نمبر (۲) مجازاً خشک پسی ہوئی ہر چیز - فقرہ - مین نے کہا تھا کہ دوا کو جو کوب کر لا تو نے آٹا کر دی -

---

۵ دیوان رنگین مین دیکھا گیا - ردیف نون مین یہ غزل لکھی ہی - چونکہ اُردو مین مستعمل پایا گیا اسلیے اسکی بھی مثال دیگئی -

نمبر (۳) گلجانے اور گھن جانیکی جگہہ بھی استعمال ہی - فقرہ - برسات کے دن نیچے کی سیلن اوپر کا پانی ساری کڑیان آٹا ہوگئین -

آٹا آٹا کر دینا - بہت باریک کر دینا - فقرہ - تمسے کچھ نہو گا لاؤ مین ابھی کوٹ کر آٹا آٹا کر دون -

آٹا آٹا ہو جانا - نمبر (۱) پیسجانا - سرمہ ہو جانا - فقرہ - دوا کو ذرا دہوپ مین رکہدو پھر دو رگڑو نین آٹا آٹا ہو جائیگی -

نمبر (۲) گلجانا - گھن جانا - فقرہ - تمہاری غفلت سے برسات مین سارا اسباب آٹا آٹا ہوگیا -

آٹا دال - کھانا - رزق - **میر**[ع] کسکو ہوسین کہان سے کچھ لا دین آٹا دال آٹاجو تمکو پہنچاوین -

آٹا دال اُلو بھی ہی[ع] - مثل جہان اچھائیون کے ساتھ کوئی برائی بھی ہو وہان بولتے ہین -

آٹا کر دینا - دیکھو آٹا آٹا کر دینا -

آٹا گوندہنا - آٹے مین پانی ملاکر ہاتھون سے مُکّیان لگانا -

آٹا گیلا ہونا - نمبر (۱) آٹے مین پانی زیادہ ہو جانا -

نمبر (۲) مصیبت پڑنا - جیسے مفلسی مین آٹا گیلا - اس مثل کے سوا اور کہین ایسے عنوان سے نہین دیکھا گیا کہ مصیبت سے کنایہ ہو -

آٹا مَسَلنا - جوار باجرے وغیرہ دردرے آٹے کا پانی ملاکر ہتھیلی سے رگڑ رگڑ کر ریکذیات کر لینا -

آٹا نبڑا اُلو چاٹے کُتّا[ل] - مثل - جب مالدار مفلس ہوگیا تو خوشامد کرنیوالے چلدیے -

آٹا نہین تو دلیا جب بھی ہو جائیگا - مثل - تھوڑا بہت فائدہ ہو ہی رہیگا -

آٹا ہو جانا - دیکھو آٹا آٹا ہو جانا -

آٹے دال کا بھاؤ بتا دینا - دہمکانے اور متنبہ کرنے کیجگہ کہتے ہین فقرہ - کیون سچا اب آٹے دال کا بھاؤ بتا دون یعنی گھمنڈ کی سزا دیدون

آٹے دال کا بھاؤ کھلنا - انقلاب اور دنیا کے نشیب و فراز کا حال کھلنا - فقرہ - ابھی تو بے فکری مین گزرتی ہی جب شادی ہوگی تب آٹے دال کا بھاؤ کہلے گا - **جانصاحب**[ع] دال آٹے کا سنو بھاؤ ہی اُسدم کھلتا - چاہنے والے اجی جبکہ بچھڑ جاتے ہین - اور کھلنے کی جگہ معلوم ہونا بھی کہتے ہین - فقرہ - وہ زمانہ گیا اب تمکو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہوگا -

---

ع ایک سپاہی کسی بنیے کا قرضدار تھا اور بسکہ دستی کی کوئی صورت نہ نکلتی تھی ایکدن بیٹھے بیٹھے ذہن لڑگیا اور ایک اُلو پکڑ کے اُسکو باز کی سی ٹوپی پہنائی اور ہاتھ پر بٹھا کے عمداً بنیے کی دُکان کیطرف نکلا بنیے نے جو دیکھا بلاکر پوچھا یہ کونسا جانور ہی سپاہی نے کہا باز ہی اور اُسکے اوصاف بیان کیے بنیا لوٹ ہوگیا اور بہت سے باز کی قیمت دریافت کرتا رہا باز کی جو قیمت ہوتی ہی وہی سب نے بتائی بنیا اپنی جورو سے صلاح کرکے دوسرے دن سپاہی کے دروازے پر تقاضے کو آپہنچا سپاہی نے کہا بہلا ابھی روپیہ کہان ہی باز اگر بک جائے گا تو تمہارا قرض ادا کرونگا بنیے کو تو اُس باز ہی کا لینا منظور تھا بولا اگر دیتے نہین تو باز ہی دیدو سپاہی جتنے کا قرضدار تھا اُس سے کچھ فاضل دام طلب کیے اپنا قرضہ مجرا کرکے جو فاضل نکلا بنیے نے سپاہی کو دیدیا اور باز لیکر گھر آیا جورو نے اسکی جیبہ کہا کالا پایا دیکھ اور کہنے لگی کہ یہ تو اُلو ہی نہایت ہی منحوس ہوتا ہی جاؤ ابھی پھیر آؤ بنیے نے بہت دوڑ دہوپ کی مگر سپاہی کا پتا کب ملتا ہی مجبور ہوکر جورو خاوند کی صلاح سے وہ اُلو دُکان پر رکھا گیا کہ شاید کوئی بیوقوف اسکی بھی خریداری کرلے اور اسوقت سے جو شخص دُکان پر آکر پوچھتا تھا کہ تمہاری دُکان پر کیا کیا ہی تو بنیا کہتا تھا آٹا دال اُلو بھی ہی اُسوقت سے یہ فقرہ مشہور ہوگیا -

ل بوجا کنگے کو کہتے ہین یہان کُتّے سے مراد ہی اسلیے کہ کُتّے کے اکثر کان کاٹ ڈالتے ہین یہان خوشامدیون کو کُتّے سے تشبیہ دی ہی -

آٹے دال کی فکر - روزی رزق کی فکر - معاش کا غم - (مثال) نظیر ؎ سب چھوڑو بات طوطی کی پدڑی کی لال کی - یارو کچھ اب تو فکر کرو آٹے دال کی -

آٹے کا چراغ گھر رکھوں تو چوہا کھائے باہر رکھوں تو کوا لیجائے - مثل عورتین وہان بولتی ہین جہان کسی بات مین ہر طرح اور ہر پہلو سے نقصان نظر آئے -

آٹے کا خمیر - آٹا ڈھیلا گوندھ کے نمک ڈالکر رکھدیتے ہین تین چار پہر کے بعد جو اسمین جوش کی کیفیت پیدا ہوتی ہی اُسے خمیر کہتے ہین -

آٹے کی آپا - بھولی بھالی عورت -

آٹے کے ساتھ گھن نہ پسجائے - مثل - وہان بولتے ہین جہان اعلیٰ کے ساتھ ادنیٰ کو نقصان پہنچے یا مجرم کے ساتھ بیخطا کے سزا پانے کا اندیشہ ہو - اور آٹے کی جگہ گیہون بھی بولتے ہین -

آٹے مین نمک - ذرا سا - فقرہ - اتنا نفع کھاؤ جیسے آٹے مین نمک -

آٹوٹنا - آپڑنا - آجانا - اختر شاہ اودھ ؎ اُسکے سر پر بس اک بلا ٹوٹی وہ ستارے کی طرح آٹوٹی -

آٹھ - ہ - ہشت - ف - ثمان - ع -

آٹھ آٹھ آنسو رُلانا - بہت رُلانا - رند ؎ چار دن وصل مین ہنس لینے دو آٹھ آٹھ آنسو رُلایا نہ کرو - صبا ؎ ہی کسے چشم امید ای یار تو بیدید ہی - کرنہ چار آنکھین رُلا کر آٹھ آٹھ آنسو مجھے -

آٹھ آٹھ آنسو رونا - بہت رونا - پھوٹ پھوٹ کر رونا - رشک ؎ آٹھ آٹھ آنسو روتا ہون یادگاہ مین - چار آنکھ کر کے یار نے ناچار کردیا - ناسخ ؎ روتے ہین آٹھ آٹھ آنسو ہم - ہائے آٹھون پہر جدائی مین - اور آٹھ آٹھ آنسوون سے رونا بھی کہا ہی - **قلق** ؎ آٹھ آٹھ آنسوون سے روتے ہوے - چوک کے بچپن سے ہوتے ہوئے - اختر شاہ اودھ ؎ سُنکے یہ حال جان کھوتی تھی - آٹھ آٹھ آنسوون سے روتی تھی -

آٹھ آٹھ پہر - دیکھو آٹھ پہر نمبر ا - اس محاورے مین زور دینے کے لیے ایک آٹھ زیادہ ہی - رشک ؎ یکسان ہین آٹھ آٹھ پہر میرے داغ دل - جلنے مین ایسے دیکھے نہین مشتعل چراغ -

آٹھ اُٹھارہ - پریشان - تتر بتر - فقرہ - میرا سارا مال آٹھ اٹھارہ کردیا - یہ محاورہ ہنود کا ہی خواص لکھنؤ اس جگہ بارہ باٹ اور تین تیرہ بولتے ہین -

آٹھ بار نو تیوہار (دن) - آرام طلبی اور عیش پسندی جب حد سے زیادہ ہو تو اُسوقت کہتے ہین مقصود یہ ہوتا ہی کہ اب عیش و آرام کا شوق ایسا بڑہا ہوا ہی کہ زمانہ اور وقت اسکو کفایت نہین کرتا -

آٹھ پہر - نمبر (۱) ایکدن رات - چوبیس گھنٹے - رند ؎ روز فراق آٹھ پہر سے بھی بڑھگیا - تو آج چال کون سی چلتا ہی آفتاب - نمبر (۲) ہر آن - ہر وقت ہمیشہ ناسخ ؎ ہی تصور مجھے ہر دم تری یکتائی کا مشغلہ آٹھ پہر ہی یہی تنہائی کا - مومن ؎ شاید کہین تو نے بھی اُسے خواب مین دیکھا - آنکھین تری ای بخت ہین کیون آٹھ پہر بند -

آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی - (عو) رات دن - چوبیس گھنٹے -

آٹھ پہر سُولی ہی - دن رات بلا کا سامنا ہی -

آٹھ پہر میان سے باہر رہنا - ہر وقت غصے مین بھرے ہونا -

لڑنے پر مستعد رہنا - میر نے اور الفاظ مین بھی کہا ہی - ؎ میان سے
اب تو یے آٹھ پہر رہتے ہو - گھر سے جب نکلو ہو تب خون ہی کر رہتے ہو -
اس مثل مین آٹھ پہر کی جگہ ہر دم اور ہر وقت بھی کہتے ہین اور عوام مذاق کے
طور پر آٹھ پہر پاجامے سے باہر رہنا بھی بولتے ہین -

آٹھ جُولاہے ع؎ نَو حُقّا تِس پر بھی تُھکّم تُھکّا - مثل - جہان سامان
ضرورت سے بڑھکر ہو اور پھر بھی جھگڑا باقی رہے وہان بول جاتی ہی - یہ عوام
کی زبان پر ہی فصحا کبھی استہزاءً بول جاتے ہین -

آٹھ گاؤن کا چودھری اور بارہ گاؤن کا راو اپنے کام نہ آئے تو اپنی ایسی تیسی مین جاو - مثل - مطلب یہ ہی کہ کوئی
کیسا ہی دولتمند یا امیر ہو جب اپنا کام اُس سے نہ نکلے تو امارت سے کیا فائدہ
اُسکا ہونا نہونا برابر ہی -

آٹھوان - ھ - ہشتم - ف - ثمن - ع - جیسے آٹھوان سال -
آٹھوان باب - رشک ؎ سات پردون مین بھی کرتین تجھے رسوائے جہان
آٹھوان پردہ نہ پاتین جو حیا کا آنکھین -

آٹھُون - ھ - ہر ہشت - ف - نمبر (۱) انحصار کے مقام پر بولتے ہین
فقرہ - آٹھون قلم اچھے ہین - فقرہ - وہ ایسا بھوکا تھا کہ آٹھون روٹیان
کھا گیا -
نمبر (۲) ہولی کے آٹھوین دن کو ہنود آٹھون کہتے ہین - انشا ؎ -
چھین اگر محبوب نگاہ سیج دھج جمال طرز خرام آٹھون - نہودین اُس بت کے
گر پجاری تو کیون ہو میلے کا نام آٹھون -

ع؎ مشہور ہی کہ ایک جگہ آٹھ جولاہے تھے اور نو حقے پھر بھی ایک دوسرے سے حقا لینے مین جھگڑتا تھا

آٹھون پہر - دیکھو آٹھ پہر نمبر ۲ - ناسخ ؎ دود و نہ میری آنکھون مین
کیونکر ہون پتلیان - آٹھون پہر جو تیرا تصور مین خال ہو - داغ ؎
دعا آٹھون پہر ہی ہفت اقلیم آئے قبضے مین - ترے قلعے کی ٹھہرے پنج مسکون
چار دیواری -

آٹھون کا میلا - لکھنؤ مین ہولی کے آٹھوین دن ہندؤن کا ایک
میلا ہوا کرتا ہی - وزیر ؎ زیب دیتا ہی تماشا گاہ عالم کہون جسطرف گزرے
ہر اک محو تماشا ہو گیا - غمزۂ و انداز و ناز و کبر و مہر و لطف و حُسن - سات
یہ اور ایک تم آٹھون کا میلا ہو گیا - انشا ؎ چل آٹھون کے میلے کی ذرا دید
کرین ہم -

آٹھون ع؎ کے آٹھون - دیکھو آٹھون نمبر (۱) رشک ؎ ہین گوشۂ
خاطر مین بہشت آٹھون کے آٹھون - دل سے نظر آتا نہین دنیا مین بڑا باغ -
اور آٹھ کے آٹھون بھی بولتے ہین -

آٹھون ع؎ گانٹھ کُمیت - وہ کمیت گھوڑا جسکے آٹھون جوڑ مضبوط ہون
مجازاً شریر - حرامزادہ - عیبون کا پتلا - اُردو مین کمیت کا میم بہ تشدید بھی
اس محاورے مین زبانون پر ہی -

آٹھوین للعہ؎ - مہینے کی آٹھوین تاریخ - مثلاً آج آٹھوین ہی پرسون دسوین
(بیائے معروف)

ع؎ یہ لغت زبان بتانیکے لیے اسجگہ لکھدیا ہی ورنہ آٹھون کے آٹھون کی کوئی تخصیص نہین ہی شش اسکے اکثر اعداد
کو اسی ترکیب سے بولتے ہین جیسے دونون کے دونون تینون کے تینون - البتہ بعض عدد کے ساتھ نہین بولتے ہین
جیسے سترون کے سترون نوے کے نودن - بلکہ یہان نوے کے نوے ستر کے ستر کہتے ہین -
عہ؎ گھوڑے کی مضبوطی چار دن ٹخنون اور چار دن گھٹنون سے سمجھی جاتی ہی اور کمیت گھوڑا مضبوط زیادہ
ہوتا ہی - اسلیے اسکے معنی مضبوط اور چالاک کے ہو گئے ہین -
للعہ؎ آٹھوین مطلقاً ہشتم کا ترجمہ ہی مگر جب فقط آٹھوین بولینگے تو آٹھوین تاریخ ہی مراد ہوگی اور جب کسی اور چیز کا
شمار بتائین گے تو اُسکا ذکر کرین گے مثلاً آٹھوین کتاب ہی آٹھوین فصل ہی -

کوجاون گا - اوراسی ترکیب سے مہینے کی ہر تاریخ کو بولتے ہین -

آٹھوین ساتوین - یہان دن کا لفظ مقدر ہی یعنی آٹھوین ساتوین دن (بیائے مجہول) کبھی کبھی - گاہے گاہے - فقرہ - وہ آٹھوین ساتوین ادہر بھی آجاتے ہین اورون کے ساتھ بھی بولتے ہین - اوراسیطرح دوسرے تیسرے - چوتھے پانچوین وغیرہ اکثر مستعمل ہین -

فصل الف ممدودہ مع ثائے مثلثہ

آثار[عہ] ع - مذکر - جمع اثر - منتہی الارب مین ہی "اثار جز وسنت وبقیہ چیزے و نشان ونشان قدم" - اورصراح مین ہی "نشانہاے زخم" اورغیاث مین اسقدر زیادہ ہی "افعال واثر ہاے طبیعت مثلاً اثر آتش سوختن واثر آب کردن" استعمالات جودیکھے گئے تومقامات مختلف مین مختلف تعبیرین مناسب نظر آئین جنکا محصل اسی معنی نشان وعلامت کیطرف رجوع کرتا ہی اسقدر فرق ہی کہ کہین علامت ظاہری مراد ہوتی ہی جسکی تعبیر صورت ووضع وشکل سے مناسب نظر آتی ہی اورکہین علامت معنوی مراد ہوتی ہی جسکی تعبیر تاثیر وخواص ونتائج واطوار وافعال سے مناسب معلوم ہوتی ہی لہذا ذیل کے نمبرون مین یہ نازک فرق ظاہر کیے جاتے ہین -

نمبر (۱) نشان - نقوش - فقرہ - اُن شہسوارون کے گھوڑونکی ٹاپون کے آثار ابتک اُس سرزمین پر پائے جاتے ہین -

نمبر (۲) صورتین - وضعین - اطوار - علامتین - ڈہنگ - لچھن - صبا ؎ جلوہ ہی ہراک رنگ مین ای یار تمہارا - اک نورہی کیا مختلف آثار تمہارا - (اوضاع)

بحر ؎ آشفتہ طبیعت کے آثار نہین چھپتے - آزار محبت کے بیمار نہین چھپتے - (اطوار)

وزیر ؎ چھپ چلے ہین خط شبرنگ سے رخسار صبح - دن ہی کم شام کے آثار عیان سارے ہین - (علامات) قلق ؎ گوکہ سامان خاکساری ہین - پرسب آثار شہر یاری ہین - (علامات) فقرہ - اب تمہارے پٹنے کے آثار معلوم ہوتے ہین - (لچھن) فقرہ - اس لڑکے کے آثار تواچھے ہین آگے خدا جانے - (چلن ڈہنگ)

نمبر (۳)[عہ] تاثیرین - مومن ؎ بس بس آہنگ عاشقی ممدوح کہ ہی متصل عرش معلی سے نزول آثار - (تاثیرون کا)

نمبر (۴) اقوال وافعال اصحاب کرام علیہم السلام اورکبھی احادیث کو بھی آثار کہتے ہین -

نمبر (۵) نیو - بنیاد - فقرہ - دن اچھا ہی آج آثار ڈالدو کل سے دیوار اُٹھانا - آتش ؎ رتبہ کہتے ہین ترے ابروے خمدار بلند - طاق کعبے ہین یہ طاق خوش آثار بلند -

نمبر (۶) دیوار کی چوڑائی جسے عرض کہتے ہین - فقرہ جس دیوار کا گز بھر آثار ہو اُسکی مضبوطی کی کیا بات ہی -

فائدہ - سیر (وزن) کے معنی مین جولوگ اسکو فارسی جانتے ہین اوریک آثار دو آثار لکھتے ہین یہ تحقیق کے خلاف ہی -

آثار[لہ] اچھے یا بُرے ہونا - رند ؎ درد اُٹھتا ہی جگر مین کبھی اُڑ کتا ہی کچھ یہ اچھے نہین آثار خدا خیر کرے - اچھے کی جگہ خوب - عمدہ - اورنیک اور بُرے کی جگہ بد اور خراب بھی مستعمل ہی -

---

عہ آثار بمعنی علامات قدمانے بطور واحد بھی استعمال کیا ہی ؎ مخاطب سکو ہی کرتے ہین ارباب سخن سودا - کہ جبین کچھ بھی عقل وہوش کا آثار ہو پیدا معروف ؎ تیری یاد لب جان بخش نے جان بخشی کی - ورنہ جینے کا ہمارے کوئی آثار نہ تھا اب مترک ہی -

عہ ان معنی مین اثر زبانون پر ہی آثار نہین ہے -

لہ یہان آثار کے معنی اطوار علامتین - ڈہنگ - لچھن -

آثار باقی ہونا - نشان رہجانا - **غافل** ؎ گریۂ مجنون کے ہین آثار باقی آج تک ساوس کے قطرون سے کچھ دامان صحرا نم نہین -

آثار بندہجانا - علامتین ظاہر ہوجانا - **کیف** ؎ رات کیا ہجر مین آئی کہ قیامت آئی - زندگی تلخ ہوئی موت کے آثار بندہے -

آثار پاسے جانا - علامتین نظر آنا - **قلق** ؎ غش کی صورت تو یہ نہین زنہار - پائے جاتے ہین سکتے کے آثار -

آثار پڑنا - نیوپڑنا - بنیاد قایم ہونا - فقرہ - مکان کے آثار پڑ گئے ہین اب تعمیر شروع ہوگی

آثار چھاجانا علامات کا بکثرت ظاہر ہونا - **نواب مرزا شوق** ؎ جسم تھرا کے رہگیا اکبار - چھا گئے سارے موت کے آثار -

آثار دکھائی دینا یا نظر آنا[ع] - **رشک** ؎ دبایا مجھکو آخر گر کے دیوار محبت نے دکھائی دیتے تھے اُسکے بُرے آثار پہلے سے - **آتش** ؎ آنکھ پھیری تو نے جس سے دم فنا اُسکا ہوا - مُردے کے آثار (علامات) زندو نین نظر آنے لگے -

آثار دِکھلانا - متعدی - **ناسخ** ؎ وصل کی شب ہوچکی اندھیری - شام سے دکھلاتی ہی آثار صبح -

آثار ڈالنا - نیو رکھنا - بنیاد ڈالنا - مثال کے لیے دیکھو آثار نمبر ۵

آثار رکھنا - دیکھو آثار ڈالنا - فقرہ - آثار رکھکے چھوڑ دو برسات بعد مکان بنوالینا اور آثار رکھوانا بھی مستعمل ہی - فقرہ - برسات نکلگئی اب دیوارون کے آثار رکھوانا چاہیئے -

آثار شریف - نمبر (۱) اولیا کی نشانیان - انبیا کے تبرک مثل موے مبارک وجبۂ شریف وغیرہ -

نمبر (۲) دہلی مین ایک مکان کا نام ہی جہان تبرکات رکھے تھے - فقرہ - اب جامع مسجد تک آ گئے ہو تو چلو آثار شریف مین فاتحہ پڑہتے چلین -

آثار ظاہر ہونا - **آتش** ؎ پہلکر چمن مین پختہ کرو میوہاے خام - ظاہر ہین رُخ سے آپکے آثار آفتاب - **ذوق** ؎ فلک کے رنگ سے ظاہر ہی ماتمی آثار - خوش اپنا کیونکہ ہو اس نیلگون حصار مین دل - ظاہر کی جگہ عیان - نمودار اور پیدا بھی کہتے ہین - **آتش** ؎ آثار عشق آنکھون سے ہونے لگے عیان - بیداری کی ترقی ہوئی خواب کم ہوا - **غافل** ؎ بہار خطِ خوبان سے ہین آثار خزان پیدا - عبث تو شیفتہ ہی اسقدر اُس خط باطل کا -

آثار قیامت - قیامت یا قرب قیامت کی نشانیان - **کیف** ؎ ایک اک بت مین ہین آثار قیامت اے مسیح - آکے بام کعبتہ اللہ سے مرا بتخانہ دیکھ - **داغ** ؎ قیامت کے آثار ہین صبح ہجر - نہ جاناتھا یہ دن دکھائیگی رات اور بجاے قیامت حشر اور محشر بھی کہا گیا ہی - **غافل** ؎ روز ہجر ایمین تو سارے حشر کے آثار ہین - کیون زمین پھٹتی نہین شق آسمان ہوتا نہین اوران سب مقامات مین قیامت اور حشر مجاز ہی -

آثَم - ع - گنہگار - عاصی - عجز و انکسار سے اپنی نسبت استعمال کرتے ہین -

فصل الف ممدودہ مع جیم عربی

آج - ھ - اَدیہ - س - (ادیہ مشتق ہی اِدَم سے) امروز - ف - نمبر (۱) موجودہ دن - **رشک** ؎ قوتِ فردا کا رنج کیون کھائین - آج جسنے دیا ہی کل دیگا -

---

ع ؎ ڈہنگ - لچھن - علامتین - اطوار -

نمبر(۲) اسوقت - اسدم - بحر ؎ جسم لاغر نظر نہین آتا - مرگ سے بھی مجھے
حجاب ہی آج - ناسخ ؎ بال سلجھاتا ہی وہ دست حنائی سے جو آج -
پنجۂ مرجان دلا اُن گیسوؤن کا شانہ ہی -

نمبر(۳) اندنون - فی زمانہ - آتش ؎ وہ گرم رو بادیہ عشق وجنون ہون آج
جلتا ہی چراغ آج مرے نقش قدم سے -

نمبر(۴) حین حیات - جیتے جی - کیف ؎ دربار آج گہی تراز ورشور پر -
آئیگا کل کوئی نہ پس مرگ گور پر - آتش ؎ ٹاٹ بھی ملنے کا مرقد پہ نہین
کل بہر فرش - خوش نہو گو آج بندہ صاحب قالین ہوا -

آج آئے کل چلے - جملہ - جانے کی جلدی ظاہر کرنے کو بولا جاتا ہی -
کہ ذرا ٹھہرے اور چلدیئے - بحر ؎ مہمانسرائے دہر مین کیا فکر بود و باش -
ہم تم غریب لوگ ہین آج آئے کل چلے -

آج اُسکا دور ہی تو کل اُسکا زمانہ ہی - یعنی زمانہ ہمیشہ کسی سے
موافق نہین رہتا آج ایک سے موافق ہی تو کل دوسرے سے - بحر ؎
شکوہ نہ کر ازل سے یہی کارخانہ ہی - آج اسکا دور ہی تو کل اُسکا زمانہ ہی - اور
دونون جگہ زمانہ یا دونون جگہ دور بھی بولتے ہین -

آج برسکے پھر نہ برسونگا - جب پانی بہت زور شور سے دیر تک برسے
تو یہ جملہ پانی کی طرف سے کہا جاتا ہی - اور جس دن ہوا زیادہ چلے تو اُسکے واسطے
بھی بولتے ہین کہ ہوا کہتی ہی آج چلکے پھر نہ چلونگی -

آجتک پڑے ہینگ ہگ رہے ہین - مثل - اُس مقام پر بولتے
ہین جب اپنے کیے کو کوئی بھگت رہا ہو اپنے کیے کی سزا پا رہا ہو - اور
آجتک کی جگہ ابتک بھی بولتے ہین - چونکہ اس مثل مین کریہ الفاظ بھی ہین

اسیلئے فصحا اسکے استعمال سے بچتے ہین -

آج تو چوٹ ہی - زیبایش اور آرایش کی تعریف مین کہتے ہین بحر ؎
اللہ اللہ بنکیتی پہ کمر باندھی ہی - آج تو چوٹ ہی صاحب نے تپنچا باندھا -

آج زبان کھُلی ہی کل بند ہی - یعنی زندگی کا کیا بھروسا ہی ابھی بھلے
چنگے بیٹھے باتین کر رہے تھے ابھی چل بسے - سودا ؎ راست ہی ٹک
بولیو اُنکی ہی سوگند ہی - آج کھُلی ہی زبان کل کے تئین بند ہی -

آج سے کل نزدیک ہی - یعنی موجودہ دن سے آنیوالا دن قریب ہی
اسیلئے کہ ہر آن یہ موجودہ زمانہ بعید ہوجا سکا اور آیندہ زمانہ نزدیک -
اسکا استعمال اُسجگہ ہی جہان کوئی آیندہ زمانے کو دور سمجھکر اچھے کام مین
غفلت اور تساہل کرتا ہی -

آجکا دن - نمبر(۱) موجودہ دن -
نمبر(۲) گزشتہ دن - یعنی جو دن گزر کر موجودہ رات آئی ہو - فقرہ - آجکا
دن تو پہاڑ ہو گیا تھا خدا خدا کرکے شام ہوئی ہی -

آج کا کام آج ہی کرنا چاہیے - جو کام آج کرنیکا ہی اُسے کر ہی لینا
چاہیے ناصر ؎ دیکھ کل پر نچھوڑ ای نادان - آج کا کام آج ہی کرلے -

آج کا کام کل پر ٹالنا - کام مین کاہلی کرنا - ٹالنا -

آج کا کام کل پر رکھنا یا اُٹھا رکھنا - جو کام آج کرنے کا ہو اُسکو
دوسرے دن پر حوالہ کرنا - ناسخ ؎ کوئی دن فرصت جسے ملجائے سمجھے
مغتنم - رہگیا بس جس نے رکھا کام کل پر آج کا -

آج کدہر آنکلے - شکایتاً اُسوقت بولتے ہین جب کوئی باوجود قریب
رہنے کے مدت کے بعد ملاقات کو آئے -

آج کدہر بھول پڑے - دیکھو آج کدہر آنکلے - ہلال ؔ میں اس
آنیکے تصدق میں اس آنیکے نثار؎ تھا کدہر چاند حضور آج کدہر بھول پڑے
ظفر ؎ روز گھر غیر کے جانا ترا معمول پڑا - یان جو آنکلا ہی تو آج کدہر بھول پڑا

آج کدہر سے چاند نکلا — دیکھو آج کدہر آنکلے - انشا ؎ -
یہان جو تشریف آپ لائے کدہر سے یہ آج چاند نکلا - کہ ماہ کنعان بھی جسکے
آگے جو خوب سوچا تو ماند نکلا - نکہت ؔ دنکو جو آیا گھر مین مرے وہ سر سے
پانک سار چاند — گردون سے خورشید پکارا آج کدہر سے نکلا چاند -
اور کدہر کا چاند نکلا اور آج کدہر چاند نکلا بھی کہا ہی جرأت ؔ رخ جو پردے
سے مرے رشک قمر کا نکلا - نہین معلوم کہ یہ چاند کدہر کا نکلا - مصحفی ؎
مرے گھر مین آیا وہ رشک قمر - الٰہی کدہر آج نکلا ہی چاند - اور نسیم لکھنوی نے
گلزار نسیم مین چاند کی جگہ خورشید بھی کہا ہی ؎ طالع سے کسے تھی ایسی
امید - نکلا ہی کدہر سے آج خورشید -

آج کریگا کل پائیگا - یعنی زندگی مین جو کام برا بھلا کریگا اُسکی جزا سزا
قیامت کے دن پائیگا - دردمند ؔ (رباعی) جو کوئی کسیکو یار کلپائیگا - یہ یاد
رہے وہ بھی نہ کل پائیگا - اس دار مکافات مین سن اے غافل - جو آج
کریگا تو وہ کل پائیگا -

آج کسکا مُنھ دیکھا ہی - یہ محاورہ وہان بولتے ہین کہ کوئی امر مکروہ
پیش آئے اور دن بھر بُری باتون کا سامنا رہے خصوصاً اتفاق سے
جب فاقہ ہو - مراد یہ ہوتی ہی کہ کس منحوس او رکمبخت کا مُنھ صبح کو دیکھا ہی - ذوق
؎ جس جگہ بیٹھے ہین بادیدۂ نم اُٹھے ہین - آج کس شخص کا مُنھ دیکھ کے ہم
اُٹھے ہین - فقرہ - آج صبح صبح کسکا مُنھ دیکھا تھا کہ دن پریشانیون ہی مین
گزرا - اور آج صبح کو کس منحوس یا کنجوس کا نام لیا تھا بھی کہتے ہین - آتش ؎
وہ بوسہ یار دیتا تھا جو دن کو رات پر ٹالا - لیا تھا صبح مین نے نام کس کنجوس انسان کا

آجکل - نمبر (۱) اندنون - فی زمانا - ؎ بھیک مانگین جو ملازم تو
عجب کیا ای بحر - آجکل باب عطا بند ہی دربار و مین - آتش ؎ سوز دل و جگر کی شدت
پھر آجکل ہی - پھر پہلوؤنکے تکئے مشعل بنا دیے ہین -
نمبر (۲) بہت جلد - ناسخ ؎ گرہی ہین ترے ابرو کے اشارے قاتل
آجکل چلتی ہی تلوار ترے کوچے مین - ؎ آتش خدا نے چاہا تو کرتے ہین
آجکل ہندوستان سے جانب بیت الحرام کوچ -
نمبر (۳) حیلہ حوالہ - ٹال ٹول جرأت ؔ وعدہ خلاف آگے ملیگا بھی تو کبھی
کب تک سنا کرین تری ہر بار آجکل - میر ؎ ملنے کی رات داخل ایام کیا نہین
برسون ہوئے کہان تئین ای یار آجکل -

آج اُسکا زمانہ ہی - کسیکے عروج اور ذی اختیار ہونیکی جگہ بولتے ہین
یعنی اندنون زمانہ اُس سے بہت موافق ہی جو چاہتا ہی وہی ہوتا ہی -
اور اُسکا کی کوئی تخصیص نہین ہی ہمارا تمہارا زید کا عمرو کا سب کے ساتھ
مستعمل ہی - بحر ؎ آجکل محتسبون کا ہی زمانہ ساقی - مین بھی ہون جو ذرہ
سرشار ہی کیا ہوتا ہی -

آجکل تمھارے نام کمان چڑہتی ہی - مثل - کسیکی ترقی دولت
اور منصب کے دور مین بولتے ہین اور تمھارے کی جگہ کل ضمیرون کے ساتھ
مستعمل ہی -

آجکل سے - تھوڑے زمانے سے - اب سے - ناسخ ؎ اپنا کچھ آجکل سے

؎ اصل مین یہان نالون ہی مگر فصحا نادم ہی بولتے ہین

نہین کفر زاہدا - مثل شرر ازل سے ہین سنگ صنم کے ساتھ - آتش ؎

آجکل سے سلسلہ مہر و محبت کا نہین - عالم ارواح مین میرے ترے یارانہ تھا

آجکل کرنا یا کرتے رہنا - ٹالنا - حیلہ حوالہ کرنا - فقرہ - وہ تقاضا کرتے ہین

مین آجکل کر رہا ہون - نکہت ؎ وائے قسمت جن پہ ہم مرتے رہے -

آجکل آرے بلے کرتے رہے -

آجکل ہین - عنقریب - اسی زمانے مین بہت جلد - مومن ؎

باد بہار مین ہی کچھ اور عطر ریزی - تم آجکل مین شاید سوے چمن گئے ہو -

ظفر ؎ جو ہمنشین ہے اُنکے یہی تو محفل سے - ہماری ہوتی ہے موقوف

آجکل مین نشست - اور اسی معنی مین آج ہی کل مین بھی مستعمل ہے - رند ؎ ق

کتنا سمجھایا سمجھتا نہین تو او ظالم - دل بیتاب بھی ہے جو ستاتا تیرا -

ڈالتا ہون کسی جلاد کے پالے تجکو - آج ہی کل مین لگاتا ہون ٹھکانا تیرا -

آجکل ہونا - ٹال ٹول ہونا - حیلہ حوالہ ہونا - ناسخ ؎ کہنا پیامبر کہ

یہان تو ہے آجکل - حالت دہان تباہ ہے بیتاب وصل کی - اور آجکل ہوتی رہنا

اور ہوا کرنا بھی مستعمل ہے -

آج کو - نمبر (۱) آجکے دن - فقرہ - آج کو تنخواہون کمی کی ہے کل کو موقوف

کر دینگے - سودا ؎ ضاحک نے تب کہا یون تمنے زبان نکالی - بدلے آج کو

کہا ہے کل دو گے مجکو گالی -

نمبر (۲) اس زمانے مین - بحر ؎ خدا کے فضل سے تم پر وہ رنگ روغن ہے

بدن پر آج کو ہوتے جو تل بسیں جاتے -

نمبر (۳) حین حیات - ناسخ ؎ ق آج کو اے مہ جبینو شغل ہے تمکو بھی -

چہرہ ہی اور آئنہ ہی زلف ہی اور شانہ ہی - جاے آئینہ ہی کل آئینہ زانو جلد اور عوض شانے کے

ٹکڑے استخوان شانہ ہی -

آج کے آج اور آجکے سو برس مین - یہ جملہ عورتین وہان بولتی ہین

جہان یہ کہنا منظور ہوتا ہی کہ جو بات ہونیوالی ہے وہ ہو کے رہیگی - آج نہو تو

برسون مین ہو مگر ہو گی ضرور -

آج کیا جاتی دنیا دیکھی - جب کوئی دوست مدت کے بعد ملنے آے

یا التفات کرے تو یہ مثل کہتے ہین - اسیر ؎ نبض بیمار جو اے رشک مسیحا

دیکھی - آج کیا آپنے جاتی ہوئی دینا دیکھی -

آجکے بنیے کل کے سیٹھ - یہ مثل اسجگہ بولتے ہین جہان یہ کہنا

مقصود ہوتا ہی کہ زمانے کا انقلاب ہوتا ہی رہتا ہی جو کل امیر تھا آج فقیر ہی جو

آج غریب ہی ممکن ہی کہ کل امیر ہو جاے -

آجکے تھپے آج ہی نہین جلتے [1] - یہ مثل اسجگہ بولتے ہین جہان

یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ جس کام مین تدریج ضرور ہی وہ فوراً نہین ہو سکتا آہستہ

ہی آہستہ ہوگا اسیکے قریب قریب فارسی مین یہ مثل ہی کہ آمدی کہ پیر شدی

آجکے دن - نمبر (۱) موجودہ دن - الماس ؎ کوئی کمبخت ہمارا نہین

ایسا دلسوز - کہ ملا دیوے کسی ساتھ ہمین آجکے روز -

نمبر (۲) موجودہ زمانے مین - رند ؎ بندگی کرتا غلامونکی طرح سے تیری

آجکے دن نہوا یوسف کنعان جیتا -

آجکی رات - امشب - ت - نمبر (۱) موجود رات - صبا ؎

یاد گیسو مین ہوے اشک وان آجکی رات - بنگئی صاف پئے چشم دہان آجکی رات

؎ اس مین اگرچہ کو زائد ہی مگر داخل زبان ہی فصاحت کے خلاف نہین -

[1] یعنی گیلے اُپلے نہین جلتے ہین -

آتش ؎ نظر آتا ہی مجھے اپنا سفر آجکی رات - نبض چل لینے کی دیتی ہی خبر آجکی رات -

نمبر(۲) موجودہ دن کے بعد آنیوالی رات - **نوازش** ؎ صبح ہی سے جو نکھرتے ہین سنورتے ہین حضور - یہ تو فرمایئے جاناہی کہان آجکی رات -

نمبر (۳) گزری ہوئی رات - فقرہ - آج کی رات جس تڑپ مین گزری دل ہی جانتا ہی -

آج گئے کل آئے - جملہ - جلد واپس آنیکے مقام پر بولا جاتا ہی **بحر** ؎ حج کو جاؤ کہ زیارت کو تردد کیا ہی - زندگی شرط ہی بحر آج گئے کل آئے -

آج موئے کل دوسرا دن - مثل - بے ثباتی حیات اور ناپائداری عمر کے بیان مین بولتے ہین - **میر** ؎ یہی بلائین سر پر ہین تو آج موئے کل دوسرا دن - یاری ہوئی بیماری ہوئی دردلتی ہوئی تنہائی ہوئی - موئے کی جگہ مرے زیادہ مستعمل ہی - فقرہ - ہمارا کیا ہی قبر مین پاؤن لٹکائے بیٹھے ہین آج مرے کل دوسرا دن -

فائدہ - قدما کی زبان پر - موئے اور مرے برابر تھا اور متاخرین نے اس زبان کو ریختی زبان ہونکی وجہ سے ریختہ مین ترک کیا - اور موا کو صرف مرا کی جگہہ جائز رکھا اسلیے کہ اسمین ذم کا پہلو ہی جو لوگ اس راز سے ناواقف تھے اُنھون نے مرے کی جگہہ بھی موئے کہنا شروع کیا حالانکہ اس سے احتراز کی کوئی وجہ نہین ہی -

آج مین کل تو - اسکا استعمال دو جگہہ ہی ایک تو موت کی نسبت کہتے ہین کہ مرنا برحق ہی کوئی آج مُوا کوئی کل - دوسرے انقلاب زمانہ کے مثال مین کہتے ہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ ہمپر کیا ہنستے ہو جو حال آج ہمارا ہی وہ کل تمہارا ہی زمانہ یکسان نہین رہتا اور اسجگہہ یون بھی کہتے ہین آج ہمارے لیے ہی کل تمہارے لیے -

آج مین نہین یا وہ نہین - کمال غصے اور عداوت کی جگہہ اس جملے کا استعمال کرتے ہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ آج یا اپنی جان دیدونگا یا اُسکی جان لے لونگا -

آج مین ہون اور وہ ہی - کسی پر بہت غصہ ظاہر کرنیکے وقت کہتے ہین کہ آج مین ہون اور وہ ہی یعنی کوئی دقیقہ داروگیر اور مواخذے کا اُٹھا نہ رکھون گا -

آج نصیبون سے ہاتھ لگے ہو - قسمت کی خوبی سے یا اتفاق سے ملاقات ہوئی ہی - **کامل** ؎ اگرچہ تم نہین ملتے ہو ہم غریبون سے - پر آج ہاتھ لگے ہو مرے نصیبون سے - **نکہت** ؎ کل تک نہین چھوڑونگا لگا یا جو گلے سے تم آج نصیبون سے مرے ہاتھ لگے ہو -

آج نہین کل - اُسجگہہ کہتے ہین جہان کوئی امر ناگزیر ہونیوالا ہو کہ آج نہین کل ہوگا مگر ہوگا ضرور -

آج ہی سو کل نہین - مثل - یعنی روز بروز ابتری ہی زمانہ بُرا آتا جاتا ہی **اسیر** ؎ انقلاب دہر ظاہر ہی عیان تغیر حال - آج جو ہی کل نہ تھا جو آج ہی وہ کل نہین -

آجھانکنا - کبھی کبھی آنکلنا - **مومن** ؎ آجھانک تو بھی تو کہین بیدید کب سے نکلتی - بیٹھے ہوئے مین روزن دیوار در سے باندھکر - فقرہ - تم تو مہینون صورت نہین دکھاتے کبھی تو آجھانکا کرو.

فصل الف ممدودہ مع جیم فارسی

آچا - ت - باپ دادا - نانا - (لغوی معنی) اصطلاحاً پُرانا نوکر - بوڑہی ذی عزت خادمہ - **رنگین** ؎ نیند آتی نہین کمبخت دوانی آچا - اپنی بیتی کوئی کہہ آج کہانی آچا - اور لکھنؤ مین اُس بوڑہے خواجہ سرا کو کہتے ہین جو نوعمر خواجہ سراؤنکو ادب قاعدے سکھانیکے لیے افسر کیا جائے -

آچڑہنا - نمبر (۱) چڑہ بیٹھنا - **انشا** ؎ تاک جتنے تھے یہ ہوئے مبہوت - جسطرح آچڑہے کسی پر بھوت -

نمبر (۲) سما جانا - بھر جانا - **انشا** ؎ خون عاشق آچڑہا آنکھونمین اُس قاتل کی آہ - کر سکے یون ورنہ کب انشا خمار بنگ سُرخ -

آچُکنا - آجانا - پہنچ جانا - **ناسخ** ؎ وصل کی شب دربہ گرآتا ہی یار - آچکی ہوگی پسِ دیوار صبح - **ذوق** ؎ آنا بلا سے اُسکا قیامت سے کم نہین - مرتے ہین انتظار مین اگر وہ آچکے -

آچلنا - آنیکے قریب ہونا - فقرہ - اب زخم اندمال پر آچلے ہین -

آچھپنا - اگر پوشیدہ ہونا - چھپ جانا - **مومن** ؎ آفت جان ہی کوئی پردہ نشین - کہ مرے دلمین آچھپا ہی عشق - **انشا** ؎ خم زلف یار مین ڈہونڈہے یہین آچھپا ہو مگر کہین - تپش و تحیر و بیخودی سے تو کچھ ملا نہ سراغ دل -

فصل الف ممدودہ مع خائے معجمہ

آخ - کھنکھارنے کی آواز اور آخ تھو کھنکھار کر تھوکنے کی آواز - یہ دونون تحقیق کی راہ سے الف مقصورہ مین قائم کرنے کے لغت ہین اسلیے کہ اَخ تھو ظاہر اَخ و تفو سے ماخوذ ہی جو فارسی مین انہین معنی مین مستعمل ہی اور انشا نے بھی الف مقصورہ ہی سے کہا ہی ؎ گول پگڑی نیلی لُنگی مونچھ مُنڈی تنگ ریش - پھر وہ رومال وروہ اَخ تھو ناسدانی آپ کی -

مگر یہان اس ضرورت سے قائم کیا ہی کہ بعض کتابون مین الف ممدودہ کے ساتھ لکھا ہی اور جو لوگ ان لغات کو الف ممدودہ سے صحیح جانتے ہین وہ فصل الف ممدودہ مین ان لغات کو ڈہونڈکر فروگذاشت کا خیال نکرین بلکہ اُن کو اسکی صحت ہوجائے اور الف مقصورہ مین دیکھین - وہین اسکے صلات وغیرہ بھی لکھے گئے ہین -

آخۃ - وہ چارپایہ جسکے بیضے نکالے یا نکالے گئے ہون یہ لفظ ان معنون مین الف مقصورہ سے فارسی ہی (دیکھو برہان قاطع و برہان جامع وبہار عجم وغیرہ) اور رنگین نے بھی فرسنامے مین اختہ بروزن تختہ کہا ہی - ؏ بظاہر جتنے ہین اختہ کے آثار - گر یہان اسوجہ سے بحث کی گئی کہ ناواقف تحقیق اگر فصل الف ممدودہ مین ڈہونڈہے تو واقف ہوکر فصل الف مقصورہ کیطرف رجوع کرے وہین اسکے صلات اور مرکبات وغیرہ سب لکھین گے -

آخِر - ع - (اسکا مادہ اخر ہی - پیچھے ہٹنا) ضد اول - نمبر (۱) پچھلا - **ناسخ** ؎ مری آتش زبانی ہی خراب اس دور آخر مین - کیا اس شمع کو بزم حبابمین صبح دم پیدا -

نمبر (۲) انتہا - حد - انجام - **ظفر** ؎ ہر کام کے آخر پہ نظر پہلے ہی پہنچی عقل اپنی جدہر پہنچی اُدہر پہلے ہی پہنچی - **بحر** ؎ صفات سرمدی سے کم نہین احوال عاشق کا - وہ مطلب لکھ رہا ہون جسکا آخر ہی نہ اول ہی -

نمبر (۳)[1] تمام - **ظفر** ؎ نہین ہونیکی آخر شرح اپنی تیرہ بختی کی -

[1] جب ذی روح کی نسبت اسکا استعمال ہوگا تو وہان مرجانے سے کنایہ ہوگا -

سیہ گر یک قلم کاغذ کے لاکھون بند ہو وینگے ؎ سحر اب کہان وہ ولولہ وہ جوش وہ اُمنگ - آخر ہوا شباب ہوی انتہائے عیش - ناسخ ؎ - یا رسولِ عربی جلد کرو میری مدد - ورنہ آخر یہ غلام آپ کی تاخیر مین ہی -

نمبر (۴) قریب ختم - اسیر ؎ اک روز ہوا مین در پہ حاضر - تھی شام قریب دن تھا آخر -

نمبر (۵) انجام کار - پچھلے درجے - آتش ؎ کھالیا داغ فراق یار نے آخر مجھے - ہو نہ غافل مُلک پر عامل کو سلطان چھوڑکر - ذوق ؎ دیکھا آخر نہ کہ پھوڑے کیطرح پھوٹ بہے - ہم بھرے بیٹھے تھے کیون آپ نے چھیڑا ہمکو - ناسخ ؎ عشق کردیتا ہی سلطان و گدا کا ایک رنگ - کوہکن کیطرح خون آخر کیا پرویز کا - حسن کلام کیواسطے زائد بھی آتا ہی - غالب ؎ کچھ تو جاڑے مین چاہیئے آخر - تا نہ دے باد زمہریر آزار - قلق ؎ بولی واللہ رحم کی جا ہی - یہ بھی آخر خدا کا بندا ہی - اور آخَر بفتح خاے معجمہ دیگر کے معنی مین ہی جیسا کہ اکثر کہتے ہین - یہ "امر آخَر ہی" یعنی دوسری بات ہی - اسجگہ بکسر خاے معجمہ بولنا غلط ہی -

آخرِ آخر - نمبر (۱) (بلا اضافت آخر اولین) آخر کار - انجام کو - ؎ - ابتدا مین عشقبازی سہل سمجھے تھے ہوس - آخر آخر جان کا اسمین ضرر ہونے لگا - رند ؎ اول اول دل بھلائیان کین - آخر آخر بہت بری کی -

نمبر (۲) (باضافتِ آخر اول) سب سے پچھلا - منتہی - اسیر ؎ رفتہ رفتہ غیر نے اُس گھر مین پائی جاے صدر - آخر آخر مقدم پر مقدم ہوگیا -

آخر اپنی ذات پر گیا - جب کسی نیچ قوم سے کوی خراب کام ہوتا ہی تو کہتے ہین کہ آخر اپنی ذات پر گیا اور ذات کی جگہ اصالت بھی کہتے ہین -

آخرالامر - انجام کار - آخر کو - قلق ؎ آخرالامر بعد صد دقت - نکلی صورت گری کی یہ صورت -

آخرُ الدَّواءُ الکَّی - مثل - جہان تنگ آکے بناچاری کسی دفع ضرر کیواسطے (آخری دوا داغ دینا ہی) کوئی سخت تدبیر کرنی ہوتی ہی وہان ذی علم اور اہل استعداد بولتے ہین -

آخر بین - ف - انجام پر نظر رکھنے والا - تسلیم ؎ ایکدم کی زندگی پر کسقدر بھولا حباب - واے محرومی کہ حاصل چشم آخر بین نہین -

آخر زمانہ - نمبر (۱) قرب قیامت - فقرہ - آخر زمانے مین گناہون کی کثرت ہوگی -

نمبر (۲) عہد پیری - چل چلاؤ کا وقت - زوال کے دن - فقرہ - تمام عمر تو اُنکی عیش مین گزری آخر زمانے مین یہ ٹھوکرین کھانا قسمت مین تھا - فقرہ - عالمگیر کے آخر زمانہ سلطنت مین مرہٹون نے سر اُٹھایا تھا -

آخرش - آخر کو - انجام کار - چونکہ شین اس لفظ مین زائد ہی اسلیے محققین لکھنؤ کو اسکی صحت مین کلام ہی اور مستند شعراے لکھنؤ کے کلام مین نہین ملا مگر اسوجہ سے کہ قدما و متاخرین شعراے دہلی کے کلام مین بکثرت[ع] پایا گیا - اُردو مین اسکے غلط ہونیکی راے نہین دیجاسکتی - ذوق ؎ ہوتی ہی جمع زر سے پریشانی آخرش - دِرہم کی شکل صورت دَرہم سے کم نہین - ولہ ؎ ندتون دل اور پیکان دونون سینے مین رہے آخرش دل بہ گیا خون ہوکے پیکان ہی رہا - ظفر ؎ کہدو غنچے سے نہ بھولے مشت زر پر باغ مین - آخرش جانا ہی یان سے ہاتھ بالکل جھاڑ کے - سودا ؎ بڑہ بڑہ کے آخرش وہ لگے تو بین داغنے - اُس پیلے پر جہان سے

ع؎ چونکہ لکھنؤ او دلی کا اختلاف تھا اسلیے شعر زیادہ دیے گئے -

جزائر کی ہووے مار - سوز ؎ چار دن تاقم و سنجاب بچھایا تو کیا - آخرش جان مری تودۂ خاکستر ہی - جرأت ؎ بس چلا کچھ نہ مرا اُس بت عیار سے آہ - آخرش لے ہی گیا دلکو وہ عیاری سے - انشا ؎ آخرش ہو کے جوان پھر تو کسے بھاوے گا - چند روز اور ہی مہمان یہ گالی دینا -

آخر فنا آخر فنا - یہ فقرہ - دنیا کی بے ثباتی بیان کرنے کے وقت بولا جاتا ہی - سحر ؎ گو جیئے لاکھوں برس آخر فنا آخر فنا - کیا کرین مرجائین عمر خضر اگر ملتی نہین -

آخر کار - (باضافت آخر) دیکھو آخر الامر - آتش ؎ آخر کار تہ خاک ہی مسکن سبکا - اہل دولت کو بلند آج مکان کرنے دو - مومن ؎ وے باس طلب سے آخر کار - ہوے مستفسر مطلب وہ ناچار - زبانون پر بلا اضافت زیادہ ہی -

آخر کر دینا - مار ڈالنا - ادھ موا کر دینا - ناسخ ؎ ہی چشم انتظار مین جاے نگاہ جان - آخر ہمین کریگی یہ تاخیر یار کی - رشک ؎ کر کے آخر حال عاشق پر نظر کرتے نہین - ہم نہ پھلتے روز اول وہ اگر کرتے نہین -

نمبر (۲) ختم کرنا - فقرہ - تمنے تو باتون ہی مین رات آخر کر دی -

آخر کو - آخر الامر - انجام کار - ذوق ؎ آخر کو فیض بیعت دست سبو سے آج - پیر مغان کے مین بھی مریدون مین ملگیا - آتش ؎ درد دل سے اسقدر کاہیدہ مین غمگین ہوا - جسم زار آخر کو تار بستر و بالین ہوا -

آخر مرو گے - روپیہ جوڑ جوڑ کیا کرو گے - ناصحانہ بخیل کی نسبت کہتے ہین -

آخر ہونا - نمبر (۱) ختم ہونا - پورا ہونا - ناسخ ؎ کردن نالے ہوئی آخر شب وصل - طلوع صبح ہی وقت اذان ہی - آتش ؎ منزل ہین گور کی مین مسافر پہنچ چکون - آخر ہو قصہ راہ کا ہووے تمام کوچ -

نمبر (۲) قریب ختم ہونا - فقرہ - اب بات آخر ہی گجر بجا چاہتا ہی -

نمبر (۳) مرجانا - رشک ؎ یہ نئی صورت کا لایا رگ تیرا نا چنا - محو رقص آخر ہوے ای بت دم آغاز رقص -

آخری - آخر کیطرف منسوب - پچھلا - اخیر کا - ناسخ ؎ شجاعت مین کرم مین عدل مین صورت مین سیرت مین - امام آخری ہی مثل اپنے جد امجد کا - آتش ؎ مر بھی دیکھیے شاید گور پر وہ شوخ آوے - یہ بھی آخری اپنی قسمت آزمائی ہی -

آخری بہار - اخیر موسم - اخیر رُت - فقرہ - آخری بہار ہی بلا رگا لو - ؎ دیکھ لو آخری بہار ای تجر - ابھی پھولون مین رنگ و بو ہی وہی -

نمبر (۲) ہر چیز کے حسن و رونق کا زوال - فقرہ - جوانی کا اُتار ہی آخری بہار ہی -

آخری پوشاک - وہ پچھلا لباس جسکے بعد پھر دوسرا لباس نصیب نہو - کفن - ناسخ ؎ گو بدلتا ہی لباس اپنا تو دنیا کتنی بار - گل کے اُترے گی جو تیری آخری پوشاک ہی - میرزا دولاجاہ عاشق ؎ اس سے پہناتے ہین جامہ طفل کو شکل کفن - روز اول سے ہو خوگر آخری پوشاک کا -

آخری چار شنبہ - صفر کے مہینے کا آخری بدھ - مشہور ہی کہ حضرت

؎ لکھنؤ مین بعض جگہ اس دن گھڑے یا لوٹے مین ایک پیسا اور ذرا سا پانی ڈالتے اور ہر شخص کے سر سے اوچھالکر پھینک دیتے ہین گھڑا لوٹ جاتا ہی اور پیسا مہترانی لے لیتی ہی اسی سے جب کسیکے یہان برتن بہت ٹوٹتے ہین تو کہتے ہین آج تو تمنے آخری چار شنبہ کر دیا -

پیغمبر آخرالزمان صلعم نے اس دن غسل صحت فرمایا تھا اسلیے اسدن کو مبارک جانکر خوشی مناتے ہین - مگر یہ روایت صحت کو نہین پہنچتی -

آخری دَوْر - نمبر (۱) آخر زمانہ - (کسی نامور کا) فقرہ - آصف الدولہ کے آخری دور مین سلطنت کا زوال شروع ہو گیا تھا -

نمبر (۲) خاتمہ دورۂ شراب - مسرور ؎ دیکھ پچھتائے گا زاہد نہ تقدس مین کی لے - آخری دور ہی کیا یاد کرے گا پی لے -

آخری دِیدار - نمبر (۱) وقت نزع کا دیدار - فقرہ - اُنکا بُرا حال ہی چلکے آخری دیدار کرلو - صبا ؎ وہ بت نہین ہی اور آنکھو نمین جان آئی ہی خدا دکھائے تو دیدار آخری ہو جائے -

آخری صُحبَت - مجلس اخیر - فقرہ - ایکے اور شریک ہو جاؤ یہ آخری صحبت ہی اور اسیطرح آخری محفل آخری مجلس وغیرہ بھی بولتے ہین -

آخری مُلاقات - وہ ملاقات جسکے بعد پھر ملنے کا اتفاق نہو - فقرہ - دور کا سفر ہے زندگی کا کیا اعتبار خدا جانے یہی آخری ملاقات ہو - مومن ؎ وہ ملاقات آخری ہی ہی - کیسی دلداریان مری ہی ہی

آخِرِین - ف - (یا اور نون نسبت کیواسطے) دیکھو آخری - ناسخ ؎ اول خیل آئمہ ثانی آل عبا - مقتدائے اولین و آخرین پیدا ہوا - مومن ؎ نہ تاب تپش ہو تو آرام آئے - دم آخرین فکر انجام آئے -

آخِری وَقت یا آخِر وَقت - نزع کا وقت - موت کے قریب کا زمانہ رند ؎ نزع مین تھا یں تمھین مُنھ سے اُلٹنا تھا نقاب - آخری وقت تو دیدار دکھاتے جاتے - ؎ عمر ساری تو کٹی عشق بتا ن مین مومن - آخری وقت مین کیا خاک مسلمان ہونگے - کیف ؎ خدا کریم ہی پڑھ لین گے کلمہ آخر وقت - ابھی سے چاہیئے فکر مآل کیا ہمکو - آتش ؎ وقت آخر عشق پنہان یار پر ظاہر ہوا - نزع مین عیسی نے پہچانا مرے آزار کو - اور آخرین دم بھی کہا گیا ہی - مومن ؎ ہوئی خجالت سے نفرت افزون گلے کیے خوب آخرین دم - وہ کاش اکدم ٹھہر کے آتے کہ میرے لب پر بھی دم نہوتا -

آخِرَت - ع - مونث - عقبے - وہ عالم جہان مرنے کے بعد اعمال بد و نیک کی جزا سزا اور حساب کتاب ہوگا - آتش ؎ دونون جہانکے کام کا رکھا نہ عشق نے - دنیا و آخرت سے کیا بے خبر مجھے - ؎ بیفائدہ ہی کیف کو سودائے آخرت - عقبے نہین ہی عالم اسباب کیطرح

آخِرَت بِگاڑنا - بُرے اعمال بُرے کام کرنا - فقرہ - باپ کی نافرمانی کرکے کیون اپنی آخرت بگاڑتے ہو -

آخرت بِگڑنا - لازم -

آخرت بنانا - اچھے کام اچھے اعمال کرنا - فقرہ - دنیا خراب کی تو کی اپنی آخرت تو بنالی -

آخرت بَننا - لازم - ناصر ؎ رات دن غافل کیا کر نیک کام - اس سے تیری آخرت بنجائیگی -

آخرت سنوارنا - آخرت بنانا - نوازش ؎ ای میرے گنہ کی تر ساری تو نے مری آخرت سنواری -

آخرت سَنورنا - لازم -

آخرت کا بَھلا - عقبے کی اچھائی - فقرہ - ہمکو یہ فکر ہی کہ آخرت کا بھلا ہو جائے -

آخرت کا سودا - خیرات حسنات جس سے اُس عالم مین نفع ہو-

آخرت کی خیر - عقبے کی بھلائی - فقرہ - خدا آخرت کی خیر کرے -

آخرت کی کمائی - نیک کام - نیک اعمال -

آخُور - ھ - (واو مجہول کے ساتھ) نکمّا - خراب - ناکارہ - فقرہ - ہنسنے خربزے منگوائے تھے تم خدا جانے کیا آخور اُٹھا لائے ہو - ظفر ؎ جو ہو گئے ہین آشناؤن کی لطافت سے - لگائین مُنھ وہ کیا دنیا کو یہ آخورِ دنیا ہی

فائدہ - ظاہرا یہ لفظ آخور سے ماخوذ ہی جو فارسی مین واوِ معدولہ کے ساتھ دواب کے دانے گھاس کی جگہ اور اُس گھاس کے معنو مین ہی جو گھوڑون کے کھانے سے بچ رہتی ہی اور نکال کے پھینکدیجاتی ہی -

آخور کی بھرتی - نکمّی یا خراب چیز کی زیادتی - فقرہ - غزل مین صرف چار ہی شعر اچھے ہین باقی آخور کی بھرتی ہی -

آخُون - ھ - مذکر - معلّم - میان جی - صحیح لفظ فارسی مین آخوند ہی اس سے اُردو مین آخون ہو گیا - جانصاحب ؎ یہ نہین پڑھنے کی اس آتو سے فتنہ انگیز - اسے آخون مین کوئی جلاد کرو - انشا ؎ خال پشت چشم پر اپنے وہ طفل انگشت رکھ - پوچھے ہی آخون جی یہ صاد ہی یا ضاد ہی - معروف ؎ آخون جی الف ہی کہون گا ہزار بار - کسواسطے کہ ہی یہ قدِ یار کی شبیہ اور غایت تعظیم سے آخون جی صاحب بھی بولتے ہین - انشا ؎ بھلا آخون جی صاحب کو آنے دو کہون گا مین - کہ ای حضرت سلامت آپ سنئیے یہ حقیقت ہی - ولہ ؎ لکھدو آخون جی صاحب کوئی ایسا تعویذ کہ مرے مُنھ سے لگے اُسکے گلے کا تعویذ -

آخُونزادہ - استادزادہ -

فصل الف ممدودہ مع دال مہملہ

آداب - ع - جمع ادب - نمبر (۱) حفظ مراتب - رشک ؎ بیٹھنے اُٹھنے نہین دیتا ہمین آداب یار - سجدے رکھتی ہی محبت کی شریعت کی نماز - ظفر ؎ ہنسنے جوان بتون مین ہی دیکھا وہ زاہدو - کہہ سکتے ہم نہین کہ ہی آداب سے بعید -

اور کبھی صرف مراتب کے معنو مین بھی کہتے ہین - ذوق ؎ کوچہ یار مین جاؤن گا تو مثل خورشید - پاس آداب سے مین سر ہی کے بل جاؤن گا - ؎ ہوا ہی کیا کچھ اہل بیت پر سودا نہ دم مارا - خدا بن کون ہی آگاہ آداب محمد کا -

نمبر (۲) دستور - قاعدے - جیسے آداب دربار - آداب مجلس - قلق ؎ جھک کے آداب سے کیا مجرا - آنکھین قدمو نپہ مل کے کہنے لگا -

نمبر (۳) سلیقہ - تمیز - سودا ؎ کیونکر ہو باغ جانا اُس میرزا منش کا - وان سرو مین نہین ہی آداب کورنش کا - اب ان معنو مین مستعمل نہین ہی -

نمبر (۴) تہذیب اخلاق - جیسے آداب کھانا - شہیدی ؎ اسی دو سطر مین ہی ختم کتاب آداب - لب خاموش مرے طرفہ بیان رکھتے ہین

نمبر (۵ ع) تعظیم سے سلام - گلزار نسیم ؎ آداب اک کر کے حسب دستور - ٹھہرا دہ تو بادشاہ دستور - سمجھا کہ حسین آدمی ہی - کیا جانے کہ خود بکاولی ہی -

نمبر (۶) تعظیمی کلمے جو عنوان خطوط مین القاب کے بعد لکھے جاتے ہین - رشک ؎ لکھکے اُس بت کو خدا لکھتا ہون اپنی بندگی - اور کیا مکتوب مین

ع ؎ ہندوستان مین سلام علیک کی جگہ سلام تعظیمی کے لیے یہ لفظ بھی ہی -

القاب ہو آداب ہو۔

آداب بجالانا۔ نمبر (۱) عجز و انکسار سے سلام کرنا اسیرؔ ع دیکھا جو مجھے تو سر اُٹھایا۔ آداب بجا مین جھک کے لایا۔ کئی جگہ اسکا استعمال ہوتا ہی شکریہ ادا کرنے اور احسان ماننے کی جگہ۔ فقرہ۔ شب کو آم مرحمت ہوئے تھے آداب بجالاتا ہون۔ طنز کی جگہ۔ فقرہ۔ آپ نے تو مجھے خوب نوکر رکھوا دیا آداب بجالاتا ہون۔ رخصت ہونیکے وقت۔ فقرہ۔ اب آداب بجالاتا ہون پھر حاضر ہون گا۔ قائل ہوجانے کی جگہ دو صورتون سے اسکا استعمال ہوتا ہی۔ ایک یہ صورت ہی کہ قائل کردینے والا معقول کے شرمندہ کرنیکو کہتا ہی "آداب بجالاتا ہون" دوسرے اُسجگہ کہ مثلاً شرط کرنے والا کہے "آپ یہ کام کرلین تو مین آداب بجالاؤن" ان مقامونمین محل شرط کے سوا فقط آداب بھی کہتے ہین یعنی بجالاتا ہون اور عرض کرتا ہون کو حذف کرتے ہین۔

نمبر (۲) دستور اور قاعدے ادا کرنا۔ فقرہ۔ مرزا صاحب آداب دربار بہت اچھی طرح بجالاے۔

آداب شاہی۔ بادشاہون کو سلام اور اُن سے گفتگو کرنے کے طریقے حاضری دربار کے قاعدے۔

آداب عرض کرنا۔ دیکھو آداب بجالانا نمبر ۱۔ قلقؔ ع خود یہ کہتے ہوئے توڑتے ہین۔ کہدے آداب عرض کرتے ہین۔

آداب عرض ہی۔ نمبر (۱) تعظیمی سلام ادا کرنے کا ایک جملہ۔

نمبر (۲) جب کوئی کسی کام کے کرلینے کا دعوے کرے اور وہ اُس سے نہو سکے تو بطریق الزام طنزاً کہتے ہین آداب عرض ہی۔

آداب کرنا۔ ادب سے سلام کرنا۔ گلزار نسیمؔ ع آداب کیا ادب سے ٹھہرا ہیبت زدہ دور سے ٹھہرا۔ اب یہ استعمال فصحا کے خلاف ہی۔

آداب محفل۔ محفل مین نشست و برخاست کے طریقے۔ مجلس مین بات چیت کے قاعدے۔ بحرؔ ع آج تک آداب محفل سے رہی بیگانہ شمع۔ سر کو کٹواتی ہی رکھکر پاؤن گستاخانہ شمع۔ اور آداب صحبت بھی بولتے ہین۔ فقرہ۔ مرید کو پہلے آداب صحبت سے آگاہ ہونا چاہیئے۔

آداب و القاب۔ خط کے عنوان مین مکتوب الیہ کے مرتبے کے موافق کلمات و فقرات۔ فقرہ۔ کیا ہوشمندی ہی کہ قبلۂ ارباب ہوش کو خط لکھتا ہون نہ القاب آداب نہ بندگی (عود ہندی)

آداب و تسلیمات۔ نہایت ادب سے سلام کی جگہہ یہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہین اور کورنش اور مجرا بھی آداب کے ساتھ ملاکر کہتے ہین اور بغیر واو عطف کے بھی مستعمل ہی۔ جیسے آداب تسلیمات۔ یا کورنش مجرا۔

آداب ہی۔ نمبر (۱) دیکھو آداب عرض ہی۔

نمبر (۲) جس جگہہ یہ کہنا ہوتا ہی کہ درگزرے۔ باز آئے قطع نظر کی۔ وہان بھی ان کلمات کا استعمال کرتے ہین۔ رشکؔ ع اول تحریر وصف یار نے آخر کیا۔ لکھ چکے مکتوب اس القاب کو آداب ہی۔

آدبانا۔ دبوچ لینا۔ فقرہ۔ ایک مرض سے چھوٹے تو دوسرے مرض نے آدبایا۔ فقرہ۔ چھتری سے اُٹھتے ہی کبوتر کو بہری نے آدبایا۔

آدلدر کاندھے چڑہ بیٹھ (نحوست)۔ مثل۔ کاہل کی نسبت کہتے ہین کہ یہ تو وہ مثل ہی کہ آدلدر کاندھے چڑہ بیٹھ۔ یعنی خود دلدر کو بلاتا ہی اسلیے کہ کاہلی ادبار و نحوست کی نشانی ہی۔

آدمؑ - ع - (اس لفظ کے اشتقاق مین کئی طرح کے اختلاف ہین اہل عربیت مین بعض کہتے ہین کہ یہ اُدمت سے مشتق ہی جسکے معنی گندم گونی ہین اور بعض کہتے ہین کہ اَدمت سے ماخوذ ہی جسکے معنی سزاوار امامت ہین - بعض کا قول ہی کہ ادیم سے بنا ہی جسکے معنی روے زمین ہین اور ایک احتمال یہ بھی ہی کہ اسکی اصل آدُمن ہو آد کے معنی پہلا اور مُن منش کا مخفف جسکے معنی آدمی ہین چونکہ حضرت آدم ابو البشر اور فرد اول و افراد الناس ہین اسیلیے اُنکو آدُمن کہنا بیجا نہین اور آدمن سے متغیر ہوکر آدم ہوگیا مگر مولف کے نزدیک لفظ آدم کو عربی اور عجمی مادے سے چھوڑکر سنسکرت سے ماخوذ کرنا ٹھیک نہین نہایت کار یہ کہ عربی اور عجمی اور سنسکرت تینون زبانون کا توافق اتفاقی ہی اور حُسن عقلی کے اعتبار سے اسکا اشتقاق ادیم سے ترجیح رکہتا ہی اسواسطے کہ وجود مسعود حضرت کا ادیم الارض یعنی روے زمین سے ہوا ہی) ابو البشر۔

نمبر (۱) وہ نبیؑ جنسے انسان کی نسل شروع ہوئی - غالب ؎ نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہین لیکن - بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے -

نمبر (۲) بنی آدم انسان - ذوق ؎ پرے جاکر نئی دنیا سے بھی گرڈھونڈ دنیا مین - تو خالی خاک آدم سے نہ چپّا بھر زمین نکلے - میر ؎ درپئے خون میر کے نہ ہو - ہو ہی جاتا ہی جرم آدم سے -

نمبر (۳) ظث متصف بہ صفات انسانی - ناسخ ؎ جانور ہی جسکو عشق کاکل پرخم نہین - جو نہ آجاے فریب یار مین آدم نہین - میر ؎ اس بتکدے مین معنی کا کس سے کرین سوال - آدم نہین ہی صورت آدم بہت ہی یان اس مقام پر بول چال مین آدمی ہی ہی -

نمبر (۴) خدمتگار - قاصد - میر (مخمس کا بند) ؎ قصہ کوتاہ بعد چندین ماہ - میری اُس پر جو چڑہگئی تنخواہ - جانے آدم لگاگہ و بیگاہ - یہ تو مغرور بے تہ و گمراہ - مفتری کاذب سفیہ و ضلال - اب ان معنونمین بجاے آدم آدمی ہی مستعمل ہی -

نمبر (۵) کسی فن یا کسی بات کا موجد (حضرت ابو البشر سے تشبیہ دیکر)

ع۵ جب خلاق عالم کو حضرت آدمؑ کا پیدا کرنا منظور ہوا تو حضرت عزرائیل سے نرم - سخت - سرخ - سفید اور سیاہ رنگ کی مٹی پردۂ زمین سے منگوائی (اسیوجہ سے بنی آدم مختلف رنگ اور مختلف طبائع کے پیدا ہوتے ہین) اور اُس سے حضرت آدمؑ کی شکل بنا کے (جس شکل کی اولاد آدم ہی) اُسمین جان ڈالی اور تخت عزت و کرامت پر بٹھلا کے فرشتونکو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو سب فرشتون نے حکم کی تعمیل کی مگر عزازیل نے عذر کیا کہ مین آدم سے بہتر او افضل ہون اس نافرمانی سے اُسکی صورت بدل دی گئی اور شیطان لقب ہوا - اسکے بعد فرشتے حضرت آدم کو لباس بہشتی پہنا کر جنت مین لیگئے وہان حالت خواب مین آپکے پہلوے چپ سے حضرت حوا پیدا کی گئین اور اللہ تعالے نے دونونکا باہم نکاح کردیا اور ارشاد ہوا کہ تم دونون بہشت مین رہا کرو اور سب میوے کہانا مگر (ایک درخت کیطرف اشارہ کرکے) اس درخت کے پاس بھی نہ جانا (وہ درخت کیا تھا اسمین علما کا اختلاف ہی مشہور گیہون کا درخت ہی اور بعض کہتے ہین کہ انگور کا درخت تھا مگر ابن قتیبہ نے کتاب المعارف مین علم خیر و شر کا درخت لکھا ہی کچھ عجب نہین ہی کہ جسے شجرۃ العلم تجویز کیا ہی وہ درخت گندم یا شجر تاک ہو کیونکہ علم منجملہ معقولات ہی اور معقولات کا عالم مثال مین کسی نہ کسی شکل پر پایا جانا اہل تحقیق کے نزدیک ثابت ہی) چنانچہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام اسیطرح بہشت مین رہتے تھے آخر ایکدن ابلیس کے فریب مین آکر درخت ممنوعہ کا میوہ کھایا اور اس لغزش پر بہشت سے پردۂ زمین پر پھینکے گئے - آدمؑ کوہ سراندیپ پر گرے اور حوّا جدے مین دریا کے کنارے - حضرت آدمؑ تین سو برس تک گریہ زاری اور توبہ استغفار مین مشغول رہے جب غفور الرحیم نے اپنے کمال عنایت سے توبہ قبول فرمائی تب حضرت جبرئیل نے آکر مژدۂ عفو سنایا - بعد اسکے حضرت آدم کو حکم ہوا کہ کعبہ بنائین آپنے جبرئیل کی تعلیم اور ملائکہ کی مدد سے کعبے کی بنیاد رکھی اور حجر اسود کو کہ اپنے ساتھ بہشت سے لائے تھے کعبے مین ایکطرف نصب کیا پھر جبرئیل نے آپکو مناسک حج و طواف تعلیم کیے اس اثنا مین حضرت حوّا بھی آپکو ڈہونڈتے ڈہونڈتے وہان پہنچین دونون صاحبون نے زمین پر قیام کیا اور حضرت جبرئیل کچھ روٹیان گیہون اور لکڑیان لائے اور کھیتی وغیرہ سکھائی اب دونون صاحب بلکر حسب حکم بسر کرنے لگے - حضرت آدمؑ نے نو سو تیس برس کی عمر مین اور بقول بعض ہزار برس کی عمر مین انتقال فرمایا واللہ اعلم بالصواب -

فقرہ - ولی ہنی نوع شعرا کا آدم ہے -

آدم با آدم مے رسد - مثل - بہار عجم مین ہے کہ فارسی مین اُسجگہ بولتے ہین جب کوئی مفلس ہو کر مالدار کے پاس جاے اور وہ اُسپر مہربانی کرے تو مفلس یہ مثل استعمال کرتا ہے - مطلب یہ کہ شاید کل مین مقدور والا ہو جاون اور تم میرے پاس حاجت لیکر آؤ مولف کہتا ہے کہ صاحب بہار عجم نے یہ معنی لکھکر سند مین شفیع اثر کا یہ شعر دیا ہے - ؎ شعر رنگین را بہر نا قابلے دیگر مخوان - ثبت کن در دل اثر آدم با آدم میرسد - اس شعر سے محل استعمال جو صاحب بہار عجم نے لکھا ہے پیدا نہین - اور اُردو مین وہان اس مثل کا استعمال ہے جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہے کہ آدمی آدمی ہی سے رجوع کرتا ہے - آدمی کا کام آدمی ہی سے نکلتا ہے - اور آدم با آدم میرسد کوہ بکوہ نمیرسد بھی فارسی مین مثل ہے جو خال خال اُردو مین بھی مستعمل ہے اور محل استعمال ایک ہی ہے -

آدم بے سایہ - کنایہ ہے ذات پاک سرور عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے - علامہ سخاوی نے مقاصد حسنہ مین لکھا ہے کہ "یہ حدیث مشہور ہے مگر تحقیق کو نہین پہنچی" - شعرا کے کلام مین جو اسکا استعمال ہے تو اس اعتبار سے کہ حضرت کی ذات پاک بے مثال تھی اور سایہ شخص کا مماثل ہوتا ہے معہذا شعر شاعری مین شہرت پر مدار استعمال ہے -

آدم ثانی[ع] - حضرت نوح علیہ السلام -

آدم خاکی - حضرت ابو البشر - آتش ؎ ظہور آدم خاکی سے یہ ہمکو یقین آیا - تماشا انجمن کا دیکھنے خلوت نشین آیا - نصیر ؎ معنی نفخت فیہ کو کیا استاد ازل سے ہان سمجھا - یہ آدم خاکی بول اُٹھا تو اور نہین مین اور نہین -

نمبر (۲) انسان - بحر ؎ بام فلک پر آدم خاکی کو لے اُڑا - آیا کبھی جو ران تلے بادپاے عیش -

فائدہ - چونکہ خاک کا جزو انسان مین غالب ہے اسلیے آدم کے ساتھ یہ صفت مستعمل ہوتی ہے -

آدم خوار - وہ جنگلی یا وحشی آدمی جو انسان کو کھا جاتے ہین -

آدم را گندم بہشت بساز د[ع] - یہ مثل وہان بولتے ہین جہان کوئی نعمت کی قدر نہ کرے اور اسوجہ سے وہ نعمت اُس سے چھین لیجاے -

آدم زاد یا آدمی زاد - آدم کی اولاد - انسان - ناسخ ؎ شرم سے رکھتے ہین پوشیدہ پریزاد آپ کو - جیسے آشوب جہان ہے حسن آدم زاد کا - آتش ؎ بلاے جان ہین پتلے خاک کے بیداد کرتے ہین - پری کو بند شیشے مین یہ آدم زاد کرتے ہین - رند ؎ آدمی زاد تو کیا چیز ہے ای غیرت حور - دل لگائین ترے ہوتے نہ پریزاد سے ہم - گلزار نسیم ؎ وہ تینون تھے قوم کے پریزاد - چوتھا ائین یہ آدمی زاد - اور آدمی زادہ بھی شعرا نے کہا ہے مگر بول چال مین نہین ہے - ناسخ ؎ جیتے جی کیون نہوی دید میسر مجکو - آدمی زادہ وہ محبوب ہے کچھ حور نہین - قلق ؎

ع ؎ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے وقت مین ایک عالم غرق طوفان ہوا تھا اور کشتی جو حضرت نے بنائی تھی اُسپر ایک ایک جوڑا ہر ذی روح کا ساتھ لیلیا تھا کہ انہین سے آگے نسل چلی اس مناسبت سے آپکو آدم ثانی کہتے ہین -

ع ؎ اس مثل کا شان نزول یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت مین گیہون کھانیکی ممانعت تھی اور اُسیکا استعمال بہشت کی نعمتون سے حرمان کا باعث ہوا -

جیسے لائی ہی آدمی زادہ - ایسی کچھ ہو گئی ہی دلدادہ -

آدم شناس - اچھے برے آدمی کا پہچاننے والا - فقرہ - مین آدمی نہین ہون آدم شناس ہون (عود ہندی)

آدم کوہی یا صحرائی (صفت) - پہاڑی یا جنگلی آدمی - وحشی آدمی - میر ؎ نسبت کیا لوگون سے ہمکو شہری ہین دیوانے ہم - ہی فرہاد اک آدمی کوہی مجنون اک صحرائی ہی -

آدم کی اولاد - بنی آدم - انسان - رند ؎ حاکم عادل ہی دیگا ہمکو املاک پدر - جائین گے جنت مین آدم کی اگر اولاد ہین -

آدم گری یا آدمی گری (مؤنث) - مونث - اخلاق و مروت وغیرہ صفات انسانی - بحر ؎ جو بن نکالکر وہ پری بنگیا تو کیا - پیدا مزاج مین تو نہ آدم گری ہوی - میر ؎ شب رفتہ مین اُسکے در پر گیا - سگ یار آدم گری کر گیا - ولہ ؎ شب سنکے شور میرا کچھ کی نہ بد دماغی - اسکی گلی کے سگ نے کیا آدمی گری کی -

آدمی - انسان - ناسخ ؎ یہ آدمی ہی کہ برسون جمال رہتا ہی - وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہی - ؎ کہتے ہین ذوق آج جہان سے گزر گیا - کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے -

نمبر (۲) انسانی اخلاق اور صفات سے موصوف - رند ؎ ہین بہائم بصورت انسان - آدمی اٹھگئے زمانے سے - ظفر ؎ آدمی کہتے ہین جنکو کم ہین دنیا مین وہ لوگ - یون تو سب اولاد آدم سے یہ بستی ہی بھری -

نمبر (۳) نوکر - چاکر - قاصد - نواب مرزا شوق ؎ اتنے مین آدمی نے دی یہ خبر - اک سواری کھڑی ہی ڈیوڑھی پر - ذوق ؎ بلا سے آپ آئین پر آدمی اُن کا - تسلی آکے مجھے وقت اضطراب تو دے - وزیر ؎ اگر زمین کی پوچھی فلک کی اُسنے کہی - یہ اُنکا آدمی اچھا فرشتہ خو آیا -

اور لشکری لوگون مین (نیچ قوم) جورو خاوند اور آشنا کو کہتی ہی اور خاوند جورو اور آشنا کو - فقرہ - ہمارا آدمی نوکری پر گیا ہی - فقرہ - جمعدار جی شہر کو جاتے ہو تو ہمارے آدمی کے لیے ایک چُنری لیتے آؤ -

آدمی آدمی انتر کوئی ہیرا کوئی کنکر - مثل - سب آدمی یکسان نہین ہوتے کوئی اچھا ہوتا ہی کوئی بُرا -

آدمی اپنے مطلب کے لیے پہاڑ کے پتھر ڈھوتا ہی - یہ مثل وہان بولتے ہین جہان یہ کہنا ہوتا ہی کہ آدمی اپنی غرض اور نفع کے لیے کونسی مصیبت نہین جھیلتا - کیا کچھ نہین کرتا ہی -

آدمی اپنے مطلب مین اندھا ہوتا ہی - مثل - آدمی کو اپنا مطلب حاصل کرنے مین برے بھلے کی تمیز نہین ہوتی چاہتا ہی کہ کچھ ہی ہو مگر مطلب حاصل ہو جاے -

آدمی اناج کا کیڑا ہی - مثل - انسان کی زندگی کا مدار کھانے پر ہی -

آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت - مثل - یہ اُس محل پر بولتے ہین جب کوئی نالائق ذی اقتدار و صاحب اختیار ہو جاتا ہی -

آدمی بنانا - نمبر (۱) آدمی کا عدم سے وجود مین لانا - مومن ؎ والشکر بعطائہ البریہ - جسنے ہمین آدمی بنایا - سحر ؎ یار کہتا ہی کہ منظور خدا وصل نہین - آدمی تجھکو بنایا ہی پریزاد نہین -

نمبر (۲) مہذب اور لائق بنانا - آدمیت کے صفات سکھانا - مومن

(رباعی) ؎ احسان کیا اگر ستایا تونے - قصے سے بناہ کے چھڑایا تونے - کرنے لگے پھر وہی سمجھکی باتین - بارے ہمین آدمی بنایا تونے -

نمبر (۳) آدمی کی شکل مین لانا - گلزار نسیم ؎ دن بھر تو وہ فاختہ پڑھاتی - شب کو اُسے آدمی بناتی -

نمبر (۴)[ف] آدمی کا پیکر بنانا - فقرہ - کل پتنگ باز نے ایک ناگن بنائی تھی آج ایک آدمی بنایا ہی -

آدمی بننا - لازم - نمبر (۱) فقرہ - آدمی اسلیے بنا ہی کہ اپنے خالق کو پہچانے

نمبر (۲) رند ؎ آپ ہی ہوجاتا ہی تمیز نیک و بد کا فہم - آدمی بنجاتا ہی انسان کو انسان دیکھکر - معروف ؎ یہ آدمی جو ہی اسکا ہی تن بدن مٹی - جو جا ہتا ہی بنے آدمی تو بن مٹی -

نمبر (۳) گلزار نسیم ؎ دیو آدمی بن کے بن مین آئے - آتے جاتے کو گھیر لائے -

نمبر (۴) آتش ؎ سو تراشون سے بنے ہر چند یہ بت آدمی - آدمیت کی نکلی بات کیا پتھر بنے -

آدمی بنو - جملہ - انسانیت سیکھو - تہذیب اختیار کرو - بد حواس اور پریشان نہو - فقرہ - لپٹے کیون جاتے ہو نچلے بیٹھو آدمی بنو - (نظم) سحر ؎ بہلا وحشی کو لوگو نہین بس آدمی بنو - اپنی بھی تمکو قدر نہین فخر شاعران - فقرہ - یہ کیا وحشیونکی سی صورت بنا رکھی ہی ہاتھ منھ دہو کپڑے بدلو آدمی بنو -

آدمی پانی کا بلبلا ہی - مثل - بے ثباتی حیات کی جگہ کہتے ہین یعنی جسطرح پانی کے بلبلے کو فنا ہوتے دیر نہین ہوتی یہی حال آدمی کا ہی

آدمی پر جیسی پڑتی ہی ویسا سہتا ہی - مثل - غایت جفاکشی یا صبر و تحمل کی جگہ بولتے ہین یعنی انسان پر کیسی ہی سخت مصیبت پڑے جھیل لیجاتا ہی اسی جگہ فارسی مین ہی - بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد -

آدمی پیٹ کا کتا ہی - مثل - رزق کے لیے آدمی نہین معلوم کہان کہان دوڑتا پھرتا ہی - آدمی کو کھانے کو دیے جاؤ پھر جو کام چاہو اس سے لے لو -

آدمی ٹھوکرین کھا کر سنبھلتا ہی - مثل - آدمی مصیبت اٹھا کر تجربہ کار ہوتا ہی - داغ ؎ پڑا ہون سنگ راہ دوست بنکر کوے دشمن مین - سنا ہی آدمی کچھ ٹھوکرین کھا کر سنبھلتا ہی -

آدمی جانے بسے سونا جانے کسے - مثل - اچھائی برائی بغیر امتحان کے نہین معلوم ہوتی جیسے سونے کا کھرا کھوٹا ہونا کسوٹی پر کسنے سے معلوم ہوتا ہی اسیطرح آدمی کا نیک و بد ہونا صحبت اور یکجائی سے کھلتا ہی - اور اس مثل کو یون بھی بولتے ہین - سونا جانے کسے آدمی جانے بسے -

آدمی را آدمیت لازم است - مثل - آدمی کو انسانیت ضرور ہی - یہ مصرع شیخ سعدی علیہ الرحمتہ کا ہی کثرت استعمال سے مثل ہوگیا -

آدمی سا پکھیرو کوئی نہین - یعنی آدمی خیالات اور عقل و فراست سے اتنا دور دور پہنچتا ہی کہ کوئی پرند اتنی دور پرواز نہین کرسکتا اور جب کوئی تھوڑے ہی دنو نین بار بار سفر کرکے کہین سے کہین اور کہین سے

[ف] پتنگ باز سانپ اور آدمی کی قطع کے پتنگ بناتے ہین -

کہین نہنچتا ہی تو اُسجگہ ان الفاظ مین کہتے ہین کہ آدمی بھی عجب بکھیڑ ہی یا آدمی بھی بکھیڑے سے کچھ کم نہین -

آدمی کا آدمی ہی سے کام نکلتا ہی - مثل - دیکھو آدم با آدم بیر -

آدمی کا بچہ - یعنی نہ چندان خوبصورت نہ چندان بدصورت - فقرہ - صورت کو کیا پوچھتے ہو آدمی کا بچہ ہی -

آدمی کا جنگل - وہ سرزمین جہان بکثرت آدمی ہون - وہ مجمع جہان خلائق کا انبوہ ہو - اسیر ؎ کیا دل لگے جنون مین وحدت پسند ہو مین مردم گیا سے صحرا جنگل ہی آدمی کا - ناسخ ؎ قیس کی قیس جانے ہی لیکن - وحشی ہون آدمی کے جنگل کا - اور آدمیون کا جنگل بھی کہتے ہین

آدمی کا شیطان آدمی ہی - مثل - آدمی کا بہکانے والا آدمی ہی نیک آدمی کو بد آدمی کی صحبت بد کر دیتی ہی -

آدمی کچھ کھو کے سیکھتا ہی - مثل - کچھ نقصان اُٹھانے کے بعد تجربہ حاصل ہوتا ہی - نواب مرزا شوق ؎ کدہی کا ہیکو دیکھیے یہ دہوکے آدمی سیکھتا ہی کچھ کھو کے -

آدمی کو آدمی سے سو دفعہ کام پڑتا ہی - مثل - جب کوئی کسی سے کسی بات مین رجوع کرنے سے انکار کرتا ہی تو اُسجگہ کہتے ہین یعنی تمہارا انکار چل نہین سکتا آدمی کو آدمی سے سو دفعہ کام پڑتا ہی -

آدمی کو ڈھائی گز زمین کافی ہی - مثل - جب کوئی عمارت وسیع بنانے کا ارادہ کرتا ہی اور ہوس ہوتی ہی کہ جہانتک زمین ملے گھیرتے چلے جائیے تو نصیحتاً یہ جملہ کہتے ہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ جہان قیامت تک رہنا ہی وہ انتہا ڈہائی گز زمین ہی یعنی قبر کی زمین اس سے زیادہ نہین ہوتی پھر اس حرص ہوس

--- سے کیا حاصل -

آدمی کیا جو آدمی کو نہ پہچانے - یعنی انسان کو مردم شناسی ضرور ہی

آدمی کیا جو آدمی کی قدر نہ کرے - یعنی اہل ہنر کو دوست رکھنا انسان کو ضرور ہی -

آدمی کی دوا آدمی ہی - یعنی آدمی کا جی آدمی ہی سے بہلتا ہی کیسا ہی رنج ہو چار آدمیون مین بیٹھکر بھول جاتا ہی -

آدمی کی شکل بنو - جملہ - بدحواس و پریشان نہو تن بدن کا ہوش رکھو ہنسو بولو - قلق ؎ اری پری آدمی کی شکل بنو - عشق مین اتنی خود غلط تو نہو -

آدمی کی شکل ہی - جملہ معمولی حسن ہی کچھ بہت خوبصورت نہین ہی - جانصاحب ؎ نقشہ ہی بوا گول مصور کی بہو کا - ہان آدمی کی شکل ہی تصویر نہین ہی - فقرہ - نہ بہت اچھا نہ بہت بُرا آدمی کی شکل ہی - اور شکل کی جگہ صورت بھی بولتے ہین -

آدمی کے جامے مین آنا - غصہ اُترنا - بدحواسی جاتی رہنا - انسانیت کے پیرائے مین آنا - فقرہ - غصہ تھوک ڈالو آدمی کے جامے مین آؤ - فقرہ - وحشی کیون بنے ہوے ہو ذرا آدمی کے جامے مین آؤ نواب مرزا شوق ؎ آدمی کے لباس مین آؤ - ہوش پکڑو حواس مین آؤ -

نمبر (۲) آدمی کے بھیس مین آنا - انسان کی صورت بنجانا - گلزار نسیم ؎ قالب ترا انقلاب کھائے - جامے مین تو آدمی کے آئے -

آدمی کی قدر مرے پر ہوتی ہی - مثل - (اسجگہ آدمی سے مراد اچھا

آدمی ہی اجسطرح ہر ایک نعمت کی قدر اُسکے زائل ہو نیکے بعد ہوتی ہی اُسیطرح آدمی کی قدر بھی بعد مرنے کے ہوتی ہی - بیشتر اُسوقت کہتے ہین جب کسی دنیا سے گزرے ہوے کی کوی اچھی بات یاد آتی ہی -

آدمی کی کسوٹی معاملہ ہی - مثل - آدمی کے اچھے بُرے ہونے کا حال اُسوقت کُھلتا ہی جب اُس سے کوئی معاملہ پڑے -

آدمی نہ آدم زاد - سنسان مقام کے بیان مین کہتے ہین مثلاً شاہزادہ چلتے چلتے اُس جنگل مین پہنچا جہان آدمی نہ آدم زاد ہو کا مقام فقط اللہ کی ذات - اور کہانیوں مین یون بھی سُنا ہی کہ آدمی نہ آدمی کی ذات - چنانچہ سودا نے الفاظ بدلکر بات کے قافیئے کے ساتھ یہ مصرع کہا ہی - ع نہ وہ درخت ہین اب ان نہ آدمی کی ذات -

آدمی نے کچا دُودھ پیا ہی - مثل - انسان سے خطا ہو ہی جاتی ہی جب کسی شخص سے اُسکی شان کے خلاف کوی بات ہو تو اُسوقت اُسکے عذر کے لیے یہ مثل بولی جاتی ہی اور یون بھی بولتے ہین آخر آدمی نے کچا دودھ پیا ہی -

آدمی ہو یا آسیب - کوئی شخص خلاف انسانیت کوئی کام کرے لپٹا ہی جاے کسیطرح پیچھا نہ چھوڑے تو کہتے ہین کہ آدمی ہو یا آسیب ہو - مسرور ؎ مین نہبت لپٹا تو بولا وہ پری - آدمی ہو یا کوی آسیب ہو اور آسیب کی جگہ بلا اور جن اور بھوت بھی بولتے ہین -

آدمی ہو یا بے دال کے بُودَم - چونکہ بودم کا دال نکالنے سے بوم رہجاتا ہی اسلیے احمق آدمی کی نسبت یہ جملہ استعمال کرتے ہین اور ہنسی دل لگی مین بے تکلفی سے کسی دوست کی نسبت بھی کہتے ہین - یہ اور اسکے بعد کا محاورہ عوام کی بول چال ہی ثقات کی زبان نہین ہی -

آدمی ہو یا بے نُون کے سَنگ - چونکہ سنگ کا نون نکالنے سے سگ رہجاتا ہی اسلیے کسیکو بدتمیزی کی جگہ مذاقاً کہتے ہین -

آدمی ہو یا جانور - کسی بدتمیزی بدتہذیبی کی بات پر غصے یا مذاق سے کسیکو کہتے ہین - اسیطرح مذاق مین ہر دوسری چیز سے تشبیہ دیتے یا پھبتی کہتے ہین جیسے بہت پھرنے اور رات دن گھومنے والے کو کہتے ہین - آدمی ہی یا چکر - ماما کا ہیکو ہی چرخا ہی -

آدمی ہی - یعنی معمولی حسن کتا ہی - (عام اس سے کہ حسن صوری ہو یا معنوی) وزیر ؎ دیکھا جو تجھکو کہتے ہین حسرت سے خوبرو - ہم آدمی ہون اور وہ پریزاد یا نصیب - فقرہ - تم تو تعریفون سے اُسکو پری بناے دیتے ہو ایسا تو نہین ہی خیر آدمی ہی - فقرہ - شاہ صاحب فرشتہ تمہارے نزدیک ہونگے میرے نزدیک تو آدمی ہین -

آدمی ہین مگر آدمی نہین - جس جگہ کسیکو یہ کہنا منظور ہوتا ہی کہ صورتاً انسان ہی مگر صفات انسانی نہین رکھتا وہان بولتے ہین -

آدمِیَّت - عقل و شعور - خُلق و مروّت - ملنساری - وضعداری وغیرہ - جو صفات انسانی ہین - ذوق ؎ آدمیت (عقل و شعور) اور شی ہی علم ہی کچھ اور چیز کتنا توتے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا - گلزار نسیم ؎ وہ سعی وہ دیونی کی صحبت - محمودہ کی وہ آدمیت (خلق) - وزیر ؎ آدمیت (ملنساری) یہ خدا دادی اللہ اللہ - اُنس انسان سے کرتے ہو پری زاد ہو کر -

آدمیت آنا - صفات انسانی پیدا ہونا - داغ ؎ عشق سے آدمیت آتی ہی - آدمی کو مروت آتی ہی -

آدمیت اُٹھجانا - اچھی خصلتون کا جاتا رہنا - فقرہ - جسکو دیکھیے مطلب کا آشنا ہی دنیا سے آدمیت اُٹھگئی -

آدمیت پکڑنا - تہذیب سیکھنا - اخلاق حاصل کرنا - فصحا اس محاورے مین پکڑنے کے لفظ کو کریہہ جانکر اسکی جگہہ اختیار کرنا بولتے ہین -

آدمیت سے گزرجانا - انسانیت کی باتین چھوڑ دینا - سحر ؎ اپنے سودائیون سے خوب نہین روپوشی - آدمیت سے گزرتے ہو چھلاوا ہوکر - فقرہ - تم تو اُس شُتُل کے پیچھے آدمیت سے گزر گئی

آدمیت کے جامے مین آنا - دیکھو آدمی کے جامے مین آنا نمبرا - فقرہ - پہلے تو غصے سے بہوت بنے ہوے تھے سمجھانے بجھانے سے آدمیت کے جامے مین آگئی -

آدہا - ھ - اُردہ - س - نصف - گلزار نسیم ؎ دیکھا تو وہ بت تھی مٹھ کے اندر - جسم آدہا پری تھا آدہا پتھر - اور اسکا مخفف آدھ صرف گھڑی گھنٹے پیمایش اور وزن کے بعض مقدار کے ساتھ مستعمل ہی جیسے آدھ گھڑی آدھ گز - آدھ کوس - آدھ سیر - البتہ آدھ آنا بھی بولتے ہین -

آدہا آپ گھر آدہا سب گھر - مثل - حریص آدمی کی نسبت کہتے ہین یعنی آدہا تو اپنے گھر کے لیے اور آدہا سب گھرونکے واسطے -

آدھا آدھا - پورے دو حصے -

آدھا پاؤ - ثلث - تھوڑا بہت - تھوڑا سا - ظفر ؎ جو میرے رونے پہ ھنستے ہین یارب اُنکو یہ غم - نصیب اگر نہو سب آدہا پاؤ ہو تو سہی - جان صاحب ؎ قـ اس جواری خصم کا من مٹون - اوہی پوچھکے پردہ ہار الوٹ - ہو گئے دیکھتے ہی نشے ہرن - پاؤ آدہا رہا نہ سارا لوٹ - لکھنو مین فصحا اسجگہہ تھوڑا بہت بولتے ہین -

آدھا تہائی - تھوڑا بہت - کسیقدر - فقرہ - مہاجن کو آدہا تہائی کچھ تو پہنچے آخر اُسکے آنسو کسطرح پُچھین -

آدہا تیتر آدہا بٹیر - مثل - اُس مقام پر بولتے ہین جب کوئی بات یا کام ایک طور پر اور ایک قاعدے اور انتظام کے ساتھ نہو -

آدہا تہا[ع] یا آدہے کا تہا - چونکہ آدہے کا تہائی چھٹا حصہ ہی لہذا اسکا استعمال قلیل حصے پر ہوتا ہی - اور نیز کی بربادی کو بھی کہتے ہین - فقرہ - باپ کی آنکھ بند ہوتے ہی اولاد نے ساری دولت آدہے کا تہا کردی - اولاد کی بدچلنی سے ساری دولت آدہا تہا ہو گئی -

آدہا تہا یا آدہے کا تہا کردینا - بہت کم کردینا - چیز کا برباد کردینا -

آدہا تہا یا آدہے کا تہا ہو جانا - لازم -

آدہا رہجانا - گھٹ جانا - دُبلا ہو جانا - فقرہ - چار دن کے بخار مین لڑکا آدہا رہگیا - اسجگہہ مصدر اصلی رہنا مستعمل نہین ہی البتہ جب کوئی بہت لاغر ہو جاتا ہی تو سلب کے ساتھ بولتے ہین کہ تم تو آدہے نہین رہے - میر ؎ دوری مین اُلبرونکی کٹتی ہی کیونکہ سب کی - آدہا نہین رہا ہون تمسے تو مین بچھڑکر -

آدہا ساجھا - نصف حصے کی شرکت -

آدہا سیسی[عـ] یا آدہی سیسی - درد شقیقہ - آدہے سر کا درد -

ع ؎ یہ تہا بیائے معروف -

عـ ؎ سیسی کا، آدہ شہ س ہی جسکے معنی سنسکرت مین سر ہین -

آدہا نام لینا - ناتمام نام لینا - کبھی بنظر تحقیر اور کبھی محبت اور پیار سے
ذوق ؎ بے تمیز ونکو ہی نقصان لطف ذوق - لے ہین نام طفل آدہا
پیار سے - اور آدہے کی جگہہ ادہورا بھی مستعمل ہی -

آدہ پاؤ آٹا چوپال مین رسوئی - یہ مثل اس شخص کی نسبت
بولتے ہین جسکو مقدور کم ہو اور شیخی بہت بگھارے -

آدہ سیر آٹا - روزی رزق - گزر اوقات کی صورت - سودا ؎
آدہ سیر آٹے کا خدا ہی کفیل - پیٹ اسکا عمر کی ہی زنبیل - فقرہ مہینون
سے ٹھوکرین کہاتے ہین کہین آدہ سیر آٹے کی صورت نہین نکلتی -

آدہ سیر آٹے سے لگ جانا - بسر اوقات کے قابل نوکری ہوجانا

آدہ سیر آٹے کے سر ہوجانا - دیکھو آدہ سیر آٹے سے لگ جانا -

آدہم ساجہا - ایک کہیل ہی لڑکے آپسمین شرط کرتے ہین کہ جو چیز ہم
کہائین اُسمین سے آدہی تمہین دین اور جو تم کہاؤ آدہی ہمین دو - اور اس شرط کے بعد سے
ایک دوسرکو جبان کوئی چیز کہاتے دیکہتا ہی تو کہتا ہی آدہم ساجہا اور آدہی بانٹ لیتا ہی

آدہون آدہ - برابر دو ٹکڑے فقرہ - ہم تو برابر کے شریک ہین پہر کیون دہون آدہ نہین

آدہے اساڑہ تو بجری کے بھی بر جے - چونکہ موسم گرما کی
انتہا جیٹھ تک ہی اور جیٹھ کے بعد اساڑہ برسات کا پہلا مہینا ہی پس
جب آدہا اساڑہ تپ کے بھی نہین برستا تو گرمی کی شدت اور پانی برسنے
کی آرزو مین یہ جملہ کہتے ہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ اتنا تو پانی نہ برسنے کی ایسی
مصیبت ہی کہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے -

آدہی بات - نمبر (۱) ناتمام بات - ادہوری بات - فقرہ -
تمہاری ہمیشہ سے عادت ہی کہ آدہی بات کہتے ہو آدہی منہ مین رکھتے ہو -
نمبر (۲) ناگوار بات - بری بات - فقرہ - انہون نے مجہے کبھی آدہی بات
نہین کہی -

آدہی بات کہنا - مجمل بات کہنا - پورا حال نہ بیان کرنا - فقرہ -
یہ تمہاری کیا عادت ہی کہ آدہے بات کہتے ہو آدہی اڑا جاتے ہو -
نمبر (۲) بری بات کہنا - کسیکو ایسی بات کہنا جو ناگوار ہو -
فقرہ - کسکی مجال ہی کہ تمکو آدہی بات کہے - جانصاحب ؎ جو آدہی
بات کہون سوت کو تو منہ توڑے - دقصائی کہینچلے گدی سے یہ
زبان میری - رنگین ؎ جیتے جی میرے کہے کوئی تجہے آدہی بات
بات ہرگز نہین مجکو گوارا ہوگا -

آدہی بات نہ اٹھنا - برے کلمے کی برداشت نہونا - کیف ؎ -
نہ اٹھے گی کسیکی بات آدہی - تمہارے ناتوان نیمجان سے -

آدہی بات نہ پوچھنا - قدر نہ کرنا - متوجہ نہونا - حقیر سمجہنا - معروف ؎
اسی آرزو مین گئی عمر ساری - پر اُسنے نہ پوچھی کبھی بات آدہی - آنجکل لکنو
مین فصحا فقط بات نہ پوچھنا بولتے ہین -

آدہی بات نہ سننا - شان کے خلاف بات نہ سننا - معروف
؎ سنتا تاہی معروف اب مجکو لا کہون - سنی تہی نہ جسکی کبھی بات آدہی

آدہی دنیا آباد آدہی ویران - پھبتی کے طور پر کانے کی نسبت
بولتے ہین -

آدہی رات - نیم شب - مومن ؎ روئے کیا بخت خفتہ کو کہ آدہی
رات سے - مین یہان رویا کیا اور وہ وہان سویا کیا - وزیر ؎ -
دلا قسم تجہے زلفون کی دو پہر تو ہو چپ - کہ آدہی رات سے کرتے ہین

پاسبان فریاد -

آدہی رات اِدہر آدہی رات اُدہر - ٹہیک آدہی رات کا وقت کہا ہونہیں زیادہ آتاہی مثلاً آدہی رات ادہر آدہی رات اُدہر جنگل سنسان اندہیرا بیابان -

آدہی رات اور گہر کا پَرو سینے عہ والا - خاطر خواہ فائدہ اُٹھانے کے محل پر یہ مثل بولتے ہین - یعنی آدہی رات کا وقت اور اپنا آدمی حصہ بانٹنے والا ہہر کیون بہرپور فائدہ نہو -

آدہی رات کو جماہی آئے شام سے منہہ پہیلائے - مثل - وہان بولتے ہین جب کوی وقت سے بہت پہلے کسی کام کی تیاری کرے -

آدہے قاضی عہ قدوہ آدہے باوا آدم - مثل - جب کوئی اپنے آپکو سب سے بڑہکر سمجہے اور بڑے حصے کا مستحق جانے وہان بولتے ہین -

آدہے کا تہاوٗ یا آدہے کی تہائی - چہٹا حصہ - بہت ہی کم - فقرہ - تمہارا حصہ ہی کیا ہی جسکی اتنی پکار ہی کہین آدہے کا تہائی تمکو بہی پہنچیگا -

آدہے کا ساجہی یا شریک - نصف کا حصہ دار - اسی سبب سے حقیقی بہائی کو کہتے ہین -

آدہے کا ساجہی برابر کی چوٹ - چونکہ آدہے کا ساجہی مد مقابل ہوتا ہی اسواسطے جہان کہین مدمقابل کہنا منظور ہوتا ہی وہان یہ مثل بول جاتی ہی - فقرہ - ہم اُس سے کیون دبنے لگے برابر کے شریک ہین سنا نہین کہ آدہے کا ساجہی برابر کی چوٹ -

آدہی کو چہوڑ ساری کو دوڑنا - تہوڑی سی چیز پر قناعت نہ کرکے زیادہ کی خواہش کرنا - جس جگہہ کوئی زیادہ حرص کرتا ہی وہان بولتے ہین - ذوق ؎ گر خدا دیوے قناعت ماہ یکہفتہ کیطرح - دوڑے ساری کو کبہی آدہی نہ انسان چہوڑکر -

آدہی کو چہوڑ ساری کو دوڑے آدہی رہے نہ ساری - مثل - جو شخص موجود چیز کو چہوڑکر اُس سے زیادہ کو دوڑتا ہی وہ اتنی بہی ہاتہہ سے کہو بیٹہتا ہی - مذمت حرص کی جگہہ بولتے ہین

آدہی کو چہوڑ ساری کو دہائے ایسا ڈوبے تہاہ نہ پائے - دیکہو اوپر کی مثل -

آدہے گاوٗن دوالی آدہے گاوٗن ہولی - مثل - اُس جگہہ بولتے ہین جہان کسی صفت یا کسی کیفیت مین تضاد ہو یا ایک جماعت مین بہت سے آدمی ایک رائے کیطرف ہون اور بہت سے دوسری رائے کی طرف اور آدہے گاوٗن دوالی آدہے گاوٗن پہاگ بہی بولتے ہین -

آدہے ماگہے کملی کاندہے - مقولہ - نصف ماگہہ سے سردی گہٹنے لگتی ہی اور دن کو سرمائی ناگوار ہوتی ہی بیشتر مسافر غریب کملی جو اوڑہتے ہین وہ اُتار کے کاندہے پر ڈال لیتے ہین اسی بنا پر یہ کہاوت مشہور ہوگئی ہی

آدہمکنا - ڈہٹائی سے بے روک ٹوک چلے آنا - ظرافتاً بے تکلفی مین اکثر کہا جاتا ہی - فقرہ - آپ کو کسنے بلایا تہا آپ کہان آدہمکے -

آدیس - ھ - آدیش - س (آ - وش) جوگیون کا سلام - میر حسن ؎ یہ سمجہا بناوٹ کا کچہہ بہیس ہی - لگا کہنے جوگی جی آدیس ہی -

آدیکہو - نمبر (۱) آکے دیکہلو - وزیر ؎ نثار کرتے ہین آ دیکہو جان نثار

عہ کہانا چُننے والا -

عہ مشہور ہی کہ قاضی قدوہ کے شہر میں جو آدمی پیتے تہے اسواسطے مبالغے کے طور پر کہتے ہین کہ آدہے ہین کال اولاد آدم اور آدہے مین قاضی قدوہ -

کے پاس - گلے کو آپ کے خنجر پہ سر کو ٹھوکر پہ - میر ؎ ہٹر کے ہی آتش غم
منظور ہی جو تجکو - جلنے کا عاشقون کے آ دیکھ اب تماشا -

نمبر (۲) آ ز مالو - مقابلے مین آ جاؤ - فقرہ - دعوے ہو تو سامنے آ دیکھو

آدِینَہ - ف - مذکر - جمعہ - ناسخ ؎ کرتے ہین ہر روز مجھ وحشی کو
لڑکے سنگسار - کون سا دن ہی جو آدینہ دبستان نہین - مومن ؎
بنا دُن میز بازیچہ اس حال کو - ہو شنبہ بھی آدینہ اطفال کو -

فصل الف ممدودہ مع ذال معجمہ

آذَر - ف - آگ - غالب ؎ ہی ننگ سینہ دل گر آتشکدہ نہو - ہی عار دل
نفس گر آذرفشان نہین -

آذری - آذاری - آذر کی طرف نسبت ہی - مومن ؎ نالے سے
میرے گرم و خشک نہرہ و ماہ کا مزاج - گرمی سے میری سردو تر طبع
برج آذری - ولہ ؎ خندہ برق تیغ مین گرمی مہر تیر ماہ - گریہ خم
تیر مین جوش سحاب آذری -

فائدہ - رسالہ قواعد فارسی مین ہی کہ ابر آذری غلط ہی اور ابر آذاری صحیح ہی
اسواسطے کہ آذار بہار کے مہینے کا نام ہی اور آذر خزان کے مہینے کا -
مولف کے نزدیک ابر آذری - ماہ بہار کے معنی مین بھی آیا ہی توضیح مقام
یہ ہی کہ آذار ایک رومی مہینے کا نام ہی کہ چیت اور مارچ کے مہینے سے
مطابقت رکھتا ہی اور ان ایام مین سورج برج حوت مین ہوتا ہی
اس صورت مین آذار اول ماہ بہار ہی اور آذر سال شمسی کے نوین مہینے کا نام
ہی جو پوس اور جنوری سے مطابق ہوتا ہی - اور اس زمانے مین آفتاب
برج قوس مین ہوتا ہی پس یہ مہینا خزان کے مہینون مین سے ہی جیسا کہ
ارباب لغت نے تصریح کی ہی - پس جب ثابت ہو چکا کہ آذار ماہ بہار کا نام
ہی اور آذر ماہ خزان کا تو اطلاق ابر آذاری کا ابر بہار پر اور اطلاق ابر آذری
کا اُس ابر پر جو خزان مین برسے صحیح ہوگا اور رفع اختلاف اسطرح ہو سکتا ہی
کہ آذر مخفف آذار کا بھی آیا ہی جو نام ماہ بہار کا ہی جیسا کہ مولف غیاث نے لکھا ہی
کہ آذر بفتح ذال معجمہ مخفف آذار ماہ رومی پس جہان ابر آذری بمعنی ابر
بہار شعرا کے کلام مین ہو وہان آذر کو مخفف آذار جاننا چاہیئے نہ نام
ماہ خزان کا -

فصل الف ممدودہ مع رائے مہملہ

آر - س - مونث - لوہے کی ایک نوکدار چیز جو پینے مین لگاتے ہین -
چبھونا اور لگانا کے ساتھ مستعمل ہی - فقرہ - کسان ہل جوتنے مین مٹھے
بیل کی کبھی دُم مروڑتا ہی کبھی آر چبھوتا ہی - فقرہ - چلتے بیل کے کیون آر
لگائے جاتا ہی - مجازاً مٹھے اور سست آدمی کو چھیڑ چھیڑ کر ابھارنے کی
جگہ بھی آر لگانا کہتے ہین -

آرا - ہ - (اسکی اصل لفظ آرہ معلوم ہوتی ہی جو فارسی ہی اور بعض کا خیال ہی
کہ آر سے بنا ہی کیونکہ آر نوکدار چیز ہی اور اسمین بھی دندانے ہوتے ہین)
مذکر - ارہ - ف - منشار - ع - نمبر (۱) لوہے کا ایک آلہ خمدار تلوار
سے مشابہ جسمین نیم کی پتی کیطرح دندانے ہوتے ہین اور دونون سرون پر
لکڑی کا دستہ جسکو دو آدمی دونون طرف پکڑ کر موٹی لکڑیان چیرتے ہین
ناسخ ؎ دلائی یاد مجھے تو نے قامت دلدار - کرین ترے لیے ای
سرو تیز آرے دانت -

نمبر (۲) ف - آراستن سے امر - اسم سے ملکر فاعل کے معنی دیتا ہی

مثلاً خودآرا - حسن آرا - ناسخ ؎ باغبان اپنی گل و میوہ سے رکھ خاطر جمع -
مین تو مشتاق ہمہ تن مین ہون چمن آرا کا -

آراکش - ہ - جو آرے سے لکڑی چیرنے کا پیشہ کرے - صحیح ارہ کش ہی
مگر زبانون پر یونہین ہی -

آراکشی کرنا - آرا چلانا - آرا کھینچنے کا پیشہ کرنا - فقرہ - وہ پہلے پتھر کاٹتا تھا
اب آراکشی کرتا ہی -

آرا یا آرے چلانا - آرے سے چیرنا - مجازاً سختی و بیداد کرنا - ناصر ؎
کیا شانہ دشمن نے اُس زلف مین - مرے سر پر آرے چلایا کیا -

آرا یا آرے چلنا - لازم - بحر ؎ قد جانان دیکھکر کٹ گئے اہل چمن
بال قمری سے چلے آرے سر شمشاد پر - آتش ؎ نقاب اُٹھے جو تو رخسار کے
آتش رنگ سے اپنے - پر پروانہ سے آرے چلین شمع کی گردن پر - داغ ؎
پاس غیرون کو بٹھا کر یہ دکھایا تمنے - سر پہ دیکھے نہ تھے چلتے ہوے آرے
ہمنے - قلق ؎ اُدھر اُس نامراد کے دل پر - غمکے آرے چلا کیئے نہ بہر
اور آرے روان ہونا بھی کہا ہی - وزیر ؎ دیکھکر تجھکو حسین کٹتے ہین
بھوے مین بناؤ - کنگھیان کرتے نہین سر پہ روان آرے ہین -

آرا یا آرے کھینچنا - دیکھو آرا یا آرے چلانا - بحر ؎ محو آرائش سر
محفل ہی وہ جانانہ آج - دیکھیے کس کس پر آرے کھینچتا ہی شانہ آج -

فائدہ - آرے چلانا - آرے چلنا اور آرے کھینچنا بیشتر بصورت جمع مجازی
معنون مین - سر - گردن - جان اور دل کے ساتھ مستعمل ہی - واحد
کے ساتھ شاذ و نادر ہی جیسے میر نے کہا ہی - ؎ پاون مین مارا ہی تیشہ
مین نے راہ عشق مین - ہو سو ہو اب گو کہ آرا بھی مرے سر پر چلے -
اور بحر کے اس شعر مین بھی واحد مستعمل ہوا ہی اگر کتابت کی غلطی نہو -
؎ جھکاؤنگا نہ سر اس چرخ ناہنجار کے آگے - اگر کھنچیگی آرا میرے
سر پر کہکشان برسون -

آرے سر پر چلگئے تو بھی مدار ہی مدار - ع آفت اور مصیبت مین بھی
اپنے اعتقاد اپنی بات پر مستقل رہنے کی جگہہ یہ مثل بولتے ہین -

آرے سے چیرنا - مشہور ہی کہ بعض جابر بادشاہون کے عہد مین مجرم
آرے سے چیرے بھی جاتے تھے -

آراستہ - ف - سنوارا ہوا - سجا سجایا - تیار - لیس - منتظر ؎ ہر سطر
ہین حُسن سورۂ نور - آراستہ مثل گیسوے حور - ناسخ ؎ کل تلک
آراستہ دیکھی ہی جس جا بزم رقص - آج وان کوئی بگولون کے سوا رقصان
نہین - آتش ؎ قاتل کے اشتیاق مین خود کاٹیے گلا - آراستہ ہی
گور ہماری کفن درست -

آراستہ پیراستہ یا آراستہ و پیراستہ - استعمال مین دونون
ایک دوسرے کے مرادف المعنی فرض ہین - مگر نظر دقیق حکم کرتی ہی کہ آرائش
کی چیزین بڑہانے سے جو تزئین ہو اُسکو آراستگی کہتے ہین - جیسے
زیور اور لباس مسّی اور سرمے وغیرہ سے معشوق کی سجاوٹ - اور
ناخوش آیند چیزین دور کرنے سے جو زینت ہو اُسکو پیراستگی کہتے ہین
جیسے خط بنوانا اور بڑہے ہوے ناخن ترشوانا یا درخت سے کاواک
شاخون کا چھٹوانا -

آراستہ کرنا - بنانا - سنوارنا - سجنا سجانا - آتش ؎ اب زمین پر

ع ؎ شیخ بدیع الدین مدار ایک ولی گزرے ہین اُس گروہ کے فقیر مدار مدار پکارتے ہین -

پاون بھی رکھکر نہین چلتا ہی یار - کرچکا آراستہ اسکو مقرر آئنہ - نسیم ؎ آرزو ہی گو ہر مضمون کی لڑیان گوندہکر - کیجیے آراستہ بازار معنی مین دُکان

آراستہ ہونا - لازم - بحر ؎ محکو تو غش آگیا پوچھو نہ حال - جسگھڑی آراستہ جانان ہوا - قلق ؎ ہو کے آراستہ برنگ چمن - جلوہ آرا ہوا وُہ غنچہ دہن -

آرام - ف (اسکا مادّہ رَم معلوم ہوتا ہی سنسکرت مین جسکے معنی دم لینا ہین) مذکر - نمبر (۱) قرار - سکون - چین - راحت - ناسخ ؎ روح کو آرام دم بھر باغ رضوان مین نہین - خاک اپنی بعد مردن کوے جانان مین نہین - اسیر ؎ جو دل ہو معتدل اعضا کو فیض عام ملتا ہی - اگر سلطان ہو عادل خلق کو آرام ملتا ہی -

نمبر (۲) افاقہ - صحت - شفا - رند ؎ جانبر ہوا نہ جسکو لگا روگ عشق کا - ہمکو مرض یہی ہی تو آرام ہو چکا -

نمبر (۳) استراحت - خواب راحت - نیند - بحر ؎ بچھا ہی پلنگ آج لب بام کسیکا - تڑپاے گا شب بھر مجھے آرام کسیکا - کیف ؎ اُٹھتے ہین قبرون سے مردے صور پھکتا ہی پڑا - اب نہین ای بخت خوابیدہ محل آرام کا

آرام آنا - چین آنا - تڑپ جاتی رہنا - آتش ؎ پیوند خاک ہونیکا اللہ رے اشتیاق - آیا نہ گور تک مجھے آرام دوش پر - ناسخ ؎ تڑپکر ایکدم آرام آجاتا ہی کیا اُسکو - مجھے کرتا ہی بسمل سر دہونا مرغ بسمل کا -

آرام اُڑ جانا - چین جاتا رہنا - مومن ؏ اُڑ گیا اور بھی مرا آرام - رشک ؎ آرام اُڑ گیا شب تار لحد مین بھی - شور نشور نالۂ مرغ سحر ہوا -

آرام پانا - چین اور راحت پانا - ذوق ؎ لحد مین بھی ترے مضطر نے آرام - خدا جانے کہ پایا یا نہ پایا - ناسخ ؎ آرام خوش قدون سے کوئی پاسے ہی محال - جز سرو بیٹھتے ہین سب اشجار کے تلے -

آرام پائی - مونث - ایک قسم کا خوبصورت ملائم گھیتلا جوتا - جسکی ایڑی بلند اور پنجہ چوڑا ہوتا ہی لکھنؤ والون کا ایجاد ہی - اس جوتے سے پاؤن کو زیادہ آرام ملتا ہی - اسلیے آرام پائی نام ہوا -

آرام پسند - ضد جفاکش - سست - کاہل - کیف ؎ دل مرا ضبط فغان تک بھی نہین کرسکتا - کوئی اتنا بھی نہو عشق مین آرام پسند - فقرہ - تمسے کوئی محنت نہوگی تم بڑے آرام پسند ہو -

آرام پسند ہو جانا - سست کاہل اور آسایش طلب ہو جانا - اسیر ؎ اب جنون بادیہ گردی کی کہان اب طاقت - ہو گئے خانۂ زنجیر مین آرام پسند - فقرہ - تم اب ہلکے پانی بھی نہین پیتے بہت آرام پسند ہو گئے ہو -

آرام پہنچانا - چین دینا - راحت پہنچانا - فقرہ - انکی کیا بات ہی ہمیشہ آپ تکلیف اُٹھائی اورون کو آرام پہنچایا -

آرام پہنچنا - لازم - فقرہ - اپنی تکلیف سے کسیکو آرام پہنچے تو وہ تکلیف بھی آرام ہی -

آرام تلخ ہونا - عیش مین خلل پڑنا - رند ؎ شب کو سو دین دن کو کہا وین کچھ جو ہو دل کو قرار - ہو گئے ہین ہجر مین خواب خور و آرام تلخ -

آرام جان - نمبر (۱) (بلا اضافت آرام و باعلان نون) چھوٹا سا پاندان جسکا ڈہکنا قبہ دار خاصدان کی قطع کا ہوتا ہی اور اندر تھالی بھی ہوتی ہی اُسکو حسندان بھی کہتے ہین لکھنؤ کا ایجاد ہی -

نمبر (۲) نث (بغیر اعلان نون و باضافت آرام) معشوق - اولاد - بحر ؎

جو زندگی ہی تو جیتا رہونگا فرقت مین - سدہارہے مرے آرام جان بہت اچھا
نادر ۵ اب آیا یاد ای آرام جان اسنامرادی مین - کفن دینا تجھے بہولے تھے
ہم اسباب شادی مین -

آرام جانا - چین جاتا رہنا - **میر** ۵ کس کس اپنی کل کو رو دے ہجران مین
بیکل اُسکا - خواب گئی ہی تاب گئی ہی چین گیا آرام گیا -

آرام چھوڑ دینا - راحت سے ہاتھ اُٹھانا - چین ترک کردینا - فقرہ - ہمنے تمہارے
واسطے دنیا بھر کا آرام چھوڑ دیا -

آرام دان - دیکھو آرام جان - نمبر ۱ -

آرامِ دِل (باضافت آرام) دیکھو آرام جان - نمبر ۲ - **مومن** ۵ -
نہین ڈر جذبۂ طاقت گسل کا - دل آسودہ ہی اُس آرام دل کا -

آرام دینا - نمبر (۱) آسایش اور راحت پہنچانا - **گلزار نسیم** ۵ رہرو کو دیا
بہ لطف و اکرام - آتے آرام جاتے پیغام - **سوز** ۵ کیون ساکنان دنیا
آرام دو گے اک شب - بچھڑا ہون دوستون سے گم کردہ کاروان ہون -
نمبر (۲) قرار لینے دینا - ٹھہرنے دینا - **مومن** ۵ سدا آوارگی صحرا
نوردی - نہ دے آرام شوق دشت گردی - **داغ** ۵ نہ دیا خواہش آرام نے
آرام کہین - مجکو کھینچے مری راحت طلبی پھرتی ہی -
نمبر (۳) شفا دینا - فقرہ - دوا علاج کیئے جاتے ہین آرام دینا خدا کے
اختیار ہی -

آرام رسان - چین دینے والا - آسایش پہنچانیوالا - **مسرور** ۵
راحت دہ عاشقان مہجور - آرام رسان جان رنجور - زبانون پر راحت
رسان ہی -

آرامِ رُوح - (باضافت آرام) دیکھو آرام جان - نمبر ۲ - **رشک** ۵
حال کیا جانے کسیکا کوئی ای آرام روح - جسم کیسا دل بھی ہی ناواقف آلام روح
وزیر ۵ زندہ در گور اب تو ہی بے تیرے او آرام روح - بنگیا ہی قالب
خشت لحد اندام روح -

آرام سے پاؤن پھیلانا - آزادی سے گزرانا - چین سے بسر کرنا -
ظفر ۵ پاؤن آرام سے پھیلائے اُسی نے اپنے - ہاتھ دنیا سے ظفر
جسنے یہان کھینچ لیا -

آرام سے سونا - بفراغت نیند سونا - بے کھٹکے پاؤن پھیلا کے سونا -
ناسخ ۵ ابتو سو آرام سے ہی خیریت - دیکھیے او دیدۂ بیدار خط -
ظفر ۵ ای دل آزار تو سویا کیا آرام سے رات - مجھے پل بھر بھی دل زار
نے سونے نہ دیا -
نمبر (۲) موت کی نیند سونا - **بحر** ۵ سو رہا آرام سے کچھ کھا کے مین - زہر
میرے درد کا درمان ہوا - **غافل** ۵ عزیز سوتے ہین آرام سے سب ای
غافل - ملا نہ چین ہمین کو فقط زمین کے تلے -

آرام سے کٹنا - راحت اور چین سے بسر ہونا - **سودا** ۵ اتنا مین
کیا عرض کہ فرمایئے حضرت - آرام سے کٹنے کیطرح کوئی بھی یان ہی -
سنکر یہ لگے کہنے کہ خاموش ہی رہجا - اس امر مین قاصر تو فرشتونکی زبان ہی -

آرام سے گزرنا - چین سے بسر ہونا - مشہور شعر ۵ ابتو آرام سے
گزرتی ہی - عاقبت کی خبر خدا جانے -

آرام طلب - دیکھو آرام پسند - **کیف** ۵ اوصاف سراپا مین وہ آرام
طلب تھے - تعریف دہن چھوڑ دی دقت کے سبب سے - **ظفر** ۵ بے لکھے

خطا جو کیا نامۂ و پیغام طلب - کاہلی لکھنے کی تہی آپ ہین آرام طلب -

آرام کرسی — وہ کرسی جسپر آدمی تکیہ لگا کے پاؤن پہیلا کر بیٹھتا ہی بعض لوگ اُسکو آرام چوکی بہی بولتے ہین -

آرام کرنا - نمبر (۱) آسایش کرنا - چین کرنا - **ناسخ** ؎ کیجیے سایۂ طوبے مین بخوبی آرام - یار کے سایۂ دیوار سے کچھ کام نہین - **گلزار نسیم** ؎ آرام کرو کرم کرو آؤ - ہم رام ہوے نہ رم کرو آؤ -

نمبر (۲) سونا - استراحت کرنا - **رند** ؎ نہایت نیند مین ہین قصد ہی آرام کرنیکا - بڑہاتے ہین چہڑون کو بجلیان بابے اُترتے ہین - **بحر** ؎ پہیلا کے پاؤن چین سے آرام کیجیے - رفع ملال آبلہ کا ای یار ہو چکا - جسکے فغان سے نیند نہ آتی تہی آپ کو - وہ شخص دفن بہی پس دیوار ہو چکا -

آرام کہونا - چین اور قرار مٹا دینا - **وزیر** ؎ ہجر غم فرقت ہوا ہی باعث آلام روح - بیقراری دلکی پہر کہونے لگی آرام روح - **میر حسن** ؎ رو رو کے کیا ابتر سب کام مرے دل کا - کہویا مری آنکھون نے آرام مرے دل کا -

آرام کہینچنا - آسایش پانا - **سودا** ؎ کہینچا نہ مین چمن مین آرام یک نفس کا - صیاد تیری گردن ہی خون اس ہوس کا - پچہلا محاورہ ہی اب متروک ہی -

آرام کیجیے - جب کسیکو رخصت کرنا منظور ہوتا ہی تو کہتے ہین کہ اب آپ آرام کیجیے یعنی تشریف لیجائیے - **آتش** ؎ شب کو جاتا ہون تو منہ پہیر کے وہ کہتے ہین - نیند آئی ہی ہمین آپ بہی آرام کرین - **اسیر** ؎ کہو لکر زلف کو کہتے ہین وہ مجہسے شب وصل - رات آئی ہی بہت آپ اب آرام کرین - فقرہ - مجہے دیوان جی سے کچھ باتین کرنا ہی اب آپ آرام کیجیے -

آرام گاہ - مونث (۱) رہنے کا مکان - سونے کا مقام - **قلق** ؎ - سوچی تدبیر راہ مین اُسکی - گئی آرام گاہ مین اُسکی - اور آرامگہ اُسکا مخفف نظم مین مستعمل ہی - **گلزار نسیم** ؎ بیتاب آرامگہ تک آئی - بیخواب کی آنکھ بند پائی -

نمبر (۲) مجازاً - مدفن - **ناصر** ؎ کروٹ نہین بدلتے ہین آسودگان خاک - پہیلائے پاؤن سوتے ہین آرام گاہ مین -

فائدہ - یہ لفظ جنت اور فردوس وغیرہ کے ساتھ ملکر بادشاہون اور رئیسونکا مرنیکے بعد لقب ہوتا ہی جیسے جنت آرام گاہ - فردوس آرامگاہ - عرش آرامگاہ -

آرام لیجانا - بیچین اور بیقرار کر دینا - **اسیر** ؎ گل چہرہ بتان نازک اندام لیجاتے ہین دل سے کیسا آرام -

آرام لینا - نمبر (۱) دم لینا - سستانا - فقرہ - دور سے چلے آتے ہو ذرا آرام لے لو تو جانا - **مومن** ؎ سحر تک شام سے تجھ بن یہی حالت رہی دل نے نہ مجکو چین دیتا تہا نہ آپ آرام لیتا تہا -

نمبر (۲) قرار و آسایش چہین لینا - راحت مٹا دینا - **انشا** ؎ تمنے تو نہین خیر یہ فرمایے بارے - پہر کن نے لیا راحت و آرام ہمارا -

آرام ملنا - چین ملنا - **وزیر** ؎ قسمت مین ہی جلنا نہ وہان بہی ملے آرام پیدا ہو ترے سایۂ دیوار مین گرمی - **رند** ؎ پس از مردن لحد مین جاکے سوے پاؤن پہیلا کر - ملا آرام فرش خاک پر ہمکو چہپر کٹ کا -

آرام مین رہنا - سوتے رہنا - فقرہ - اسوقت پر کیا ہی آپ ہر وقت آرام مین رہتے ہین -

آرام مین ہونا - سونا - استراحت کرنا - فقرہ - حضور آرام مین ہین اسوقت ملاقات نہین ہو سکتی -

آرام نہ دیکھنا - چین نہ پانا - راحت نہ ملنا - **کیف** ؎ نالۂ دل بے اثر تھے اشک
بے تاثیر تھے - عشق مین آرام مین کسکی بدولت دیکھتا - **رشک** ؎ ای رشک شب
وصل نہ دیکھینگے ہم آرام - ہین آفت جان نرگس جادو کے اشارے -

آرام نہ لینا - چین نہ لینا - بیقرار رہنا - **مومن** ؎ سحر سے شام تک تجھ بن
یہی حالت رکھی دل نے - نہ مجکو چین دیتا تھا نہ آپ آرام لیتا تھا - **میر** ؎
پہلوے عاشق نہ بستر سے لگے تو ہی بجا - دل سی آفت ہو بغل مین جسکی کیا آرام لے

آرام ہونا - نمبر (۱) آسایش ہونا - چین آجانا - **مومن** ؎ خو ہو گئی ہجر امین
تڑپنے کی شب وصل - گو چین ہو دلکو مجھے آرام نہو گا

نمبر (۲) افاقہ ہونا - شفا حاصل ہونا - **قلق** ؎ اب خدا چاہے تو ہو جلد آرام
دور ابھی ہو یہ بے خودی بھی تمام - **کیف** ؎ مُی نوشیدۂ جانان ہی مداوا دل کا
نوشدارو یہ کوی دے تو ہو آرام ابھی -

آرایش - نمبر (۱) ف - (آراستن سے حاصل مصدر) بناو - سنگار - سجاوٹ -
کیف ؎ آرایشون سے یار کو فرصت کہان ملی - رکھا جو آئنہ کبھی شانہ اٹھالیا -
بحر ؎ مزار و نمین نہین ہی خانۂ دنیا کی آرایش - مرے پر فیصلہ ہی جیتے جی
سارا بکھیڑا ہی - **قلق** ؎ بیلچے کھرپیان مرصع کار - شغل آرایش چمن ہر بار -
نمبر (۲) ھ - کاغذین باغ - ف - کاغذ اور ابرک سے ٹٹیان درخت اور پھول
پھل بناتے ہین ہندوؤن مین برات کے ساتھ اور مسلمانونمین ساچق کے ساتھ دلہن
کے گھر لیجاتے ہین اور ہندوؤن کے یہان اُسکو سہگی کہتے ہین - چونکہ اُس سے
برات اور ساچق کی زیبایش ہوتی ہی لہذا اسکو آرایش کہنے لگے - **ذوق** -
(تہنیت شادی مین) ؎ آرایش ایسی در وہ گلہاے رنگ رنگ - ادنے سا
جنمین غنچہ نیلوفر آسمان - **رشک** ؎ جب تو نہو تو یون گل گلشن مین مستعار -
آرایشونمین جیسے لگا مین کتر کے پھول -

آرایش بنانا - کاغذ اور ابرک کی رنگین ٹٹیان وغیرہ بنانا -

آرایش بننا - لازم -

آرایش پسند - بناو - سنگار کا شوقین - **آتش** ؎ دیکھکر آئینہ کہتا ہی
وہ آرایش پسند - طرے کے قابل ہی سر گردن ہی لایق ہار کے -

آرایش دینا - سنوارنا - سجنا - سجانا - **ظفر** ؎ دیتا تھا وہ زلفکو شب آرایش
کیا کیا آنکھون سے - لیتا پنجۂ مژگان سے مین اپنے کار شانہ تہا -

آرایش کرنا - دیکھو آرایش دینا - **بحر** ؎ بیفائدہ آرایش تن کرتے ہین انسان
اس خاک کے انبار سے ہاتھ آئیگا کیا خاک - ؎ ہمیشہ کرتا ہون داغون سے
دل کی آرایش - مرا تو بیسا ظفر اس مکان نے کھایا -

آرایش کے پھول - کاغذ اور ابرک وغیرہ کے پھول - **سودا** ؎ -
بنائے پھول آرایش کے ایسے - کہ گویا کام ہی یہ زرگری کا -

آرایش کے تخت - کاغذ اور ابرک کے وہ چھوٹے چھوٹے تخت جن پر آرایش کے
پھل پھول سجے ہوتے ہین - **سودا** ؎ آرایش کے تختون اوپر بپا ہو نمین ہو شمع و
چراغ - اُسکے بدلے یان ہر ایک کی چھاتی پر لاکھون داغ -

آرایش لوٹنا - جب برات دولہن کے گھر پہنچتی ہی تو براتی یا اور تماشائی آرایش
کو لوٹ لیتے ہین - **سودا** ؎ آرایش شادی کے بدل گھر کو یہ لوٹا - چھوڑا کسی
سمدہن کے نہ پیرخت بدن کا - اور لٹانا لٹنا کے ساتھ بھی مستعمل ہی -

آرایش لٹنا - لازم -

آرایش ہونا - بناو سنگار ہونا - زیبایش ہونا - **بحر** ؎ کبھی زلفونکی آرایش
کبھی جوڑے کی بندش ہی - یہ کیا غصہ ہی بالون پر ادھر کھولے اُدھر باندھے - **ظفر** ؎

ہو گئی کچھ صفحۂ گردون پہ آرایش ہی اور۔ جدولین جو میری آہ آتشین کی کہچ گئین

آرپار - ھ (پار اور وار اسکی اصل ہی جسکے معنی سنسکرت مین اسطرف اُسطرف ہین) جو سوراخ ایک طرف سے دوسری طرف برابر نکلجائے ۔ فصحا وار پار بولتے ہین -

آرتی ع کے وقت سو گئے مال بھوگ کے وقت جاگ اٹھے

اُس شخص کی نسبت یہ مثل کہتے ہین جو اپنے مطلب کے وقت موجود ہو جاے اور کام کے وقت کنائی کاٹ جاے ۔ فصحا اسجگہ کام چور نوالے حاضر کہتے ہین -

آرٹکل - انگریزی - جو مضمون کسی خاص معاملے پر لکھا جاے -

آرڈر - انگریزی - حکم -

آرڈنری - انگریزی - رسمی - معمولی - جیسے آرڈنری تار -

آرزُو - ف - (آر اور زو سے مشتق معلوم ہوتا ہی - زُو مخفف ہی زُود کا - چونکہ خواہش اور تمنا کا جلد بر آنا مقصود ہوتا ہی اسلیے اسکو آرزو کہتے ہین) مونث - نمبر (۱) حسرت - تمنا - **آتش** ؎ خوشا وہ دل کہ ہو جس دل مین آرزو تیری - خوشا دماغ جسے تازہ رکھے بو تیری - **نسیم** ؎ یہ کیون ہی نا امیدی درگاہ کبریا سے - جو کچھ کہ آرزو ہی ویسا ہی پائیے گا -

نمبر (۲) منت - سماجت - التجا - **قلق** ؎ آرزو سے ابھی کرین شادی - فخر سمجھین وہ خانہ دامادی -

آرزو بر آنا - حسرت نکلنا - مراد پوری ہونا - **اسیر** ؎ بر آئین آرزوئین سب پر اب ہی آرزو اتنی - خداوندا نہو تا زیست کوئی آرزو ہمکو - **مومن** ؎ اڑگیا رنگ امید چارہ جو - نا امیدی کی بر آئی آرزو -

آرزو بر لانا - ارمان نکالنا - مراد پوری کرنا - **بحر** ؎ مشتاق دید یکڑہ دن اٹھ چلے گئے برلائے تم نہ ایک بھی مائل کی آرزو -

آرزو بڑہانا - خواہش اور تمنا کو ترقی دینا - **رشک** ؎ کیا بتاؤن نفع و نقصان ہواے برشکال - آرزوئے مے بڑہاتی ہی گھٹا برسات کی -

آرزو پوری کرنا - دیکھو آرزو بر لانا - فقرہ - یہ آرزو تو خدا ہی پوری کرے -

آرزو پوری ہونا - لازم - **مسرور** ؎ سُنگھا کر مجھے کاکل مشکبو - کہا اب تو پوری ہوئی آرزو -

آرزو ٹپکنا - حسرت کا جھپٹ سکنا - فقرہ - کیون بہلاتے ہو تمھاری تو ہر بات سے یہی آرزو ٹپکتی ہی - **داغ** ؎ ہر سخن مین گرچہ پہلو بچاتا ہون مگر - آرزوئین ٹپکی پڑتی ہین مری تقریر سے -

آرزو چھپانا - حسرت اور شوق ظاہر نہونے دینا - **اسیر** ؎ چھپائی دلمین اُس پردہ نشین کی آرزو برسون یہ وہ غنچہ ہی سربستہ نہ پہوٹی جسکی بو برسون -

آرزو خاک مین ملادینا - مایوس کرنا - **صبا** ؎ اے فلک تجھ پر ٹرین تجبیر غضب تو نے کیا - خاک مین کیسی ملادی کوہکن کی آرزو -

آرزو خاک مین ملجانا - لازم - **مومن** ؎ ہی یقین یہ کہ خاک ہی مین ملے آرزوے وصال سیمین بر -

آرزو دلکی دل ہی مین رہگئی - جملہ - حسرت نہ پوری ہوی - مدعا نہ حاصل ہوا - یہ جملہ امید بر نہ آنیکی حسرت اور افسوس کی جگہ بولا جاتا ہی - اور کلمہ حصر یعنی ہی کو حذف کرکے بھی کہتے ہین - **بحر** ؎ دم نہ نکلا کسیکے زانو پر - رہگئی دلکی آرزو دل مین -

آرزو رکھنا - آرزومند ہونا - **سالک** ؎ گر حصول لذت الفت کی رکھے آرزو پھول تربت پر مری آکر چڑہائے عندلیب - **صبا** ؎ سفر کے جائنگی کیونکر تمین

ع؎ اصل مین ایک پیتل کا کئی بتیون کا چراغ ہوتا ہی جو ہندو لوگ بتون کے سامنے گرد پھراتے ہین - اب وہ بھجن بھی جو اُس وقت گائے جاتے ہین آرتی کہلانے لگے ہین -

اجازت دین - کہو یہ اُس سے جو رکتا ہو آرزوے فراق -

آرزو رہجانا - حسرت نہ نکلنا - وزیر ؎ ساقی سے ایک جام کی بس آرزو رہی - شیشے بنے ہی سنگ سے ٹوٹے بھی سنگ سے - آتش ؎ آرزو رہگئی اُس کوچے مین پامالی کی - دہوم ہی دہوم فقط چرخ جفاکار کی تہی - غالب ؎ مرتے مرتے دیکھنے کی آرزو رہجائیگی - وائے ناکامی کہ اُس کافر کا خنجر تیز ہی -

آرزو ساتھ لیجانا - مرتے دم تک حسرت نہ نکلنا - آرزو لیجانا بہی انہین معنی مین ہی - اسیر ؎ اور کیا دینا سے ہم بیگانہ خو لیجائینگے - ایک تری آرزو کی آرزو لیجائینگے -

آرزو عیب نہین - مثل - حاصل یہ ہی کہ اپنی حیثیت سے بڑہ چلنا تو عیب ہی مگر اُس چیز کی آرزو کرنا جو اپنے مرتبے سے زیادہ ہو عیب نہین - مثلاً گدا بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ نسبت کا پیام دے تو یہ اپنی حد سے باہر قدم رکہنا اور معیوب ہی مگر شاہزادی کے ساتھ شادی کی آرزو کرنا کچہ عیب نہین ہی -

آرزو کا خُون ہونا - یاس ہونا - مصحفی ؎ دل غم ہجر سے لہو ہوگا مفت مین خون آرزو ہوگا -

فائدہ - شعرا کے کلام مین ایسا بہت ہی کہ کسی چیز کو شخص قرار دے کر شخصی لوازم و خواص اُسکے لیے ثابت کیا کرتے ہین اسی قبیل سے ہی - آرزو کا قتل ہونا گشتہ ہونا - مرنا - تڑپنا - سسکنا - اسواسطے آرزو کا خون ہونا جو بول چال مین بہی ہی اسکو لکہکر دیں ہین اور بعض استعمالات کی بہی مثالین دیدی ہین - صبا ؎ ہمیشہ آرزو مین دل کی کشتہ ہوتی ہین - ہزارون خون کے دعوے ہین آسمان سے ہمین - ناسخ ؎ روز مرگ آرزو ہی تابکے غم کیجیے - تاکجا دست دعا کو وقف ہاتہ کیجیے -

آرزو کرنا - نمبر (۱) تمنا اور خواہش کرنا - نسیم ؎ آرزو جنت کی ہین کرتا نہین اسواسطے - نام سنکر حور کا وہ بدگمان ہوجاے گا -

نمبر (۲) منت اور التجا کرنا - آتش ؎ دیدار عام کیجیے پردہ اُٹھائیے - تاچند بندہاے خدا آرزو کرین - اسجگہ التجا اور خوشامد ہی زیادہ بولتے ہین

آرزو گور مین لیجانا - دیکھو آرزو ساتھ لیجانا - فقرہ - ایسا جاننا کہ آرزو گور مین لیجاؤنگا تو آرزو نکرنا - (عود ہندی)

آرزو مٹجانا - یاس ہوجانا - ناصر ؎ دل اُڑا لیگیے جو تیر ستم - آرزو مٹگئی ہماری آج -

آرزو مُنْد - تمنا کرنیوالا حسرتی - آتش ؎ آرزو مند شہادت مرگیے حسرت سے یار - بیگنہ جب تیغ سے تیری ہمارا خون ہوا -

آرزو نکالنا - ارمان پورا کرنا - مومن ؎ ڈہب پر اپنے اُسے لگا لونگا - حسرت و آرزو نکالونگا -

آرزو نکلنا - لازم - بحر ؎ اگر ناراض کرکے دل دیا اُسکو تو کیا حاصل - نہ اُسکی آرزو نکلے نہ اپنا مدعا نکلے - اسیر ؎ ہزارون آرزوئین سکڑون نکلین تمنائین - یہ کسکی جنبش مژگان نے دی دستک در دل پر -

آرزوے خام - مؤنث - خیال خام - آتش ؎ وہی تحصیل محبت کا ہی عالم تاحال - پختہ کرتے ہین ہنوز آرزوے خام کو ہم -

آرسی - ھ (سنسکرت مین آدرش آئینے کو کہتے ہین جسکا مادہ درش ہی دیکھنا ہندی مین ش کو اکثر س سے بدل دیتے ہین اسلیے آدرس ہوا اور یہ تصغیر کی بڑہائی اور حرف د کثرت استعمال سے گرگیا) مؤنث - نمبر (۱) سونے یا چاندی کی ایک انگوٹھی سی ہوتی ہی جسمین نگینے کی جگہہ گول بڑا شیشہ جڑا ہوتا ہی - یہ زیور سادہ بہی ہوتا ہی اور جڑاؤ بہی - عورتین اسکو بائین ہاتہ کے انگوٹھے مین پہنتی اور

اور ضرورت کے وقت اُسمین مُنھ دیکھتی ہین۔ بحر ؎ ہزارون کے دل اُسکے ہاتھون پسے۔ جو پہنی کبھی آرسی سل ہوئی۔ میر حسن ؎ انگوٹھے کی لے سامنے آرسی۔ وہ صورت کو دیکھ اپنی گلزار سی۔ اِدہر اور اُدہر رکھکے کاندہے پہ ہاتھ۔ چلی ناچنے اپنی سنگت کے ساتھ۔

نمبر (۲) چھوٹا آئینہ۔ سوز ؎ یقین تو جانیو عاشق کا چہرہ زرد ہوتا ہی۔ صبا تو سوز سے کہیو کہ پیارے آرسی دیکھے۔ اب آئینے کے معنی مین آرسی نہین کہتے ہین البتہ آرسی مصحف مین آئینے کے معنی پر اب بھی مستعمل ہی۔

آرسی تو دیکھو۔ (عو) اپنی حالت تو دیکھو۔ اپنی صورت تو دیکھو۔ جب کوئی حسن پر ناز یا اپنی لیاقت سے بڑہکر کسی بات کا دعوے کرتا ہی تو اُسوقت یہ جملہ کہا جاتا ہی اور مطلب یہ ہوتا ہی کہ لیاقت تو پیدا کرو یہ صورت اور یہ دعوی بہت بے تکلفی سے ظرافتاً بھی کہتے ہین میر ؎ ابر سا روتا جو مین نکلا تو بولا طنز سے۔ آرسی جا دیکھ گھر بستے ہی منھ پر نور کیا۔ اور آرسی مین منھ تو دیکھو۔ آرسی مین صورت تو دیکھو بھی کہتے ہین۔

آرسی مُصْحَف۔ ہندوستان مین بعض جگہ مسلمانون کے یہان یہ رسم ہی کہ نکاح کے بعد دُلہن کے گھر مین دولہا کو بلاتے ہین اور عورتین دولہا دُلہن کو آمنے سامنے سر سے سر ملا کے بٹھلا کر دوشالہ یا سُرخ ڈوپٹا دلہن کے سر پر ڈالکر آئینہ اور قرآن شریف سورۂ اخلاص کے مقام پر کھولکر بیچ مین رکھدیتے ہین۔ آئینہ اس غرض سے رکھا جاتا ہی کہ دولہا دُلہن ایک دوسرے کا مُنھ آئینے مین دیکھ لین حجاب اُٹھجاسے۔ اور سورۂ اخلاص سے یہ مطلب ہوتا ہی کہ دُلہن کی صورت دیکھکر دولہا کی نظر سورہ اخلاص پر پڑے تاکہ آپسمین محبت اور اخلاص رہے عورتین دولہا سے اصرار کرتی ہین کہ کہو "بی بی مین تمہارا غلام آنکھین کھولو" دولہا کہنے مین تامل و اغماض کرتا ہی اُدہر سے اصرار ہوتا ہی آخر دہنگا دہنگی کہواہی لیتی ہین دُلہن جب اُس پر بھی شرم سے آنکھین نہین کھولتی ہی تو چار طرف سے عورتین منت سماجت کرتی اور سمجھاتی ہین کہ بی بی آنکھین کھولکر آئینہ دیکھ لو جب دُلہن ذرا ذرا آنکھین کھولدیتی ہی تو دولہا کہ اُٹھتا ہی کہ آنکھین کھولدین اور اپنے ہاتھ کی انگوٹھی دُلہن کے ہاتھ مین پہنا دیتا ہی۔ مرزا والاجاہ عاشق ؎ جب جھکا سر شرم سے لطف عروسی ملگیا۔ آرسی مصحف تمہارے چہرۂ وزانو مین ہی۔

آرسی مصحف دِکھانا۔ دولہا دُلہن کو بعد عقد کے قرآن شریف اور آئینہ دکھانا قلق ؎ شور یہ عورتونکا چار طرف۔ جلد دکھلاؤ آرسی مصحف میر حسن ؎ دکھا مصحف اور آرسی کو نکال۔ دہرا بیچ مین سر پہ آنچل کو ڈال۔

آرسی مصحف دیکھنا۔ لازم۔ انشا ؎ اجی دیکھو گے جب تم آرسی مصحف تو وان انشا۔ پڑہیگا سورۂ الحمد اور اخلاص کا جوڑا۔ جان صاحب ؎ جلد دیکھین آرسی مصحف کہین دولہا دُلہن۔ مانگتی ہون یہ دعا پڑہ پڑہکے مین قرآن روز۔ سودا ؎ آرسی مصحف لگا جب دیکھنے۔ آسمان اوپر لگا تب دیکھنے۔

آرہنا۔ نمبر (۱) چلے آنا۔ آجانا۔ ناسخ ؎ کبھی کہسار پر جانا کبھی وادی مین آرہنا۔ رہا وحشت مین بھی عالم ترقی و تنزل کا۔ ولہ ؎ ہمارے ہاتھ سے (چلے آنا) دامن جھٹک کر تو گیا جس دم۔ گریبان آرہا بس ایک ہی جھٹکے مین دامن پر۔ (آگیا)

نمبر (۲) پھسل پڑنا۔ گر پڑنا۔ فقرہ۔ دیوار پر چھپی ڈالو ورنہ بارش مین نیچے آرہیگی

نمبر (۳) جھک پڑنا۔ ناسخ ؎ پاؤن پر سر آرہا ہی ناتوانی سے جنون۔ پڑ گئے حلقے مری آنکھون مین اب زنجیر کے۔

نمبر (۴) دستور و معمول ہو جانا۔ ناسخ ؎ آرہی ہی تن پرستی حق پرستی کے عوض۔ رہگیا ہی گاؤ خواری سے نشان اسلام کا۔ اب یہی ہی ہسگہ زیاد بو تے ہین

؎ درمیان کے شعر طول کے سبب سے چھوڑ دیے گیے اسلیے کہ مقصود پہلے شعر سے حاصل تہا صرف خبر کیلیے آخر کا شعر لکھدیا۔

نمبر(۵) آبسنا - مومن ؎ تجکو دکھلاؤن تماشا مین جنون کا اپنے - آرہے کوئی پریوش جو ترے قرب جوار - فقرہ - سودا و میر اصل مین تو دونون دلی کے تھے مگر لکھنؤ مین آرہے تھے -

نمبر(۶) متصل چلے آنا - پے درپے آنا - رند ؎ آرہی ہی قلقل مینا سے حق حق کی صدا - وہ بت کافر ہوا ہی ساقی میخانہ آج -

آری - ھ - مونث - نمبر(۱) چھوٹا آرا جسکی ایک طرف لکڑی کا دستہ ہوتا ہی اور ایک ہی شخص اُس سے کام کرتا ہی - بخلاف آرے کے کہ اُسکو دو شخص ملکر کھینچتے ہین - بحر ؎ ہمسری قامت جان سے نہ کرنے پائین - کہدو کنگھی سے ہر اک سرو کو آری ہو جائے - آتش ؎ خاک کا پتلا ہی آہن سے بھی سختی مین فزون جسم پر انسان کے تلوارین ہوئی ہین آریان -

نمبر(۲) عاجز - تنگ - اختر ؎ کوئی زخمون سے سخت آری تہا کسیکو وقت دم شماری تہا

آری آجانا - تنگ آجانا - زچ ہو جانا - فقرہ - ہم سمجھاتے سمجھاتے آری آگئے مگر تم نہین مانتے -

آری کرنا - تنگ اور زچ کرنا - آتش ؎ سخت جانی نے مری جب سے کیا ہی آری منھ دکھانے نہین پہر خنجر فولاد آیا -

آری ہونا - لازم - فقرہ - اس لڑکے کی شرارت سے اُدہر میان جی زچ ہین ادہر مین آری ہون -

آریا - نمبر(۱) س - (صحیح لفظ آریہ ہی جسکے معنی بزرگ اور معزز - اسکا مادہ ری ہی) وہ لوگ جنکی بولی آریا (یعنی ایرین کی) تہی - سنسکرت زبان اُنہین کی ہی - کہتے ہین ژند یونانی انگریزی وغیرہ زبانون کو آریا سے علاقہ ہی اور اکثر زبانون مین آریا کے لفظ پائے جاتے ہین -

نمبر(۲) ھ - ایک ترکاری کا نام ہی جو ککڑی اور کھیرے کے مشابہ ہوتی ہی -

آریا سماج - سماج سنسکرت مین انجمن کو کہتے ہین آریا سماج کے لغوی معنی ہین وید کے مذہب پر چلنے والون کی کمیٹی - اور آجکل اصطلاحاً دیانند کی پیروی کرنے والون کی کمیٹی کو کہتے ہین -

آریاورت - س - (یہ مشتق ہی آری اور آورت سے - آری کے معنی بزرگ اور اچھے لوگ - اور آورت کے معنی چارون طرف سے آکے رہنا) چونکہ چارون طرف سے عمدہ عمدہ لوگ آکے ہندوستان مین رہے ہی اسلیے اسکا نام آریاورت ہو گیا -

آرے بلے کرنا - ٹالنا - حیلہ حوالہ کرنا - نکہت ؎ وائے قسمت جن پہ ہم مرتے رہے - آج کل آرے بلے کرتے رہے -

آرے طریق دد دولت چالاکی ست وچستی - سستی چھوڑنے اور چالاکی وچستی اختیار کرنیکے لیے نصیحتاً یہ مصرع مثل کے طور پر مستعمل ہو گیا ہی -

فصل الف ممدودہ مع رائے ثقیلہ

آڑ - ھ - آلی - س (مادہ اسکا آلی ہی بمعنی ملنا) مونث - نمبر(۱) اوٹ - اوجہل - پردہ - حجاب - آتش ؎ اب نقاب اُلٹے ہو بھی تو نہین کچھ ہوتا - تمنے کرلی ہی بڑی آڑ حیا سے پیدا - رشک ؎ اوٹ کی پردے کی دروازے کی دیوار کی آڑ - کتنے رکھتا ہی وہ سامان حیا کے گھر مین -

نمبر(۲) پناہ - حفاظت - کیف ؎ مردون کیواسطے ہی یہ ٹیکا کلنگ کا - گھونگھٹ ہی عورتون کا جو لون مین سپر کی آڑ -

نمبر(۳) ٹیک - سہارا - فقرہ - دیوار کی آڑ لگا کے بیٹھو -

آڑ باندہنا - پردہ ڈالنا - انشا ؎ پردے کی ہمسے ٹھہری تو چلمن کی آڑ کیا - چلمن پہ اور دیجے ڈوپٹے کی آڑ باندہ - یہ محاورہ اب مستعمل نہین ہی -

آڑبند - ایک قسم کا لنگوٹ ہی جو قطرات بول کی آلودگی سے حفاظت کو باندہا جاتا ہی

آڑپاڑ - براے نام ذمہ داری - اور اعتبار اسکا استعمال یون ہی کہ کچھ آڑپاڑ کرکے کام نکال لو یعنی پوری ذمہ داری نسہی اعتبار کی صورت دکہا کے کام نکال لو - فقرہ - ضامن ڈہونڈنے کون جاتا یار لوگون نے آڑپاڑ کرکے کام نکال لیا فقرہ - کچھ آڑپاڑ کرکے مہاجن سے روپیہ لیلیو پہر سمجہ لینا -

آڑپکڑنا - پناہ لینا - کیف ؎ مثل شغاد عہ تیر خزان وار پار تہا - پکڑی بہت بہار نے ایک اک شجر کی آڑ -

آڑتوڑنا - حجاب توڑنا - پردہ درمیان سے اُٹھا دینا - انشا ؎ کچھ مُنہ سے بہوٹیے تو سہی پہر نہین کہ ہان - آپسمین ہی حجاب کی جو آڑ توڑیے یہ محاورہ اب ذرا کم مستعمل ہی -

آڑڈہونڈہنا - پناہ چاہنا - کیف ؎ دن کو جو میرے نالۂ سوزان بلند ہون ڈہونڈے فلک پہ مہر فلک ابر تر کی آڑ -

آڑکرنا - نمبر (۱) پردہ کرنا - فقرہ - سقا آتا ہی ذرا آڑ کرلو - ناسخ ؎ آگے اُس خورشید تابان کے جو ہوتا ہی خجل - ماہ تابان ابر سے کرتا ہی جلدی آڑ کر - کیف ؎ مین ہون جو گوشہ گیر تو مانند مردمک - مژگان کی ٹٹیون سے کرون اپنے گہر کی آڑ -

نمبر (۲) پناہ لینا - رند ؎ کرنا سپر کی آڑ شجاعت سے دور ہی - رو کے جو وار تیغ کا مُنہ پردہ سو رہی -

آڑلگانا - تکیہ لگانا - ٹیک لگانا - انشا ؎ کیا آپ نے لگائی ہی تکیے کی آڑ خوب -

آڑلینا - پناہ لینا - مثال کے لیے دیکھو آڑ - نمبر ۲ -

عہ شغاد برادر رستم کا نام ہی رستم نے اسکو تیر سے مارا تہا اگرچہ اُسنے درخت کی آڑ پکڑی تہی مگر تیر اسکو توڑ کر نکل گیا -

آڑمین آجانا - اوٹ مین آجانا - فقرہ - ڈہیلے سے سر ہوٹ ہی چکا تہا مگر مین دیوار کی آڑ مین آگیا -

آڑمین چھپنا - پردہ کرنا - کسی چیز کی اوٹ مین چھپنا - قلق ؎ گاہ ہر ہر قدم پہ اٹہلانا - آڑ مین در کی گاہ چھپ جانا - ہوس ؎ شرم سے مُنہ تو چھپایا کیون نہون وابستہ صید - آڑ مین جہنڈی کی چھپنا قہر ہی صیاد کا -

آڑہونا - اوٹ اور حجاب ہونا - حائل ہونا - کیف ؎ داغون نے یون چھپائی دل زار کی بہار - پتے ہون جسطرح کہین ملکر ثمر کی آڑ -

آڑا - ھ - محرف - ع - اُریب - ف نمبر (۱) ٹیڑہا ترچھا فقرہ - یہ گھوڑا آڑا چلتا ہی - نمبر (۲) ایک کپڑے کا نام ہی جسمین دہاریان ہوتی ہین اور ریشمی سوتی دونون قسمون کا ہوتا ہی - ناسخ ؎ کوئی سیدہی بات صاحب کی نظر آتی نہین - آپکی پوشاک کو کپڑا بھی آڑا چاہیے - جانصاحب ؎ ٹیڑہے ہوتے ہو جو سیدہی بات پر تو خوش رہو مین نے منگوایا تہا آڑا لائے ہو ترچھا عبث -

آڑا اُتارنا - زوردار پتنگ کو ہوا کے رُخ سے بچا کر دہنے بائین جانب ہوا کی تہ پر لگا کر اُتارنا -

آڑا پاجامہ - ایک قطع کا چوڑی دار پاجامہ -

آڑا ترچھا ہونا - خفا ہونا - بگڑنا - قلق ؎ سیٹہ جی تنے آڑے ترچھے نہو - واجبی نین سُکھ کا مول کرو -

آڑا چڑہانا - حریف کے پتنگ پر اپنے پتنگ کو ترچھا لیجانا -

آڑاچوتالا - موسیقی مین جو تال کے اصول ہین اُنمین سے ایک تال کا نام ہی اسمین اور چوتالے مین ضربون کا فرق ہی چوتالے مین پہلی ضرب کے بعد بقدر ایک ضرب کے وقفہ دیکر بقیہ تین ضربین بے توقف ادا کرتے ہین اور آڑے چوتالے مین پہلے

دو صورتوں میں توقف کے ساتھ ہیں اور دو اخیر کی بے توقف کیے ہوئے -

آڑا کھینچ جانا - پتنگ کو حریف کے پتنگ کے اوپر یا نیچے سے جانب مخالف کھینچنا

آڑا گوڑی - پہلوانوں کا ایک پیچ ہے کہ حریف کی ٹانگ میں اپنی ٹانگ اڑا کر اُسکا پاؤں زمین سے اُکھاڑ دیتے ہیں -

آڑا گوڑی چڑھانا
آڑا گوڑی دینا } آڑا گوڑی کا پیچ کرنا -
آڑا گوڑی مارنا

آڑا لگا لینا - جو پتنگ کسیطرف کو زیادہ رُخ کرتا ہو اُسکو ڈور دیکر کنّا اور ہوا کی تہ پرلے آنا -

آڑا لگنا - پتنگ کا آڑا اُڑنا -

آڑا ماننا - پتنگ کا دہنے یا بائیں کسی رُخ دیکر اُڑنا -

آڑی - کھیلنے میں وہ لڑکے جو ایک سرگروہ کے تابع ہوں (جب کھیلنے میں دو گروہ کیے جاتے ہیں اور اُنہیں ایک ایک اپنی جماعت کا افسر ہوتا ہے تو وہ افسر اپنی جماعت کے ہر ایک لڑکے کو اپنا آڑی کہتا ہے - فقرہ - میرے میرے آڑی ہو اِدھر آؤ - فقرہ - اپنے اپنے آڑی کو اُدھر بلالو) ارمغان

آڑی یا آڑیاں آنا - آوازہ کسنا - دوسرے پر رکھکے بُرا بھلا کہنا - بازاری گُنڈوں کے محاورے میں کنایتاً ڈھول دھپے سے بھی مراد ہے -

آڑے آنا - کام آنا - حمایت و مدد کرنا - پناہ میں لینا بحر ۵ ٹل گئی غیر کے سر پر سے سر کی آفت - میرے آڑے بخدا میری وفائیں آئیں - اسیر ۵ بت پرستوں سے کہو پوچ رہے ہو کسکو کبھی مشکل میں بھی آڑے یہ صنم آتے ہیں - آتش ۵ حسن آڑے آگیا مرے بخشا کریم نے - شایان عفو عشق کی تاثیر سے ہوا -

آڑی بیل - محرمات کی ضد - ترچھی ٹیڑھی کی بیل

آڑی ترچھی سُنانا - بُرا بھلا کہنا فقرہ - ذرا سی بات پر سیکڑوں آڑی ترچھی سنائیں

آڑی ترچھی سُننا - لازم - فقرہ - میاں تمہیں ایسے ہو کہ اس بدزبان کی آڑی ترچھی سُنکر برداشت کرتے ہو -

آڑی گوٹ - اُریب تراش کی گوٹ -

آڑے ہاتھوں لینا - تاڑنا - قائل معقول کرنا بحر ۵ آستین سے نہ کھلا ساعد رنگین اُسکا - آڑے ہاتھوں تجھے اے پنجہ مرجان لینا - سودا ۵ کیا جانیے کہ کسکے دل کا لہو پیا ہے - کنگھی نے آڑے ہاتھوں کیوں زلف کو لیا ہے

آڑے ہونا - دیکھو آڑے آنا - اختر ۵ درد دل پر یہ کون تھا مانع - شرم آڑے ہوئی حیا مانع - اس محاورے کیجگہ آڑے آنا زیادہ مستعمل ہے -

آڑی ہنگل - ایک زیور ہے - گلے میں ڈالکر بدھی کیطرح پہنی جاتی ہے -

آڑہت - ھ - (اسکا مادہ اڑہ ہے جسکے معنی سنسکرت میں تدبیر اور روزگار میں) ساہوکار کی کوٹھی یا دُکان جہاں لین دین کے معاملے ہوتے ہوں اور مال بیچدینے اور بھیجدینے اور حفاظت سے رکھنے وغیرہ کا حق اُسکو دیا جاتا ہو -

آڑتی - آڑہتی - یائے نسبتی ہے یعنی جسکے یہاں آڑہت ہو اور آڑتیا یا آڑہتیا بھی کہتے ہیں - فقرہ - قربانی ہوتی تو کمال میرے پاس آتی صدقے کا میں آڑہتیا ہوں یا زکات کا ٹھیکہ دار (عود ہندی)

آڑو - ھ - شفتالو - ف - ایک میوہ ہے - سرور ۵ بھیجیں جو انکو تحفے میں آڑو کی ڈالیاں - دیں آڑے ترچھے ہوکے ہزاروں ہی گالیاں -

فصل الف ممدودہ مع زائے معجمہ

آز ظ - ف - حرص - ع - اعتدال سے زیادہ ہوس (بڑہے لکھے لوگوں کی بول چال میں)

حرص وآز آتا ہی تنہا آز نہیں بولا جاتا اور کلام مین بھی اسی کو ترجیح ہی۔ مومن ؎ خاکستر آنکے نسخہ اکسیر اثر کی ہی کحل الجواہر ہر مدِ چشم حرص و آز۔ کیف ؎ جان دیتے ہین حرص نعمت مین یکسن شہد آز ہین ہم لوگ۔

آزاد - ف - نمبر (۱) ضدِ بندہ - وہ مرد جو کسیکا غلام نہو یا وہ عورت جو کسیکی لونڈی نہو یا غلامی خواہ کنیزی سے آزاد ہوجاے۔ آتش ؎ جو دیکھتے تری زنجیر زلف کا عالم۔ اسیر ہونیکی آزاد آرزو کرتے۔ ولہ ؎ یاد دور افتادگان ہی آتش اس بت سے بعید۔ دہیان کب مولے کو آیا بندۂ آزاد کا۔

نمبر (۲) رہا۔ رستگار۔ گلزار نسیم ؎ جیتا جو پہرا وہ رشک شمشاد۔ قیدی کئے بیسوا نے آزاد۔ داغ ؎ کہو دیا عیش قفس اپنی وفاداری نے۔ لطف صیاد سے ہم رات دن آزاد رہے۔

نمبر (۳) فارغ - بری - ناسخ ؎ آزاد ہین قیود سے افتادگان خاک۔ اُڑتا پہر شجر سے جو برگ خزان گرا۔ کیف ؎ درویش وہ ہین کہ قید سر سے۔ آزاد کلاہ ہی ہماری

نمبر (۴) الگ - جدا - ناسخ ؎ قید ہستی تک ہین تیرے دام گیسو مین اسیر۔ تن سے سر آزاد ہوجاے تو ہون آزاد ہم۔ اس شعر کے سوا ان معنی مین کسی اور کے کلام مین نہین ملا۔

نمبر (۵) ایک قسم کے فقیر جو ملت اور مقام وغیرہ کے مقید نہین ہوتے بے پروائی اور حاضر جوابی اُنکے خاص صفات مین ہی بعض لوگ اُنمین سے کفنی پہنتے اور سر کے بال۔ بہوین۔ ڈاڑہی۔ موچہین۔ منڈاتے ہین جسے چار ابرو کا صفایا بہی کہتے ہین۔ یہ لوگ اکثر شادی بیاہ نہین کرتے تخمیناً دوسو برس سے یہ فرقہ نکلا ہی (مثالین باعتبار خصائص صفات) صبا ؎ قید مذہب واقعی اک روگ ہی آدمی کو چاہیئے آزاد ہو۔ ولہ ؎ ہم فقیر ونکو بہلا دیر و حرم سے مطلب۔ جب کہ آزاد ہوے قید مکان کیا معنی۔ وزیر ؎ چار ابرو کا صفایا جو کرین ہم آزاد۔ چار جوہر سے کبہی آئینہ جان دور رہے۔ ناسخ ؎ مدح سنج قامت جانان ہی سر پر فاختہ۔ سرو موزون ہی مشابہ بینوا آزاد سے۔ آتش ؎ بینوایان محبت پر گمان بد نکر۔ چار ابرو سے بہی یان دل صاف ہی آزاد کا۔ سحر ؎ اُٹھگئے جنکے قدم سے تہی فقیری کی نمود۔ اب قلندر رہے دنیا مین نہ آزاد رہے۔ قلندرون اور صوفیون اور ملامیتون پر بہی آزادی کا اطلاق باعتبار تجرید و تفرید کے ہوتا ہی۔

نمبر (۶) حاضر جواب۔ گستاخ۔ فقرہ - وہ کہین نہین چوکتے بڑے آزاد ہین۔ داغ ؎ میرے نالے نے سنائی ہی کہری کس کس کو۔ مُنہ فرشتون پہ یہ گستاخ یہ آزاد آیا۔ سوز ؎ حرمت خدا ہی دین کی رکہے آج بُختنے۔ جاتا ہی شیخ سوز سے آزاد کیطرف۔

نمبر (۷) مجرد آدمی۔ فقرہ - شادی ہوی نہین اُنکو ابہی کیا فکر ہی آزاد ہین۔

نمبر (۸) بے غم۔ بے پروا۔ دُنیا کے بکہیڑون سے الگ۔ غالب ؎ غم نہین ہوتا ہی آزادون کو بیش از یک نفس۔ برق سے کرتے ہین روشن شمع ماتم خانہ ہم۔ ناسخ ؎ سایۂ سرو سے ثابت یہ ہوا گلشن مین۔ پہیلین جز بانہ کبہی مردم آزاد کے ہاتھ۔

نمبر (۹) راست و مستقیم۔ جیسے قد آزاد۔

فائدہ - سرو و شمشاد و سوسن و قد کی صفت مین جو آزاد آتا ہی اُسکی وجہ مختلف تجویز ہوئے ہین بعض کی راے ہی کہ سرو آزاد سرو راست کے معنی مین ہی اور بعض کہتے ہین کہ یہ قید خزان سے آزاد ہی اور سوسن سپید کی صفت مین اس سبب سے آتا ہی کہ وہ بار رنگ سے آزاد ہی۔ اور بعض کا قول ہی کہ سپید سوسن کی تخصیص نہین ہی ہر سوسن کی صفت مین آزاد آتا ہی جیسا کہ آتش نے کہا ہی ؎ ہستی سے اُن لبون کی تعلق جنہون کو ہی۔ تہو کین کبہی نہ سوسن آزاد کیطرف۔ اور قد کو راستی کے سبب سے کہتے ہین۔ ناسخ ؎ سرو آزاد[۱] سے ہین شرمندہ۔ سرنگون ہین جو

---

[۱] سرو مین چہوٹے چہوٹے پہل لگے ہی ہین اگرچہ جیسے مین جی سکا ثمر ہونا مذکور ہی چنانچہ اسکے پہلون کو جوز السرو کہتے ہین لیکن شہرت کے سبب سے شعرا اسکو اکثر بے ثمر ہی قرار دیتے ہین۔

باردار درخت - ولہ ؎ ہی فقیری کا سبب الفت قد آزاد کی - چاہیے ہم ہنوا رکہین چہڑی شمشاد کی -

نمبر (۱۰) خود مختار - جیسے آزاد ریاست -

آزادانہ - آنہ کلمۂ نسبت - آزاد کیطرف منسوب -

نمبر ۱ - کیطرف منسوب - فقرہ - اب کیا وہ کسی کا غلام ہی کیون آزادانہ نہ پہرے -

نمبر ۵ کیطرف منسوب - فقرہ - ابہی ایک شخص ادہر سے گیا ہی کچھ آزادانہ قطع تہی

نمبر ۶ کیطرف منسوب - فقرہ - یہ آزادانہ باتین دربار مین زیبا نہین کہ بات سُنی اور بے سوچے سمجھے تڑسے جواب دیدیا -

نمبر ۷ - کیطرف منسوب - فقرہ - ابہی آزادانہ بسر کرتے ہو جب جورو بچے ہونگے تو معلوم ہوگا -

نمبر ۸ - کیطرف منسوب - فقرہ - شاہ صاحب کے استغنا کا کیا کہنا وہ نہایت آزادانہ بسر کر رہے ہین -

آزادانہ رائے - وہ راے جو اپنے نزدیک ٹہیک ہو اور کسیکی رعایت اسمین نہ ملحوظ ہو

آزادانہ وضع - نمبر (۱) رندانہ اور بادشاہانہ وضع - فقرہ - یہ آزادانہ وضع آپنے رندونکی صحبت سے اُڑائی ہی -

نمبر (۲) دنیا اور اہل دنیا سے الگ تہلگ - فقرہ - سچّے فقرا کی آزادانہ وضع کا کیا کہنا -

آزاد رکہنا [لث] - بے قیدی کی حالت مین رکہنا - داغ ؎ اُسکے پہندے مین پہنسے دیکہیے کیونکر نکلین - جو نہ آزاد رکہے اور نہ آزاد رہے -

آزاد رہنا - قید سے رہا رہنا - مومن ؎ کرہ خاک ہی گردش مین تپش سے میری مین وہ مجنون ہون کہ زندان مین بہی آزاد رہا - داغ ؎ پابندیون نے عشق کی بکیس رکہا مجہے - مین سوا اسیر ہونین بہی آزاد رکہیا -

آزاد طبع - جسکی طبیعت اور فطرت مین آزادی ہو اور تکلفات سے بری ہو - فقرہ - اُن کو کسی بات کا غم نہین وہ بڑے آزاد طبع ہین - ناصر ؎ آزاد طبع لوگ ہین اللہ کے فقیر - منصب سے کچھ غرض ہی نہ مطلب ہی مال سے

آزاد کا اَلِف - وہ سیدہی سی لکیر جو فقراے آزاد اپنے ماتہے پر کہینچتے ہین اور اُسکو اللہ کا الف جانتے ہین - بحر ؎ کہولا آزادون نے قفل قل ہو اللہ احد - ہو گیا مفتاح ماتہے پر الف اللہ کا - آتش ؎ مل نہین چلتے ہین کج طبعون سے ہرگز راست باز - جبین پیشانی سے باہر ہی الف آزاد کا صبا ؎ اُس سرو قد کا عشق جو ہوتا نہ پیشوا - ماتہے پہ کہینچتے الف آزاد کسلیے -

آزاد کا سونٹا - نمبر (۱) آزاد کے ہاتھ کا ڈنڈا -

نمبر (۲) نہنگ آدمی - مُنہ پہٹ - جو کہین نہ چوکے - اکہڑ جو کسی سے نہ دبے -

آزاد کا شَجَرہ[1] - شجرہ وہ کاغذ جسپر ترتیباً نام مرشدون کے لکہے ہوتے ہین اور ان اسما کو سلسلہ کہتے ہین - بحر ؎ یار نے زلف کی سیلی جو گلے مین ڈالی سرو قد سے شجرہ[2] مانگنے آزاد آیا - ولہ ؎ طرۂ شمشاد سے بالا ہی اپنا سلسلہ ہین مرید اِک سرو قد کے پیر ہین آزاد کے -

آزاد کا قشقہ - پیشانی پر آزاد فقیر ہونیکی علامت - ناسخ ؎ کو بکن بہی

---

[1] آزاد کا شجرہ اسواسطے قایم کیا گیا کہ بعض لوگونکا خیال یہ ہی کہ فقراے آزاد بے پیر ہوتے ہین ورنہ شجرے کی تخصیص کچھ آزاد کے ساتھ نہین ہی سب خاندانون کے ساتھ شجرے کا تعلق برابر ہی -

[2] شَجَرہ لغت عربی بفتحتین ہی اور بسکون جیم قادر سخنان فارس کا تصرف ہی - شعر فطرت ؎ فیض انان ساعد پر نور ندیدست کسے - حاصل از شجرۂ طنبور ندیدست کسے - بول چال مین بسکون جیم زیادہ ہی اور شعرا نے دونون طرح سے کہا ہی - ناسخ ؎ گر سلسلہ ہی گیسوے مشکین مصطفٰے - بے سایہ سرو شجرہ ہوا میرے پیر کا -

ہوگیا تیری محبت مین فقیر۔ ہی شابہ زخم تیشہ قشقۂ آزاد سے۔

آزاد کرنا۔ نمبر (۱) قید غلامی سے نجات دینا۔ **آتش ؎** عاشق کیطرح مین جو لگا کرنے بندگی۔ آزاد داغ[۱] دیکے خریدار نے کیا۔ **قلق ؎** مثل سرو وصنوبر و شمشاد۔ سیکڑون کردیئے غلام آزاد۔

نمبر (۲) رہا کرنا۔ خلاصی دینا۔ **ناسخ ؎** غم سے کردے مثل سرو آزاد خط جلد بہیج اوغیرت شمشاد خط۔ **آتش ؎** گردن مری ای دست جنون تو نے جہکائی۔ آزاد کیا بند گریبان سے نکالا۔ **سوز ؎** بال و پر توڑ کے صیاد کر ہی آزاد۔ آہ بے رحم یہ کس کام کی آزادی ہی۔

نمبر (۳) رخصت کردینا۔ موقوف کرنا۔ نکالدینا۔ **قلق ؎** چار دن کیلیے بخاطر شاد۔ کیجئے خانہ زاد کو آزاد۔ (مگر اسجگہ بول چال مین نہین ہی) (رخصت) ۔ **جانصاحب ؎** دونون محل ہین صنوبر بھی محل سے نکلے۔ ایک شمشاد کو تم کرتے ہو آزاد عبث۔

آزاد لوگ۔ نمبر (۱) آزاد فقیرون کا گروہ۔ **انشا ؎** ہولی مین جوگن ایسی بنی وہ کہ جسکو دیکھ۔ آزاد لوگ بہول گئے اپنی چال ڈہال۔

نمبر (۲) بے پروا بے تعلق۔ **فقرہ**۔ ہم آزاد لوگ ہین جہان شام ہوگئی وہین ڈیرا ہوگیا۔

آزاد مرد۔ بے قید۔ یکرنگ۔ لوث سے پاک۔ **غالب ؎** یہ نعش بے کفن اسد خستہ جان کی ہی۔ حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تہا۔ بجاے مرد آدمی بھی بولتے ہین۔

آزاد منش۔ دیکھو آزاد طبع۔ ؎ **داغ** آزاد منش وہ ہی کہ ای بندہ نواز۔ آپکا بندہ رہے اور پہر آزاد رہے۔

آزاد وضع۔ دیکھو آزاد مرد۔

آزادہ (ظلث) ۔ ف۔ قید سے فارغ۔ بے پروا۔ بے تعلق۔ ہاے مختفی اظہار حرکت ماقبل کے لیے ہی اصل آزاد ہی ہی۔ **ناسخ ؎** کرتے ہین نالے خانۂ زنجیر سے گریز۔ آزادۂ جنون کو نہین گہر کی احتیاج۔ **غالب ؎** بندگی مین بہی وہ آزادہ و خودبین ہین کہ ہم۔ اُلٹے پہر آئے درکعبہ اگر وا نہوا۔

فائدہ۔ بعض اہل تدقیق یہ فرق تجویز کرتے ہین کہ آزاد وہ ہی جسکی رہائی دوسرے کے اختیار مین ہو جیسے لونڈی غلام۔ اور آزادہ اُسے کہتے ہین جسکی رہائی خود اُسکے ہاتہ مین ہو جیسے خواہش نفس سے آزادہ۔

آزادہ مزاجی۔ بے پروائی طبیعت مین بے تکلفی۔ **فقرہ**۔ اس آزادہ مزاجی کی بہی کوئی حد ہی کہ گہر لٹ رہا ہی اور تم خبر نہین ہوتے۔ **فقرہ**۔ مہمان مین ہزار آزادہ مزاجی ہو مگر میزبان کچھ نہ کچھ تکلف کرتا ہی ہی۔

آزادی۔ نمبر (۱) غلامی سے نجات۔ **آتش ؎** استادہ دیکھتا ہون گلستان مین سرو کو۔ آزادی پر بہی خو نہین جاتی غلام کی۔

نمبر (۲) رہائی۔ رستگاری۔ **ناسخ ؎** مرگ عیسیٰ ہی تری چشم کے بیمارونکو گو آزادی ہی زلفونکی گرفتارونکو۔ اور اسجگہ آزادگی بہی کہا ہی **رشک ؎**۔ کیفیتین ہین وصل کی آزادگی کے ساتہ۔ قید حیات سے جو چہٹا یار سے ملا۔ **داغ ؎** یہ قید محبت اک آزادگی ہی۔ مگر کوی جانے بہی محبوس رہنا۔

نمبر (۳) فراغت۔ برارت۔ **فقرہ**۔ ابھی انکو ہر قید سے آزادی حاصل ہی

نمبر (۴) بے غمی۔ بے پروائی۔ **فقرہ**۔ یہ آزادی اُسیوقت تک ہی جب تک بال بچون کا بکہیڑا انکے سر نہین ہی۔

---

[۱] پہلے دستور تہا کہ آزاد کرتے وقت غلام کی پیٹھ یا سر پر داغ دیدیتے تہے تاکہ مدۃ العمر نشان قائم رہے

نمبر (۵) راستی - کجی کی ضد - فقرہ - سوسن کو بھی آزاد کہا ہی مگر سرو کی آزادی بہت مشہور ہی -

نمبر (۶) خودمختاری - فقرہ - ریاست کو آزادی ملگئی -

آزادی کا خط - آزادنامہ - ف - رہائی کی سند[٥١] - مومن ؎ - کیون لگے دینے خطِ آزادی - کچھ گنہ بھی غلام کا صاحب - غافل ؎ نشہ ئمی نے کیا بند و و عالم سے رہا - خطِ آزادی ہمین تو خطِ پیمانہ ہوا - آزادی کا نوشتہ اور سند بھی کہتے ہین اور ذوق نے آزادی کا کاغذ[٥٢] بھی کہا ہی - ذوق ؎ مژدۂ قتل سے اُس عہدشکن کا کاغذ - ہی مری روح کو آزادیٔ تن کا کاغذ -

آزادی ملنا - نمبر (۱) نجات ملنا - چھٹکارا ہونا - ناسخ ؎ کیا فقط مجکو غمِ دنیا سے آزادی ملی - چھٹگیا تکلیفِ دینی سے بھی جو دیوانہ ہی -

نمبر (۲) خودمختاری حاصل ہونا - مثال کیلیے دیکھو آزادی نمبر ۶ -

آزار - ف - (اصل اسکی آسار دری لفظ ہی - سار رنج کو کہتے ہین اور آ - زائد ہی) مذکر - نمبر (۱) آزاریدن سے حاصل مصدر - ایذا - رنج - ناسخ ؎ وصل مین حاضر تو غائب ہجر مین - دیتی ہی ہر شب نیا آزار صبح - سودا ؎ پڑا پھرے ہی اسی فکر مین سدا ظالم - کسیطرح سے کسی دل کو دیجئے آزار - اور کبھی ایذا دینے ستانے کے معنی پر بھی آتا ہی - غالب ؎ مہربانیہاے دشمن کی شکایت کیجئے - یا بیان کیجے سپاسِ لذتِ آزار دوست - بحر ؎ ہمارے در پئے آزار ذرہ ذرہ ہی - زمین کا بھی طبق ہمکو آسمان ہوا -

نمبر (۲) روگ - بیماری - ناسخ ؎ ہم انتظارِ شربتِ دیدار مین موے - کرتے ہو خوب عشق کے آزار کا علاج - ذوق ؎ ہاتھ اُٹھاو عشق کے بیمار سے - کوئی بچتا بھی ہی اس آزار سے - جب عورتین وہ آزار یا بڑا آزار کہتی ہین تو دق اور سل مراد ہوتی ہی - جانصاحب ؎ - ترش ہو وین وہ تو ہون کر منع اُنکو نہار - ہی بڑا آزار نرگس کو ندیون فالسے - ولہ ؎ سوت کے غم سے بڑا ہو گیا آزار اُسے - چھوٹی نرگس کی روش رہتی ہی بیمار اصیل -

نمبر (۳) آزاریدن مصدر سے صیغۂ امر حاضر اسم کے ساتھ ملکر اسم فاعل کے معنی دیتا ہی - ناسخ ؎ آبلون کو دیکھکر عبرت کرو اے ظالمو - اشک خونی روتی ہین آنکھین غریب آزار کی - آتش ؎ طرّہ اُسے جو حُسنِ دل آزار نے کیا - اندھیر گیسوے سیہ یار نے کیا -

آزار اُٹھانا (نث) - درد دکھ جھیلنا - تکلیف کا برداشت کرنا - میر ؎ ایسے آزار اُٹھانے کا ہمین کب تہا دماغ - کوفت نے دل کی تو جینے سے بھی بیزار کیا - اسکی جگہ صدمہ اُٹھانا فصیح ہی -

آزار اُڑ کے لگنا (نث) - ایک کی بیماری دوسرے کو ہوجانا - کہتے ہین کہ بعض بیماریان چیچک اور خارشت وغیرہ کی مثل ایک سے دوسرے کو ہوجاتی ہین اسلیے ایسے بیمارون کے قرب سے بچتے ہین - جانصاحب ؎ دم مین کرتا یہ بھلے چنگے کو بیمار ہی عشق - چھوٹی بی اُڑ کے لگے وہ بڑا آزار ہی عشق -

آزار پانا (نث) - مصیبت اُٹھانا - اذیت پانا - داغ ؎ نہ کھایا تھا کبھی

---

[٥١] دستور ہی کہ جب کوئی غلام کو آزاد کرتا ہی تو اُسکو ایک نوشتہ سندِ آزادی کا لکھدیتا ہی تاکہ اُس سے کوئی مزاحمت نہ کرے -

[٥٢] کاغذ کے ساتھ استعمال اور جگہ نظر سے نہین گزرا -

خونِ جگر ہمنے مگر کھایا - نہ پایا تھا کبھی آزار الفت ہین مگر پایا - اسکی جگہ اذیت پانا ایذا اُٹھانا فصیح ہے -

آزار پہچاننا - مرض کی تشخیص اور شناخت کرنا - آتش ؎ وقت آخر عشق پنہان یار پر ظاہر ہوا - نزع مین عیسیٰ نے پہچانا مرے آزار کو - اسکی جگہ مرض پہچاننا فصیح ہے -

آزار پہنچانا - ستانا - دکھ دینا - فقرہ - کسی کو ہاتھ اور زبان سے آزار نہ پہنچاؤ -

آزار پہنچنا - تکلیف پہنچنا - اسیر ؎ محلونکی سواریونمین زنہار - پہنچے نہ کسیکو رنج و آزار -

آزار پھیلنا - کسی بیماری کی کثرت اور شدت ہونا - جرأت ؎ جو ہی سو آہ عشق کا بیمار ہے دلا - پھیلا ہی بے طرح سے یہ آزار آجکل - اسکی جگہ بیماری پھیلنا فصیح ہے -

آزار پیٹ مین ہونا - پیٹ مین کوئی سخت بیماری ہونا - جانصاحب ؎ بچہ نہین ہے پیٹ مین آزار ہے کوئی - دائی کو باجی بھیجئے اپنی ضرور آپ - اور جو شخص کھانا کھاتا ہی چلا جائے کسیطرح سیری نہو اُسکو مزاحاً کہتے ہین کہ اسکے پیٹ مین کوئی آزار ہے یعنی جوع البقر کا مرض ہے - زبانون پر زیادہ یون ہے کہ پیٹ مین آزار ہے یعنی پیٹ کا لفظ آزار پر مقدم ہے -

آزار دینا - نمبر (۱) دُکھ دینا - ستانا - ذوق ؎ لاکھ دیتا فلک آزار گوارا تھے مگر - ایک تیرا نہ مجھے درد جدائی دیتا - میر ؎ کچھ خوب نہین اتنا ستانا بھی کسی کا - ہے میر فقیر اسکو نہ آزار دیا کر -

نمبر (۲) روگ لگا دینا - رشک ؎ وصل ہی ای رشک تجویز طبیب خلق ہے - آپ کے آزار عشق آپی دوا پیدا کرے - داغ ؎ کونسا تھا وہ آئینہ رخسار تجکو سکتے کا دے گیا آزار -

آزار کھینچنا - مصیبت اور تکلیف جھیلنا - سختی گوارا کرنا - آتش ؎ ٹھوکرین کھائی ہین جو ہمنے بتون کے عشق مین - آب ہو جاتے جو یہ آزار پتھر کھینچتے - میر ؎ آزار بہت کھینچے یہ عہد کیا ہی اب - آیندہ کسی سے مین دلکو نہ لگاؤنگا - ایذا کھینچنا یا صدمہ اُٹھانا اسکی جگہ فصیح ہے -

آزار لگانا - روگ لگانا - جرأت ؎ دل تجھسے جو بیدرد سے ای یار لگایا اک جان کو سو طرح کا آزار لگایا -

آزار لگنا - لازم - مومن ؎ بسکہ اک پردہ نشین سے دل بیمار لگا جو مریضون سے چھپاتے ہین وہ آزار لگا - فقرہ - اسکی جان کو اک نہ اک آزار لگا رہتا ہی -

آزاری - ف - نمبر (۱) یائے فاعلی - روگی - بیمار - دائم المرض - رند ؎ ایک عالم کو تری چشم کی بیماری ہے - اک جہان نرگس بیمار کا آزاری ہے - ولہ ؎ جانبر ہو یہ ممکن نہین آزاری فرقت - بیمار اسیطرح سے بہت لیتے ہین سنبھالے - اور عوام صرف بیماری کے معنی مین بولتے ہین - فقرہ - یہ بیماری آزاری تو چلی ہی جاتی ہے - چونکہ آزار کے معنی خود ہی بیمار کے ہین اور آزاری بیمار کے معنی مین ہے اسلیے خواص اسجگہ نہین بولتے -

نمبر (۲) یائے مصدری (اسم کے ساتھ ملکر مستعمل ہوتا ہی) - ستانا دکھ دینا - جیسے مردم آزاری - دل آزاری - آتش ؎ نالہ کرنے سے نہ مظرف کو جلا دو - ضبط فریاد لبوں اب لگے دل آزاری تھی - مومن ؎ الغرض چندے یہ دلداری رہی - دوست کامی

دشمن آزاری رہی -

آزر ع - ایک بت تراش کا نام - **غالب** ؎ نقش پا کی صورتین وہ دلفریب تو کہے بتخانۂ آزر کہلا **سحر** ؎ طاق کسرے کو انہین ابروؤن نے دی ہو شکست - پتلیان وہ ہین جنہون نے بت آزر توڑا -

آزردہ - ف - خفا - ناخوش - افسردہ - فقرہ - آپ اتنی سی بات پر آزردہ ہوگئے - **آتش** ؎ یار آزردہ ہی آتش آسمان ہی برخلاف - کون سنتا ہی ہماری آہ وزاری اندنون - **میر** ؎ مدت سے اب وہی ہی مرا ہمکنار دل - آزردہ دل ستمزدہ دل بیقرار دل -

آزردہ خاطر یا آزردہ دل - اُداس - خفا - **ناسخ** ؎ ہوا آزردہ خاطر اسقدر جو اُسکے سنتے ہی - ہمارا شعر بھی کیا ای لیئم آواز سائل ہی - **میر** ؎ آزردہ دل کو حرف پہ لانے کا لطف کیا - کرتی ہی خونچکان مرے لب سے گزار بات -

آزردہ رہنا - خفا اور ملول رہنا - **خلیل** ؎ بے سبب مجھسے رہا کرتا ہی یار آزردہ - بغض بیمار سے رکھتا ہی مسیحا دل مین - ؎ **ناسخ** ہر ایک ملک کی ہوتی ہی اور رسم - آزردہ وضع دہر سے ہم بے سبب ہے -

آزردہ کرنا - خفا کرنا - ملول کرنا - **داغ** ؎ کرین گے خوب ہی آزردہ خاطر احباب - پڑے گا صبر کسیکا تو جان مضطر پہ - ؎ **سودا** سے شخص کے تئین آزردہ کیجیئے - ای خود پرست حیف نہین تو خدا پرست -

آزردہ ہونا - بگڑنا - رنجیدہ اور ناخوش ہوجانا - **آتش** ؎ باغبان آنے دے صیاد کو آزردہ نہو - نظر آویگی نہ پھر بلبل گلزار کی شکل - ؎ **مومن** ایمان قبول دل سے مجھے - وہ بت آزردہ گر نہو جائے -

آزمانا - ھ - آزمودن - ف - تجربہ اور امتحان کرنا - فقرہ - ابھی تمنے آزمایا ہی نہین اور گذشتے کی تاثیر سے انکار کردیا - **قلق** ؎ دیکھنا تھا فقط لیاقت کا آزمانا تھا حلم و غربت کا - **اسیر** ؎ غنی ہین ہم فقیری سے ہمین کیا کام تھا لیکن فقط اچھے بُرون کو آزماتے ہین گدائی مین -

آزمایش - ف - مونث - آزمودن سے حاصل بالمصدر تجربہ - امتحان - **غالب** ؎ حضور شاہ مین اہل سخن کی آزمایش ہی - چمن مین خوش نوایان چمن کی آزمایش ہی - **رشک** ؎ کس کسطرح فلک نے نہ کین آزمایشین - سب امتحان کے ہین دل ممتحن مین داغ -

آزمایش مین نہ ٹھہرنا - امتحان مین پورا نہ اُترنا - **اسیر** ؎ رقیب آزمایش مین اُسکی نہ ٹھہرا - کسا نے مین ناقص تھی شمشیر ٹوٹی - یہ محاورہ سلب کے ساتھ زبانون پر زیادہ ہی اور ایجاب کے ساتھ بھی کہا گیا ہی مگر کم - **سحر** ؎ آزمایش مین ٹھہرنے کا سہارا ہوگیا - تیر قاتل کا ظفر تکیہ ہمارا ہوگیا -

آزمودہ را آزمودن جہل است - جسکو ایک مرتبہ آزما چکے پھر اُسکو بار بار آزمانا جہالت ہی -

آزمودہ کار - ف - تجربہ کار - ہوشیار - جہاندیدہ - **قلق** ؎ ساتھ کچھ آزمودہ کار کرین - تا دہ آگاہ کارزار کرین -

---

ع - اس لغت مین دو طرح کا اختلاف ہی اول یہ کہ ذال شخذ سے صحیح ہی یا زے ہوز سے چنانچہ صاحبان صراح قاموس تاج اللغات مدار الافاضل برہان قاطع کنز اللغات و جہانگیری نے زاے ہوز سے صحیح ہونے پر متفق ہین البتہ صاحب غیاث اللغات اور موید الفضلا نے ذال شخذ سے لکھا ہی - دوسرا اختلاف یہ ہی کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام ہی یا آپ کے چچا کا صراح مین آزر نام پدر ابراہیم علیہ السلام اور قاموس مین عم ابراہیم علیہ السلام اور آپکے باپ کا نام تارخ لکھکر لکھا ہی کہ شاید یہ دونون ایک ہون اور تاج اللغات مین بھی قاموس کے موافق ہی اور اہل تاریخ نے لکھا ہی کہ آزر درحقیقت عم ابراہیم مین اور عرب مین عم پر اطلاق پدر کا بھی ہوتا ہی -

فصل الف ممدودہ مع سین مہملہ

آس ہ آشاس (اسکا مادّہ شاس ہی) مونث - امید - ف - رجا اور توقع - ع - نمبر(۱) آسرا - بہروسا — **ناسخ** ؎ یار کے آنے کی جو آس نہین - موت کے آنے سے تو یاس نہین - **مومن** ؎ رحم کی اُسکے آس کہان تک - راز ہنا نکا پاس کہانتک

نمبر(۲) حمل - بچہ پیدا ہونے کی امید - فقرہ - کیون بیگم صاحب صاحبزادی کی شادی کو تو برس روز سے زیادہ ہوا اللہ رکہے کچہہ آس ہے - ع (عو)

نمبر(۳) ٹیک - ٹیکن - سہارا (معمار وغیرہ کاریگرون کی اصطلاح) فقرہ - کڑی مین آس لگا کر چشمے کی اینٹین نکال ڈالو -

نمبر(۴) وہ آواز جس سے سنگت والے گوّیے کو سہارا دیتے ہین خواہ وہ گلے سے ہو یا کسی ساز سے - فقرہ - ستار نہین ہی تو گلے ہی سے آس دو

نمبر(۵) ظلث - ف - آسیا کا مخفف - چکّی - **عرش** ؎ نہین معلوم گردون نے یہ کس دانا کو پیا ہی - کہ ملتا ہی کف افسوس پتھر آسِ گردان کا -

آس باندہنا - امیدوار ہونا - آسرا لگانا - **مسرور** ؎ آس والون کی تو اللہ مرے آس نہ توڑ - آس باندہے ہوے بیٹھے ہین یہ تیرے در پر -

آس بگانی جو تکے وہ جیوت ہی مرجاسے - مثل - پرایا بہروسا کرنا زندہ در گور ہونے کے برابر ہے - فصحا یون کہین گے "آس پرائی جو تکے وہ جیتا ہی مرجاسے - (دو)

آس بندہنا - آس باندہنا کا لازم - **کیف** ؎ مرض عشق سے بچتے ہی نہ دیکہا کوئی - کیا تری آس ہمین اے دل بیمار بندہے -

آس پوُری کرنا - امید برلانا - **مصحفی** ؎ گو دجلدی بہرے خدا تیری آس پوری کرے خدا تیری -

آس پوری ہونا - لازم - **گلزار نسیم** ؎ کنیا تہی غرضکہ راس اُسکی پوری نہ ہوئی وہ آس اُسکی -

آس توڑنا - نمبر(۱) متعدی مایوس کرنا - **ذوق** ؎ مومیائی ہو حمایت تری حق مین اُسکے - سخت گیری سے فلک توڑے کسیکی گر آس -
نواب مرزا شوق ؎ کیسی مدت کی آس توڑ چلے - پیٹتے روتے ہمکو چہوڑ چلے -

نمبر(۲) لازم - نومید ہونا - مایوس ہونا - **قلق** ؎ تو ہی اب صبر کر خدا پر چہوڑ - سب سے امید اُس سے آس نہ توڑ - ان معنی مین سلب کے ساتہہ زیادہ مستعمل ہی

آس لوُٹ جانا - آسرا جاتا رہنا - **قلق** ؎ آس ٹوٹی ہر اس سا چہایا صدمۂ دل سے غش پہ غش آیا - **مومن** ؎ کیسی قسمت ہماری پہوٹ گئی - تیرے ملنے کی آس ٹوٹ گئی -

آس جاتی رہنا - امید جاتی رہنا - **مومن** ؎ مرگ سے تہی زندگی کی آس سو جاتی رہی - کیون بُری حالت نہو وے غیر اچہا ہوگیا -

آس چہوڑ دینا - امید ترک کرنا - فقرہ - پرائی آس چہوڑ دو -

آس دینا - گوّیے یا مرثیہ خوان کو گلے یا ساز سے سُر مین مدد دینا -

آس رکہنا - امید اور بہروسا رکہنا - **آتش** ؎ کیا تری شان ہی قربان ہون اے عفو کریم - آس رکہتا ہی ہر اک فاسق و زانی تیری -

آس رہنا - لازم - فقرہ - جبتک کچہہ بہی بچ جانیکی آس رہتی ہی تب تک علاج سے ہاتہہ نہین کہینچا جاتا -

آس سے ہونا - حاملہ ہونا - فقرہ - کہو بن تمہاری بہو آس سے ہے - ع (عو)

آس کا نام دُنیا ہی- مثل- امید سے کارخانہ دنیا کا جاری ہی- فارسی
مین اسکی جگہہ یہ مثل ہی" دنیا بامید قائم است "

آس کرنا- بہروسا کرنا- فقرہ- ہمتو بڑی آس کرکے آئے تہے سمجھ آس لگانا زیادہ ہی

آس لگانا- نمبر (۱) امید کرنا- قلق ؎ گاہ کہتی تہی روکے وہ محزون
آس اُسی پر لگائے بیٹھی ہون-

نمبر (۲) ٹیک لگانا- مثال کے لیے دیکھو آس نمبر ۳

آس لگی ہونا یا لگی رہنا- امید بندہی ہونا- آسرا لگا رہنا- فقرہ- اوّ
کوئی سہارا تو رہا نہین مگر خدا سے آس لگی ہوئی ہی میر ؎ وصل خاطر خواہ
تو معلوم تہا میرے تئین- آس دلکو لگ رہی تہی جب تلک تہا مین جدا-

آس مُراد- آل اولاد (عو) فقرہ ہم سبکا بُرا چیتین تو ہمارہی آس مراد
کے آگے آئے-

آس مُراد والی (عو) جو عورت صاحب اولاد ہو-

آس ہونا- نمبر (۱) امید اور بہروسا ہونا- مثل- جب تک سانس
ہی تب تک آس ہی میر حسن ؎ وہ دارو پلا دلکو جو راس ہو- کہ جینے کی
بیمار کو آس ہو مومن ؎ کیونکر نہو تیری آس تونے- افلاک کو بے ستون تہاما-

نمبر (۲) حمل ہونا (عو) مثال کے لیے دیکھو آس نمبر ۲

آسا- نمبر (۱) ایک پاک بی بی جنکے نام سے عورتین منت مانتی ہین بعض
مسن عورتون سے معلوم ہوا کہ اصل مین یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالی عنہا کا نام ہے عائشہؓ سے بدلکر آسا ہوگیا- لیکن لکہنؤ مین اکثر حضرت
سیدہ خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے مراد لیتے ہین-

نمبر (۲) ظلث - ف- مثل ومانند- آتش ؎ حباب آسا مین دم بہرتا ہون

تیری آشنائی کا- بہایت غم ہی اس قطرکیو دریا کی جدائی کا غالب ؎
زکوۃ حسن دے اے جلوہ بنیش کہ مہر آسا- چراغ خانۂ درویش ہو کاسہ گدائی کا

آسا جیے نراسا مرے- امیدوار امید کے سہارے جیتا ہی اور مایوس مرتا ہی-
(امیدوار)

آسا کا کاسہ- یہ ایک منت ہی مراد پوری ہونے پر لکہنؤ مین اکثر عورتین
جناب سیدہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے نام کا کاسہ بہر کر نذر
دلواتی ہین اور پرہیزگار سیدانیون کو کہلاتی ہین-

آسا کے گلگلے- عورتون کی رسم ہی کہ منت پوری ہونے کے بعد
بی بی آسا کے نام کے گُلگُلے پکاتی ہین اور سیدانیون کو کہلاتی ہین- عورتون
مین مشہور ہی کہ اگر حالت نجاست مین کوئی عورت وہ گُلگُلے کہالے یا چہوئے
تو اُسکے حق مین بُرا ہوتا ہی اور مردون کا کہانا بہت ممنوع جانتی ہین
جان صاحب ؎ کہا گئے گُلگُلے یہ آسا کے- ٹوٹین ٹانگین جو چوہا رکہے-

آسا کے نام کا چہلا اُٹہانا یا اُٹہا رکہنا- یہ ایک منت ہی-
عورتون کا اعتقاد ہی کہ بی آسا کے نام کا چہلّا پانی مین غوطہ دیکر اُٹہا رکہنے
سے بگڑی ہوئی بات بنجاتی ہے اور مراد بر آتی ہی- بعد حصول مراد
اُس چہلے کی چاندی بیچکر اسکے دامون سے شیرینی منگا کر نذر دلوالیتی
ہین- جان صاحب ؎ نکلی ہی کہوٹ شیخ کی گرفال مین بُوا- چہلّا
اُٹہاؤ دُہوکے بی آسا کے نام کا-

آسا مرے نراسا جیے- امیدوار کی زندگی صدمۂ انتظار سے تلخ
ہوتی ہی اس سے تو نومید اچہا کہ اُسکو صدمۂ انتظار نہین اُٹہانا پڑتا-

آسام- یہ ایک ملک برہما کے شمال ومغرب مین انگلش گورنمنٹ
کا مقبوضہ ہی جسمین گیارہ ضلع ہین-

آسان - ف - سہل - ضد مشکل - کیف ؎ عاشقوں سے یہی وہ پردہ نشین کہتا ہی - تمکو آسان ہی ہمکو ہی محبت مشکل -

آسان جاننا یا آسان سمجھنا - سہل سمجھنا - ناسخ ؎ اُس پری رو کے مسخر کرنے مین حیران ہون - ورنہ آسان جانتا ہون دیو کی تسخیر کو غالب ؎ ابھی ہم قتل گہ کا دیکھنا آسان سمجھتے ہین - نہین دیکھا شناور جوئے خون مین تیرے توسن کو

آسان کرنا - سہل کرنا - آتش ؎ بیطرح پیچا ہی تو اُس زلف کے پیچ مین اللہ کرے آسان اے دل تری مشکل کو -

آسان ہونا - سہل ہونا - غالب ؎ رنج سے خوگر ہوا انسان تو مٹ جاتا ہی رنج - مشکلین مجھپر پڑین اتنی کہ آسان ہوگئین -

آسانی - ف - مونث - ضد دشواری - کیف ؎ فرقت یار گذر جاے کس آسانی سے - آج کی رات اگر جسم سے جان دور رہے -

آسانی ہوجانا - دقت جاتی رہنا - فقرہ - آپکی توجہ سے کام مین آسانی ہوگئی

آسایش - ف - مونث - آسودن سے حاصل مصدر - چین - آرام - ناسخ ؎ تم جو یان شب باش ہو پھرتا ہی کیا نالان رقیب - خواب آسایش مین ہم تم پاسبان گردش مین ہی -

آسایش اُٹھانا - آرام اور چین پانا - فقرہ - ہمنے اس شہر مین پہلے جیسی آسایش اُٹھائی آخر مین ویسی ہی تکلیف اُٹھائی -

آسایش پانا - چین پانا - فقرہ - خدا اس گھر کو سلامت رکھے ہم نے بہت آسایش پائی -

آسایش دینا - آرام دینا - فقرہ - اس سرا کی بھٹیاریان مسافرون کو بڑی آسایش دیتی ہین -

آسایش طلب - آرام کا طالب کنایہ ہی کاہل سے - فقرہ - اجی تم سے کچھ نہو گا تم بڑے آسایش طلب ہو -

آسایش کیجیے - رخصت ہوجیے - فقرہ - اب کچھ کام نہین آپ آسایش کیجیے

آسایش ملنا - دیکھو آسایش پانا - داغ ؎ ملے جو بے وطنی مین ذرا بھی آسایش - عقیق جا کے عدن مین گھر مین مین رہے -

آس بی بی - انکی منّت مانی جاتی ہی اور نیاز دلائی جاتی ہی یہ نیاز حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ہوتی ہے انھین کو عورتین آسا کہتی ہین اُسی آسا کا مخفف آس ہی -

آس بی بی کی ٹکیان - یہ ٹکیان میٹھی پکائی جاتی ہین اور حضرت عایشہؓ کی اُن پر نیاز دلائی جاتی ہی اور یہ نیاز اکثر بیساکھہ کی پہلی تاریخ ہوا کرتی ہی -

آس پاس - ھ - اِرد گِرد - گردو پیش قریب مومن ؎ یون ہی شعاع داغ مرے دل کے آس پاس - ہالہ ہو جسطرح مہ کامل کے آس پاس ناسخ ؎ کیا تو کہتا ہی کیون ہوا صدقے - ارے مین تیرے آس پاس نہین نصیر ؎ چاہیے ہی نام صفحۂ گیتی پہ نصیر - مثل نگین نہ رکھہ تو قدم گھر کے آس پاس

آس پاس بر سے دِلّی پڑی ترسے - مثل - اُس جگہ بولتے ہین جہان کسی کی ذات سے اغیار فائدہ اُٹھائین اور حقدار محروم رہین -

آس پاس پھرنا - گرد پھرنا - صدقے ہونا - مومن ؎ کافر ہی کون ہم مین سے مومن پھرے ہی تو - کعبے کے آس پاس تو مین دل کے آس پاس

آستان - آستانہ - ظث - ف - مذکر - چوکھٹ - دہلیز - کیف ؎ کسنے درگاہ خدا سے پائی ہی یہ منزلت - عرش اعلے سے ہی اعلے آستان مصطفٰے

ناسخ؏ نقش شیرین کو ہوس ہی آپ کے پابوس کی - بس اسی پتہر کو اپنا آستانہ کیجیے -

فائدہ آستان اور آستانہ چوکہٹ کے معنی ہین ہی مگر تعظیماً آستان اور آستانہ بولکر مکان اور درگاہ اور بارگاہ مراد لیتے ہین - جہان کہتے ہین آستانۂ عالی پر حاضر ہوا تہا وہان مقصود بارگاہ عالی ہوتی ہی -

آستان بوس - آستانہ بوس - چوکہٹ چومنے والا - خادم - اظہار عجز و انکسار سے کہتے ہین -

آستان بوس ہونا - اُمرا یا اکابر فقرا کے دروازے خواہ مزار پر حاضر ہونا - فقرہ - یہ خواجہ غریب نواز کا مزار ہی آستان بوس ہو لو -

آستان - آستانہ چومنا - ظش - دیکھو آستان بوس ہونا - ذوق؏ قصد کعبے کا تہا پہرے اُلٹے - چُوم کر اُسکے آستانے کو

آستانے کو بوسہ دینا - بادشاہون کے سنگ در اور اولیا کے مزار ہاے مطہر کو تعظیماً چومنا -

آستائی ہ (یہ آستہا سے نکلا ہی جسکے معنی سنسکرت مین سہارا دینا ہین) کسی گانے کی چیز کا ابتدائی ٹکڑا خواہ وہ ایک مصرع کے طور پر ہو یا دو مصرعون کے طور پر اور متاخرین گویّون نے خیال کو بہی آستائی قرار دیا ہی -

آستین ف (اسکے اشتقاق کی کئی صورتین ہین ایک یہ کہ اسکی اصل ہستین قرار دیجائے اس بنا پر کہ ہست سنسکرت مین ہاتہہ کو کہتے ہین اور یا و نون نسبت کا اور ہاے ہوز الف سے بدلگئی - دوسری صورت یہ کہ اسکی اصل دستین ہو مرکب دست اور یا و نون نسبت سے - اور مؤلف بہار عجم نے لکہا ہی کہ یہ مرکب ہی آس اور تین سے - آس بمعنی سودن و تین کلمۂ نسبت جیسے آبتین نام پدر فریدون مرکب ہی آب اور تین سے - چونکہ آستین ساعد کو رونق گستی ہی اسلیے اسکو آستین کہتے ہین مگر یہ وجہ ضعیف ہی) مونث - نمبر (۱) انگرکھے اور کُرتے وغیرہ کا وہ حصہ جسمین بانہ رہتی ہی آتش؏ پہناکے تجہکو دیکہتے اسے جامہ زیب حیف - کلیان قبائے گل مین نہین آستین نہین - وزیر؏ ابتو ہی مینہ کا برسنا اپنے ہاتہہ - آستینین ابر دریا بار ہین -

نمبر (۲) جو کپڑا محرم مین لگا ہوا بازو پر رہتا ہی اور وہ بیشتر جالی کا ہوتا ہی ناسخ؏ جالی کی آستین نہین نازنین ترہی - عاشق کے مرغ دل کو ہی یہہ دام دوش پر -

آستین (یا آستینین) اُلٹنا - نمبر (۱) آستین کو روگردان کرلینا - (جب ایک رُخ میلا یا کچہہ خراب ہوجاتا ہی تو ایسا کیا کرتے ہین) - نمبر (۲) کسی کام کے کرنے پر مستعد ہونا - بیشتر غُصّے کی حالت مین لڑنے اور ذبح و قتل کرنے کے وقت آستینون کو اُلٹ لیتے ہین اور یہی پہلو شعرا کے استعمال مین زیادہ ہی اسیر؏ تیغ کہنچی تو کیا برہم و درہم عالم - آستین یار نے اُلٹی تو زمانا اُلٹا - وزیر؏ اُٹہین جو آستینین تو اُک صف اُلٹ گئی - تیغ برہنہ ہوگئے اُس دلربا کے ہاتہہ بحر؏ منظور عاشقونکا اگر امتحان ہی - پہر دیر کیا ہی میان سے لے آستین اُلٹ

آستین پکڑنا - نمبر (۱) داروگیر کرنا - نصیر؏ لڑاتے آنکہہ جو دیکہا چمن مین نرگس سے - صبا نے برگ ہزار کی آستین پکڑی -

نمبر (۲) کسی کام سے روکنا - ظفر؏ ہم اُٹہے جہاڑکے دامن تو اُس نے مستی مین - عجب ادا سے کہا آستین پکڑ کر بیٹہہ -

آستین (یا آستینین) چڑہانا - آستین برچیدن - ف - نمبر (۱) آستین کو اوپر چڑہا کر کسی کام کو مستعد ہونا - معمول ہی کہ کسی کام پر مستعد ہونے کے وقت آستینین کہنیون تک یا اس سے اوپر چڑہا لیتے ہین خصوصًا ذبح کے وقت خون کی آلودگی سے بچانے کو - تو اب آستین چڑہانا کسی کام پر مستعد ہونے لڑنے مارنے مرنے پر تیار ہونے کے معنی مین مستعمل ہی صبا ؎ پہر آئی فصل گل پہر شوق عریانی ہوا ہمکو - چڑہائی آستین دست جنون نے پہر گریبان پر ناسخ ؎ قیامت کیون نہو جسدم چڑہائے آستین قاتل - صفائے ساعد سیمین بیاض صبح محشر ہی - اسیر ؎ قتل کو کافی ہی آنا آپ کا دامن کشان - آستینین قتل عاشق پر چڑہانا کیا ضرور -

نمبر (۲) انگرکھے وغیرہ مین مونڈھے سے آستین کا وصل کرنا - فقرہ - اچکن سب تیار ہی فقط آستینین چڑہانا باقی ہین - جب انگرکھے وغیرہ کی آستینین ہٹ جاتی ہین اور انکو بدل ڈالتے ہین تو اسکو بہی آستینین چڑہانا کہتے ہین -

آستین (یا آستینین) چڑہنا - لازم - نمبر ۱ - کی مثالین - صبا ؎ آستین ہر گہڑی چڑہتی ہی مرے دامن پر - دست وحشت بہی بڑا رستم دستان نکلا آتش ؎ تیغ برہنہ کب نہین قاتل کے ہاتہہ مین - کس وقت کہنیون سے چڑہی آستین نہین - نصیر ؎ قتل کو پہرتا ہی عاشق کے وہ یان تک مستعد - نت چڑہی رہتی ہی قاتل کی بدستور آستین -

نمبر (۲) کی مثال فقرہ - مغلانی انگرکہا تو سارا سیا ہوا تہا فقط آستینین چڑہانا تہین اسکو چار دن ہو گئے اب تک آستینین نہین چڑہین -

آستین (یا آستینین) چُننا - آستینون مین بیل بوٹے بنانا - برابر برابر چُنتین ڈالنا - (بعضے ہاتہہ سے اور بعضے املی کے بیج سے جو بہت بڑا ہوتا ہی چُنتے ہین -)

آستین سے آنکھین (یا آنسو) پونچھنا - آستین سے روتی ہوئی (با واو مجہول) آنکہون کے آنسوون کا خشک کرنا - بحر ؎ نظث آستین سے پوچھتا ہون چشم گریان دمبدم - یاد کرتا ہون تجہے اے راحت جان دمبدم وزیر ؎ آستین سے پونچھئے کاہیکو اشک - اب تو منہ پر زخم دامن وار ہین -

آستین سے چراغ بجہانا - نظث - آستین کی ہوا سے روشن چراغ کو گُل کرنا - انشا ؎ پرے اے نسیم سحر پرے نہ ذلیل ہو کہ صبا ابہی - بہت آستین سے بجہا رہی نہ بجہا و لے یہ چراغ دل - آتش ؎ گل ہوتے ہین بہار چمن سے چراغ عقل - کام آستین کا کرتی ہی گو آستین نہین -

آستین کا چاک - آستین کی درز (کلائی کیطرف) جسکو کہلا رکہتے ہین یا بو تام لگا لیتے ہین - اسیر ؎ جہان مین جتنے ہین ماہ پیکر وہ تیرے وحشی ہین اے گل تر - نہو جو تجہکو یہ بات باور دلیل ہی چاک آستین کا -

آستین کا سانپ - مار آستین - ف - چہپا ہوا دشمن - وہ شخص جو پردۂ دوستی مین دشمنی کرے - وزیر ؎ عبث جہوا اترے گیسوے عنبرین کا سانپ - ہوا ہی ہاتہہ مرا میری آستین کا سانپ - بحر ؎ جلو بلا سے اگر ہی یہ آستین کا سانپ - بغل مین پال کے مین کیا کرون گلہ دل کا -

آستین کا سانپ بننا - دوستی کے پردے مین دشمن ہونا - اسیر ؎ عجب ہی رسم جہان پُر فن کہ دوست ہوتے ہین جیکے دشمن - چہپائیے جسکو زیر دامن وہ سانپ بنتا ہی آستین کا -

آستین کا سانپ ہونا - دیکہو آستین کا سانپ بننا ؎ نصیر دیکہیے کیا ہو بقول انشا اب - کہ موج اشک ہوئی اپنی آستین کا سانپ -

آستین کا کف۔ اکثر کرتے مین اور کبہی اچکن اور کوٹ مین سر آستین الگ سے دُہرا کپڑا الٹ کر سیا ہوتا ہی اور بوتام لگائے جاتے ہین جنکے لگا لینے سے آستین تنگ اور کہولدینے سے کشادہ ہوجاتی ہی۔

آستین کا کوس۔ جب کپڑے کا عرض کم ہوتا ہی یا آستین کسی وجہ سے چہوٹی پڑجاتی ہی تو کلائی بہر کا کپڑا آستین مین الگ سے سلواتے ہین اسکو کوس کہتے ہین اور بعضے خوبصورتی کیواسطے لگاتے ہین۔

آستین کے پہول۔ بیل بوٹے وغیرہ کے وہ نقش ونگار جو جامہ چین آستین مین بناتے ہین۔ اسیر؎ پہنکے آئے ہواسے گل تر لباس پہولام کا معطر مری لحد پر بہی ہاتہ رکہکر چڑہائیے پہول آستین کا۔ ولہ؎ رکہکر جو ہاتہ فاتحہ پڑہتے ہین جامہ زیب۔ کیا قبر پر چڑہائین گے یہ آستین کے پہول۔

آستین کی چین۔ آستین کی چُنّت۔

آستین مین چہری رکھنا۔ کبہی دشمن حریف پر وار کرنیکو آستین مین چہری چہپائے رکہتا ہی۔

آستین مین چہری رہنا۔ لازم۔ اسیر؎ شب وصال مرے حق مین ہوگئی شب جنگ۔ بغل مین تیغ چہری اُسکی آستین مین رہی۔ اور غالب نے چُہری کی جگہہ دشنہ کہا ہی۔ غالب؎ گرچہ ہون دیوانہ پر کیون دوست کا کہاؤن فریب۔ آستین مین دشنہ پنہان ہاتہ مین نشتر کھُلا۔

آستین مین سانپ پالنا۔ دشمن اور بدخواہ کے ساتہ سلوک کرنا۔ اور مصاحب بنانا۔ آتش مرحوم؎ دشمنون کو جانکے دل کیطرح رکھا عزیز۔ گرگ کو پالا بغل مین آستین مین مار کو۔

آستین مین کوس پڑنا۔ آستین مین کوس ڈالنا کا لازم۔

آستین مین کوس ڈالنا۔ آستین مین کوس لگانا۔

آستینون دار کُرتی۔ لمبی آستینون کی کرتی۔ قلق؎ کُرتی شبنم کی آستینون دار۔ تنگیجہ پن پہ اُسکے زور بہار۔ اور اسی کُرتی کو آستینون کی کُرتی بہی کہا ہی۔ نواب مرزا شوق؎ آستینون کی وہ پہنسی کرتی۔ جسم مین وہ شباب کی بہرتی۔ فائدہ شرفا کی کنواری لڑکیان اکثر یہی آستینوندار کُرتی پہنتی ہین۔

آسٹریلیا۔ انگریزی۔ یہ ملک برّاعظم اُوشینیا مین واقع ہی۔

آسرا۔ ھ۔ آشری۔ س۔ (اسکا مادّہ شری ہے) مذکر۔ نمبر (۱) امید۔ آس۔ سہارا۔ قلق؎ اب تو ملنے کی بہی امید نہین۔ دل کو کس آسرے پہ دون تسکین۔ میر حسن؎ مین جیتی ہون اس آسرے پر فقط۔ کہ ہوتا ہی تجہسے مرا غم غلط۔ اسیر؎ زور بازوے جوان ہی آسرا ہی پیر کا۔ دیکہہ لو دست کمان مین بہی عصا ہی تیر کا۔ نمبر (۲) بہروسا۔ انشا؎ اور کسکا آسرا ہو سرگروہ اس راہ کا۔ آسرا اللہ اور آل رسول اللہ کا۔

آسرا باندہنا۔ امید رکھنا۔ سہارا ڈہونڈنا۔ مسرور؎ سوا تیرے نہین ہمکو سہارا دین و دنیا مین۔ ترے دروازے پر بیٹہے ہین تیرا آسرا باندہے۔

آسرا بندہانا۔ سہارا دینا۔ امیدوار کرنا۔ مومن؎ ہی عام خطاب یا عبادی۔ اس نے تو کچہہ آسرا بندہایا۔ بندہانا کی جگہہ بندہوانا فصیح ہی بلکہ لکھنؤ مین اب بندہانا کوئی نہین کہتا۔

آسرا بندہنا۔ امید بندہنا۔ سہارا ہونا۔ فقرہ۔ کچہہ آسرا تو بندہا ہی کیا تعجب ہی کہ کام ہوجاے۔

آسرا اٹکنا- سہارا ڈھونڈنا- اسکا استعمال کم ہی-

آسرا توڑ دینا- مایوس کر دینا- فقرہ- اُنھون نے تو آج آسرا ہی توڑ دیا-

آسرا ٹوٹ جانا- لازم- فقرہ- ایسا جواب ملا کہ جی چھوٹ گیا آسرا ٹوٹ گیا-

آسرا دینا- سہارا دینا- امید دلانا- فقرہ- جب کام کرنا نہین ہی تو آسرا دینے سی کیا حاصل

آسرا ڈھونڈنا- سہارا ڈھونڈنا- منتظر ؎ جسکو اللہ پر بھروسا ہو
کیون کسی کا وہ آسرا ڈھونڈے-

آسرا رکھنا- بھروسا رکھنا- امید رکھنا- بحر ؎ اہل دنیا خوش ہون یا ناخوش
ہون کچھ پروا نہین- آسرا رکھتا ہی یہ بندہ خدا کی ذات کا- رند ؎
مالک نار وجنان ہی ساقیِ کوثر بھی ہی- رند کسکا آسرا رکھے سوائے بوتراب-

آسرا رہنا- لازم- مومن ؎ تو فلک مرگ ہم سے سب غافل-
اب کسی کا بھی آسرا نہ رہا-

آسرا کرنا- بھروسا کرنا- تکیہ کرنا- فقرہ- خدا پر آسرا کیے بیٹھے رہو-
سودا ؎ تو ہمین یان چھوڑ کے جاتا ہی تنہا یا نصیب- آسرا کسکا
کرین ہم وا دریغا یا نصیب- اسجگہ آسرا لگانا زیادہ بولتے ہین-

آسرا لگانا- دیکھو آسرا رکھنا- اسیر ؎ کبھی تو خاطر غسّال وگورکن
اے مرگ- غریب دیر سے ہین آسرا لگائے ہوے-

آسرا لگا ہونا- لازم-

آسرا لینا- مدد کی امید رکھنا- سہارا ڈھونڈنا- آتش ؎
قلزم عشق مین تنکے کا سہارا بھی نہ ڈھونڈھ- آسرا وہ نہین لیتے جو خدا رکھتے ہین
رند ؎ سامنا لاکھ مصیبت کا پڑے پر کوئی- آسرا غیر کا مردان خدا لیتے ہین-

آسکت - ھ- مونث- آلکس- سُستی- کاہلی- عوام کی زبان ہی-

آسکتی- ھ- سُست- کاہل- عوام کی بولی ہی-

آسکتی گرا کنوین مین کیسے ابھی کون اُٹھے
آسکتی گرا کنوین مین کیسے یہین بھلے
(سست اور کاہل کو ملامت کرنیکے وقت طرز ادا سے جلدی کا استعمال ہوتا ہے)

آسکنا- میتوان آمدن- ف- پہنچ سکنا- ناسخ ؎ ہون جان بلب
مگر نہین آسکتی ہی اجل- ظلمت کدے سے ایسی دلہتی ہی ہجر مین-

آسمان- ف- (مرکب ہی آس مخفف آسیا اور مان بمعنی مانند سے اس
نام رکھنے کی وجہ یہ ہی کہ چکّی کی طرح دَور کرتا ہی) مذکر- اکاس- ھ- اکاش
س- سما- فلک- ع- اسکائی- انگریزی-

صفات

اثیر (بالفتح)- مومن ؎ وہ حاکم کہ سب جسکے فرمان پذیر- عناصر سے لے تا بچرخ اثیر-

اخضر- برق ؎ غرق کیا رونے سے میرے ساری دنیا ہو گئی-
کہکشان چرخِ اخضر موج دریا ہو گئی-

اشکبار- برق ؎ دیکھے جو میری طرح یہ چہرہ وہ چاند سا-
تارون کے آنسوؤن سے فلک اشکبار ہو-

بخیل- اسیر ؎ وہ مست ہون مری آنکھون مین یہ سپہر بخیل-
ذلیل صورت مینائے بے شراب رہا-

بداختر- ذوق ؎ یہی کہتا تھا گھبرا کر فلک سے کہ او ہمیر بداختر کینے-
کہان مین اور کہان یہ شب مگر تھے- مری جانب سے تیرے دلمین کینے-

بدافعال- صبا ؎ لے گیگی ہمکو پیار سے آغوش مین زمین- کیا
غم عدو جو چرخِ بدافعال ہو گیا-

بدبین- ذوق ؎ چرخ بدبین کی کبھی آنکھہ نہ پھوٹی سو بار- تیر نالے
نے مہر چشم زحل مین مارا-

بدچلن- مومن ؎ بعد چندے فلکِ ناہنجار- بدچلن بدروش
اور کج رفتار- سر پہ اک آفت تازہ لایا- بدسلوکی سے مرے پیش آیا-

بدخصال- صبا ؎ شاکی ہون گردشِ فلکِ بدخصال کا- آئی
شبِ فراق گیا دن وصال کا-

بلند پیشانی- مومن ؎ لطف چرخ بلند پیشانی- دیدۂ مہ نے کی نگہبانی

بوقلمون- مومن ؎ ہاے نیرنگ چرخ بوقلمون- ہر نئے رنگ سے کیا دل خون

بے تمیز- میر ؎ آسمانِ بے تمیز و بے تہ و دشمن کمال- دوستی
کے پردے مین کرتا ہی مجھکو پایمال-

بیدادگر- مومن ؎ بعد یک سال خصم دیرینہ- چرخ بیدادگر زمین کینہ
آگیا اپنی کج خرامی پر- غش ہوا داغ گونہ کامی پر-

بے مہر- سودا ؎ اے چرخ سفلہ پرور اے آسمان بے مہر- واژون
ہی عقل تیری اوندہا ہی تو جنم سے-

پیر- آتش ؎ کیا جوانمردون کو اُجلا یہ دنی رکھے گا- اوڑھ لے
آپ تو چادر فلکِ پیر سفید-

تفرقہ انداز- ناسخ ؎ ہی تعجب آسمان تفرقہ انداز سے- ایک
جا ہین عاشق و معشوق کیونکر ڈاب مین-

جفاکار- صبا ؎ ثابت ہی انقلاب زمانہ سے اے صبا-
قائم نہین ہی چرخ جفاکار کا مزاج-

جلّاد- ناسخ ؎ جی نہین بچتا نظر آتا شب فرقت مین آج-
کہکشان تلوار ہی اور آسمان جلّاد ہی-

چنبری [مدور]- برق ؎ بلند شعلۂ عارض جو اے پری ہو جاے-
تنور بجھے زمین چرخ چنبری ہو جاے-

حُقّہ باز [مکار]- مومن ؎ ہاتھون سے اپنے مہرۂ تریاک کھو دیا-
بگڑا ہی کھیل کیا فلک حُقّہ باز کا-

خضرا [سبز]- مومن ؎ انتظار ما ہوش ہین تو ہنوز آنکھین سفید- شب یہ
وہم آیا ہی سوے چرخ خضرا دیکھکر-

خونریز- ناسخ ؎ فلک سا تو بھی ہی خونریز مثل مہر و ماہ نو- سپر
سونے کی تجھکو چاہیے شمشیر چاندی کی-

دَنی- میر ؎ ڈر چشم شور چرخ سے گل پھول اک طرف- آنکھہ اس
دنی کی دوڑے ہی اک برگ کاہ پر-

دُون- ناسخ ؎ ہمت اگر نہین فلک دُون کو کیا ہے غم-
یان لب ہی آشنا نہین حرف سوال کے-

روسیہ- میر ؎ آبلے جیسے ستارے ہین مرے دل کے بیچ-
بسکہ اس چرخ سیہ رو سے رہا ہون مین جل-

زمین گیر- اسیر ؎ آوارگی مین ساتہہ ہمارا نہ دے سکا- تھک تھک
کے آسمان بھی زمین گیر ہو گیا-

زنگاری- آتش ؎ وہی نشو و نماے سبزہ ہی گور غریبان پر-
ہواے چرخ زنگاری جو آگے تھی سو اب بھی ہی-

ستمگار- ستمگر- ناسخ ؎ کج ایسی نہ تھی آگے مرے یار کی رفتار-
سیکھا ہی مگر چرخ ستمگار کی رفتار- اسیر ؎ گلبدن خاک مین کیا کیا نہ

ملائے تو نے عقل پر تیری پڑین چرخ ستمگر پتھر-

سرگردان- مومن ؎ آز بےصرفہ مین افلاک ہین کیون سرگردان
کب ہوا ایسے شریرون کو تری بزم مین بار-

سفلہ پرور- اسیر ؎ کبھی راحت نہ پائی دور چرخ سفلہ پرور مین-
نکلکر شیر کے مُنہ سے گرا ہین کام اژدر مین-

سیہ کاسہ (بخیل)- میر ؎ جام خون بن نہین ملتا ہی ہمین صبحکو آب- جب سے
اس چرخ سیہ کاسہ کے مہمان ہوے-

ضدی- ذوق ؎ چرخ ضدی ہی کوئی ضد نہ دلائے اسکو- گر سُنے
عود کو غرقی تو جلائے اُسکو-

فِتنہ- مومن ؎ آسمان فتنہ کچہہ ایسا نہین اے اہل جہان-
کوئی باقی نہین رہنے کا امان ہوتے تک-

فتنہ گر- مومن ؎ دل پہ جب یہ غبار بٹھلایا- چرخ سے فتنہ گر کو رحم آیا

کاواک (بوغدار)- میر ؎ دیوار کہنہ ہی یہ مت بیٹھہ اسکے سائے- اُٹھہ
چل کہ آسمان تو کاواک ہو گیا ہی-

کبُود (نیلگون)- اسیر ؎ چرخ کبُود جسکو سمجھتے ہین اہل خاک- نالے کیے
ہین ہم نے ہوا ہی دُہوان بلند-

کج ادا- میر ؎ چرخ کی بہی کج ادائی ہم ہی پر جاتی ہی پیش- ناز کو
اُس سے تو اک دم بہی جدا کرتا نہین-

کجباز- رشک ؎ کریگا چرخ مری گور سے بہی کج بازی- کوئی
زمین نہین آسمان سے باہر-

کجرو- مومن ؎ بدلجاتا ہی اک دم مین زمانا- نہین اس چرخ کجرو کا ٹہکانا-

کج مدار- صبا ؎ مری طرح سے بگڑتا ہی اک دن اُسکو بہی-
خرابی فلک کج مدار باقی ہی-

کمینہ- برق ؎ بےعقل ہین امید جو رکھتے ہین فلک سے-
بڑہجائے اگر لاکہہ کمینا نہین اچہا-

کہن- رشک ؎ ذلتِ منتِ کج طبع نئی بات نہین-
ترا احسان ہم اے چرخ کہن کیون لیتے-

گدا- امیر (خمس مین) ؎ مرتبہ کچہہ نہ پوچہو اس گہر کا- بندگی یا نگی فخر
قیصر کا- شاہ چین پیش دستِ قنبر کا- آسمان ہی گدا اسی در کا-

گردان- ناسخ ؎ جو سرخی آتی ہی عکس شفق سے بہی مرے منہ پر-
حسد سے رنگ ہوتا ہی مُبدّل چرخ گردان کا-

ماتمی جامہ- ذوق ؎ عزاداری مین کسکی ہی یہ چرخ ماتمی جامہ-
کہ جیب چاک کی صورت ہی خط کہکشان ہوتا-

مُجیل (حیلہ گر)- اسیر ؎ کیا کام ہی شکایت چرخ مجیل سے- سائل نہین کہ
نقص ہو مجہکو بخیل سے- ذوق ؎ لاتا نیرنگ سے ہی رنگ نئے
چرخ مجیل- واہ بگڑا ہی کچہہ اس خُم مین عجب رنگ سے نیل-

معکوس (اوندہا)- اسیر ؎ کس طرح سے بادۂ عشرت نصیب خلق ہو-
جام خالی کی طرح سے آسمان معکوس ہی-

مُقوّس (بشکل کمان)- آتش ؎ جانب چرخ مقوس آہ ہوتی ہی روان-
یہہ کمان اک دن نشانہ ہی ہمارے تیر کا-

مینا رنگ- مینو- ذوق ؎ ہی تری بزم طرب مین پئے بسم نوروز
صورت بیضۂ رنگین فلک مینا رنگ مومن ؎ چرخ مینو مضطرب آن

آن مین - خضر ڈوبے چشمۂ حیوان مین -

ناانصاف - غالب؎ کچھ تو دے اے فلک ناانصاف -
آہ وفریاد کی رخصت ہی سہی -

ناساز - میر؎ اتفاق ایسے پڑے ہم تومنافق ٹھہرے - چرخ ناساز
نے غیرون سے اُسے یار کیا -

ناہنجار - مثال کے لیے دیکھو بدچلن -

نثرند - میر؎ سارے عالم سے کرے ہی کجروی چرخ نثرند - قافیہ ہی سرنگون
تنگ از بس امن کی راہین ہین بند -

نیلا - نیلگون - نیلی - میر؎ نیلا نہین سپہر تجھے اشتباہ ہی - دود جگر
سے میرے یہ چھت سب سیاہ ہی - آتش؎ بحر ہستی ساکوئی دریائے
بے پایان نہین - آسمان نیلگون سا سبزۂ ساحل کہان - میر؎ ٹھہرے نہ
چرخ نیلی پہ انجم کی چشم شوخ - اس قصر مین لگا جو ہی کیا لاجورد ہی -

نیلوفری - سودا؎ کرون ہون کشت مین جس کا زمین پہ تخم امید -
تو چرخ نیلوفری کو ہی سبز کرنا شاق -

واژگون - اسیر؎ مطلب ہو خاک حاصل اس چرخ واژگون سے -
سمجھے ہوئے تھے دریا جسکو سراب نکلا -

آبگون[ع] آبگینہ رنگ - آسیا - آسا - آئینہ فام - بدگوہر - بدلگام -
بےغبار - بیوفا - تردامن - تنگ چشم - تنگ میدان - جہانگیر خضر لباس
خردہ بین - دغاباز - دورنگ - تیزہ کار - سنگین دل - شب زندہ دار
شیشہ رنگ - شیشہ ساز - عربدہ جو - غم آئین - کاسہ پشت - کوزہ پشت

گرم عنان - لاجورد قبا - مردافگن - نادرہ فن - نادرہ کار - نیلی رواق -

تشبیہات

آبلہ - ناسخ؎ کیون نہ کھٹکون آسمان کی آنکھہ مین مین ناتوان -
آبلے کی شکل اُس مین مجھہ مین عالم خار کا -

آسیا - آتش؎ گردش نے اُسکی سرمہ کیے اپنے استخوان
چکی ہمارے پیسنے کو آسمان ہوا -

آشیان - ناسخ؎ آشیان آسمان مین مرغ زرین دب رہا -
ہجر مین دیکھا جو میری شام وحشت ناک کو -

آئینہ - مومن؎ کیا کہون قصۂ طغیانی دریاے سرشک - دیکھہ لو
آئینہ چرخ ہی زیر زنگار -

اطلس - ذوق؎ کیسۂ گوہر انجم ترا صرف انعام - طاقۂ
اطلس گردون ترا وقف خلعت -

بام - ناسخ؎ بیخودی مین آنکھہ پڑجاتی ہی جب خورشید پر -
آسمان کو جانتا ہون اُس پری کا بام ہی -

بیضہ - غالب؎ نالہ سرمایۂ یک عالم و عالم کف خاک - آسمان
بیضۂ قمری نظر آتا ہی مجھے -

پُل - ناسخ؎ افق سے تا افق بس ایک ہی سطحہ ہی پانی کا -
ہمارے اشک کا دریا ہی عالم آسمان پُل ہی -

تخت - اسیر؎ تم بہی نکلو گھر سے اپنے اے شہ اقلیم حسن -
تخت گردون پر شہ خاور برآمد ہو گیا -

تنور - سودا؎ نہ دیر و زود پہنچنے کا شکوہ کر سودا -

[ع] دیکھو حاشیہ صفات آب کو وہان وجہ انکے لکھنے کی مرقوم ہی -

تو ایک فلک جسمین نان ہی سب کی -

ٹاپو - اسیر ؎ دیدۂ گریان نے برپا اسقدر طوفان کیا - بجیب دریا زمانہ آسمان ٹاپو ہوا -

جام - اسیر ؎ فیض ساقی سے یہ اپنا ظرف خالی ہوگیا - آسمان جام شراب پہ پیکالی ہوگیا -

جہاز - دہوین کا جہاز - بحر ؎ آہ نے دو جوش پر مرے طوفان اشک کو - پوچھین گے ہم کدہر کو جہاز فلک گیا - اسیر ؎ نالے نے جب سے قصد کیا تر کتاز کا - عالم ہی آسمان مین دہوین کے جہاز کا -

چاک - ناسخ ؎ کیا کلال خزان نے خمیر خاک بتان - یہہ مہ و ماہ پیالے ہین چرخ گردان چاک -

حباب - برق ؎ یہانتک میری نوبت لاغری مین غم سے پہنچی ہی - حباب چرخ ہر قطرہ ہوا ہی مجہکو آنسو کا -

حصار - ذوق ؎ فلک کے رنگ سے ظاہر ہے ماتمی آثار - خوش اپنا کیونکہ ہو اس نیلگون حصار مین دل -

حلقۂ زنجیر - اسیر ؎ سات حلقے مری زنجیر کے ہین ہفت فلک - نظم عالم ہی مری سلسلہ جنبانی سے -

خُم - ناسخ ؎ میکش روز ازل سے مین وہ صاحب ظرف ہون - جسکے اک پیمانے سے خالی خُم گردون ہوا -

خوان - ناسخ (رباعی) ؎ ہی روز ازل سے دانہ زدیہ دوران - کیا خاک ہو سیر کوئی اسکا مہمان - خورشید کو دیکہو آسمان کو دیکہو - اتنے بڑے خوان مین ہی اک گردۂ نان -

خوشۂ انگور - ناسخ ؎ [illegible] رکہتے مین تم سے پرست اپنے گلشن مین فلک اک خوشہ ہی انگور کا -

خیمہ - ناسخ ؎ تیرے رہنے کو اے رفیع القدر - خیمۂ آسمان بلند ہوا -

دامن پُر گوہر - ذوق ؎ تیری گہرفشانی دست کرم سے ہی - گویا کہ ایک دامن پُر گوہر آسمان -

دانۂ انگور - برق ؎ عین مستی مین جو عالی نظری سے تاکا - گنبد دور فلک دانۂ انگور ہوا -

دُود - وزیر ؎ آتش فرقت سے عالم کورۂ آتش ہوا - آسمان ہی دود سیہ اختر ہین اور مجمر زمین -

دولاب - مومن ؎ گر تری بے رضا کرے گردش - ٹوٹے دولاب چرخ کا محور عہ

دیو - صبا ؎ صبا کچھہ پیچ پڑجائے نہ تیر - لڑو کشتی نہ دیو آسمان سے

رخش - ناسخ ؎ تابع ہی یون ہی رخش فلک شاہ جہان کا - جسطرح سدا تابع فرمان ہی یہہ گہوڑا -

سائبان - میر ؎ کرون جو آہ زمین اور زمان جلجائے - سپہر نیلی کا یہ سائبان جلجائے -

سبو - اسیر ؎ برق کی آتش یہ پانی گرم کرتا ہی سحاب - بہر کے لاتا ہی سبوے آسمان مین بار بار -

سپر - ذوق ؎ فریاد ستکش ہے وہ شمشیر کشیدہ - جس کا نہ رکے وار فلک کی ہی سپر سے -

سقف - اسیر ؎ دار دنیا مین بجا ہی دب کے مرجانیکا ڈر

؎ چرخی جسپر رسی ڈالکے پانی بہرتے مین -

عہ وہ لکڑی جسپر چرخی گردش کرتی ہی -

دیکھتے ہین آسمان کی سقف بے دیوار ہم-

شامیانہ- اسیر ؎ بعد مردن پھونکدیگی اپنی آہِ آتشین- کون کھتا ہی فلک کا شامیانہ دور ہی-

شیشہ- ناسخ ؎ ساقیا شیشۂ گردون ہوا ہی چکنا چور- پھینک مارین ہم اگر مستی مین ساغر اپنا-

طاؤس- ناسخ ؎ مجھکو اپنے گوشۂ دل مین ہی اُس گلشن کی سیر- آسمان نیلگون بھی جسمین اک طاؤس ہی-

طبق- رشک ؎ ہی عالمون مین عالم عشق تبان الگ- خوان زمین الگ طبق آسمان الگ-

طلسم- اسیر ؎ جوش جنون مین بخم دم جست توڑ لیے- افلاک کا طلسم سر دست توڑیے-

غبار- میر ؎ نزدیک عاشقون کے زمین ہی مزار عشق- اور آسمان غبار سر رہگزار عشق

غنچۂ نیلوفر- ذوق ؎ آرایش ایسی اور وہ گلہاے رنگ رنگ- اودی ساجن مین غنچۂ نیلوفر آسمان-

فانوس فانوس خیالی- اسیر ؎ کیا تری محفل قدرت کی ہی وسعت کہ جہان- آسمان صورت فانوس ہی مہتاب چراغ ولہ ؎ مہ و خورشید و انجم کی پھرا کرتی ہین تصویرین فلک سمجھے ہین سب جسکو یہہ فانوس خیالی ہی-

فسان- ناسخ ؎ کام کیا بے جوہرون سے گردش افلاک کو- واقعی کیا تیغ چوبین کو فسان درکار ہی-

فیروزہ- برق ؎ وہ قیصر ہی کہ جسکے قصر کا دربان دارا ہی- وہ رشک جم ہی فیروزہ فلک ہی جسکے خاتم کا-

فیل- اسیر ؎ سپہر کینہ جو دیکھا ہوا ہی اپنے نالون کا- یہہ فیل بے جگر کب سامنا کرتا ہی بھالون کا-

قرابہ- ناسخ ؎ وہ گل ہی تو کہ گلشن عالم مہک گیا- ہی آسمان ایک قرابہ گلاب کا-

قفس- اسیر ؎ دامِ زمین سے اپنی رہائی ہوئی اگر- تقدیر نے کیا قفس آسمان مین بند-

کاسہ- ذوق ؎ پوچھین گر مجھسے تو عیش ہوئی کب سے تلخ- کہون جس دن سے فلک کاسۂ زہراب بنا-

کاغذ- سودا ؎ کھکشان خامہ آسمان کاغذ- ہو مرکب اگر شب دیجور اتنے سامان پر ترے انصاف- آوین تحریر مین یہ کیا مقدور-

کٹورا- ذوق ؎ نکرتا ضبط مین گریہ تو اے ذوق اک گھڑی بھر مین کٹورے کیطرح گھڑیال کے غرق آسمان ہوتا-

کرہ- ناسخ ؎ تصور ہی جو اک خورشید رو کا- کرہ دل کا مثال آسمان ہی

کشت سبز- ناسخ ؎ کشت سبز آسمان روز ازل سے خشک ہی- جسمین ہی سیراب کردون چشم دریا بار سے-

کشتی- صبا ؎ کشتی گردون مرے رونے سے طوفانی ہوئی- بہہ گیا امواج مین مثل کفِ دریا سحاب-

کمان- مثال کے لیے دیکھو مقوس (صفات مین)

کوہ- اسیر ؎ شام فرقت کی سیاہی جو فلک پر دوڑی- مین یہ سمجھا کہ کسی کوہ سے اژدر اُترا-

گنبد- آتش ؎ گنبد گردون سے نکلو جس طرح سے ہو سکے - ڈر ہی
گر پڑے نکا آتش یہ مکان گردش مین ہی -

مجمر- ذوق ؎ بدبین کی ہی نظر کے جلانے کیواسطے - انجم سپند
آگ شفق مجمر آسمان -

محل- اسیر ؎ عقل حیران ہی کہ سو بار زمانہ بدلا - چرخ کا آج کے
دن تک ہی بدستور محل -

مقبرے کی جالی - ناسخ ؎ آسمان پر نظر جو کی شب ہجر - سمجھے
ہم مقبرے کی جالی ہی -

منبر- ذوق ؎ خطبے کیواسطے ترے نام بلند کے - گر مشتری خطیب ہو
تو منبر آسمان -

مینا- ناسخ ؎ جوش حباب بادہ نہین خم مین ساقیا - مینا ے
آسمان مین ہین اختر بہرے ہوے -

نقارہ- اسیر ؎ شب یہ نالے کیجیے اُسکی سواری کرکے یاد -
آسمان نقارہ ہو فیل شب دیجور پر -

ورق- سودا ؎ کرین ہین نہ ورق آسمان کوتاہی - شہا
اگر تری بخشش کا کیجیے طومار -

ہنڈولا- آتش ؎ روز و شب چرخ ہنڈولے کیطرح پھرتا ہی -
کس طرح سے نہ زمانہ تہ و بالا ہو جاے -

اُمّ النجوم[۱] - ایوان سیمابی - بحر اخضر - پردۂ شب رنگ - پردۂ
نیلگون - تاج فیروزہ - تخت فیروزہ - چادر کبود - چادر کحلی - چادر نیلگون -
چادر نیلی - چتر آبگون - چتر مینا - چشمۂ زنگاری - چشمہ کبود - چنبر

حصار فیروزہ - حصار کبود - حصار معلق - خم لاجورد - خوان سبز
خیمۂ ازرق - خیمۂ روحانیان - خیمۂ زنگاری - خیمۂ سبز - خیمۂ کبود
خیمۂ لاجورد - دائرہ مینا - دیو ہفت سر - سبز پل - سپر زنگاری -
سقف لاجوردی - صدف مشکین رنگ - طارم اخضر - طارم فیروزہ
طارم نیلگون - طاق خضرا - طاق فیروزہ رنگ - طاق کحلی -
طاق لاجوردی - طاق منقش - طاق نیلوفری - طاؤس آبگون
طشت کبود - طشت نگون - طوطی طاؤس پر - فانوس خیال -
فانوس گردان - قباے زربفت - قباے کحلی - قبہ
زبرجدی - قبۂ علیا - قبۂ گردندہ - قبۂ مینا - قدح لاجوردی -
قفس سیمابی - کاسہ پشت - کاسۂ سرنگون - کوزہ پشت - کوزۂ
سربستہ - گرداب - گنبد زرنگار - گنبد فیروزہ - گوے لاجورد -
لگن زمردی - مہرۂ لاجورد - نقاب خضرا - نیلی رواق - ورق [illegible]

آسمان بنانا - ادنی کو اعلے بنانا - آتش ؎ خار پیدا ہون
نہ جس جا گل شگفتہ ہون وہین - آسمان اُسکو بنا دون جو زمین افتادہ ہو

ناسخ ؎ ہمت عالی تو دی یارب مگر زر چاہیے - آسمان مجھکو بنایا ہے تو اختر چاہیے

آسمان پر پہنچا دینا - نمبر (۱) سربلند کرنا - عزت دینا - داغ ؎
مری افتادگی نے آسمان پر مجھکو پہنچایا - زمین پر وہ نہ ٹھہرے جو تمہاری
خاک پا ٹھہرے - آتش ؎ آسمان پر حسن نے پہنچا دیا دلدار کو
دہوپ سائے کو کیا سورج کیا رخسار کو -

نمبر (۲) دماغ درا بنا دینا - مغرور کر دینا - تعریف مین مبالغہ کرنیکی جگہ
اکثر کہتے ہین - فقرہ - تم نے تو تعریفین کر کے اُن کو

[۱] دیکھو تشبیہات تشبیہات آب قسم دوم -

آسمان پر پہنچا دیا -

آسمان پر ٹوپی پہینکنا - کلاہ بر آسمان انداختن یا افگندن - ف - نہایت خوش ہونا فخر کرنا - سودا ؎ آوے جو سیر کرنے اکبار وہ چمن مین - گل آسمان پہ پہینکین اپنی سدا کلاہین -

آسمان پر چڑہا دینا - دیکھو آسمان پر پہنچا دینا - نمبر ۲ فقرہ نواب صاحب ہی نے تو مُنہ لگا کر اُنکو آسمان پر چڑہا دیا ہی -

آسمان پر چڑہا کے اُتارنا یا گرانا - مرتبہ بڑہا کر گھٹانا - جرأت ؎ اُس شوخ نے کل باتون ہی باتون مین فلک پر - سو بار چڑہایا مجھے سو بار اُتارا -

آسمان پر چڑہنا - دُون کی لینا غرور کرنا - بحر ؎ ظلث آگے اُن ابروُونکے مہ نو بڑہے نہین - گر جائیگا نظر سے فلک پر چڑہے نہین -

آسمان ظلث پر دماغ پہنچانا - اِترانا - غرور کی لینا - فخر کرنا - رشک ؎ تو نکہت چمن سے نہو بد دماغ اگر - پہنچائین عرش پر ابہی اپنا دماغ باغ - اب یہ محاورہ متروک ہی -

آسمان پر دماغ پہنچنا - لازم - برق ؎ وہ آفتاب حسن جو نکلے برائے سیر - پہنچے ابہی دماغِ زمین آسمان پر - قلیل الاستعمال ہی -

آسمان پر دماغ چڑہا دینا - نمبر (۱) مغرور کر دینا - حد سے زیادہ بڑہا دینا - فقرہ - خوشامدیون نے اُسکا دماغ آسمان پر چڑہا دیا - نمبر (۲) فخر و مباہات کرنا - ناسخ ؎ میرے نالے سنکے چڑہ آیا دہ ظالم بام پر - آسمان پر اب دماغ اپنا چڑہایا چاہیے - ان معنی مین اب استعمال نہین ہی -

آسمان پر دماغ چڑہنا - لازم - رشک ؎ کیون آسمان پر نہ چڑہے مغز کا دماغ - کہانیکو ہڈیان سگ کوے بتان مُجکا -

آسمان پر دماغ رہنا - دماغدار اور مغرور ہونا - ناسخ ؎ آسمان پر اندنون رہنے لگا تیرا دماغ - چاہیے رنگ شفق ظالم تری تصویر کو - بحر ؎ آسمان پر دماغ یار رہا - کبہی جُہک کر وہ مہ لقا نہ ملا -

آسمان پر دماغ ہونا - مغرور ہونا - فخر کرنا - اسیر ؎ آسمان پر دماغ یار کا ہی - خاکسارون پر التفات نہین - مومن ؎ دیکھ زانو پر اُسکے سَر اپنا - تہا دماغ آسمان پر اپنا - وزیر ؎ کسکے شمع رخ سے ہی روشن چراغِ آفتاب - اندنون کچہ آسمان پر ہی دماغِ آفتاب - اور میر نے جمع کے ساتہہ بہی اس محاورہ کو کہا ہی ؎ گرچہ انسان ہین زمینی و لے - ہین دماغ اِنکے آسمانون پر - مگر اب جمع کے ساتھ استعمال نہین ہی -

آسمان پر سر پہنچنا - سرفرازی حاصل ہونا - رشک ؎ کرون سجدے جو تیری چوکہٹ پر - پہنچے سر تا بہ آسمان میرا -

آسمان پر لے اُڑنا - نمبر (۱) بیخود کر دینا - (کسی نشے کی چیز کا) ناصر ؎ ایک ساغر مین ہو گئے بیخود - لے اُڑی ہمکو آسمان پہ شراب - نمبر (۲) مغرور کر دینا - بحر ؎ بام فلک پر آدم خاکی کو لے اُڑا آیا کبہی جو ران تلے بادپائے عیش -

آسمان پر مزاج ہونا - دیکھو آسمان پر دماغ ہونا - رشک ؎ قاصد کا مزاج ہی فلک پر - اُس ماہ نے خط پڑہا ہمارا -

آسمان پر ہونا - بہت بلند ہونا - میر ؎ کچہ بہی مناسبت ہی یان عجز وان تکبر - وہ آسمان پر ہین مین ناتوان زمین پر - فقرہ - چھینکا تو

آسمان پر ہی ہاتھ کیونکر پہنچے۔

آسمان پہاڑ کے تہگلی لگانا۔ دشوار یا محال کام کرنا۔ جہان کوئی نہ جا سکے وہان پہنچنا۔ رندؔ کیا آسمان پہاڑ کے تہگلی لگائیگی صاحب اُسپر چلی ہی بہت گات آپ کی۔

آسمان پہاڑے تہگلی لگائے۔ مَثَل۔ بڑی عیّار اور چالاک عورت کی نسبت کہتے ہین کہ وہ مکّاری اور عیّاری مین ایسی طاق ہی کہ آسمان پہاڑے تہگلی لگائے۔

آسمان پہٹ پڑے۔ بد دعا۔ غارت ہوجائے۔ تباہ ہوجائے نوازشؔ مین کہان اور قفس کہان صیاد۔ پہٹ پڑے تجہپر آسمان صیادُ

آسمان پہٹنا۔ قہر الٰہی غضب بادشاہی نازل ہونا۔ سخت مصیبت سخت حادثہ واقع ہونا۔ میرؔ مجہسے کیا واقعی ہوا چارہ۔ آسمان جو پہٹے تو کیا چارہ۔ یہ محاورہ اگلا ہی اب آسمان پہٹ پڑنا ہی بولتے ہین

آسمان تک جانا۔ تعلی کی لینا۔ حد سے بڑہنا۔ فقرہ۔ پیرجی ابھی تو آسمان ہی تک جاتے ہین تہوڑے دنون مین عرش پر بہی جانے لگینگے۔

آسمان تہرّانا یا کانپنا۔ اس محاورے کا استعمال چند مقام پر ہی ظلم شدید ہونیکی جگہہ۔ فقرہ۔ اُس آسمان وقار کو پشت زین سے زمین پر گرایا زمین کانپی آسمان تہرایا۔

کسی واقعۂ عظیم کی جگہہ۔ فقرہ۔ دہاڑ کی صدا آنے لگی آسمان تہرایا زمین جگر کہانے لگی۔

فریاد بیکس کی جگہہ۔ غافلؔ زیر خنجر جب ترے مذبوح نے نالہ کیا۔ کانپ کانپ اُٹھین زمینین آسمان تہرّا گئے۔

شجاعت کی دہاک بندہنے کیجگہہ۔ دبیرؔ کس شیر کی آمد ہی کہ رن کانپ رہا ہی۔ رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہی۔

آسمان ٹوٹ پڑے۔ دیکہو آسمان پہٹ پڑے۔ نصیرؔ ہنوز اُن سے کرے ہی حباب ہمچشمی۔ الٰہی ٹوٹ پڑے آسمان دریا پر۔ رندؔ اُجاڑا موسم گل ہی مین آشیان میرا۔ الٰہی ٹوٹ پڑے تجہپہ آسمان صیاد

آسمان ٹوٹنا یا ٹوٹ پڑنا۔ دیکہو آسمان پہٹنا۔ وزیرؔ ہجر مین اک ماہ کے آنسو ہمارے گر پڑے۔ آسمان ٹوٹا شب فرقت ستارے گر پڑے۔ اسیرؔ گور پر ساقی نے توڑا آکے جب مینائے مَے۔ ہم یہ سمجہے آسمان ٹوٹا ہماری خاک پر۔ صباؔ بادخزان سے باغ پر افتاد پڑ گئی کیا آسمان ٹوٹ پڑا باغبان پر۔

آسمان جاہ۔ آسمان جناب۔ آسمان بارگاہ۔ آسمان رفعت۔ آسمان پایہ۔ آسمان منزلت۔ آسمان قدر۔ آسمان وقار۔ آسمان اورنگ اور مثل اسکے سلاطین وزرا اور رؤسا کے القاب ہین۔

آسمان جہانکنا۔ مُرغبازون کی اصطلاح مین مرغ کا مست اور لڑائی کے قابل تیار ہونا اور زور مین بہر کر غرور سے آسمان کی طرف دیکہنا۔ اور سوداؔ نے آسمان پر اُچکنے کا قصد کرنے کے معنی مین گہوڑے کی نسبت کہا ہی جہانکے ہی ہفت آسمان کو جلدی اُسکی ہر قدم۔ بسکہ عرصہ شش جہت کا اُسکے اوپر تنگ ہی۔

آسمان دُور ہی زمین سخت ہی۔ بے بسی کے مقام پر بولتے ہین اور یون بہی مستعمل ہی زمین سخت ہی آسمان دُور ہی۔ نواب مرزا شوقؔ پر مین اب اسکو کیا کرون کمبخت۔ آسمان دور ہی زمین ہی سخت۔

آسمان زمین ایک کردینا یا کرڈالنا۔ نمبر(۱) حد سے زیادہ کوشش کرنا۔ فقرہ۔ نوکری کی تلاش مین بہت خاک چھانی آسمان زمین ایک کر دیا مگر نہ ملنا تھا نہ ملی۔ مشہور شعر ؎
ایک کر ڈالے آسمان و زمین۔ نہ ملا اُسکا پر سراغ کہین۔
نمبر(۲) ہل چل ڈالدینا۔ ہُلڑ مچادینا۔ محشر دہلوی ؎ آسمان اور زمین ایک نہ کردون پیارے۔ تیری فرقت مین تو محشر ہی مرا نام نہین۔

آسمان زمین سیاہ ہوجاتا۔ پریشانی اور غم سے کچھ نہ سوجھنا۔ ناسخ ؎ ہوگیا ہجر مین جہان سیاہ۔ ہی زمین اور آسمان سیاہ۔

آسمان زمین کا رونا۔ غم و تاسف کا عام ہونا۔ فقرہ۔ اُس کی مصیبت پر تو آسمان زمین روتے تھے۔

آسمان زمین کا فرق۔ بہت بڑا تفاوت۔ رشک ؎ ہی زمین و آسمان کا فرق اصل و نقل مین۔ عارض جانان کہان روے مہ کامل کہان۔ میر ؎ رخ اُسکا کہان اور مہ و خور کہان۔ تفاوت زمین آسمان کا ہی یان۔

آسمان زمین کہا گئے۔ یعنی کہین پتا نشان نہین۔ نواب مرزا شوق ؎ رشک یوسف جو تھے جہان مین حسین۔ کہا گئے اُن کو آسمان و زمین۔ اور یون بھی بولتے ہین کہ آسمان کہا گیا یا زمین۔ مگر وہان مطلب یہ ہوتا ہی کہ یہ چیز ہوئی کیا کہان نیست و نابود ہوگئی۔ ظفر ؎ کہان گیا مرا قاصد خبر نہین اُسکی۔ زمین نے کہا یا کہ ہی آسمان نے کہایا۔

آسمان زمین کے پردے مین نہین۔ نایاب اور مفقود ہی کہین نشان نہین۔ فقرہ۔ وفا جسکو کہتے ہین وہ کہین آسمان زمین کے پردے مین نہین۔

آسمان زمین کی خبر نہونا۔ دنیا و مافیہا سے غافل ہونا مشہور شعر ؎ کچھ نہین مجھکو جسم و جان کی خبر۔ نہ زمین کی نہ آسمان کی خبر۔

آسمان زمین کے قُلّابے ملانا۔ نمبر(۱) انتہا کی کوشش کرنا۔ کیف ؎ ابھی ملا دون زمین آسمان کے قُلّابے۔ اگر تلاش سے میری وہ مہ لقا ملجاے۔
نمبر(۲) ہل چل مچانا۔ ہنگامہ برپا کرنا۔ اسیر ؎ گھبرا کے ایک آہ بھی کھینچون اگر اسیر۔ قُلّابے آسمان و زمین کے ملاؤن مین۔
نمبر(۳) جھوٹ بولنا۔ بیفائدہ باتین بنانا۔ ظفر ؎ بس زمین و آسمان کے تو نہ قُلّابے ملا ہمنشین ہی سخت مشکل راہ یارون کا ملاپ۔ ذوق ؎ قلابے آسمان و زمین کے ملا نہ تو۔ اُس مہروش سے ملنے کی ناصح تبا صلاح

آسمان و زمین کیون نہین شق ہوجاتے۔ کسی سخت صدمہ یا گناہ عظیم کے ہونے پر بولتے ہین کہ آسمان زمین کیون نہین پھٹ جاتے مطلب یہ ہوتا ہی کہ قیامت کیون نہین آجاتی (اسلیئے کہ یہ امور قیامت کے دن ہونگے) غافل ؎ روز ہجران مین تو سارے حشر کے آثار ہین۔ کیون زمین پھٹتی نہین شق آسمان ہوتا نہین۔

آسمان زمین ملا دینا۔ دیکھو آسمان زمین ایک کردینا۔ نمبر ۲
برق ؎ بیتابی فراق کیحالت نہ پوچھئے۔ تڑپا تو آسمان و زمین کو ملا دیا۔ میر (صفت عشق مین) ؎ لیا کاہ کا کوہ سے کین کہین۔ ملائے کہین آسمان و زمین۔

آسمان زمین مین پتا نہین۔ معدوم ہی کہین نشان نہین اسیر ؎ آسمانین نہ زمین مین ہی نشان درویش۔ عالم ہُو نظر آتا ہی مکان درویش۔

آسمان زمین مین ٹھکانا نہین - نمبر (۱) کمال تباہی اور بربادی کیجگہہ کہتے ہین - رشک ؎ بے خانمان ہون جاؤن کہان کوے یار سے - ہے آسمان مین نہ ٹھکانا زمین مین -

نمبر (۲) کہین سمائی نہین ہی - کہین گزارا نہین - فقرہ - اس جہوٹ کا تو کہین آسمان زمین مین ٹھکانا نہین - فقرہ - لڑکی ذراسی بات تجہے ایسی بُری لگی اس مزاج کا تو کہین زمین آسمان مین ٹھکانا نہین - (عو)

آسمان زمین مین دُہوم پڑنا - بہت شہرت ہونا - میر حسن ؎ لگا ہیئت و ہندسہ تا نجوم - زمین آسمان مین پڑی اُسکی دہوم -

آسمان زمین مین سنّاٹا ہو گیا - لوگون پر سکتے کا عالم طاری ہو گیا جب کوئی اچھا گانیوالا گا چکے یا کامل شاعر اپنا کلام پڑہ چکے یا مثل اسکے اور کسی موثر بات کے غایت اثر سے لوگون پر ایک محویت و بیخودی سے سکوت کا عالم ہو جائے اُس جگہہ کہتے ہین - فقرہ - میر علی صاحب جو سوز پڑہکر اُٹھہ گئے تو مجلس کیا زمین آسمان مین سنّاٹا ہو گیا -

آسمان زمین مین فرق نہ رہے یعنی نظم عالم برہم و درہم ہو جائے - صبا ؎ باقی رہے نہ فرق زمین آسمان مین - اپنا قدم اُٹھالین اگر درمیان سے ہم -

آسمان زمین ہلا دینا - ہنگامہ برپا کرنا - ہل چل ڈالدینا - مومن ؎ دکھاؤن گا تماشا بس نہ چھیڑو مجھے مجنون کو - ہلا دون گا زمین و آسمان زنجیر تو کھینچو -

آسمان زمین ہلجانا - لازم - غافل ؎ زمین و آسمان ہل ہل گئے ہین - شب فرقت مری آہ حزین سے -

آسمان سر پر اُٹھانا - نمبر (۱) بہت شور غل مچانا - رند ؎ شور و شر کرتے نہین ہستی دوروزہ پر - آسمان اہل زمین سر پہ اُٹھا لیتے ہین - آتش ظش ؎ - نالہ کرتا ہون تو کہتے ہین سبھے اہل زمین - کیون اُٹھایا چاہتا ہی آسمان بالائے سر -

نمبر (۲) اترانا - خوشیان منانا - رند ؎ نہو آغاز پر نازان آل کار دیکھہ - یہ پُتلا خاک کا کیون آسمان سر پر اُٹھاتا ہی -

آسمان سر پر پہٹ پڑنا - دیکھو آسمان پہٹنا - بحر ظش ؎ نکلی جاتی ہی زمین بہی پاؤن کے نیچے سے آج - پہٹ پڑا ہی بیکسی کا آسمان بالائے سر

آسمان سر پر توڑنا - سخت صدمہ پہنچانا - صبا ؎ سر زمین کوچہ جانان کی چھڑائی مجھسے - آسمان غم کا فلک نے مرے سر پر توڑا -

آسمان سر پر ٹوٹ پڑنا - دیکھو آسمان ٹوٹ پڑنا - بحر ؎ پست بختی نے مجھے محفوظ رکہا شکر ہی - ٹوٹ پڑتا آسمان سر پر جو رفعت مانگتا -

آسمان سر پر گرنا - ظش - سخت آفت نازل ہونا - بحر ؎ جب سے گرا ہی سر پہ ہمارے آسمان داغ - رہتا ہی مہر و ماہ پہ مجھکو گمان داغ -

آسمان سے اُترنا - نہایت عمدہ اور نایاب چیز کی تعریف مین کہا جاتا ہی - فقرہ - کیا یہ مٹھائی آسمان سے اوتری ہی - فقرہ - ہر شعر مین آسمان سے اُترے ہوے مضمون نبدہے ہین -

آسمان سے باتین کرتا ہی - بلندی کی تعریف مین مبالغہ کرنے کی جگہہ استعمال ہی - فقرہ - وہ عالیشان محل کہڑا ہی کہ آسمان سے باتین کرتا ہی -

آسمان سے پتّال تک جانا - انتہا کی سعی اور کوشش کرنا - جانصاحب ؎ گر آپ آسمان سے پتال جائیے - مانونگی اب نہ ایک نہ یہ راگ لائیے -

آسمان سے تارے اُتار لانا - دشوار اور ناممکن کام کرنا گلزار نسیم ؎ وہ بولی جو تو کھلے زبان سے - تارے تو اُتارون آسمان سے - فقرہ - ایسے نایاب اور عالی مضامین کہتے ہین گویا آسمان سے تارے اُتار لاتے ہین -

آسمان سے ٹکّر کھاتا ہی - یعنی بہت بلند ہی - فقرہ - یہ عمارت تو آسمان سے ٹکّر کھاتی ہی -

آسمان سے ٹکّر لینا - نمبر (۱) بہت اونچا ہونا - فقرہ - جامع مسجد کے مینار تو آسمان سے ٹکر لیتے ہین -

نمبر (۲) دُگنے چوگنے سے مقابلہ کرنا - جیسے پہلوان کی تعریف مین کہا جائے کہ رستم کی کیا حقیقت ہی وہ تو آسمان سے ٹکّر لیتا ہی -

آسمان سے گرا کھجور مین اٹکا - مثل جہان سے کار برآری مشکل ہو وہان سے کام نکل کے اُس جگہہ اٹک جائے جہان پھنسا دے کا گمان نہو اُس جگہہ بولتے ہین اور اب اسکی تخصیص نہین رہی عموماً ایک جگہہ سے کام نکلکر دوسری جگہہ اٹک جانے پر کہتے ہین -

آسمان سے گرنا - نمبر (۱) مجازاً - جو چیزین فضائے آسمان مین ہوتی ہین اُنکا زمین پر آنا - فقرہ - معاذ اللہ آج کسقدر اولے آسمان سے گرے ہین (حالانکہ اولے) کائنات الجو یعنی فضائے آسمان مین ہوتے ہین)

نمبر (۲) بے محنت و جستجو ملنے یا مفت ہاتھ آنے سے چیز کی قدر نہونا مرزا جان تپش ؎ قی - گو کہ تو گل ہی اور جون شبنم - طالب نگ بو ترا ہون مین - پر نہ اتنا بھی جان سہل مجھے - آسمان سے نہین گرا ہون مین -

آسمان سے گزرنا - آسمان کے پار ہو جانا - مجازاً بہت دُور پہنچنا - مومن ؎ منفعل ساز دم ناہید نغمے کیا ہوے - کیون گزرتی ہی فلک سے آہ و زاری آپ کی -

آسمان کا تارا - مجازاً نایاب اور نادر چیز - فقرہ - حسین سہی مگر انسان ہی ہی آسمان کا تارا تو نہین ہی -

آسمان کا تھوکا اپنے ہی مُنہ پر آتا ہی - مثل - پاک دامن بھتان اور طوفان سے بدنام نہین ہوتا طوفان جوڑنے والا ہی رسوا ہوتا ہی بڑے کی اہانت چھوٹے کے لیے باعث ذلت ہی اور اعلےٰ کا مقابلہ ادنیٰ کے لیے سبب خفت - کیف ؎ اللہ ہی نگھبان اعلےٰ کی آبرو کا - مُنہ پر پڑا اُسی کے جسنے فلک پہ تھوکا -

آسمان کا رکھّا نہ زمین کا - غارت کر دیا - خراب کر دیا - نصیر ؎ دل شق رہا ہی تیرے ہاتھون سے گنبد آسا - اس کو زمین کا رکھا نے آسمان کا رکھا -

آسمان کھونچا - نمبر (۱) بہت بڑے لمبے نیچے کا حُقّا اگلے دستور تھا کہ میلون مین جو لوگ بلند مقامون پر بیٹھتے یا ہاتھیون پر سوار ہوتے تھے اُنکو گرد والے وہ حُقّا پلاتے تھے -

نمبر (۲) مزاحاً بہت لمبے آدمی کو بھی کہتے ہین -

آسمانی باتین - جو باتین سمجھ مین نہ آئین جیسے مجذوب کی باتین -

ع ؎ تحت الثریٰ - زمین کا سب سے نیچے کا طبق -

آسمان کے پار ہونا - دیکھو آسمان سے گزرنا - رند ظلمش ؎ نالہ ہونے لگا افلاک کے پار آجکی رات - ضبط مجھسے نہوا آخر کار آج کی رات -

آسمان کے تارے توڑنا یا توڑلانا - محال کے دریے ہونا - بہت دشوار کام کرنا - (کُٹنی کی تعریف مین) فقرہ - کہو تو آسمان کے تارے توڑلائے -

آسمان کی چیل زمین کی اُچیل - وہ چالاک عورت جسکا پاؤن ایک جگہ نہ ٹکے اور بہت چالاکی سے دوڑ دوڑکر اندر باہر کام کرے -

آسمان کی سیر کرنا - خیالات کا دُور دُور پہنچنا - (بیشتر نشے اور بیخودی کی جگہہ اسکا استعمال ہی) کیف ؎ آسمان کی سیر کرتا ہون مین ساقی کے سبب - نشۂ بادہ مجھے عقل فلاطون ہوگیا -

آسمان کی طرف دیکھنا - حسرت کیوقت اکثر آسمان کیطرف نظر اُٹھہ جاتی ہی - فقرہ - اُس بیکس نے مایوسی مین آسمان کیطرف دیکھکر ایک آہ کھینچی - ذوق ظلش ؎ - دیکھکر غیرون مین مہتابی پر اُس مہوش کو رات - آہ کی اک دل سے ہمنے سوے گردون دیکھکر

آسمان کے نیچے - کھُلا ہوا مقام جہان چھت وغیرہ کوئی آڑ نہو فقرہ - آسمان کے نیچے برہنہ ہوکر نہ نہاؤ - انشا ظلش ؎ بند اپھنکے یون تو نہ پھر زیر آسمان - ایسا نہو کہ زہرۂ گردون ٹپک پڑے -

آسمان گرجنا - مجازاً بادل کا کڑکنا - رعد کا شور کرنا - ذوق ؎ گرجے گر گردون کیطرح جیسے وہ با آواز مہیب - جوہری جسکو کہ تہ لاے ہی گرجا گوہر -

آسمان گرنا یا گر پڑنا - دیکھو آسمان پھٹ پڑنا - قلق ؎ ہم پہ گرتا ہی آسمان ستم - محفلِ عیش ہوتی ہی برہم - ولہ ؎ دفعتاً اُسپر اے مہ عالم - گر پڑے آسمان رنج والم - یہ محاورہ قلیل الاستعمال ہی آسمان پھٹ پڑنا اور ٹوٹ پڑنا زیادہ مستعمل ہی -

آسمان مین تھِگلی لگانا - دیکھو آسمان پھاڑکے تھگلی لگانا - صبا ؎ ممکن نہین گزر ہو جو اُنکے مکان مین - تھگلی بھی ہم لگائین اگر آسمان مین - بحر ؎ کوٹھے تک اُسکے ایک کبوتر نہ جاسکا - تھگلی لگائی ٹکڑیون نے آسمان مین (کُٹنی کی نسبت کمال عیاری اور فریب کیجگہہ) جانصاحب ؎ مہتاب اور زہرہ ہین وہ دونون کٹنیان - تھگلی لگائین چھید کرین آسمان مین -

آسمان مین چھید ہوگئے ہین - کثرت سے مینہ برسنے کی جگہہ بولتے ہین - فقرہ - آج تو آسمان مین چھید ہوگئے ہین پانی رُکتا ہی نہین

آسمان مین ڈوب جانا - بہت اونچا اُڑنا - فقرہ - اب تو کبوتر نظر نہین آتے آسمان مین ڈوب گئے -
اس محاورے کا استعمال بلند پرواز طائرون اور پتنگ کے ساتھہ ہی -

آسمان مین لگجانا - دیکھو آسمان مین ڈوب جانا - (پتنگ اور کنکوے کیواسطے اکثر کہتے ہین -)

آسمان نہ پھٹ پڑے - جملہ - جب کوئی بہت جھوٹ بولتا ہی یا صریح تہمت لگاتا یا ظلم کرتا ہی یا علانیہ گناہ کبیرہ کرتا ہی تو یہ جملہ اُدس شل اسکے کہتے ہین مثلاً اتنا جھوٹ نہ بولو کہین آسمان نہ پھٹ پڑے - اتنا طوفان نہ جوڑو نہین آسمان پھٹ پڑیگا - اس ملک مین ایسے ایسے ظلم ہوتے ہین تعجب ہی کہ آسمان نہین پھٹ پڑتا -

---

ع؎ جس موتی مین بال پڑا ہوتا ہی اسکو گرجا ہوا موتی کہتے ہین -

آسمان نے ڈالا زمین نے جھیلا - اعلےٰ کی ذات سے ادنیٰ کو جو تکلیف پہنچتی ہی وہ جھیلنا ہی پڑتی ہی اسکا استعمال اُس جگہہ ہوتا ہی جہان کسی زبردست کی زورآوری سے زیردست کو اطاعت کے سوا چارہ نہین ہوتا -

آسمان ہلا دینا - دیکھو آسمان زمین ہلا دینا - مومن سے اسکی تپش اک جہان ہلا دے - ہر زلزلہ آسمان ہلا دے - اور آسمان ہلا مارنا بھی کہا ہی مگر اب متروک ہی - ظفر سے اک ذرا ہلکے ادہر آؤ نہین تو دیکھو - آسمان تک ہی مرا نالہ ہلا ماریگا -

آسمان ہلجانا - تاثیر فریاد کی جگہہ اسکا استعمال ہی -

آسمان ہونا - تشبیہاً صفات آسمان کے اعتبار سے کہتے ہین مثلاً بلندی مرتبہ کی جگہہ - اسیر سے یہ کسکے نقش قدم سے ملا ہی تاج شرف زمین پکار رہی ہی کہ آسمان ہون مین - جفا کاری کی جگہہ - وزیر سے چلا ہی او دل راحت طلب کیا شادمان ہوکر - زمین کوے جانان رنج دیگی آسمان ہوکر -

آسمانی - ف - نمبر (۱) آسمان کی طرف نسبت - ذوق سے گزرتی عمر ہی یون دَورِ آسمانی مین - کہ جیسے جاے کوئی کشتیِ دخانی مین - نمبر (۲) آسمان کے رنگ سے مشابہ رنگ - اسیر سے دوپٹا آسمانی اوڑہکر وہ روبرو آے - الٰہی سامنا ہی کس بلاے آسمانی کا - نصیر سے دیکھہ جانے دے ہین مت آسمانی چوڑیان - ہاے مہ پرست ٹہائین گی جانی چوڑیان - نمبر (۳) ناگہانی - رشک سے یکایک آکے آفت ہی یہ زلف و قد دکہا جانا - قضاے ناگہانی ہو بلاے آسمانی ہو -

آسمانی آفت - ناگہانی مصیبت - رشک سے جان کی خیر ہی نہ مال کی خیر - عشق آفات آسمانی ہی -

آسمانی آگ - خط - وہ آگ جو آتشی شیشے کو آفتاب کے سامنے کرنے سے شیشے مین پیدا ہوجاتی ہی - انشا سے لڑی جو آنکہ اُس خورشید رو سے تو مجھے انشا - ہوئی اک آسمانی آگ سی محسوس شیشے مین

آسمانی بلا - دیکھو آسمانی آفت - میر حسن سے گری اُس پہ جو آسمانی بلا - دل اُس نازنین کا ہوا ہو چلا - آتش سے بڑھے ایڑی سے چوٹی اُس پری کی - زمین پکڑے بلاے آسمانی -

آسمانی تھپیڑا - ناگہانی صدمہ جس سے انسان کو مفر نہو -

آسمانی تیر - نمبر (۱) تیر ہوائی یعنی وہ تیر جو آسمان کیطرف لگائین - نمبر (۲) شہاب ثاقب -

آسمانی دہکّا - دیکھو آسمانی تھپیڑا - فقرہ - اُس ظالم کو ایسا آسمانی دہکّا لگا کہ پہر نہ سنبہلا -

آسمانی رنگ - آسمان کے رنگ سے مشابہ رنگ - ناسخ سے آفتاب کا گھٹنا ہی شراب کو زیبا - اسلیے کہ شیشے کا رنگ آسمانی ہی -

آسمانی زبان - ہنود سنسکرت زبان کو دیوبانی یعنی آسمانی زبان کہتے ہین -

آسمانی صدمہ - دیکھو آسمانی آفت -

آسمانی غضب یا قہر - قہر و غضب الٰہی - ظفر سے وہ چشم قہر قہر آسمانی کا نمونہ ہی - نگہہ اُسکی بلاے ناگہانی کا نمونہ ہی -

آسمانی کتاب - وہ کتابین جو خدا نے پیغمبرون پر اُتارین یعنی زبور - توریت - انجیل - قرآن شریف -

آسمانی گولا - برف اولے وغیرہ - جن چیزون سے ناگہانی سخت صدمہ پہنچے -

آسمانا - حلول کرنا - کسی چیز کے اندر سما جانا - سوز؎ چڑہتا ہی مرا مُنہ مین سنے کسکو کچہہ کہا یارو - ابے کوئی بڑا شیطان تجہہ مین آسمایا ہے اب اسجگہہ درآنا یا سماجانا بولتے ہین -

آسن - س - (اسکا مادّہ آس ہی جسکے معنی بیٹہنا ہین) مذکر - نمبر (۱) گہوڑے پر بیٹہنے مین سوار کی ران کا وہ حصہ جو گہوڑے کی پیٹہہ سے لگا ہوتا ہی - اسیر؎ کرے یہ ابلق ایام شوخی جسقدر چاہے - کہین آسن بہلا ہم شہسوارون کے اُکہڑتے ہین -

نمبر (۲) انداز نشست - جوگیون کے بیٹہنے کا ڈہنگ - فقرہ - چالیس چلّے چوراسی آسن جب تک ختم نہون پورا جوگی نہین ہوتا - جرات؎ شاید آجائے کبہی ہاتہہ عروس گیتی - اسی امید مین ہم بیٹہے ہین آسن مارے - مصحفی؎ اے خوشا حال کہ جو لوگ ترے کوچے مین - خاک پنڈے سے ملے بیٹہے ہین آسن مارے -

نمبر (۳) وہ اونی یا ریشمی کپڑا جسپر فقرا ے ہنود بیٹہکر پوجا پاٹ کرتے ہین - اسکو آسنی زیادہ کہتے ہین -

نمبر (۴) مٹہ وغیرہ جوگیون کے رہنے اور جوگ رمانے کی جگہہ - مثل - جوگی تہا سو اُٹہہ گیا آسن رہے بہبوت -

آسن اُکہڑ جانا - سوار کی ران گہوڑے پر قایم نہ رہنا - پٹڑی نہ جمنا - اسیر؎ سنبہلنے دیتی ہی کب ابلق ایام کی شوخی - اُکہڑ جاتے ہین آسن شہسوارون کے یہان جمکے -

آسن پہچاننا - کم سوار اور شہسوار کی طرز نشست سے گہوڑے کا آگاہ ہوجانا - آتش؎ کرتا ہی مجہسے ابلق ایام شوخیان - پہچانتا نہین مگر آسن سوار کا -

آسن تلے آنا - نمبر (۱) ران کے نیچے آنا - سواری دینا - فقرہ - ابہی یہ گہوڑا آسن تلے نہین آیا ہی یعنی سواری نہین دی ہی -

آسن جلنا - ایک کل سے بیٹہے بیٹہے ران یا زانو مین گرمی پیدا ہوجانا - میر؎ کب تلک دہونی لگائے جوگیون کی سی رہون - بیٹہے بیٹہے در پہ تیرے تو مرا آسن جلا -

آسن جمانا - ران جماکے گہوڑے پر بیٹہنا - فقرہ - دیکہو گہوڑا شوخیون پر ہی آسن جمائے رہو -

آسن جمنا - لازم - (مثال کے لیے دیکہو آسن اُکہڑ جانا)

آسن جوڑنا یا آسن سے آسن جوڑنا - زانو بزانو ایک دوسرے کے مقابل بیٹہنا - فقرہ - دونون جوگی کیا آسن سے آسن جوڑکر بیٹہے ہین -

آسن لگانا - بستر لگانا - فروکش ہونا - (بیشتر جوگیون کے لئے) فقرہ - بابا فقیرون کو کیا پوچہتے ہو جہان شام ہوگئی وہین آسن لگادیا

آسن مار کر بیٹہنا - جوگیون کیطرح بیٹہنا - اس قسم سے بیٹہنا کہ اب نہ اُٹہین گے مصحفی؎ اے خوشا حال کہ جو لوگ ترے کوچے مین - خاک پنڈے سے ملے بیٹہے ہین آسن مارے - مشہور شعر

ؔ اب تو بیٹھا ہون مین در پر تیرے آسن مار کے - چھوڑ کر گھر بار اپنا اور تن من مار کے -

آسن مارنا - جوگ کی قطع سے بیٹھنا - انشاؔ برج اُڑتے ہوئے گر دیکھے تو یون عقل کہے - جوگی جیپال چلا مار ہوا پر آسن - ولہؔ شیر کی کھال بچھا اور ملے تن پہ بھبوت - گاہ جوگی کی طرح رہتے ہین آسن مارے -

آسِنی - ایک چھوٹا سا بستر جس پر ہنود بیٹھکر پرستش کرتے ہین - مسرورؔ آسنی پر جو وہان بیٹھا ہی آسن مارے - کھین جوگی کی ہی وہ شوخ نہ گردن مارے - اور چھوٹا سا بستر یا چٹائی وغیرہ جسے ہندو چوکے مین بچھا کے کھانا کھاتے ہین اُسکو بھی کہتے ہین -

آسُودُہ - ف - نمبر (۱) جو آرام سے ہو - سوزؔ آرام پھر کہان ہی جو دلمین ہی جاے حرص - آسودہ زیر چرخ نہین آشناے حرص -

نمبر (۲) خوشحال - مرفہ حال - فقرہ - وہ بہت آسودہ ہین بھلا نوکری کا ہیکو کرین گے -

نمبر (۳) سیر - بھوکے کی ضد - فقرہ - بھئی مین تو آسودہ ہو گیا اب مجھ سے نہین کھایا جاتا -

آسودگانِ خاک - اہل قبور - مُردے ناسخؔ رقص مین آتی نہین یہ اُنکے گھنگرو کی صدا - کرتے ہین آسودگان خاک شیون زیر پا نصیرؔ آسودگان خاک کے شاید ہین بحو دید - نرگس کے دیکھتے ہین جو آنکھین جھکا کے پھول

آسودہ حال - خوشحال - امیر -

آسودہ دِل - ظث - خوشحال - فارغ البال - بحرؔ سرزمین لکھنؤ بھی تختۂ شطرنج ہی - کیا پیادہ کیا سوار آسودہ دل گھر سے نہین - ذوقؔ کہا یہ اُس نے کہ قید حیات مین انسان - کبھی نہوگا دل آسودہ گو ہو مستِ الست -

آسودہ ہونا - نمبر (۱) سیر ہونا - نیت بھر جانا ؔ رغبت نہین ہی اب کسی نعمت کی مصحفیؔ - غم کھاتے کھاتے ہجر مین آسودہ ہو گیا -

نمبر (۲) خوشحال - مرفہ حال ہونا - میر حسنؔ رعیت تھی آسودہ و بے خطر - نہ غم مفلسی کا نہ چوری کا ڈر -

نمبر (۳) ظث - مطمئن ہونا - راحت و آرام مین ہونا - مومنؔ نہین ڈر جذبۂ طاقت گسل کا - دل آسودہ ہی اُس آرام دل کا - کیفؔ ٹھنڈی مری سانسون سے آسودہ خلایق ہو - جب گرم ہو ہنگامہ خورشید قیامت کا -

آسِیَا - ظث - ف - مونث - چکّی - عرشؔ آسیا کہتی ہے ہر صبح باواز بلند - رزق سے بھرتا ہی رزاق دہن پھر کےؔ یہ نشان ہی ناسخ سرگشتہ کے ویرانے کا - آسیا کی طرح سنگ آستان گردش مین ہی - علاوہ اس آسیا کے جو قدیم سے مروج ہی دو چکیان اور ہوتی ہین پن چکّی اور ہوا کی چکّی جنکو آسیاے آب اور آسیاے باد بھی کہتے ہین - نصیرؔ آسیائے آب کی مانند پھرتا ہی بھنور - کیون نہو اسکو تلاش مشت ارزن آب مین - ذوقؔ مین ہون جگر مین لگی جسدن سے دنیا کی ہوا - حال میرا ہی بعینہٖ آسیاے باد کا -

آسِیب - ف - مذکر - نمبر (۱) صدمہ - تکلیف - آتشؔ وہ شکر لب ہے آسیب نظر سے محفوظ - چشم بدخواہ ہو مثلِ قدحِ شیر سفید -

نمبر(۲) خلث- دشمنی- مخالفت- رشک ؎ ضرر کرتا نہین بعد فنا آسیب دشمن کا- چراغ برق کا جلوہ ہی دیوانون کے مدفن پر-

نمبر(۳) آفت- بلا- مشہور شعر ؎ عشق پریون کا دشمنِ جان ہی- عشق آسیب جان انسان ہی-

نمبر(۴) دیو- جن- بہوت- پری کا سایہ- ناسخ ؎ عاملون نے اوس پہ آسیبِ پری ثابت کیا- پڑگیا جس شخص پر سایہ تری دیوار کا- بحر ؎ کیونکر نہو سڑی تمہین انسان دیکھکر- آسیب ہوا دامین چھلاوِا ہو آن مین-

آسیب اُتارنا- نمبر(۱) عمل اور عزیمت کی قوت سے کسی پر آئے ہوئے بہوت جن کو دفع کرنا-

نمبر(۲) زدوکوب سے ٹھیک کردینا- فقرہ- اُس مکّارہ مجنونہ پر آسیب آج آنے دو مین اُسکا آسیب اُتار دونگا یعنی خوب پیٹونگا-

آسیب آنا- بہوت یا جن کا کسیکو ستانا-

آسیب اُترنا- نمبر(۱) بہوت اور جن کا دفع ہوجانا- رند ؎ اُترا کسی طرح سے نہ آسیب کوے یار- ہونگے فتیلے سایۂ دیوار کے لیے-

نمبر(۲) وحشت دور ہونا- غصہ اُترنا- فقرہ- خدا خدا کرکے آسیب اُترا آدمی بنے عقل کی باتین کرنے لگے-

نمبر(۳) زدوکوب سے ٹھیک ہونا- فقرہ- جب تک جوتیان نہ کھائیگا اُسکا آسیب نہ اُترے گا-

آسیب پہنچانا- خلث- ایذا پہنچانا- تکلیف دینا- ناسخ ؎ اُس رشک پری کے ہجر مین اے یارو- پہنچاتے ہین آسیب شیاطین مجھکو- نسیم ؎ پابوسیِ کاکل کوئی آسیب نہ پہنچاے- شانہ بہی نہ آجاے کھین موے کمر تک-

آسیب پہنچنا- خلث- لازم- سودا ؎ نہ پہنچا میرے اشک گرم سے آسیب مژگان کو- بہا خاشاک کے سائے تلے سیلاب آتش کا-

آسیب زَدَہ- وہ شخص جو آسیب کا ستایا ہوا ہو- جس پر بہوت جن وغیرہ آتا ہو-

آسیب سر پر آنا- پری یا جن کا خلل ہونا-

آسیب سر پر چڑہنا- نمبر(۱) دیکھو آسیب آنا- سوز ؎ عشق کا آسیب جب سر پر چڑہا- کٹ گئی مت اور بہی سودا بڑہا-

نمبر(۲) بہت غصے مین بہرا ہونا- فقرہ- تم ہوش سے باہر کیون ہو کیا آسیب سر پر چڑہا ہی-

آسیب سر سے اُتارنا- دیکھو آسیب اُتارنا-

آسیب سر سے اُترنا- دیکھو آسیب اُترنا- رند ؎ آسیب عشق سر سے اُترتا نہین مرے- لکہتا ہی نقش روز پری خوان نئے نئے فقرہ- شام سے بہوت بنے ہوئے تہے بہت خوشامدین کین تو آسیب سر سے اُترا-

آسیب کا اثر- بہوت جن کا اثر- پری کا سایہ- رند ؎ یہ بہی ہشیار کو دیوانہ بنا دیتی ہی- اثر الفت مین بہی آسیب پری کا دیکہا-

آسیب کا خَلَل- دیکھو آسیب کا اثر-

؎ کمینون مین جہان بناوٹ کا خیال ہوتا ہی درحقیقت آسیب نہین ہوتا بلکہ بنتے ہین وہان کفش کاری سے اُتارتے ہین-

آسیب کا سر پرآکر بولنا - جن یا بھوت کا کسی کے سر پرآکر اپنا نام و نشان بتانا - فقرہ - شاہ جی کا تعویذ باندھتے ہی لڑکی کھیلنے لگی اور آسیب سر پرآکر بولنے لگا - ظفر ؎ - افسون عشق سے دل عاشق کے سر پہ روز ہی وہ بلاے زلف گرہ گیر بولتی -

آسیب کا سر پر کھیلنا - عوام مین مروج ہی کہ جب جن یا بھوت کسی کا پیچھا نہین چھوڑتا تو منت خوشامد کرکے گانا سنواتے ہین اور پھول اور عطر وغیرہ خوشبو رکھتے اور بخور سلگاتے ہین اُسوقت خوش ہوکر وہ آسیب زدہ خوب سر ہلاتا اور کھیلتا اُچھلتا ہی - ظفر ؎ ہزار کوئی سیانے لائے کوئی بلائے کوئی کھلائے - جیسے کہ آسیب زلف کا ہی نہ مُنہ سے بولے نہ سر سے کھیلے -

آسیب کا گُزر ہونا - کسی جگہہ آسیب کا خلل اور دخل ہونا - اسیر ؎ ہر وقت دل مین چاہئے یاد بتان رہے - آسیب کا گزر ہو جو خالی مکان رہے - اور گزر کیجگہہ دخل بھی کہتے ہین -

آسیب کا لپٹنا - جن بھوت کا کسی کے پیچھے پڑجانا جان نچھوڑنا - رند ؎ سر سے سودائے خط و زلف نکلنا ہی محال - عشق لپٹا مجھے آسیب پری کا ہوکر -

آسیب نہ آئے - ظث - ضرر نہ پہنچے - صدمہ نہ آئے - ناصر ؎ لیتا نہین مین پنجۂ مژگان سے بلائین ڈرتا ہون کہ اُس زلف پہ آسیب نہ آئے

آسیبی - جسکو آسیب کا خلل ہو - اور اُسکو آسیبیا بھی کہتے ہین -

آسیبی مکان - وہ مکان جسمین جن بھوت کا گزر اور قیام ہو -

آسیہ - فرعون کی بی بی - یہ بی بی حضرت موسیٰ کے دین پر تھین -

فصل الف ممدودہ مع شین معجمہ

آش ظث - ف - (اسکی اصل اَش معلوم ہوتی ہی جسکے معنی سنسکرت مین کھانا ہین) مونث - غذا - خصوصاً جو رقیق ہو مثل شوربا و حریرہ - شہیدی ؎ کہا عیسیٰ نے مجھسے نوش جان کر خون دل اپنا - مریض عشق کی بہتر غذا یہ آش ہی گویا - کیف ؎ غم ملے جانئے روز کھانیکو - نہ سہی گر میسر آش نہو -

آش پکانا - در پے ایذا ہونا - سودا (ہجو بخیل مین) ؎ مجھکو باورچی یون دہراتے ہین - رہ تری آش کیا پکاتے ہین - (دھمکاتے)
اب یہہ محاورہ متروک ہی -

آش پُلاؤ - (بلا اضافت آش) ایک قسم کا پُلاؤ جو مریضون کے لیے پکایا جاتا ہی -

آش جو - ف - مذکر - چھلے اور بُھنے ہوئے جو کا جوش دیا ہوا پانی - سودا ؎ اور جو کھانیکی لگے اسکو لو - کچھ نہ اسے دیجے بجز آش جو - اسکو جمع ہی کے ساتھ بولتے ہین یعنی آش جو بنائے اور پلائے کہتے ہین آش جو بنایا اور پلایا نہین بولتے -

آشام - ف - نمبر (۱) آشامیدن سے امر - اسم سے ملکر فاعل کے معنی دیتا ہی جیسے می آشام (شراب پینے والا) خون آشام (خون پینے والا) - ناسخ ؎ خلد کی نہر عسل کو زاہدا جانتے ہین رند می آشام تلخ -

نمبر (۲) ایک قسم کا لطیف حریرہ -

آشتی - ف - (غالباً اسکی اصل استھر تیا ہی جسکے معنی سنسکرت مین ٹھہراؤ ہین) مونث - صلح - ضد جنگ - رشک ؎ مکتب سے ہی نکلکے جہالت کی گفتگو -

کیا آپ آشتی کی کتابین پڑہی نہین - مومن ؎ نہ سمجھی ظلم کو وہ فتنہ گر ظلم - عداوت آشتی سے رحم پر ظلم -

آشفتہ (مؤنث) - ف - پریشان - حیران - عاشق - دیوانہ - رشک ؎ کیون نہ مرتا عاشق چشم و لب و زلف و کمر - زار تھا آشفتہ تہا خاموش تہا بیمار تھا

داغ ؎ جمع ہین کسقدر آشفتہ خدا خیر کرے - اُسکی ہر ہر شکن زلف مین اِک اِک دل ہی - صبا ؎ دیکھیے انجام کو آشفتۂ مژگان کیونکر - جاے اس صید کو یہ شیر نیستان کیونکر - ظفر ؎ گر نہین آشفتہ میری طرح یہ اُس زلف پر - باغ مین اتنا پریشان حال سنبل کیون ہوا -

آشفتہ حال - ظث - پراگندہ دل - پریشان حال - رشک ؎ وبال آشفتہ حالون کی پریشانی کا پڑتا ہی - جو کنگہی کو سواد زلف مین تشہیر کرتے ہین - مومن ؎ اسی اندیشے سے آشفتہ احوال - اسی دل بستگی مین فارغ البال -

آشفتہ خاطر - آشفتہ دِل - ظث - پراگندہ دل - رشک ؎ نام سفاک سی آفاق کا زہرہ ہی آب - خاطر آشفتہ جسے پا گیا پتا کھینچا -

آشفتہ رہنا - ظث - حیران پریشان رہنا - داغ ؎ جو مین ہون عشق مین مضطر وہ ہی میرے لیے مضطر - زیادہ مجہسے آشفتہ مرا دل سوز رہتا ہی -

آشفتہ سَر - ظث - بِٹری - سودائی - بدحواس - غالب ؎ کہا ہی کسنے کہ غالبؔ بُرا نہین لیکن - سواے اسکے کہ آشفتہ سر ہی کیا کہیے - سوز ؎ ہو گیا آشفتہ سر ہر ایک اُسکو دیکھکر - باندہکر نکلا نہ کر یہ لٹ پٹی دستار تو

آشفتہ طبع - آشفتہ طَبیعت - ظث - پریشان خاطر - میر ؎ لایق تری صفت کی صفت تیری ہی محال - آشفتہ طبع شاعر خستہ کی کیا مجال - بحر ؎ آشفتہ طبیعت کے آثار نہین چھپتے - آزار محبت کے بیمار نہین چھپتے -

آشفتہ کر دینا - ظث - پریشان کر دینا - دیوانہ بنا دینا - ناصر ؎ دیوانہ پہلے ہی دل عاشق مزاج تھا - آشفتہ اور کاکل جانان نے کر دیا -

آشفتہ مِزاج - ظث - دیکھو آشفتہ خاطر - داغ ؎ تمکو آشفتہ مزاجون کی خبر سے کیا کام - تم سنوارا کرو بیٹھے ہوے گیسو اپنا -

آشفتہ مُو - ظث - جسکے بال پریشان ہون - کنایتاً مغموم پریشان حال اسلیے کہ غم و ماتم کی حالت مین بیشتر بال کھول دیے جاتے ہین - آتش ؎ تلاش مشک مین چین و ختن کی خاک چھانی ہی - پہرے ہین زلف کے سودے مین ہم آشفتہ مو برسون -

آشکار - آشکارا - ف (اسکی اصل آکار معلوم ہوتی ہی جسکے معنی سنسکرت مین صورت اور ظہور ہین اور ش اسمین زائد ہی) ظاہر - فاش - ناسخ ؎ یاد آگئین شباب کی رنگین مزاجیان - جب شام کو شفق کا ہوا آشکار رنگ - آتش ؎ حقیقت دہن یار کہولتا کیونکر - نہفتہ راز کو مین آشکارہ کیا کرتا - مومن ؎ غم چین جبین سے آشکارا - اک دم بھی فراق ناگوارا -

اور آشکارا علانیہ کی جگہہ بہی مستعمل ہی - ذوق ؎ پیئین مے آشکارا ہمکو کسکی ساقیا چوری - خدا کی گر نہین چوری تو پہر بندے کی کیا چوری - آتش ؎ چھپکے آؤ آشکارا میرے گھر آئے تو کیا - اجڑا اُسکا بڑا جو خیر پنہان کیجیے -

آشکار یا آشکارا کرنا - ظاہر کرنا - فاش کرنا - آتش ؎ دونگا سزا مین تار گریبان سے باندہکر - راز جنون کرینگے اگر آشکار ہاتھ -

ناسخ ؎ دل کی صورت سی گریبان پارہ پارا کیجیے۔ رازِ پنہان
جی مین ہی وہ آشکارا کیجیے۔

آشنا - ف - نمبر(۱) ضد بیگانہ - شریک حال - دوست -
آتش ؎ حالت بدین نہین کوئی کسی کا آشنا - کوچ کرجاتا ہی پیش از
مردن بیمار خواب - ذوق ؎ رہتا ہی اپنا عشق مین یون دل سی مشورہ
جس طرح آشنا سے کرے آشنا صلاح -

نمبر(۲) جان پہچان - روشناس - غالب ؎ دے وہ جسقدر
ذلت ہم ہنسی مین ٹالین گے - بارے آشنا نکلا اُنکا پاسبان اپنا -

نمبر(۳) خلش - پیراک - شناور - ناسخ ؎ زورقِ آلِ نبیؐ کے
واسطے لنگر بنا - بحرِ توحید خدا کا آشنا پیدا ہوا - وزیر ؎ کب ہین
حریص بحرِ توکل کے آشنا - موتی کا ایک قطرے ہی مین کام ہوگیا -

نمبر(۴) واقف - آگاہ - فقرہ - ہمارے کان اس بات سی آشنا
نہین - ناسخ ؎ ہون وہ غمین کہ لب نہ ہنسی سے ہون آشنا -
دیوارِ قہقہہ بہی جو آئے نظر مجہے -

فائدہ - ترکیب کے ساتہ بہی آتا ہی - جیسے صورت آشنا - حرف آشنا
قلق ؎ پرورش ایک جا لگے ہونے - جبکہ حرف آشنا لگی ہونے - وزیر
؎ بیگانہ کوئی نظر نہ آیا - آئینہ بہی صورت آشنا ہی -

نمبر(۵) جس عورت کو مرد کے ساتہ یا جس مرد کو عورت کے ساتہ ناجائز
تعلق ہو - قلق ؎ دل کورو کو ذرا خدا کے لیے - آبرو دوگی آشنا
کے لیے آتش ؎ رہین بے نشے کے اک دم رہا جاتا نہین -
دخترِ رز ہی ہماری آشنا برسات کی - ذوق ؎ شورِ قلقل یہ کیون
ہی دخترِ رز - کیا کسی آشنا سے لڑتی ہی -

نمبر(۶) بندہ - فقرہ - ہر شخص غرض کا آشنا ہی -

آشنا پرست - احباب کا قدردان - سہروا ؎ ہندو ہین بُت
پرست مسلمان خدا پرست - پوجون مین اُس کسیکو جو ہو آشنا پرست -

آشنا پرور - دوستون کا مربی - رشک ؎ شاہدِ گل کو خیالِ
بلبل بے پر نہین - گلشنِ ہستی مین بوئے آشنا پرور نہین -

آشنا رہنا - دوست رہنا میر ؎ جی چاہی مل کسی سے یا سب سے توجدا رہ
پر ہوسکے تو پیارے ٹک دل کا آشنا رہ - فقرہ - عجب زمانے کا رنگ ہی کہ قدیم
آشنا بہی آشنا نہین رہی - اور آشنا نہ رہنا - مناسبت اور لگاؤ نہ رہنا - فقرہ -
میان شاعری چہوڑے اک زمانہ ہوا اب اُس سے ہم آشنا ہی نہین رہے -

آشنائی - مونث - نمبر(۱) ف - محبت - دوستی - چاہ - پیار - اختلاط - آتش ؎
حباب آسا مین دم بہرتا ہون تیری آشنائی کا - نہایت غم ہی اس قطرے کو دریا کی جدائی کا
گلزارِ نسیم ؎ گہاتین ہوئین دلربائیون کی - باتین ہوئین آشنائیون کی -

نمبر(۲) ف - شناسائی - صاحب سلامت - مومن ؎ ہر پیر و جوان سی آشنائی
سارے ہی جہان سے آشنائی - رند ؎ آستان یار تک اپنی رسائی کیجیے -
جی مین ہی دربان سے اُسکے آشنائی کیجیے -

نمبر(۳) ھ - ناجائز علاقہ - لوث کی محبت - قلق ؎ گہر مین مین غیر مردون
کو بلاؤن - ساری دنیا پر آشنائی جتاؤن -

آشنائی چہوٹ جانا - علاقہ محبت ترک ہوجانا - فقرہ - مطلب تک
ساری راہ و رسم تہی مطلب نکلگیا آشنائی چہوٹ گئی - مصحفی ؎ قطع ہو
سارے زمانے سی خدائی چہوٹ جائے - یہہ نہین ممکن کہ اُس سے آشنائی

چھوٹ جاے - اس جگھ آشنائی جاتی رہنا فصیح ہی-

آشنائی چھوڑ دینا - متعدی - فقرہ - ارے میان تمنے تو ذراسی بات مین برسون کی آشنائی چھوڑ دی - جان صاحب ؎ اتک پر مین جو انکی ایک مانجھی سے اری خضر و - ڈبویا نام کنبے کا نہ چھوڑا آشنائی کو -

آشنائی رہنا - محبت اور دوستی بدستور رہنا - مومن ؎ ایسی ہی رہی گی آشنائی - آتی نہین مجھکو بیوفائی -

آشنائی کا جھوٹا - وہ شخص جو دوستی کو نباہ نہ سکے - وقت پر نکلجائے - ذوق ؎ خدا جانے ہی ذوق جھوٹا کہ سچا - مگر وہ نہین آشنائی کا جھوٹا -

آشنائی کا سچا - وہ شخص جو دوستی کو نباہ دے - فقرہ - ہم نے تو اپنے دوستون مین کسیکو آشنائی کا سچا نہ پایا -

آشنائی کرنا - نمبر (۱) دوستی کرنا - یارانہ پیدا کرنا - قلق ؎ باغ مین شل بو رسائی کی - باغبانون سے آشنائی کی - بحر ؎ ہجر مین یہ حال ہی کوئی نہین پہچانتا - آشناؤن سے دوبارہ آشنائی کیجیے -

نمبر (۲) مرد کا کسی عورت سے اور عورت کا کسی مرد سے ناجائز راہ و رسم پیدا کرنا -

آشنائی کھٹ کرنا - محبت اور یارانہ قطع کرنا - انشا ؎

لی چٹکیے سی مین نے جبکہ اُسکے چٹکی - بولا کہ پڑے جان پہ تیری ٹپکی -
پھر دانت تلے کھٹک کی ناخن یہ کہا بس چل پرے اب آشنائی تجھسے کھٹ کی -

آشنائی ملا تا سبق - جو شخص غرض تک آشنا رہتا ہی اور غرض نکلجانے کے بعد بیگانہ ہوجاتا ہی اُسکی نسبت کہتے ہین - فقرہ - کیون صاحب اب ہم سے کچھہ کام نہین رہا آپ کی وہی شل ہی کہ آشنائی ملا تا سبق -

آشنائی نباہنا - پاس وضع سی محبت ترک نہ کرنا - بحر ؎ خدا نباہی یہ آشنائی تھین یہ الفت کی لاگ بجھائی - کسی دن اُس پر جو دھوپ آئی یہان قلق سے بخار آیا -

آشنائی نبھنا - لازم - فقرہ - وہ ایسے ہی خود غرض ہین لو اب آشنائی نبھتی نہین معلوم ہوتی -

آشوب - ف - مذکر - نمبر (۱) خلط - شور - غوغا - میر ؎ اب وہ نہین کہ شورش رہتی تھی آسمان تک - آشوب نالہ اب تو پہنچا ہی لامکان تک -

نمبر (۲) خلط - فتنہ - فساد - بحر ؎ خون بلبل ہی غازہ رخ گل - کیا یہ آشوب ہی دیار چمن - رشک ؎ جن دنون آشوب عالم حسن چشم یار تھا - جسکو دیکھا نرگس بیمار کا بیمار تھا -

نمبر (۳) آنکھہ کے جوش کر آنے کی حالت - ناسخ ؎ ہنسکے کہتا ہی تجھے ہی نشہ یا آشوب ہی - دیکھتا ہی جب وہ میرے دیدۂ خونبار سرخ - آتش ؎ سرمہ نہ سمجھے جو کہ تری گرد راہ کو - آشوب ہو اُس آنکھ کی اندر غبار ہو

آشوب اُٹھانا - خلط - فتنہ و فساد برپا کرنا - میر ؎ ہو شرم آنکھ مین تو بہاری جہاز سے ہی - مت کرکے شوخ چشمی آشوب سا اُٹھاؤ -

آشوب اُٹھنا - خلط - لازم - میر ؎ اُس غصیلی کی سرخ آنکھین دیکھ اُٹھے آشوب خانقاہ کے بیچ -

آشوب چشم - آنکھ کا جوش کر آنا - رشک ؎ چلی فصل بہاران سیر گلشن کی نہ کی تونے - یہ ہی آشوب چشم نرگس بیمار کا باعث -

آشوب دبجانا - خلط - فتنہ و فساد کا زور گھٹ جانا - انشا ؎ ناظم الملک بہادر وہ جناب عالی - دب گئے جس سے زمانیکے سب آشوب و فتن

آشوب روزگار - خلط - فتنہ زمانہ - آفت دہر - داغ ؎ فلک سو طور قیامت

کے بن نہ پڑتے تھے - اخیراب تجھے آشوب روزگار کیا - اور آشوب
عالم اور آشوب زمانہ بھی مستعمل ہی مثال کے لیے دیکھو آشوب - نمبر ۲
مین رشک کا شعر -

آشوب گاہ - ف - فتنہ و فساد کا مقام - اسیر ۵ بحر جہان نہین
کوئی آشوب گاہ ہی - کشتی ہی موج موج سے جلدی گذر گزر -

آشوبِ محشر - ہنگامۂ قیامت - میر ۶ - عنایت کی اسی سے چشم
رکھ آشوبِ محشر مین -

آشیان آشیانہ - ف - (آشینہ سے مشتق معلوم ہوتا ہی جسکے
معنی دری مین پرند کا انڈا ہین -) مذکر - نمبر (۱) پرندون کا گھر جسے گھونسلا
کہتے ہین - رند ۵ اُجاڑا موسم گل ہی مین آشیان میرا - الٰہی ٹوٹ
پڑے تجھ پہ آسمان صیاد - ناسخ ۵ دل مین ساکن ہی خیال اک
بُت بے پروا کا - آشیانہ مرے ویرانے مین ہی عنقا کا - داغ ۵
خدا کرے ابھی اے باغبان گرے بجلی - ترے چمن مین لگی آگ آشیانون کی
نمبر (۲) خط - آدمیون کی سکونت کا مکان - رہنے سہنے کا مقام - سرور
۵ سراسر دل دُکھاتا ہی کوئی ذکر اور ہی چھیڑو - پتا خانہ بدوشون سے
نہ پوچھو آشیانے کا - بحر ۵ ہمارے رہنے سی تجھکو جو آگ لگتی ہے -
جلائے دیتے ہین ہم آشیان بہت اچھا -

فائدہ - بعد وفات سلاطین اور رؤسا کے القاب بطور خطاب
اس لفظ سی ترکیب پاتے ہین جیسے خلد آشیان - عرش آشیان -

آشیان (یا آشیانہ) اُٹھانا - گھونسلا چھوڑ دینا - بحر ۵
شل ہی بلبلو کیا اُجڑے گا نون سنا تا - اب آشیانے اُٹھاؤ بہار دیکھ چکے

آشیان (یا آشیانہ) اُجاڑنا - گھونسلا برباد کرنا - کیف ۵
کہین نہ پھٹ پڑے بجلی فلک سے او صیاد - تہوا اُجاڑ کے بلبل کا آشیان محفوظ -

آشیان باندھنا - خط - گھونسلا بنانا - ناسخ ۵ چار رہا ہی کوے جانان
مین رقیب روسیاہ - زاغ نے باندھا ہی اپنا آشیان گلزار مین - ذوق ۵ کیا مجنون
مجھے آشفتگی نے زلف کی کسکی - کہ میرے سر پہ مرغ شانہ سر نے آشیان باندھا -

آشیان بلند کرنا - اونچی جگہ گھونسلا بنانا - ناسخ ۵ بجلی جلائے گلشن
ہستی مین ہم صفیر - صیاد کے جو ڈر سے کرون آشیان بلند -

آشیان (یا آشیانہ) بنانا - آتش ۵ لکھ کے خط حسرت مین قاصد کی ہون
مین مجنون ہوا - چاہیے ہدہد بنائے آشیان بالائے سر - بحر ۵ اپنے سر پہ مین
جفائے باغبان کسکے لیے - چار دن گُل مین بنائین آشیان کسکے لیے -

آشیان خط (یا آشیانہ) بندھنا - گھونسلا بننا - جرأت ۵ قفس مین سنو اے
اسیران کہنہ - ہر شاخ نو آشیانے بندھے ہین - اب یہ محاورہ نہین ہی -

آشیان (یا آشیانہ) چھانا - آشیانہ بنانا - بحر ۵ آئی بہار سبزۂ خط
کی مراد پر - طوطی کا آشیان گل و سنبل سے چھائے زلف -

آشیان خط کرنا - آشیان بنانا - سوز ۵ باغ دنیا کی ہی حریف خزان -
کس بھروسے پہ آشیان کیجیے - یہ محاورہ اب متروک ہی -

آشیان (یا آشیانہ) لگانا - آشیانہ بنانا - رشک ۵ بال و پر بندھے ہوئے ہین
مین کیونکر لگا کر آشیان - میری جانب سے ہی کھٹکا خاطر صیاد مین - ناسخ
۵ آشیان میرے چمن مین جو لگائے آکر - بیضۂ زاغ سے ہو مرغ
خوش الحان پیدا -

ع ۵ آشیان زیادہ نظم و نثر ہی مین مستعمل ہی بخلاف آشیانہ کے کہ وہ زبانون پر بھی ہی -

فصل الف ممدودہ مع صاد مہملہ

آصَف - نمبر(۱) حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر کا نام جو برخیا کے بیٹے تھے - غالب ؎ آصف کو سلیمان کی وزارت سے شرف تھا۔ ہی فخر سلیمان جو کرے تیری وزارت -

نمبر(۲) مجازاً ہر وزیر پر اطلاق ہوتا ہی - نسیم ؎ نام نامی سنکے رکھتا ہون ہوس پا بوس کی - اے وزیر خسروان اے آصفِ ہندوستان -

آصَفُ الدَّولہ[ع۱] - ایک فرمانروائے اودہ کا لقب ہی -

آصَف جاہ - بعضے امرا کا لقب - چنانچہ فرمانروایان حیدر آباد اسی لقب سے ملقب ہین -

آصَف خانی - شلوکے کی قسمون مین سے ایک ملبوس کا نام ہی آگے بہت رواج تھا اب کم پہنتے ہین -

آصَفی - یائے نسبت آصف کی طرف - جیسے خلعت آصفی - چونکہ آصف بن برخیا بڑے نامور وزیر حضرت سلیمان علیہ السلام کے تھے اسلیے آصفی کے معنی وزارت کے ہوگئے ہین - مومن ؎ بہر تاریخ یون کہا بے فکر - خلعتِ آصفی[ع۲] مبارک ہو -

ع۱ ؎ انکا نام محمد یحییٰ عرف میرزا امانی تھا - نواب شجاع الدولہ عرش منزل کی بڑے بیٹے تھے ۱۱۶۱ھ مین پیدا ہوئے اور ۲۵ - ذیقعدہ ۱۱۸۸ ہجری مطابق یکم فروری ۱۷۷۵ء کو مسند آرا ہوئے وزیر الممالک آصف الدولہ نواب محمد یحییٰ خان بہادر ہزبر جنگ خطاب ملا ؎ گشت از پائے آصف الدولہ - رونق مسند وزارت ہند - تاریخ مسند نشینی ہی - سخاوت انکی مشہور ہی حتیٰ کہ ابتک اکثر لکھنؤ کے دکاندار صبحکو کلمہ کہنے کے بعد ان کا نام لے لیا کرتے ہین ۲۳ برس کچھ مہینے سلطنت کرکے ۵۱ برس کی عمر مین ۲۸ - ربیع الاول ۱۲۱۲ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۷۹۷ء کو دنیا سے کوچ کیا عدن مقام لقب قرار پایا ؎ نقش بند کاف و نون بر تربت آصف نوشت - لہُنا روح و ریحان و جنات النعیم - تاریخ وفات ہی -

ع۲ ؎ تاریخ مسند آرائی نواب محمد سعید خان بہادر جنت آرامگاہ والی رامپور -

آصَفِیَّہ - آصف کیطرف منسوب - جیسے سرکار حیدر آباد کو آصف جاہ کیطرف نسبت دیکر سرکار آصفیہ کہتے ہین

فصل الف ممدودہ مع غین معجمہ

آغا - ت - مذکر - آقا - ف - نمبر(۱) مالک - بڑا بھائی - ؎ انشا ؎ آغا کی سلامی کو جھکی ہے - سکان سرا پردۂ تقدیس کی ٹوپی - (آقا)

نمبر(۲) مغلون اور کابلیون وغیرہ کا تعظیمی لقب جیسے بڑے آغا منجھلے آغا - آغا صاحب - جان صاحب ؎ جم جم آئین منجھلے آغا منع مین کرتی نہین قہر یہ ہی ساتھ اُنکے بدنظر آنے لگے -

آغا میر - غازی الدین حیدر شاہ اودہ کے ایک نامور وزیر کا لقب ہی جنکا خطاب نواب معتمد الدولہ تھا -

آغا میر کی دائی سب سیکھی سکھائی - مثل - جو عورت سب گنون پوری نہایت چالاک اور عیّار ہو اُسکی نسبت کہتے ہین -

آغا مینا - نمبر(۱) پیار سے پالتو مینا کو کہتے ہین - انشا ؎ بیگمانے جو کیا جھک کے سلام آتو کو - آغا مینا نے سنائی اُسے یون ہی آواز -

نمبر(۲) پیاری پیاری باتین کرنے والا بچہ -

آغاز - ف - مذکر - ضد انجام - ابتدا - عنوان - ناسخ ؎ نہین آغاز خط اُس رشک گل کے روئے رنگین پر - دلا یہ برگ گل پر عکس ہی مژگان بلبل کا - مومن ؎ موئے آغاز الفت مین ہم افسوس - اُسے بھی رہ گئی حسرت جفا کی - فقرہ - ادب متقضی اسکا ہوا کہ آغاز نامہ بنام اقدس ہو - (عود ہندی)

آغاز انجام نہ سوچنا - بے سوچے سمجھے کام کر بیٹھنا - مآل اندیشی

نکرنا - مقصود دیہان انجام نہ سوچنا ہی ہوتا ہی مگر آغاز ہی داخل محاورہ ہی

آغازِ بد کا انجام بد ہی - جملہ - جس کام کی ابتدا بُری ہو اُسکی انتہا بہی بُری ہوتی ہی - مومن ؎ بُرا انجام ہی آغاز بد کا - جفا کی ہو گئی خو امتحان سے -

آغاز کرنا - شروع کرنا - ناسخ ؎ تیری زلفون کی طرح ہونے لگا دونون کو طول - داستان اپنی شب فرقت مین جو آغاز کی -

آغشتہ - ظث - ف - آغشتن مصدر سے اسم مفعول - آلودہ - نصیر ؎ تیغ آغشتہ بخون نگہئی رنگ پان سی - برگ گل کیون نہ کرے تیری زبان کی تعریف - ہوس ؎ شاید بہار مین ترا دیوانہ مرگیا - آغشتہ خون سے باغ کے دیوار و در نہین -

آغشتہ کرنا - ظث - تر کرنا - آلودہ کرنا -

آغوش ف - (اصل اسکی آگوش ہی جسکے معنی ژند مین بغل ہین) مذکر - گود - کنار - بغل - رند ؎ مین وہ محروم محبت ہون لڑکپن مین بہی - واکسی نے نہ مرے واسطے آغوش کیا - آتش ؎ دور ہون لگجائی پر بہی صورتِ فانوس وشمع - ہی بغل مین یار پر خالی مرا آغوش ہی ؎ شاہد مقصود دیہی کس کی بغل مین اے ظفر - دیکہہ ہی آغوش چرخ پیر بہی خالی پڑی ہی - رشک ؎ شب فرقت کی آمد پاکے آغوش لحد پہیلی قضا کی مہربانی ہی اجل سرگرم احسان ہی - شعرا نے مذکر بہی کہا ہی اور مونث بہی استعمال کیا ہی چنانچہ مثالون سے پیدا ہی - مگر مولف کے نزدیک اسکی تذکیر کو ترجیح ہی -

آغوش بہرنا - بہر پور گود مین آنا - ناسخ ؎ جنکے آغوش کو تم بہرتے نہین - زندگانی کے وہ دن بہرتے ہین - داغ ؎ بہر دے اگر قدم سے وہ آغوش نقش پا - پہولا سمائے پہر نہ تن و توش نقش پا - اور بہرنا کی جگہہ لبریز ہونا بہی کہا گیا ہی - نسیم ؎ لاؤ رشہوار مضمون بدل کر جلد اے خیال - تا کہین لبریز ہو آغوش گوش سامعان -

آغوش پہیلانا - گود مین لینے کو دونون ہاتہہ پہیلانا - اسیر ؎ برنگ ہالہ دوڑا دل مرا آغوش پہیلا کر - اسیر اُس رُخ کا دہوکا ہو گیا کیا ماہ کامل پر -

آغوش پہیلنا - لازم - مثال کے لیے دیکہو آغوش مین رشک کا شعر

آغوش خالی کرنا - گود سے نکلجانا - ناسخ ؎ کر گیا ہی پہر کوئی خالی مرے آغوش کو - پہر خیال آیا ہی مجہکو گور کے آغوش کا - رند ؎ جب سے وہ آرام جان آغوش خالی کر گیا - اے اجل مشتاق ہون تب سے کنار گور کا -

آغوش خالی ہونا - لازم - ناسخ ؎ لوگ کہتے ہین کہ ہالے مین عیان چاند نہین - یان جو آغوش ہی بے حور شمائل خالی - اور خالی کی جگہہ تہی بہی کہا ہی - رند ؎ جیتا ہون جب تلک مرا آغوش ہی تہی - پہر مین ہون اور پہلوئے حور بہشت مین -

آغوش سے نکلنا - دیکہو آغوش خالی کرنا - داغ ؎ جسطرح تو مرے آغوش سے نکلا اے شوخ - یون ہی ہاتہون سے نکلتی ہی طبیعت میری

آغوش کا پالا - گود کا پالا - اولاد سے کنایہ ہی - ناسخ خلد ؎ دل کے جانے کا انہو کیون غم مجہے - وہ مرے آغوش کا پروردہ ہی -

آغوش کشادہ یا کشودہ - (بلا اضافت آغوش) گود پہیلائے

ہوے (با ضافت آغوش) پھیلی ہوئی گود- مومن ؎ امید نقل وصالِ جانان- آغوش کشادہ چشم حیران- غالب ؎ آغوش گل کشودہ براے وداع ہی- اے عندلیب چل کہ چلے دن بہار کے-

اور آغوش کشائی بہی کہا ہی- غالب ؎ گلشن کو تری صحبت ازبسکہ خوش آئی ہی- ہر غنچے کا گل ہونا آغوش کشائی ہی-

آغوش کھولکر لپٹنا- کمال شوق سی بغلگیر ہونا ؎ بسان ساحل دریا ہو شکل چھوٹنا ناسخ- لپٹ جاؤن اگر مین کھولکر آغوش جانان سے-

آغوش کھولنا- دیکھو آغوش پھیلانا- سوز ؎ تیغ ابرو سی مرے دلکو لگا ہی دہڑکا- جی نکلتا ہی میان کھول بہی آغوش کھین- صبا ؎ جب اُس بے مہر کو اے جذبِ دل کچھ جوش آتا ہی- مہ نو کی طرح کھولے ہوئے آغوش آتا ہی- ناسخ ؎ مجھکو تو یار سے ہی ہم آغوشی کا خیال- وا میرے اشتیاق مین آغوش گور ہی-

آغوش گرم کرنا- پیار سے گود مین لینا (معشوق کو) قلق ؎ یار سے گرم کیجیے آغوش- مروصلت سی ہو جیسے مدہوش-

آغوش مین آنا- گود مین آنا- ہمکنار ہونا- آتش ؎ وہم ہے یار کا آغوش مین آنا شب وصل- پیرہن مین مجھے مشکل ہی سمانا شب وصل ظفر ؎ دل چاہتا ہی یہ کہ وہ آغوش مین آئے- بیہوش سی کہد و کہ ذرا ہوش مین آئے

آغوش مین بٹھانا- گود مین بٹھانا-

آغوش مین بیٹھنا- لازم-

آغوش مین دبانا- گود مین بھینچکے لینا-

آغوش مین رہنا- ذوق ؎ مجھ مین اُسمین ربط ہی گویا بزنگ بو و گل- وہ رہا آغوش مین لیکن گریزان ہی رہا-

آغوش مین سُونا- رند ؎ وہ راحت پائی ہی کنج لحد مین خود مین حیران ہون- کنار گور مین سوتا ہون یا آغوش مادر مین- رشک ؎ دیا تہا سب کو آرام اُسکا نعم البدل پایا- نہین ہین گور مین سوتے ہین ہم آغوش مادر مین-

آغوش مین کھینچنا- (غلبۂ تمنا و شوق کی جگہہ کہتے ہین) ظفر ؎ کھینچتے ہین غیر اُنکو اپنی جب آغوش مین- دل سے ہم ہین نالۂ پُر درد وحسرت کھینچتے-

آغوش مین لینا- آتش ؎ بہاگتا ہی اپنی آنکھون سے خیالِ روے یار- کسطرح آغوش مین لیتا ہی ہالہ ماہ کو-

آغون

- دودہ پیتے ہوئے بچون کی آواز-

آغون غٹّی دودہ پی پی کرمیان ہوئے مٹّی- دایہ اطفال کو یہ کلمات کہ کہکر کہلاتی بہلاتی ہی- (خالا ننہے بچے کیطرف مخاطب ہوکر) فقرہ- کیون جی بڑے میان تم کچھ اپنی اماجان کو نہین سمجھاتے- (بچہ) آغون- (خالا) آغون غٹّے دودہ پی پی کرمیان ہوئے مُٹّے- (توبتہ النصوح)

آغون کرنا- دودہ پیتے ہوے بچون کا آواز نکالنا- جس کی تعبیر آغون سے کیجاتی ہی-

فصل الف ممدودہ مع فا

آفات- مذکر- آفت کی جمع- بلائین- مصیبتین- بحر ؎ پڑ کر عمل عشق ہو آفات سے محفوظ- سودا ہی جنہین وہ ہین مکافات سے محفوظ

قلق ہ واقعی کہتی ہی صلاح کی بات - سچ ہی جلدی ہی باعث آفات -

آفات آسمانی یا سماوی - آسمانی حوادث - ناگہانی بلائین - رشک ہ جان کی خیر ہی نہ مال کی خیر عشق آفات آسمانی ہی - فقرہ - کھیتی تیاری پر تو آگئی ہی مگر خدا آفات آسمانی سے بچائے - بحر ہ کیا ہی آفات سماوی جو خدا حافظ ہی - دانے چکی سے نکلتے ہوے سارے دیکھے -

آفات ارضی - زمین سے پیدا ہونے والی خرابیان - رشک ہ ہو آفات ارضی ہو بلائے آسمانی ہو - خدا کا قہر بے حد ہو عذاب ناگہانی ہو
بحر ہ مری آہ فلک فرسا ہی گویا آفت ارضی - حصار اپنے لیے کیونکر نہ ہالے سے قمر باندہے - آفات ارضی و سماوی ملا کے زیادہ بولتے ہین - فقرہ - کیا سرسبز کھیتی ہی خدا آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے -

آفت - ع - اگفت - ژند - آپد - س - مونث حقیقی معنی آسیب بلا و زحمت -

اُردو کے مستعملات

نمبر (۱) دُکھ - سختی - صدمہ - ذوق ہ ہوتا نہ اگر دل تو محبت بھی نہوتی - ہوتی نہ محبت تو کچھ آفت بھی نہوتی - غافل ہ ایک دل جس پہ لاکھ آفت ہی - درد ہی داغ ہی جراحت ہی - صبا ہ بندے کے لیے جو آفتین ہین - اے عشق تری کرامتین ہین -

نمبر (۲) ظلم - اندہا دُہند - اندہیر - رشک ہ ایک ایک زخم آفت دنیا سے کم نہین - زخمی ہون تیغ فرقت آفت شعار کا - فقرہ - یہ آفت کہین نہین دیکھی کہ جسکا حق مار لین اُسیکو آنکہین دکھائین -

ہ اس شعر مین رشک نے آفات کو واحد اور اس شعر مین ہ واقف نہون جناب اگر جذب عشق سے - یوسف سے پوچھ لیجیے آفات راہ کی - کیف نے واحد کی ساتھ مونث بہی کہا ہی - مگر مولف کے نزدیک جمع اور تذکیر کو ترجیح ہی -

نمبر (۳) فتنہ - قہر - غضب - کیف ہ چھوڑ دے مشاطہ گر تیری طبیعت پر اُسے - اک نہ اک آفت تری زلف دوتا پیدا کرے -
غافل ہ چھٹتے ہی مین یار آفت ہی - کچھ بڑہا قد تو پہر قیامت ہی -

نمبر (۴) عیار - شریر - بدذات - ظفر ہ سمجھ نہ اشک کو لڑکا کہ یہ وہ آفت ہی - لگا کے آگ جو پانی کو چشم نم دوڑے -

نمبر (۵) دشواری - مشکل - دقّت - شیفتہ ہ ہم ہی دکھاتے غیر سے اخلاص کا مزہ - آفت تو یہ پڑی ہی کہ تم بدگمان نہین -

نمبر (۶) وبا - قحط وغیرہ - (حوادث) فقرہ - سخت بیماریان پھیلی تہین مگر خداے تعالیٰ نے سب آفتون سی بچایا -

نمبر (۷) غل - شور - فقرہ - لڑکون نے وہ آفت مچائی کہ دوپہر کو سونے ندیا

نمبر (۸) عذاب - وبال - قلق ہ سچ ہی کیا قہر عشق انسان ہی - دل لگانا ہی آفت جان ہی -

نمبر (۹) دشمن - قلق ہ وہ بُت کم نگاہ و آفت ہوش - ہوگئی جسکہ زینت آغوش

نمبر (۱۰) جلدی - گہبراہٹ - ظفر ہ کہا سنکر زبانی حال قاصد سے یہ اُسنے - مصیبت کیا تہی آفت کیا تہی خط لکہا تو ہوتا -

نمبر (۱۱) غضب - نہایت - بہت - جانصاحب ہ فتنہ انگیز اور آفت شوخ - بچّی خیرن کی ہی قیامت شوخ -

آفت آنا - نمبر (۱) قہر نازل ہونا - صدمہ پہنچنا - ناسخ ہ موذیون کو خانمان برباد کرتا ہی فلک - جب نہ تب آتی ہی آفت خانہ زنبور پر - مومن ہ پامال ہم نہ ہوتے فقط جور چرخ سی - آئی ہماری جان پر آفت کئی طرح -

نمبر (۲) خفگی پڑنا - غصہ اُترنا - (کسی پر) قلق ہ ہم غریبون پر

آفت آئیگی۔مفت عزت ہماری جائیگی۔

نمبر(۳) وبا آنا۔قحط پڑنا۔فقرہ۔اُس شہر مین ایسی آفت آئی ہی کہ سیکڑون آدمی مرتے چلے جاتے ہین۔فقرہ۔پانی نہ برسنے سے ایسی آفت آئی ہی کہ خلقت بھوکون مری جاتی ہی۔

آفت اُٹھانا۔نمبر(۱) مصیبت اور تکلیف کا برداشت کرنا۔دکھ سہنا۔نواب مرزا شوق ؎ کبھی آفت نہ یہہ اُٹھائی تہی۔چھائین ہوئین مین نوج آئی تہی۔سوز ؎ خوف رقیب وحسرت عجز ونیاز ومنت۔جیوڑے پہ یہ اذیت آفت اُٹھائین کیا کیا۔اب صدمہ اور تکلیف اُٹھانا ہی بولتے ہین۔

نمبر(۲) غضب ڈہانا۔فتنہ برپا کرنا۔میر حسن ؎ یہ کیا عشق آفت اُٹھانے لگا۔مرے دل کو مجھ سے چھوڑانے لگا۔انشا ؎ جہان دو دل لگاوٹ سے ہوئے گرم۔تو اک آفت اُٹھاتا ہی یہ ہٹ دہرم۔

نمبر(۳) غل کرنا۔شور مچانا۔فقرہ۔شام سے اُس لڑکے نے وہ آفت اُٹھا رکھی ہی کہ نہ خود سوتا ہی نہ سونے دیتا ہی۔

آفتِ بالائی۔یہ صفت اسوجہ سے ہی کہ آفات کا نزول عالم بالا سے ہوا کرتا ہی اور شعرا قد کی رعایت سی کہا کرتے ہین۔آتش ؎ دہیان رہتا ہی قدِ یار کی رعنائی کا۔سامنا روز ہی یان آفت بالائی کا۔رند ؎ مین ہون مارا ہوا اک آفت بالائی کا۔مجھکو کیا دیکھتی ہو وہ قدِ بالا دیکھو

آفت برپا رہنا۔نمبر(۱) مصیبتون کا سامنا رہنا۔فقرہ۔اُن کی بدمزاجی سے روز ایک نہ ایک آفت برپا رہتی ہی۔

نمبر(۲) شور وغل رہنا۔فقرہ۔ان لڑکون کی ذات سے وہ آفت برپا رہتی ہے کہ خدا کی پناہ۔

آفت برپا کرنا۔نمبر(۱) قہر وستم توڑنا۔قیامت اُٹھانا۔نصیر ؎ تو عہدِ جوانی مین برپا کن آفت ہی۔خطِ شام قیامت ہی رُخ صبح قیامت ہی۔

نمبر(۲) شور وغل کرنا۔رونا۔چلّانا۔فقرہ۔آج لڑکون نے ایسی آفت برپا کر رکھی تہی کہ دوپہر کو نیند حرام ہوگئی۔

آفت برپا ہونا۔لازم۔نمبر(۱) بحر ؎ تا لبشِ داغ جنون سے ہی یہ آفت برپا۔آتشین اژدہی جادے ہین بیابان دوزخ۔

نمبر(۲) فقرہ۔دُلہن کی رخصت کیوقت گہر مین ایسی آفت برپا تہی کہ کان پڑی آواز نہ آتی تہی۔

آفت برسانا۔غضب ڈہانا۔پامال ستم کرنا۔(تیر وتفنگ کی بوچھار اور گولیون کی مار کی جگہہ اسکا استعمال زیادہ ہی) فقرہ۔دونون طرف سے تیراندازون اور گلچلون نے آفت برسا رکھی ہی۔

آفت برسنا۔لازم۔فقرہ۔یہ پانی پڑ رہا ہی کہ آفت برس رہی ہی فقرہ۔گراب کی مار کیا پڑ رہی ہی ایک آفت برس رہی ہی۔

آفت پڑنا۔نمبر(۱) قہر وغضب نازل ہونا۔انشا ؎ گیا یار آفت پڑے اس سحر پر۔اُداسی برسنے لگی بام ودر پر۔

نمبر(۲) صدمہ پہنچنا۔صبا ؎ گنبدِ گردون پڑے دل آہ سے کچھ نہ کچھ آفت پڑے افتادہ ہو۔

نمبر(۳) مشکل پڑنا۔دقت ہونا۔مثال کے لیے دیکھو آفت نمبر(۵)

نمبر(۴) جلدی پڑنا۔فقرہ۔ایسی آفت کیا پڑی ہی ہم کہانا کہا لو تو جانا۔

آفت توڑنا۔نمبر(۱) ستم کرنا۔غضب ڈہانا۔رند ؎ ہجر کی شب

اضطرابِ دل نے آفت توڑ دی۔ صبح تک تڑپا کیا دم بھر نہ نیند آئی مجھے

نمبر (۲) غصہ اُتارنا۔ خفا ہونا۔ فقرہ۔ آج تو سرکار نے نوکروں پر آفت توڑ رکھی ہے

آفت ٹالنا۔ مصیبت سے بچانا۔ مشکل آسان کرنا۔ قلق ؎ مین اس آفت کو ٹالے دیتی ہون۔ ڈر تمہارا نکالے دیتی ہون۔

آفت ٹلنا۔ لازم۔ فقرہ۔ خدا ہی یہ آفت ٹالے تو ٹلے۔

آفت ٹوٹنا۔ آفت توڑنا کا لازم۔ فقرہ۔ یہ آفت تو دلّی ہی پر ٹوٹ پڑی ہی کہ کوئی مسلمانون کو نوکر نہین رکھتا۔ (عود ہندی)

آفت جان۔ نمبر (۱) جان کا دشمن۔ جان کا عذاب۔ قلق ؎ تیغ کی چال آفتِ جان ہی۔ صاف رفتارِ نازِ خوبان ہی۔ آتش ؎ آفت جان سامنا اُسکا ہی انسان کے لیے۔ خوبصورت جسکو کہتے ہین وہ عزرائیل ہی۔

نمبر (۲) مجازاً معشوق۔ ناسخ ؎ روتے روتے جو مری بیٹھ چلی ہین آنکھین۔ کیا مرے پاس سے اے آفت جان اُٹھتا ہی۔

آفت جان پر آنا۔ دیکھو آفت آنا۔ نمبر ۱ داغ ؎ آئیگی اسی جان پر آفت ہو کسی کی۔ ہم اپنے ہی سر لین گے مصیبت ہو کسی کی۔

آفت جان پر لینا۔ دُکھ سہنا۔ مصیبت گوارا کرنا۔ ظفر ؎ وہ دلبر آفت جان ہی دل اُسکو دون تو کیونکر دون۔ اک آفت مین جو اپنی جان پر لون کسطرح سے لون۔

آفت جوتنا۔ ہنگامہ برپا کرنا۔ فقرہ۔ شریر لڑکے تو چھٹّی پاتے ہی آفت جوت دیتے ہین۔ یہ محاورہ فصحا کے استعمال مین کم ہی۔

آفت جھیلنا۔ صدمون اور بلاؤن کا برداشت کرنا۔ رند ؎ دن تو مر مر کے کٹا ہجر مین اُسکے اے رند۔ جھیلنی ہی ابھی آفت شب تنہائی کی۔ بحر ؎ ہماری جان نے گن گن کے آفتین جھیلین۔ شب فراق مین روزِ شمار دیکھ چکے۔

آفت خیز۔ جس مقام سے آفت اُٹھے۔ (ایران امر نے اسم سے ملکر ظرف کے معنی دیے ہین) آتش ؎ منزل مقصود تک اللہ پہنچادے ہمین۔ وقت شب ہی ابر ہی صحرا ے آفت خیز ہے۔ وزیر ؎ کیا سیہ خانہ مرا پُر ہول و آفت خیز ہی۔ افعی شام جدائی کا بنا ہی من چراغ۔

آفت دکھانا۔ ظش۔ بلا اور مصیبت سے دوچار کرنا۔ رند ؎ آفت ہجر دکھاتا ہی رہا وصل کے بعد۔ کب یہ عادت تری او چرخِ ستمگار نہ تھی۔ ناسخ ؎ آفتین دکھلائین بیتابی نے کیا کیا عشق مین۔ کیون نہ مین حسرت سے دیکھون کور مادرزاد کو۔

آفت دیکھنا۔ لازم۔ ذوق ؎ نہ دیکھ لی کیسی کیسی آفت جہان مین ہم نے تمہارے باعث۔ اور آگے کیا کیا غم و الم ہم تمہاری دولت نہ دیکھ لینگے۔ کیف ؎ خاک ہوتا جلکے مرتا لاکھ آفت دیکھتا۔ کوئی صورت ایسی ہوتی اُنکی صورت دیکھتا۔

آفت ڈالنا۔ قہر توڑنا۔ مصیبت مین گرفتار کرنا۔ رشک ؎ عجب صدمے مین ہون اے رشک جب سے اُنکو دیکھا ہی۔ نہ ڈالے چرخ یہ آفت کسی دشمن سے دشمن پر۔

آفت ڈھانا۔ قیامت برپا کرنا۔ ستم توڑنا۔ صبا ؎ تیری رفتار نے کس روز نہ آفت ڈھائی۔ پاؤن آکر نہ پڑا فتنۂ محشر کس دن۔ اسیر ؎ جوانی مین کیا کیا نہ ڈھاؤگے آفت۔ ابھی سے ہین باتین قیامت تمہاری

آفت رسیدہ - مصیبت مین گرفتار - درد ؎ فرگان ترہون یا رگ تاک بریدہ ہون - جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون ؎ اے داغ جسکے واسطے روز جزا بنا - وہ کون ہی وہ مین ہی تو آفت رسیدہ ہون

آفت روزگار - نمبر(۱) قہر و بلاے زمانہ - بیشتر اسکا استعمال معشوق کی نسبت ہوتا ہے داغ ؎ آفت روزگار جب تم ہو شکوۂ روزگار کون کرے - اور آفت دوران آفت زمانہ بھی ہی - رشک ؎ کون ہی صدمۂ دوران ورد سے خالی - گردش چشم کا عشق آفت دوران نکلا - میر ؎ جہان کو فتنے سے خالی کبھی نہین پایا - ہمارے وقت مین تو آفت زمانہ ہوا -

نمبر(۲) مفسد - فتنہ پرداز - فقرہ - یہ ایک ہی آفت روزگار ہی اسکا شریک صحبت ہونا اچھا نہین - قلق ؎ چند ہم صحبتین تہین آفت دہر - کر مین بیٹھا فریب مین قہر -

آفت زدہ - دیکھو آفت رسیدہ - بحر ؎ کسی آفت زدہ کو پوچھتا ہی کون عالم مین بحر گلشن کوئی پرسان نہین برگ خزانی کا - نسیم ؎ بہت اچھی نہایت خوب گزری - اجی آفت دیکھا پوچھنا کیا

آفت سر پر ڈالنا - دیکھو آفت ڈالنا - رند ؎ ڈالی کیون سر پہ ترے کوہکنی کی آفت - پیار کرتی نہین شیرین تجھے فرہاد ابھی - جرات ؎ نہ اُس بیرحم سے ملتے تو کیون ہم خاک مین ملتے - خرابی ہی یہ از خود آفت اپنے سر پہ ڈالی ہی -

آفت سر پر لینا - مصیبت مول لینا - بلا مین پڑنا - بحر ؎ مین اس دلکا ساتھی نہین عاشقی مین - بلا میری لے سر پہ آفت کیسی - داغ ؎ اپنے سر کوئی بھی لیتا ہی پرائی آفت - طور آگاہ نہ تھا اس سے کہ جلجاؤنگا -

آفت سر پر ہونا - مصیبت اور تکلیف مین گرفتار ہونا - خلیل ؎ اُفتادگی نے جادۂ صحرا کا بنایا ہی - ہر شخص کے پاؤنسے سر پر مرے آفت ہی -

آفت سر سے ٹالنا - دیکھو آفت ٹالنا - صبا ؎ زلفونکے پھندونسے نکلے - ٹالی سر سے آفت کیسی

آفت سر سے ٹلنا - لازم - فقرہ - خدا خدا کر کے یہ آفت سر سے ٹلی ہی - اور سر کی آفت ٹلنا بھی ہی - بحر ؎ ٹلگئی غیر کے سر پر مرے سر کی آفت - میرے آڑے بخدا میری وفائین آئین -

آفت سہنا - صدمہ اور دکھ کا تحمل کرنا - نسیم ؎ سہنی پڑی ہین مجھکو بڑی آفتین نسیم - عاشق ہوا ہون ایک بت خرد سال کا -

آفت سے چھڑانا - مبتلاے مصیبت کو مصیبت سے بچانا - فقرہ - بڑے پامرد ہین جو اپنی جان پھنسا کے دوسرے کو آفت سے چھڑاتے ہین -

آفت سے چھوٹنا - لازم - فقرہ - روزگار گیا تو گیا روز کی آفت سے تو چھوٹے

آفت طلب - صفت - بلا و مصیبت کا خواستگار - آتش ؎ ایک مدت سے ہون آفت طلب اے گردش چرخ - کوئی معشوق مجھے آگ بگولا دکھلا - رشک ؎ محو خط عارض و رخسار ہین آفت طلب زلزلہ درکار ہی سورج گہن درکار ہی -

آفت کا - بیحد - بے انتہا - صبا ؎ آفت کا زور ضعف پکڑتا ہی ہجر مین - انسان تو کیا ہی دیو پچھڑتا ہی ہجر مین - داغ ؎ قیامت کی خلش آفت کی کاوش قہر کی سوزش - مرے دل مین تری حسرت ہی یا کانٹا ہی چھالے مین -

آفت کا بنا ہوا - سراپا شوخی اور چالاکی -

آفت کا پرکالہ - نمبر(۱) بلاے روزگار - سراپا آفت - ہمہ تن شرارت جان صاحب ؎ نہ تم اتنی سی ہٹ پر جاؤ اس لڑکی کی انے مرزا - یہ آفت کی ہی پرکالہ یہ شر کرنے کی بانی ہی -

نمبر(۲) ذہین - ذکی - زود فہم - فقرہ - وہ ایک ہی آفت کا پرکالہ

ہی فوراً بات کی تہ کو پہنچ جاتا ہی - اور معشوق کو بھی کہتے ہین - مصحفی ؎
عجب آفت کا پرکالا ہی جسکو دل دیا ہمنی - کہ دل لیتی ہی ظالم ہو گیا ہی جانکا دشمن
آفت کا ٹکڑا - دیکھو آفت کا پرکالا - غالب ؎ مین اور اک آفت کا
ٹکڑا وہ دلِ وحشی کہ ہی - عافیت کا دشمن اور آوارگی کا آشنا - بحر ؎
مقدر نے دیا ہی ہاتھ مین کاسہ ہلاکت کا - گدا ہون اوس پری پیکر کا
جو ٹکڑا ہی آفت کا - میر حسن ؎ قد و قامت آفت کا ٹکڑا تمام - قیامت
کرے جسکو جھک کر سلام -

آفت کا گھر - جہان بلا اور مصیبتون کا ہجوم ہو - بحر ؎ خانۂ یار
گھر آفت کا ہی اے رہگیر و - جسم پر سایۂ دیوار نہ آنے پائے -

آفت کا مارا - دیکھو آفت رسیدہ - فقرہ - تنخواہین دس دس مہینے
کی چڑھی ہین جو کوئی آفت کا مارا جا پڑے تو اُسکی بری گت بنے -

آفت کا نمونہ - آفت کا پتا دینے والا - رشک ؎ قد قیامت
ہی گر قہر ہے انداز نگاہ - دین خدا نے تجھے آفت کا نمونا آنکھین -

آفت کی پُڑیا - نمبر (۱) عیارہ - دغاباز - فقرہ - یہ بڑھیا آفت
کی پُڑیا ہے -

نمبر (۲) شریر بچہ - فقرہ - ذراسی ڈیل پر نہ جاؤ یہ لڑکی آفت کی پُڑیا ہی -

آفت کی پوٹ - دیکھو آفت کی پُڑیا -

آفت کی جڑ - عیار - چالاک -

آفت کے لوگ - چالاک اور عیار آدمی - کیف ؎ اے کیف
نہ لگ چلنا خوبان ستمگر سے باتین ہین غضب انکی یہ لوگ ہین آفت کے -

آفت گزرنا - آفت پڑنا - مگر اسقدر فرق ہی کہ آفت گزرنا مین زمانہ
گزشتہ ملحوظ ہوتا ہی - اسیر ؎ سر فرہاد پر آفت جو جبل مین گزری -
خبر اُسکی دل شیرین کو محل مین گزری -

آفت لانا - بلا مین پھنسانا - ستم توڑنا - غضب ڈہانا - قلق ؎
عزت اپنی گنوایا چاہتی ہو - آفت اور ون پہ لایا چاہتی ہو - میر ؎
عشق کیا کیا آفتین لاتا رہا - آخراب دُوری مین جی جاتا رہا - بحر ؎
تیری طفلی سے تو نازل ہی بلا جانو پر - دیکھین لاتی ہی جوانی تری آفت کیسی -

آفت مچانا - شرارت کرنا - شور مچانا - فقرہ - بچہ کیا ہی ہو نچال ہی
دو گھڑی مین کیسی آفت مچادی -

آفت مول لینا - جان بوجھکے مصیبت مین پڑنا - فقرہ - اس نا دہند
بدمعاملہ کے ہاتھ مال بیچ کر کون آفت مول لے -

آفت مین آجانا - مصیبت مین پڑجانا - ظفر ؎ دل و جان عشق کے ہاتھون جو آجاتے
ہین آفت مین - تو عاشق کو مصیبت پر مصیبت دونی ہوتی ہی -

آفت مین پڑنا - بلا مین گھرنا - مصیبت مین پھنسنا - بحر ؎ یہ دل ہی تو آفت مین
پڑتے رہینگے - یونہین لڑیان ہم رگڑتے رہینگے - رند ؎ بت سے مطلب
تھا نہ کچھ کام تھا الفت سے ہمین - دفعتاً پڑ گئے آفت مین خدایا کیسے -

آفت مین پھنسانا - مصیبت مین ڈالنا - فقرہ - اُسی کی بدچلنی نے تو سارے
گھر کو آفت مین پھنسایا ہی -

آفت مین پھنسنا - لازم - اسیر ؎ پھنس گیا ہی تو جو آفت مین تو گھبراتا ہی کیون
غمزے کرتی ہی یہ دنیا ناز معشوقانہ ہی - صبا ؎ جور گلچین عشق گل خوف خزان
ایذائے خار - لاکھ آفت مین پھنسی ہی ایک جانِ عندلیب -

آفت مین ڈالنا - آفت مین پھنسانا - اسیر ؎ آفت مین ڈالا ہی فراق یار نے ہو

تڑپتے ہین سسکتے ہین نہ مرتے ہین نہ جیتے ہین -

آفت مین گہر جانا - بہت سی مصیبتون مین مبتلا ہونا - رشک ؎ عشق کی شر مین پڑے فرقت کی آفت مین گہرے - ہم ہوئے تہے تیرے گرویدہ شرافت دیکہکر - نواب مرزا شوق ؎ گہر گئی آکے کیسی آفت مین - پڑ گئی جان کس مصیبت مین -

آفت نازل رہنا - مصیبتین آتی رہنا - فقرہ - وہان ہر روز ایسی ہی آفتین نازل رہتی ہین

آفت نازل ہونا - مصیبت پڑنا - ناسخ ؎ جہان مین تیرہ دل جو ہین وہی بے رنج رہتے ہین - کہ نازل ہوتی ہی آفت ہوا کی شمع روشن پر -

آفت نصیب - ستمکش - مصیبت زدہ - رشک ؎ وحشت مین سنگسار ہوا پہ دعا یہ ہی - آفت نصیب اے سر شوریدہ تو رہی - ؎ کیا جب داغ مقتل مین کہا خوش ہو کے قاتل نے - مرا آفت نصیب آیا مرا ایذا طلب آیا -

آفتین ٹوٹ ٹوٹ کر آنا - بہت سی بلائین مصیبتین نازل ہونا - داغ ؎ آئینگی ٹوٹ ٹوٹ کے قاصد پر آفتین - غافل ادہر ادہر بہی ذرا دیکہتا چلے -

آفاق - مؤنث - ع - افق کی جمع کنارہ ہائے آسمان - مطالع آفتاب - مجازاً دنیا - جہان - ناسخ ؎ اُسکا سیح ہی نہ خورشید کو جبہت ہو جائے تجہسا آفاق مین جب ماہ لقا پیدا ہو - آتش ؎ ناف پیدا کر جو چاہے شہرۂ آفاق ہو - نام اک عالم مین چینی نے کیا فغفور کا -

آفتاب - ف - مذکر - شمس - ع - سورج - ہ -

صفات آفتاب

احمر - (ع) - اسیر ؎ تیرے حضور رنگ بدلتا ہی شرم سے - احمر سحر کو شام کو ہی اصفر آفتاب

انور - منور - منیر - برق ؎ مہر انور ہی روے صاف نہین متفق ہے جہان خلاف نہین - ولہ ؎ گردن پر نور سے ہوگا گریبان کو کمال ماہ نو مہر منور سے قمر ہو جائگا - مومن ؎ صبح سے تا شام جون مہر منیر - دمبدم رنگ رخ وحالت تغیر -

تابان - آتش ؎ یاد دلواتی ہی فصل گل مے انگور کو - تاک خشک اے پرتو خورشید تابان سبز ہو -

جہانتاب - عالمتاب - میر ؎ اک روز بے نقاب ہوا تہا وہ صبح کو - ابتک ہی آفتاب جہانتاب پر زوال - غالب ؎ صبحدم دروازۂ خاور کہلا - مہر عالمتاب کا منظر کہلا -

جہانگیر - سودا ؎ وہ معرکے یون اُس سے تہے جون لشکر خفاش ہو معرکہ پرداز بخورشید جہانگیر -

درخشان - بحر ؎ چشم تحقیر سے دیکہا نہ کسی کی جانب - ذرّے ذرّے کو مین خورشید درخشان سمجہا -

ذرہ پرور - آتش ؎ حال پر اپنے توجہ کی نظر تہی جن دنون - آفتاب ذرہ پرور جلوۂ جانانہ تہا -

روسیاہ - میر ؎ شام شب وصال ہوئی یان کہ اُسطرف - ہونے لگا طلوع ہی خورشید روسیاہ -

زرد - اصفر - رشک ؎ شاید گیا فلک تک اثر تیرے عشق کا - ہی جرم آفتاب جو اے رشک ماہ زرد -

اصفر کی مثال احمر مین دیکہو -

طلائی - برق ؎ رنگت مثال مہر طلائی ہی جسم کی - گل کی طرح جدا تیرے ہاتہون سے زر نہین -

نورانی - برق ؎ کہان خورشید نورانی کہان رخسار لاثانی - شرف ہی تیرے پرتو سے لب لعلین کو لالون پر -

آتشین دل - انجم سوز - بلند اختر - پاک گوہر - تازہ رو -

؎ دیکہو حاشیہ صفات وتشبیہات آب قسم دوم -

تنہاگرد-جہان آرا-صبح آرا-عالم سوز-فلک سیر-گیتی پرور-

تشبیہات واستعارات

آتش-ذوق ؎ آتش خورشید سے دیکھا نہیں اُٹھتے دہوان آکھڑے ہو بام پر تم بال سُکھلاتے ہوئے-

آئینہ-آتش ؎ خط کے یہ رونگٹے نہیں رخسار یار پر-بال آگئے ہین آئنۂ آفتاب مین-

اُجاغ-ناسخ ؎ دانۂ انجم چبا لیتا ہی ہر صبح آسمان-گرم رہتا ہی عبث دن بہر اُجاغ آفتاب- (چولہا)

باغ-گلزار-وزیر ؎ سیر کرتا ہی دل پُرداغ کی وہ رشک مہر-ہی بجا کہیے اگر اب اُسکو باغ آفتاب-برق ؎ کہلائے داغ ہجر ہی قابل ہین دید کے-دیکہا ہی کسنے آنکہ سے گلزار آفتاب-

بیضہ-اسیر ؎ آنے کب دیتا ہی مرغ نامہ بر ہم تک فلک-بیضۂ خورشید کو پوچہا تو گندہ کہدیا-

پنجہ-ناسخ ؎ کہلگئی ہی جیسے مٹھی پنجۂ خورشید کی-اسقدر پُرنور ہین اُس فتنہ گر کی اُنگلیان-

پہاہا-صبا ؎ خدا کیواسطے جام شراب لا ساقی-جگر کے داغ پہ رکھ آفتاب کا پہاہا-

پیالہ-قدح-کاسہ-وزیر ؎ ہی آفتاب پیالہ فرشتہ خو ساقی-خُم فلک ہی سبوے شراب خانۂ عشق-آتش ؎ بیخود ہوئے نہ رند چڑہا کر خُم و سبو-چکر مین چرخ ہی قدح آفتاب سے-صبا ؎ اُنکے روئے آتشین کے عشق کا یہ جوش ہی-کاسۂ خورشید بنتا ہی حباب شیر صبح-

تیغ-میر ؎ ہی کشیدہ جیسے تیغ آفتاب-میان مین رہتی نہین شمشیر یار اسیر ؎ گہر سے جب اپنے وہ نکلا مثل تیغ آفتاب-صاف مطلع ہوگیا میدان خالی ہوگیا-

جام-ساغر-آتش ؎ حیف ہی بے نشہ اس میخانے مین انسان رہی-روز و شب جام مہ و خورشید یان گردش مین ہی-وزیر ؎ جس بزم مین ہی شیشہ فلک ساغر آفتاب-پہنچا وہان مین نشۂ مے کی ترنگ سے-

چتر-میر ؎ تجہہ پہ ظل اللہ کا اطلاق شاہا راست ہی-چتر ہی خورشید تیرا چرخ تیرا سائبان-

چراغ-اسیر ؎ اے شمع حسن تیرے فروغ جمال سے-گل آفتاب کا ہی چراغ آسمان پر-

چشم-برق ؎ تیری پرچہائین وہ بے مثل جہان ہوتی ہی-چشم خورشید بہی جسکو نگران ہوتی ہی-

چشمہ-ناسخ ؎ تیرے رُخسار عرق آلود سے نسبت ہی کیا-ایک قطرہ چشمۂ مہر درخشان مین نہین-

چہرہ-رُخ-رشک ؎ تیرے عکس جبین تابان سے-چہرۂ آفتاب روشن ہی-ولہ ؎ آثار داغ دل ہین رُخ آفتاب مین-چاک سحر کسی کا مگر چاک جیب ہی-

خال-ناسخ ؎ تیرے آگے نظر آتا ہی یہ خورشید سیاہ-کہ مری عقل مین جز خال لب بام نہین-

خشت زر-اسیر ؎ کیا کہیے منزلت ترے قصر بلند کی-مہتاب خشت سیم ہے خشت زر آفتاب-

خنجر - اسیر ؎ ہین جو روشن طبع کب لیتے ہین وہ احسان غیر - خنجر خورشید کو سنگِ فسان سے کیا غرض -

دستار - اسیر ؎ دو چار رند ہم سے جو محشر مین آگئے - دستار آفتاب قیامت اُچھل گئی -

دست رعشہ دار - دست سائل - اسیر ؎ سمجھے یہ آفتاب کو مستی مین دیکھکر - ہی دست رعشہ دار کسی بادہ نوش کا - سودا ؎ خورشید دست سائل ہوجاے آسمان پر - تیری علوے ہمت جسوقت زرفشان ہو

دیدہ - مومن ؎ مرثیہ دیدۂ خورشید ہون مین - خاک مین کسنے ملایا مجھکو -

رخسار - ناسخ ؎ بیخودی مین دیکھکر خورشید کو کھتا ہون روز آج ہی رخسار جانان کا نظارا ہوگیا -

زر - اسیر ؎ زرگر کا تیرے ہاتھ جو پہنچے سپہر تک - زیور بنا کے لائے زرِ آفتاب کا - مومن ؎ اے فلک دلکو داغ کرتی ہی زرِ خورشید کی درخشانی -

زر دیتا - آتش ؎ غم نہین گو اے فلک رتبہ ہی مجھکو خار کا - آفتاب اک زر دیتا ہی مرے گلزار کا -

زنبور - آتش ؎ نیش سے لگتے ہین ہجر یار مین تارِ شعاع - آسمان نیلگون چھتا ہی زنبور آفتاب -

سان - ناسخ ؎ اُس بُت کو آفتاب پرستی بہانہ ہی - تیغ نگہ کو چاہیے سان آفتاب کی -

سپر - میر ؎ کرے نیزہ بازی یہ آہ سحر - کہ خورشید کی پھوٹ جاوے سپر -

شرارہ - ناسخ ؎ بے ثباتی جو ہوئی عالم کی ثابت اے فلک - آفتاب اپنی نظر مین اک شرارہ ہوگیا -

شمع - رشک ؎ ہجر کی رات چاہیے اے چرخ - دن کو ہی شمع آفتاب عبث -

صفحہ - ناسخ ؎ خوب سا دیکھا جو مینے صفحۂ خورشید کو - صاف ہی تصویر یہ میرے دلِ بیتاب کی -

عقیق - منیر ؎ خورشید پائمال ہو دور شراب مین - پس جاے گردشون سے عقیق آفتاب کا -

غزال - بحر ؎ اپنے کوٹھے پر چڑھا دنکو جو وہ صیاد خلق - آسمان پر چوکڑی بھولا غزال آفتاب -

فرد - اسیر ؎ حق تو یہ ہی کہ ترے صفحۂ عارض کے حضور - فرد خورشید کو بھی خارج دفتر پایا -

قرص - ناسخ ؎ ساغر مے جلوہ گر ہی مثل قرص آفتاب - خشک اپنا زاہدو دامان تر ہوجائیگا -

قندیل - اسیر ؎ قندیل کی شبیہ بنا ہے سپہر پر - تا آئے تیرے کعبۂ ابرو مین آفتاب -

کرمک شب تاب - ناسخ ؎ جلوہ گاہ اُسکا ازل سے یہ دل بیتاب ہی - جسکے آگے آفتاب اک کرمکِ شب تاب ہی -

کلاہ - صبا ؎ ہی اپنے داغ پر اُنکی نقاب کا پہاہا - نمونہ ہی کلۂ آفتاب کا پہاہا -

گرداب - ناسخ ؎ جلوۂ رخسار جانان سے ہی گرداب آفتاب -

ہوگئے خط شعاعی سے زیادہ انوار موج۔

گردۂ نان۔ نان۔ ناسخ (رباعی) ؎ ہر روز ازل سے دانہ زد یہ دوران۔ کیا خاک ہو سیر کوئی اسکا مہمان۔ خورشید کو دیکھو آسمان کو دیکھو۔ اتنے بڑے خوان مین ہی ایک گردۂ نان۔ ولہ ؎ نان خورشید تو ہر صبح دکھاتا ہی کسے۔ مجکو گردون ترے تنور سے کچھ کام نہین

گُل۔ ناسخ ؎ ہوتے ہین روز اُس گل بے خار کے حضور۔ تارِ شعاع خار گل آفتاب مین۔

مجمر۔ برق ؎ خال روئے آتشین کو دیکھکر کہتی ہی خلق۔ تابے ہین اسپند اے مہتاب مجمر آفتاب۔

نقاب۔ ناسخ ؎ کسکو ہمارے یار کے نظارے کی ہی تاب۔ خورشید جسکو کہتے ہین اُسکی نقاب ہی۔

آتش ؏ بیدود۔ افسر یاقوت۔ بیضۂ زرین۔ تاج زر۔ ترنج۔ جام زر جام مسیحا۔ چتر زرین۔ چراغ عالم افروز۔ خسرو انجم۔ دائرہ۔ زرین ساغر زرین سپر۔ شاہ خاور۔ شاہ مغرب۔ شعلہ۔ طاس زر۔ قبۂ زرین۔ قرصِ زر۔ گوے۔ لالہ۔ لعل۔ مردمک۔ مشعل۔ یاقوت۔

آفتاب۔ نمبر (۲) ظش۔ دہوپ۔ وزیر ؎ چہرے پہ تیرے آئین تری کیون ہون سیاہ۔ ہوتا ہی آفتاب سے کالا ہرن کا رنگ۔ ظفر ؎ یہ عمر ہمنے بسر سب شراب مین کی ہی۔ سفید ریش نہین آفتاب مین کی ہی۔

نمبر (۳) (عمدہ صفات مین) مشہور۔ کامل۔ بلند رتبہ۔ کیف ؎ تعریف کس زبان سے کرین مغبچون کی ہم۔ اے کیف آفتاب ہی یہ خاندان تمام

؏ دیکھو حاشیہ صفات وتشبیہات آب قسم دوم۔

فقرہ۔ مولانا فضل الرحمن صاحب کا کیا کہنا ہی وہ آج آفتاب ہین۔

نمبر (۴) ظش شراب۔ آتش ؎ کھلی ہی چاندنی سے پیجیے تو موقع ہی طلوع ماہ ہے اور آفتاب شیشی مین۔ گلزار نسیم ؎ ساقی قدح شراب دیدے۔ مہتاب مین آفتاب دیدے۔

نمبر (۵) معشوق۔ خوبصورت۔ صبا ؎ ہچکی لگی ہی دہیان مین اک آفتاب کے۔ کیونکر گلے سے گھونٹ اُتارین شراب کے۔ ؎ آتش شب فراق مین پوچھونگا ماہ سے۔ یہ داغ ہی دیا ہوا کس آفتاب کا۔

نمبر (۶) گنجفے کی چھٹی بازی کا پہلا ورق جس سے دن کو کھیل شروع ہوتا ہی۔ ہلال ؎ گنجفے کا شوق ہو تجھکو جو اے خورشید رو۔ آفتاب آسمان آئے بجائے آفتاب۔ مصحفی ؎ آیا تو جسکے ہاتھ گیا جیت وہ صنم۔ بازی ہو گنجفے کی فزون آفتاب سے۔

آفتاب برآمد ہونا۔ نمبر (۱) سورج نکلنا۔ صبح ہونا۔ سحر ؎ اے آفتاب محشر اب جلد ہو برآمد۔ ڈیوڑہی پہ منتظر ہی شور نشور تیرا۔

نمبر (۲) گنجفے مین آفتاب کا دوسرے پتے کے ساتھ پھینکا جانا۔ جس سے کھیل شروع ہوتا ہی اوسوقت کہتے ہین کہ آفتاب برآمد۔

آفتاب بلند ہونا۔ سورج کا اُفق سے اونچا ہونا۔ ظفر ؎ سمند ناز پہ تو ہو جو مہ رکاب بلند۔ تو شرم سے نہو گردون پہ آفتاب بلند۔

آفتاب بنا دینا۔ مرتبہ بلند کرنا۔ فقرہ۔ قطرے کو دریا ذرے کو آفتاب بنا دیا۔

آفتاب پرست۔ سورج پوجنے والا۔ ظفر ؎ پیر آفتاب کو دیکھین نہ آفتاب پرست۔ ظفر جو یار کے رخسار آتشین کو تکین۔

غالب ؎ ہر ایک ذرۂ عاشق ہی آفتاب پرست۔ گئی نہ خاک ہوئے

پر ہوائے جلوۂ ناز- اور فارسی مین سورج مکھی (پہول) اور گرگٹ کو بھی کہتے ہین

(برہان جامع)

آفتاب چھپ جانا- نمبر (۱) سورج ڈوبنا- کیف ؏ اندہیر ہو نہان اگر انکہون سے جام ہو- چھپ جائے آفتاب تو کیونکہ نہ شام ہو-

نمبر (۲) بدلی یا غبار کا سورج پر آجانا- ظفر ؎ دود جگر مین دیکھو شعلے کو آہ کے- آگر چھپا ہی ابر کے دامان مین آفتاب-

آفتاب حشر- جو سورج قیامت کے دن نکلیگا- وزیر ؎ تردامن اسقدر ہون کہ ای آفتاب حشر- سایہ مرا خجل کرے ابر بہار کو- آتش ؎ ای آفتاب محشر آنکھون سے گر گیا تو منھ پھیر تا جدہر سے پھر مین اُدہر نکرتا- رشک ؎ بغیر یار یہی دن روز حشر ای ساقی- ہی آفتاب قیامت مُے حضور شراب-

آفتاب ڈوب جانا- سورج کا غروب ہو جانا- وزیر ؎ لگایا غوطہ جو اُس مہروش نے دریا مین- تو لوگ کہنے لگے آفتاب ڈوب گیا-

آفتاب ڈہلنا- آفتاب کا وسط آسمان سے مغرب کیطرف جھکنا- دن کا زوال شروع ہونا- رشک ؎ جب آفتاب ڈہلا شام زلف یاد آئی- ہمارے روز مصیبت نے یہ نکالی رات-

آفتاب سر آنا- دوپہر ہونا- اختر شاہ اودھ ؎ سر پہ جب آفتاب آتا تھا- پاؤن مین سایہ لپٹا جاتا تھا-

آفتاب شام (ظرف)- سورج جب قریب غروب ہو- ناسخ ؎ تو نظر آتا نہین لیکن منور بام ہی- جلوہ تیرا ابھی برنگ آفتاب شام ہی-

آفتاب غروب ہونا- سورج کا چھپ جانا- شام ہونا- وزیر ؎ تارے نمود ہون جو غروب آفتاب ہو- آنسو ہین کچھ جو ہو ساغر شراب کا-

صبا ؎ اسی مین ہوگا مرا آفتاب عمر غروب- کوئی گھڑی جو شب انتظار باقی ہی-

آفتاب کا ایک نیزے پر یا سوا نیزے پر آنا- قیامت آنا- آثار قیامت سے ہی کہ آفتاب اُس دن زمین سے سوا نیزے کے فاصلے پر ہوگا- ظفر ؎ حق مین پروانون کے تھا اک نیزے پر خورشید حشر- شمع کے سر پر جو شعلہ ای ظفر پیدا ہوا- وزیر ؎ مجھے وہ طفل بازیگر قیامت یاد آئیگا- سوا نیزے پہ جب دیکھونگا مین خورشید محشر کو-

آفتاب کا طلوع کرنا- آفتاب برآمد ہونا- انشا ؎ بوقت صبح ہوئین نشہ کش شراب طلوع- کہ جیسے شرق سے کرتا ہی آفتاب طلوع- اور آفتاب طلوع ہونا اسکا لازم ہی اور اس جگہہ طلوع بمعنی طالع ہی-

آفتاب کا مغرب سے نکلنا- قیامت کے آثار کبرے مین سے ہی-ع صبا ؎ وہ مست ہین ادہر تو رکتے نہین ہین ساغر- مغرب سے ہان نمایان جب آفتاب ہوگا-

آفتاب گرم یا تیز ہونا- دہوپ تیز ہونا- دوپہر کا وقت ہونا- خلیل ؎ یار مین شوخی شباب نہین- ابتلک گرم آفتاب نہین- ظفر ؎ گرمی ہی کیون سوا ترے چہرے کی زیر زلف- ہوتا ہی آفتاب کہان وقت شام تیز-

آفتاب لب بام- آفتاب قریب غروب- اور کنایۃً ہر چیز قریب زوال اسی وجہ سے سن رسیدہ آدمی کو بھی کہتے ہین- بحر ؎ حسین ہین گلہ

ع ؎ شرع اسلام کی رو سے قربنان قیامت مین ایکدن آفتاب مغرب کیطرف سے نکلیگا چاند کے ساتھ اور چوتھائی آسمان تک گرپھر جائیگا بعد اُسکے پھر بدستور سابق مشرق سے طلوع کیا کرے گا-

نقرہ باف پر مغرور - وہ آفتاب لب بام ہی خیال نہین **خلیل** ؎ خط سے حسن اُسکا
ہی قریب زوال - اب لب بام آفتاب ہی یہ -
اور آفتاب بام اور آفتاب بر سر دیوار بھی اسی معنی مین کہا گیا ہی - **رند** ؎ (ظ ش)
ہم آفتاب بام ہین یا ہین چراغ صبح - کیا اعتبار شام گئے یا سحر گئے **بحر** ؎ (ظ ش)
جب سفیدی آئی سر پر کیا بھروسا زیست کا بحر اب ہم آفتاب بر سر دیوار ہین -

آفتاب نکلنا - نمبر (۱) دیکھو آفتاب برآمد ہونا نمبر ۱ - **اسیر** ؎ تارے
چھپین آفتاب نکلے - خاطر کی ہوس شتاب نکلے - **درد** ؎ شب گزری اور
آفتاب نکلا - تو گھر سے بھلا شتاب نکلا -
نمبر (۲) غبار اور بدلی کا آفتاب کے مُنھ سے ہٹ جانا - **رند** ؎ زلفون سے
اُسکا روے منور عیان نہین - ابر سیہ کو چیر کے نکلا ہی آفتاب -

آفتابہ - ف - مذکر - ایک وضع کا لوٹا ہی جسکے پیچھے گرفت کیواسطے دستگی لگی ہوتی
ہی اور مُنھ پر سرپوش ہوتا ہی اُس سے اکثر مُنھ ہاتھ دھوتے ہین - **ناسخ** ؎
ماہ کامل تیرے مُنھ دھونیکی ہی سیلابچی - آفتاب اے ماہ تابان آفتابا ہو گیا -

آفتابی - مونث - نمبر (۱) ایک قسم کی آتشبازی جسکے چھوٹتے ہی دھوپ
سی پھیلجاتی ہی جیسے ماہتابی چھوڑنے سے چاندنی سی چھٹک جاتی ہی
بحر ؎ جب کبھی بام پر اُسکا رُخ تابان چمکا - آفتابی سی لگی چھوٹنے مہتابی سے
نمبر (۲) ماہی مراتب مین چاندی سونے کا ایک دائرہ ہوتا ہی جسمین ایک ڈنڈی
لگی ہوتی ہی اور بادشاہون کے جلوس مین سواری کے ساتھ ہوتا ہی اُسکا سایہ
چتر کیطرح سر پر پڑتا ہی - **ذوق** ؎ وہ آفتابی اُسکی خجل جس سے آفتاب -
وہ چتر اُسکا جس سے نہو ہمسر آسمان -
نمبر (۳) دھوپ کھایا ہوا - (صفت مین آتا ہی) جیسے آفتابی گلقند - یا دھوپ کا
مارا ہوا یعنی داغدار شکستہ رنگ جیسے سیب آفتابی -
نمبر (۴) گول - مدور - جیسے آفتابی دائرہ - آفتابی چہرہ -
نمبر (۵) امرا کے مکانات مین ایک بلند مقام ماہتابی کیطرح ہوتا ہی - **شعور**
؎ چلے آتے ہین کثرت سے جو مرغ نامہ بر پیہم - بنی ہی آفتابی یار کی چھتری
کبوتر کی -
نمبر (۶) ایک قسم کی چھوٹی سی پنکھیا طاؤس کی کُھلی ہوئی دم سے مشابہ جس سے
چہرے کی دھوپ بچاتے اور کبھی پنکھے کیطرح جھلتے بھی ہین اور اُسے سورج مُکھی
بھی کہتے ہین - **ناسخ** ؎ رشک سے تا نہ آفتاب جلے - اسلیے حائل آفتابی ہی
اسیر ؎ ہون وہ مجرم دھوپ مین بیٹھا تو سایے کے لیئے - آفتاب آکر
فلک سے آفتابی ہو گیا - **ظفر** ؎ دیکھکر اُس مہ کو وقت بیحجابی آفتاب -
ہو گیا مُنھ پر بجائے آفتابی آفتاب -
نمبر (۷) ایک قسم کی ڈہال جو سرخ رنگ ہوتی ہی - **ظفر** ؎ وہ ہلال ابرو اگر
چمکائے تیغ مغربی - نکلے مشرق سے لیے وان آفتابی آفتاب -

آفتابی چہرہ - گول چہرہ - چہرے کی دو قسمین ہین - دوسرے کو کتابی
چہرہ کہتے ہین جو ذرا لنبا ہوتا ہی -

آفتابی دائرہ - گول دائرہ - خوشنویسون نے دو قسم کے دائرے
خط نستعلیق مین قرار دیے ہین - دوسرے کو بیضاوی کہتے ہین جسمین
ذرا لنبا پن ہوتا ہی اگر اُسکے اوپر ایک حلقہ کھینچدین تو انڈے کی شکل ہو جائے -

آفریدگار - ف - خالق - ع - پیدا کرنیوالا -

آفریدہ - (ظ ش) ف - آفریدن مصدر کا مفعول - پیدا کیا گیا - **ظفر** ؎ -
بندہ خدا کا کون وہ خاص آفریدہ ہی - پشت فلک سلام کو جسکے خمیدہ ہی

داغ ؎ سروسہی ہون اور نہ شاخ خمیدہ ہون - تسلیم و راستی کے لیے آفریدہ ہون -

آفرینش - ف - مونث - آفریدن سے حاصل مصدر -
نمبر (۱) پیدایش - **قلق** ؎ باعث آفرینش عالم - نور تابندۂ رخ آدم -
نمبر (۲) کائنات عالم - ؎ نخلبند آفرینش سے دعا مانگو یہ سحر - دفن ہون صحن چمن مین جان نثار سبزہ رنگ -

آفرینندہ - ف - آفریدگار - **رشک** ؎ رکھیگا موے سر شوریدۂ عاشق کی شرم - آفرینندہ سمور و قاقم و سنجاب کا -

آفرین - ف - نمبر (۱) مونث - کلمۂ تحسین - سبحان اللہ - واہ وا - شاباش - **مومن** ؎ پڑھتا ہون اور مطلع رنگین کہ سُن جسے - سرگرم آفرین ہو لب خونچکان تیغ - **داغ** ؎ آفرین داغ تجھے خوب نباہی تو نے - مرحبا کوچۂ دلدار سے مرکر نکلا - اور یہ اور اسکے امثال محل طنز مین بھی بولے جاتے ہین - **ناسخ** ؎ یہ گل کیلے ہین تمہارے ہی ہجر مین صاحب - ہمارے دیکھتے ہو داغ آفرین دیکھو - **سوز** ؎ کیون جی ہم بدنظر ہیلا صاحب - آفرین تیری بدگمانی کو - **میر** ؎ جب گیا مین یاد سے تب کسکا گھر کاہے کا پاس - آفرین صد آفرین ای مردمان روزگار -
نمبر (۲) آفریدن سے صیغۂ امر اسم کے ساتھ ملکر فاعل کے معنی دیتا ہی جیسے جہان آفرین - **ذوق** ؎ یہی گر تری چشم سحر آفرین ہی - تو نے دل نہ جان ہی نہ ایمان نہ دین ہی - **وزیر** ؎ بنایا تجکو ایسا خوبصورت - کہ نازان تجھ پہ صورت آفرین ہی -

آفرین آفرین - آفرین کی تکرار مزید تعریف کے لیے - **رند** ؎ - آفرین آفرین مجھ مست کے کی می پینے پہ - مرحبا مرحبا ساقی ترے پلوانے کو -
اور تعریف مین مبالغے کی جگہ اور کبھی طنز سے آفرین صد آفرین - آفرین ہزار آفرین آفرین صد ہزار آفرین بھی کہتے ہین - ؎ کی آہ سوز خم دل پر اٹھائے تجھے آفرین ذوق صد آفرین ہی -

آفرین باد برین ہمت مردانۂ تو - یہ مصرع عالی حوصلگی در یا مردی کی تعریف مین کہتے ہین -

آفرین کرنا - تعریف کرنا - تحسین کرنا - فقرہ - اُستاد نے غزل سُنکر آفرین کی فقرہ (طنز سے) بیٹا ایک مین کیا جھینکتا ہون سارا زمانہ تمکو آفرین کرتا ہی -

آفرین کہنا - تعریف کرنا - **اسیر** ؎ ہماری فہم کو انصاف ہو تو آفرین کہیے - نکالا ایک تمکو ڈھونڈکر سارے زمانے مین - **مومن** ؎ کہے کون جز طعن یاران آفرین - زبان اور حمد زبان آفرین -

آفرین ہو رہی ہی - تعریف ہو رہی ہی بیشتر طنز کی جگہ کہتے ہین - فقرہ - تمہاری سعادتمندی پر زمانے مین کیا آفرین ہو رہی ہی -

آفرین ہی - کیا بات ہی - کیا کہنا ہی - شاباش - مرحبا - مدح اور ذم دونون جگہ مستعمل ہی -

فصل الف ممدودہ مع قاف

آقا - ف - مذکر - مالک - خداوند - حاکم - **آتش** ؎ پہلو مین مرے دل نہین ای اہل جہان ہی - بندہ ہون مین جسکا یہ اُس آقا کا مکان ہی - ؎ **بحر** آقا کی جدائی سے تڑپتا ہی غلام - کربلا یاد آئی جب دیکھا حسین[ع] آباد کو -
قلق ؎ ہمسے آقا ہمارا چھوٹا ہی - گھر سے چھُٹ کر غریب پھوٹا ہی -

ع؎ لکھنؤ مین ایک امام باڑہ ہی محمد علی شاہ بادشاہ اودھ کا بنوایا ہوا جسمین وہ خود بھی دفن ہین -

آقاے ولی نعمت - خداوند نعمت - سرکار - ملازم اپنے آقا کو کہتے ہین
اس لغت کو اسلیے قائم کیا کہ بعض کم استعداد آقاے نعمت انہین معنی مین بولتے ہین
حالانکہ وہ صحیح نہین ہے -

فصل الف ممدودہ مع کاف عربی

آکا - ت - مذکر - نمبر (۱) بہائی - خصوصاً بڑا بہائی -
نمبر (۲) کلمۂ خطاب - جسطرح میان یا دوست - اس لفظ کا رواج اکثر سپاہیون
اور بانکون ترچہون مین ہے - فقرہ - سنو آکا یار لوگون سے یہ چالین اچھی نہین -
فقرہ - (مثلاً) زبردست پہلوان پر دو گٹھے لکڑی کے لادو اور کہو کہ آکا اٹھو
یقین ہے کہ آکا سے اُٹھا نہ جاے (چند پنا)

آکاس بیل - مونث - (عوام اکاس بیل) امربیل جسکی فارسی افتیمون ہے
ایک قسم کی زرد بیل درختون سے لپٹی ہوتی ہے بال بڑہانے کے لیے سرمین ڈالتے
ہین اور امراض سوداوی مین بہی اُسکا استعمال کرتے ہین -

آکسفورڈ - انگلینڈ کا ایک شہر اپنی یونیورسٹی (مدرستہ العلوم جہان سے
فضیلت کے خطاب ملتے ہین) کے سبب سے مشہور ہے -

آکھٹکنا - ذوق ؎ دلمین نشترِ نگہ یار کا آہی کھٹکا - وہی پیش آیا جو
مدت سے تہا کھٹکا ہمکو -

آکہر - ھ - مونث - مسکنِ بہائم عموماً اور خصوصاً شیر کا مسکن - سحر ؎
زندگی چاہیے جنگل ہی بہی کچھ خوف نہین - اے جنون شیر کی آکہر کبہی گہر تہا اپنا
ولہٗ ؎ جنون عشق ہو دلمین تو عقل کیا ٹھہرے - جہان ہو شیر کی آکہر وہان
غزال نہین - انشا ؎ تھے جتنے کہ ارنے اور گینڈے - آکہر پہ اپنی
اپنی اینڈے -

آکہڑا ہونا - گلزار نسیم ؎ وہ ناچنے کیا کھڑی ہوئی تہی - خود راگنی آکہڑی
ہوئی تہی - ذوق ؎ آتش خورشید سے دیکھا نہین اُٹھتے دہوان -
آکہڑے ہو بام پر تم بال سُکھلاتے ہوئے -

آکہلاپن - ھ - (مشتق ہے آکہل سے جسکے معنی سنسکرت مین چنچل ہین)
مذکر - گہوڑے کی کود پہاند - شوخی - شرارت - مصحفی ؎ روند ڈالا دلکو
ہر جا بناز کے - آکہلاپنے سمند ناز کے -

آکہنا - انشا ؎ دیوار پہاندنے مین دیکھو گے کام میرا - جب دہم سے آکہونگا
صاحب سلام میرا - آپ کے کہنا بولتے ہین -

فصل الف ممدودہ مع کاف فارسی

آگ - ھ - اگن - س (اسکا مادّہ اگ ہے جسکے معنی پہیلنا ہین) - مونث -
آتش - ف - نار - ع - نمبر (۱) ہی مشہور اور متعارف آگ - آتش ؎
دہوکا جو تیرے آتش رخسار کا نہ کہاے - سیماب آگ مین نہ کبہی بیقرار ہو -
نمبر (۲) موسم تابستان کی گرمی - فقرہ - اس فصل مین کہ ابہی سے آگ برستی
ہے اچہا ہوا کہ زحمت سفر نہ کہینچی - (عود ہندی) رشک ؎ جلنے رونے کو
بنایا ہے عناصر مین مجے - گرمیونکی آگ داخل ہے ہوا برسات کی -
نمبر (۳) سوزش - تپک - فقرہ - چہالون مین آگ بہری ہے - انشا ؎ -
کیا کیا آہ ناتوان تو نے - آگ سی پہونکدی یہان تو نے - سحر ؎
حال گرمی محبت کا نہ پوچہو ہمسے - آگ ہتی ہے دماغون مین تپش جانون مین -
نمبر (۴) چرپراہٹ - تیزی - فقرہ - اتنی مرچین تہین کہ زبان مین آگ
لگ گئی -
نمبر (۵) آتشک - باد فرنگ - فقرہ - اُسکے حسن پر نہ جاؤ آگ مین جہلک رہی ہے -

نمبر(۶) بہوک پیاس کی شدت - ہی کوئی ان داتا جو پیٹ کی آگ بجہا دے -
(فقیر کی صدا) مومن ؎ آب خنجر سے کہین پیاس مری بجہتی ہی - اور بہی آگ
لگاتا ہی یہ پانی مجکو -

نمبر(۷) مامتا - جوش خون - فقرہ اولاد کی آگ بُری ہوتی ہی -

نمبر(۸) سوز و گداز - عشق و محبت - دلکی لگی - مومن ؎ مری چشم دریا بہاتی
رہی - مری آگ عالم جلاتی رہی - ناسخ ؎ دبی تہی آگ جو سینے مین بہر بہڑک
اُٹھی - کل اس بہبوکے نے دکہلائی جو بہڑک ہمکو - عرش ؎ آب گریہ سے مٹے
کیا دل بیتاب کی آگ - آتش برق کبہی بجہتی نہین باران سے -

نمبر(۹) مصیبت - آفت - مثل - پرائی آگ مین کون پڑتا ہی - داغ ؎
سچ ہی پرائی آگ مین پڑتا نہین کوئی - ہمراہ کوہ طور کے موسےٰ نہ جلگئے -

نمبر(۱۰) غصہ - تپہا - جہلاپن - نسیم ؎ تہوڑے خلاف حکم سے ہوتا ہی
خشمگین - کیسی بہری ہوئی ہی مزاج بشر مین آگ -

نمبر(۱۱) حسد - جلاپا - عداوت - فقرہ - سوت میری آگ مین جلی جاتی ہی - (عو)

نمبر(۱۲) لڑائی - جہگڑا - فساد - فتنہ - بحر ؎ دیکہنا پہر وہی شر ہمسے اور
آنسے ہوگا - لوگ آندہی ہین بجہی آگ کے بہڑکانے کو -

نمبر(۱۳) گرم - حار - ایک تو باعتبار تاثیر کے جیسے اجواین آگ ہوتی ہی - فقرہ -
ابہی پانی نہین پڑا آجکل کے آم آگ ہوتے ہین -
دوسرے بہت گرم جلتا ہوا جسمین بظاہر گرمی ہو کہ چہوا نہ جاے - فقرہ -
چنبرہ چہونا آگ ہو رہا ہی - ناسخ ؎ ہجر مین آگ ہوگیا پانی - دلکو کرتی
ہی کباب شراب -

نمبر(۱۴) جلے تن - غضبناک - جہلا - مومن ؎ لگائی آہ نے غیرونکے گہر
آگ - ہوئے کیا کیا وہ اتنی بات پر آگ - اسیر ؎ ہوے وہ آگ فوراً پانی پانی
دیکہکر مجکو - غضب کی برخلافی ہی ٹہکانا ہی ہی اس ضدکا -

نمبر(۱۵) تشبیہاً بہت سرخ - ؎ گلشن مین آگ لگ رہی تہی رنگ گل سے میر
بلبل پکاری دیکہکے صاحب پرے پرے - آتش ؎ بہار لالہ و گل سے
لگی ہی آگ گلشن مین - گریبان پہاڑکر چل بیٹہیے صحرا کے دامن مین -

نمبر(۱۶) مدار کا درخت - قلق ؎ یہ فیض ابر بہار اندنون ہی عالم مین - درخت
آگ کا پیدا ہو کر پڑے جو شرار - عرش ؎ اصل کی نقل سے گر کارروائی ہوتی
آگ کے پہول نے بہی آگ لگائی ہوتی -

فائدہ - ان معنی مین اسے لوگ بکاف تازی اَک بہی کہتے ہین اسلیے کہ اصل
اسکی ارک ہی اور ارک سے اک - اک سے آگ ہوگیا -

نمبر(۱۷) تشبیہاً چمک دمک - روشنی - مومن ؎ دہان آپ رخ اور
یان آتش دل - جدہر دیکہو اُدہر ہی جلوہ گر آگ -

آگ اُبلنا - شدت تپش اور بہت گرمی کی جگہہ کہتے ہین - کہ زمین سے
آگ اُبلتی ہی -

آگ اُٹھنا - فساد اور فتنے کا پیدا ہونا - فقرہ - غدر مین جو ہزار دن
جانین تلف ہوگئین یہ آگ میرٹھ ہی سے اُٹھی تہی -

آگ اور بیری کو کم نہ سمجہے - آگ چاہے کتنی ہی کم ہو اور دشمن کیسا ہی
حقیر ہو مگر ان دونون کو تہوڑا نہ سمجہنا چاہیے جہان آگ تیز ہوئی یا دشمن نے
قابو پایا پہونک دینے اور ضرر پہنچانے مین دیر نہین ہوتی - جسجگہہ نصیحتاً یہ
کہنا ہوتا ہی کہ دشمن ضعیف کو بہی ضعیف نسمجہنا چاہیے وہان یہ مثل کہی جاتی
ہی اور اسی جگہہ فارسی کا یہ مصرع مشہور ہی - دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد -

آگ ببولا - دیکھو آگ بگولا - رشک ؎ مجھسے گرمی ہی وہ کرتا ہی تو دُہری گرمی - خود جلانا مجھے خود آگ ببولا ہونا - جن مصادر کے ساتھ آگ بگولا لکھا گیا ہی اُن سب کے ساتھ آگ ببولا بھی مستعمل ہی اسواسطے کہ ببولا اور بگولا دونون لفظ گردباد یعنی بونڈرے کے معنی پر ہین -

آگ چھٹانا - بندوق وغیرہ کو داغنا - عرش ؎ آگ تو دے پتیچو نکو تبا دیتے ہو - خاک ہی صورت بارود اُڑا دیتے ہو -

آگ بجھانا - نمبر (۱) حقیقی معنی - قلق ؎ دوڑو لوگو بجھاؤ آگ لگی - جلد پانی منگاؤ آگ لگی -

نمبر (۲) جھگڑا مٹانا - غصہ فرو کرنا - فقرہ - دونون مزاج کے جھلے ہین یہ آگ تمہین بجھاؤگے تو بجھیگی -

نمبر (۳) بھوک پیاس مٹانا - تشنگی رفع کرنا - پیٹ بھر کے کھلانا - فقرہ - ہی کوئی اللہ کا بندہ جو پیٹ کی آگ بجھا دے - (فقیر کی صدا) فقرہ - یہ آگ تو برف کا پانی بجھائیگا -

نمبر (۴) تسکین دینا - جی ٹھنڈا کرنا - مومن (رباعی) ؎ آتش دل زار مین لگائی اُسنے - بریون جان حزین جلائی اُسنے - پھینکا مجھپر کل اختلاط پانی بھڑکی ہوئی آگ کیا بجھائی اُسنے - ظفر ؎ کہا مین نے جو اُس سے کہ اسکو بجھا دیجئے دلمین گیا ہی تو آگ لگا - تو یہ ہنسکے وہ ناز سے کہنے لگا مجھے آتی لگائی بجھائی نہین - کیفی ؎ ایک دنیا مین نہ ایسا کوئی صحرا پایا - آگ دلکی جو بجھاتے کہین دم بھر رو کے -

آگ بجھنا - نمبر (۱) حقیقی معنی - ناسخ ؎ اُڑ ائے خاک کو کیونکر ہوا تیری حکومت مین - نہین بجھتی ہی اب ای عدل گستر آگ پانی مین -

نمبر (۲) جلاپا مٹنا - جانصاحب ؎ سوت کی آگ بجھی سوت کے بچون سے جلی - ان جہنم کے شرارونکی شرارت نہ گئی -

نمبر (۳) تڑپ جاتی رہنا - قرار آجانا - ذوق ؎ ہم آپ جل بجھے مگر اس دل کی آگ کو - سینے مین ہمنے ذوق نہ پایا بجھا ہوا - ظفر ؎ وہ جو دلمین لگ رہی ہی آگ بجھنے کی نہین - چشم تر سے گرچہ اک دریا روان ہو جائیگا -

نمبر (۴) بھوک مٹنا - پیاس بجھنا - فقرہ - اتنا کھاتا ہی مگر اسکے پیٹ کی آگ نہین بجھتی - انشا ؎ لگا کے برف مین ساقی صراحی مے لا - جگر کی آگ بجھے جس سے جلد وہ شے لا -

نمبر (۵) تسکین ہونا - جی ٹھنڈا ہونا - تسلیم ؎ وصل کے دن شربت دیدار سے - آگ بجھی طالب دیدار کی - فقرہ - آنسو نکلجانے سے کسیقدر دلکی آگ بجھگئی -

نمبر (۶) لڑائی جھگڑا رفع ہونا - غصہ فرو ہونا - بحر ؎ بجھی آگ لگائی ہوئی رقیبونکی - بہائے بحر نے دریا مین بارہا تعویذ -

آگ برسانا - نمبر (۱) گرمی کا بھبکے دینا - رشک ؎ آگ برسائی ہین آہین جب وفور گریہ ہو - یون تو ہوتی ہی رطوبت زا ہوا برسات مین -

نمبر (۲) گولیون کا مینہ برسانا - معرکۂ کارزار گرم کرنا - فقرہ - انگریزی فوج نے سیل اور بم کے گولون سے ایسی آگ برسائی کہ سارا میدان دوزخ کا طبقہ ہوگیا -

آگ برسنا - نمبر (۱) لو چلنا - تڑاقے کی دھوپ پڑنا - سخت گرمی ہونا - میر ؎ حذر کہ آہ جگر تفتگان بلا ہی گرم - ہمیشہ آگ ہی برسے ہی یان ہوا ہی گرم - مومن ؎ پھر دل مین مرے لگی ہی آتش - نالے سے برس رہی ہی آتش -

نمبر (۲) معرکۂ کارزار گرم ہونا - گولیونکی بوچھار ہونا - فقرہ - حریف کی توپون سے
آگ برس رہی ہی فوج کا قدم کیونکر ٹہرے -

آگ بگولا - نمبر (۱) لال لال - جلتا بھنتا - دہکتا ہوا - **سحر** مر گئے پر بھی
وہ سودے کی حرارت نہ گئی - قبر سے خاک مری آگ بگولا نکلی -

نمبر (۲) تُند و تیز - غصے مین بھرا ہوا - **سحر** جلا جلا کے یہ کرتے ہین دوست
کو برباد - مزاج آگ بگولا ہی خوش جمالونکا -

نمبر (۳) شوخ - گرماگرم - **آتش** ایک مدت سے ہون آفت طلب ای گردش
چرخ - کوئی معشوق مجھے آگ بگولا دکھلا -

آگ بگولا بنا دینا - آزردہ کرنا غصہ دلانا - فقرہ - تمنے آنکو چھیڑ چھیڑ کر یون آگ بگولا بنا دیا

آگ بگولا بنجانا - لازم - فقرہ - ذرا سی بات پر آپ آگ بگولا بنگئے -

آگ بگولا کر دینا - دیکھو آگ بگولا بنا دینا فقرہ - تمہاری جلی کٹی باتون نے آخر اُسے آگ بگولا کر دیا -

آگ بگولا ہوجانا - لازم - فقرہ - وہ مارے غصے کے آگ بگولا ہوگئے -

آگ بنا دینا - غصہ دلانا - بھڑکانا - فقرہ - دو باتین ایسی جڑین کہ آنکو آگ
بنا دیا - اسجگہ آگ کر دینا زیادہ کہتے ہین -

آگ بنجانا - لازم - **مومن** آئے ہو جب بڑہا کر دلکی جلن گئے ہو -
جان سوز دل کہا ہی تم آگ بنگئے ہو - **نصیر** عاشق تو جلا ہوا کھڑا ہی -
وہ آگ بنا ہوا کھڑا ہی -
لکھنؤ مین اب اس جگہ آگ ہوجانا زیادہ کہتے ہین -

آگ بن دہوان کہان - مثل - ہر بات کی بنیاد ہر فرع کے لیے
اصل ضرور ہی - جب علامت نہو تو معلول کہان -

اگبوٹ یا اگنبوٹ - ھ - دہوئین کا جہاز - اس لیے کہ بوٹ گوٹ کے
وزن پر انگریزی مین کشتی کو کہتے ہین - **منیر** سیکڑون آگبوٹ اور جہاز
حسن دریا کی گرم بازاری -

آگ بھبوکا - آگ کیطرح سُرخ - شوخ - گرماگرم - **رند** شعلۂ حُسن سے
جلجاؤ پر آنکھین سینکو - کوئی معشوق اگر آگ بھبوکا دیکھو -

آگ بھبوکا بنجانا - غصے سے سرخ ہوجانا - **ظفر** آیا ہی کس پہ تو یون
آگ بھبوکا بنکر - تیرے رخسار جو اسے ہوش ربا خوب ہین سُرخ -

آگ بھری ہونا - نمبر (۱) سوز و گداز کی جگہ - **سے** پڑہے مومن نے کیا
کیا گرم اشعار - بھری تھی دلمین یارب کسقدر آگ -

نمبر (۲) تپک اور جلن کی جگہ - فقرہ - پہوڑے مین ایسی آگ بھری ہی کہ پھونکے
دیتی ہی -

نمبر (۳) بغض اور عداوت کی جگہ - فقرہ - سوت کے دل مین میری طرف سے آگ
بھری ہوئی ہی - (عو)

آگ بھڑکانا - نمبر (۱) آگ کو ہوا دیکر مشتعل کرنا - **رشک** آگ بھڑکا کے
دکھانا اُسے ای نامہ بر - حال جانسوز زبانی نہ کہا جائیگا -

نمبر (۲) فتنہ اُٹھانا - فساد بڑہانا - **سحر** دیکھنا پھر وہی شر ہمسے اور اُنسے
ہوگا - لوگ آندہی ہین سبھی آگ کے بھڑکانے کو - **غافل** گرم ہوتا ہی جو مجھسے
دمبدم وہ شعلہ رو - یہ رقیبونکی ہی شاید آگ بھڑکائی ہوئی -

نمبر (۳) شوق اور محبت بڑہانا - بیتاب و بیقرار کرنا - **سحر** دیدۂ
گلنار دکھلا گئے - نئے سر سے پھر آگ بھڑکا گئے - **جرات** آہ اس دلکی لگی پر چشم
گریان کیون نہو - یہ اسی کمبخت کی ہی آگ بھڑکائی ہوئی -

آگ بھڑکنا - بھڑک اُٹھنا - نمبر (۱) آگ کا دہکنا - شعلے بلند ہونا - **آتش**

۵ نالۂ عاشق دلسوختہ ہی آفت جان - بھڑکی خوب آگ جہان ڈھیر ہی
خاک ستر کا - رند ۵ بعد از کلیم بھڑکی نہ پھر آگ طور کی - کیا کیا ہوا لئین ورنہ
جہانمین جلین نہین -
نمبر (۲) لڑائی بڑہنا - حسد اور کینہ زیادہ ہونا فقرہ - دونون جلے تن ہو رہے
تھے کوئی دخل دیتا تو اور آگ بھڑک اُٹھتی -
نمبر (۳) شوق بڑہنا - محبت مین بیتاب ہونا - جرات ۵ گل دیکھے جو یار بن
چمن مین - بس آگ بھڑک اُٹھی بدن مین سحر ۵ آگ بھڑکی ہوئی ہی مجکو
نہ سمجھائے کوئی - جان کا مال کلہ تا ہی زیان ہونے دو -
نمبر (۴) جلن اور گرمی زیادہ ہونا - فقرہ - یہ بہار کہتے ہی زخمون مین آگ سی
بھڑکنے لگی -

آگ بھی نہ لگاؤن - عورتین کسی چیز سے نفرت ظاہر کرنیکی جگہ بولتی
ہین - فقرہ - تمہارے نزدیک خوش رنگ ہوگی مین تو اس اطلس کو آگ
بھی نہ لگاؤن -

آگ پانی ع - (عو) مرگی - ھ - صرع - ع -

آگ پانی کا بیر - فطرتی مخالفت - جبلی عداوت - اجتماع ضدین -
(جو ممکن نہین) فقرہ - ہمارے اُنکے تو آگ پانی کا بیر ہی موافقت ہو نہین سکتی
اور یون بھی بولتے ہین کہ آگ پانی ایک جگہ نہین رہ سکتے - یکرنگ ۵
پارسائی اور جوانی کیونکہ ہو - ایک جاگہ آگ پانی کیونکہ ہو -

آگ پانی کا سنجوگ ہی (ملاپ) - سنجوگ بواو مجہول - اجتماع ضدین - دو مخالف
چیزونکا میل ملاپ - جہان دو مخالفونمین موافقت ہوتی ہی وہان کہتے ہین کہ یہ
تو آگ پانی کا سنجوگ ہی -

آگ پانی کا کھیل - جب کوئی چیز پکانے مین بگڑ جاتی ہی تو کہا جاتا ہی
کہ یہ تو آگ پانی کا کھیل ہی اپنا کیا اختیار ہی کبھی بنتا ہی کبھی بگڑتا ہی (بیشتر
وہی لوگ بولتے ہین جنکو کھانا وغیرہ پکانے سے تعلق ہوتا ہی)

آگ پانی مین لگانا - متحمل مزاج کو بھڑکا دینا - جہان لڑائی نہوتی ہو وہان
لڑوا دینا - شرارت کرنا - فتنہ اُٹھانا - جانصاحب ۵ لگایا کرے آگ پانی
مین سوکن - کبھی میرے اُنکے جدائی نہ ہوگی - خلیل ۵ کچھ شرارت سے نہین
دل ہی جلانے والے - آپ تو پانی مین بہی آگ لگانے والے - داغ ۵
کب شرارت سے باز آتے ہین - آگ پانی مین یہ لگاتے ہین -

آگ پر تیل ٹپکانا - شعلے کو اور بھڑکانا - ایسی بات کہنا کہ جس سے فساد
بڑھ جائے - ذوق ۵ میر اگر یہ ترے رخسار کو چمکاتا ہی تیل سا آگ پہ آنکھ
کا ٹپکاتا ہی - اور آگ پر تیل ڈالنا بھی کہتے ہین -

آگ پر رکھنا - نمبر (۱) جلانا - پھونکنا - سلگانا - انشا ۵ کہتا ہی کہ نامے
کو ترے آگ پہ رکھا - قاصد نے تو لو اور سنائی یہ خبر گرم - آگ پر دھرنا بھی کہتے ہین
رند ۵ بے سوز عشق جوہر دل کسطرح کھلین - بو آگ پر دہرے سے نکلتی ہی
عود کی - اور پر کی جگہ مین بہی کہتے ہین - آتش ۵ وہ گریبان آگ مین رکھدیجئے
موسم گل مین جو بوبے چاک کے -
نمبر (۲) پکانا - گرم کرنا - سحر ۵ باعث شیرین لبی ہی پان کے لاکہے
کا رنگ - آگ پر جب تک رکھی جائے کیا شکر بنے فقرہ - سالن جمگیا ہی
ذرا آگ پر رکھدو -

ع ۵ عورتین اس مرض کا نام لینے سے بچتی ہین اور آگ پانی اس مناسبت سے کہتی ہین کہ اس مرض والے
کو آگ پانی دیکھکر اکثر دورہ پڑ جاتا ہی -

آگ پر سینکنا - کسی چیز کو قریب سے آگ دکہانا - **انشا** ؎ اگد پر سینکنے کے ساتھ اُسمین - آئینگے کالے کالے حرف اُبہر -

آگ پر لٹانا - جلانا - تڑپانا - بیقرار کرنا - **مومن** (رباعی) ؎ شوخی تھی یہ بس میرے ستانے کے لیے - گرمی تھی یہ آگ پر لٹانے کے لیے - دشمن بے گناہ سرد مہری کے سبب - تم آگ ہوے مرے جلانے کے لیے -

آتش ؎ نہانے کو نہ جا حمام مین ہمرہ رقیبون کے - لٹا دیگا ہمین رشک آتش سوزان گلخن پر -

آگ پر لکڑی یا کمان سیدہی کرنا - کمان اور لکڑی کو بار بار گرم کر کے اُسکا خم نکالنا - **آتش** ؎ کریگی صاف چین ان ابروؤنکی گرمی صہبا - کمان رخ کرگئی جب بہر وہ ہوگی آگ پر سیدہی - **ناسخ** ؎ آگ سے جب نہ سینکین ہو کمان کیونکر درست - حُسن ابرو کے لیے وہ رد سے آتشناک ہے -

آگ پر لوٹنا - نمبر (۱) یہ ایک قسم کے فقرا کا فعل ہے جنکو چہل بدال کہتے ہین جو دہکے ہوے انگارون پر لوٹتے لوٹتے آگ بجہا دیتے ہین عوام ان فقرا کو چہلبدار کہتے ہین - **اسیر** ؎ ہر روز لوٹتا ہے یہ داغون سے آگ پر - دل ہجر یار مین جسن ابدال ہوگیا - **سودا** ؎ رہ نوردونکی چال کا ہے یہ حال - جون بجہاتے ہین آگ چہل بدال -

نمبر (۲) بے چین اور بے قرار ہونا - تڑپنا - **صبا** ؎ رحم کر حال پہ مُردے کے تو ای سوز فراق - قبر مین آگ پہ لوٹون پس مردن کبتک - **میر** ؎ سوز دروں سے کیونکر مین آگ پر نہ لوٹون - جون شیشہ حبابی سب دل پر آبلے ہین -

نمبر (۳) رشک و حسد سے جلنا - فقرہ - تم کیون کسیکا مال کسیکی اولاد دیکھکر آگ پر لوٹتے ہو - **رشک** ؎ ہم ہین وہ گرم رو راہ بیابان عدم - آگ پر لوٹتی ہے موت قضا جلتی ہے -

آگ پڑ جانا - نمبر (۱) سوزش اور جلن پیدا ہونا - فقرہ - اس مرہم سے تو پہوڑے مین اور آگ پڑ گئی -

نمبر (۲) گرمی بہت ہونا - فقرہ - میان آگ پڑ رہی ہے ایسے مین سفر کا کیا موقع ہے -

نمبر (۳) گرانی ہونا - فقرہ - اس ملک مین ہر چیز پر آگ پڑ رہی ہے تہوڑی تنخواہ مین کیونکر بسر ہو -

نمبر ۲ اور نمبر ۳ کے معنو نہین لکہنو مین نہین سنا - البتہ بعض ارباب دہلی سے تحقیق ہوا کہ وہان بولتے ہین -

آگ پہانکنا - جہوٹ بولنا - مبالغہ کرنا - **ذوق** ؎ کہے یہ زہد کہ او زہد فروش آگ نہ پہانک - مانگے گر بادۂ لوز ہے کہن کی قیمت -

آگ پُہکنا[1] - سخت گرمی یا سوزش معلوم ہونا - فقرہ - خدا جانے ڈاکٹر نے کون سی دوا پلادی ہے کہ بدن مین آگ پُہک رہی ہے -

آگ پہوس مین بَیر ہے - یعنی اجتماع ضدین ممکن نہین جہان جوان مرد اور جوان عورت ایک جگہہ رہکر پاکدامنی کا اظہار کرین وہان اکثر یہ مثل بولی جاتی ہے اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایسی صورت مین عصمت کہان رہ سکتی ہے - اور یہ مثل مختلف صورتون سے بولی جاتی ہے مثلاً آگ کہیوس کا ساتھ کیا - آگ پہوس کی

[1] پُہکنا کے املا مین اختلاف ہے بعضے بغیر نون غنہ لکھتے ہین اور بعض نون غنہ کے ساتھ اصل مین تو نون غنہ ضرور ہے اسلیے کہ پہونکنا مین نون غنہ ہے اُسی سے لازم ہے مگر اب لہجے اور املا دونون مین بغیر نون غنہ زیادہ رواج ہے -

دوستی کیسی آگ پھوس ایک جگہ کب رہ سکتے ہین -

آگ پھونکنا - نمبر(١) آگ کو مُنھ یا دہونکنی وغیرہ سے ہوا دیکے بھڑکا دینا۔ نمبر(٢) غصہ دلانا - لگائی بجہائی کرنا - فقرہ - یہ آگ آپ ہی کی پھونکی ہوئی ہی مگر فصحاے لکھنو اسجگہ آگ لگائی ہوئی زیادہ بولتے ہین - البتہ بعض ارباب دہلی سے دریافت ہوا کہ وہان بے تکلف بولتے ہین -

نمبر(٣) جلن اور سوزش پیدا کر دینا - **غافل** ؎ بادۂ گلرنگ نے وہ آگ تن مین پہونکدی - نزع کے دم بہی نہ جو پانی کے ساغر سے بجہی - **انشا** ؎ کیا کیا آہ ناتوان تونے - آگ سی پہونکدی یہان تونے -

نمبر(٤) ولولہ اور شوق بڑہانا - **ناسخ** ؎ باد نوروزی نے پہونکی اغنیاے تن مین آگ - یان برنگ غنچۂ لالہ ہی پیراہن مین آگ -

آگ پہیلانا - حقیقی معنی کی مثال - **انشا** ؎ یہ جلترنگ نے پہیلادی آگ پانی پر - کہ جلکے گر پڑے خود دیکھ راگ پانی پر -

مجازاً فساد پہیلانا - فتنہ برپا کرنا - فقرہ - یہ آگ اُسی فتنہ پرداز کی پہیلائی ہوئی ہی -

آگ پھیلنا - لازم - **صبا** ؎ خوف کی جا ہی نہ چھیڑ دل سوزان کو مرے - آگ پہیلی جو کسی نے کہین اخگر توڑا -

(مجاز کی مثال) فقرہ - خدا خیر کرے غدر کی آگ پہیلتی جاتی ہی -

آگ تاپنا - آگ سے ہاتھ پاون سینکنا - **غالب** ؎ رات کو آگ اور دنکو دہوپ - بہاڑ مین جائین ایسے لیل و نہار - آگ تاپے کہان تلک انسان دہوپ کہاوے کہان تلک جاندار - فقرہ - انگیٹھی لگ رہی ہی اور آگ تاپ رہا ہون اور خط لکھ رہا ہون (عود ہندی) لکھنو مین اس محل پر صرف تاپنا بولتے ہین -

ناسخ ؎ ہم فقیر ایسے ہین ای شاہ کہ جاڑا جو لگا - بجہاڑ مین تاپنے کو بال ہما کے جہونکے -

آگ ٹھنڈی کرنا - آگ بجہانا - **کیفیت** ؎ آتش عشق کو رو رو کے کیا ہی ٹھنڈا - اب بری بہی جو جلا ئے تو بلا جلتی ہی -

آگ جاگ اُٹھنا - بجہی ہوئی آگ کا مشتعل ہوجانا - شوق بڑہ جانا - **نکہت** ؎ جنبش دامن مژگان کی ہوا سے کسکی - آگ جاگ اُٹھی محبت کی دبی سینے مین - **انشا** ؎ تونے لگائی آکے یہ کیا آگ ای بسنت - جس سے کہ دل کی آگ اُٹھی جاگ ای بسنت - اور اسکا متعدی جگانا بمعنی روشن کرنا بہی مستعمل ہی - ؎ بخت خفتہ نے جگایا اُسے صد حیف نصیر - آگ جو گلخن سینہ مین دبی رہتی تھی -

آگ جانے لہار جانے دہونکنے والے کی بلا جانے - جہان کوئی کسیکے حکم سے کچھ کام کرتا ہی اور دوسرا شخص کارکن پر اعتراض کرتا ہی یا اُسمین نقصان بتاتا ہی تو اُسجگہ کارکن یہ مثل کہتا ہی مطلب یہ ہوتا ہی کہ اچہائی برائی سے ہمین کیا کام جو حکم ملا اُسکی تعمیل کی نتیجہ جو ہوگا وہ کار فرما بھگتے گا -

آگ جلانا - آگ روشن کرنا - **رند** ؎ وہ آیا شب کو جو سرما مین مینہ گہر ایا - جلائی شمع تو مجمر مین اور لگن مین آگ - **اسیر** ؎ وہ بلبل ہین رہا دشمن ہمارا باغبان برسون - جلائی آگ اُنکو قریب آشیان برسون -

آگ جلنا - لازم - **میر** ؎ روز ازل سے آتے ہین ہوتے جگر کباب - کیا آجکل سے عشق کی یارو جلی ہی آگ -

آگ جہاڑنا - نمبر(١) آگ سے راکھ پہونک کر اُڑا دینا - فقرہ - آگ جہاڑ کر چلم

رکہوتا کہ حقہ جلد سلگ جاے۔

نمبر (۲) پتہر اور چقماق سے آگ نکالنا۔ فقرہ۔ سب سے پہلے ہوشنگ نے پتہر سے آگ جہاڑی ہی۔

آگ جہڑنا ۔ نمبر (۱) سنگ چقماق وغیرہ سے آگ نکلنا۔ **عاشق** ؎ پتہر کیطرح آگ جہڑی جسم زار سے۔ جب میرے استخوان لگے استخوان پر۔

نمبر (۲) شرر جہڑنا۔ شعلے اٹھنا۔ بہت گرمی پڑنا۔ **رند** ؎ آہ آتش فشان جو کرتا ہون۔ آگ جہڑتی ہی آشیانے سے۔ **ہلال** ؎ ای فلک تارے نظر آتے ہین سب چنگاریان۔ کیا شب فرقت مین جہڑتی ہی مہ کامل سے آگ

آگ جہونکدینا ۔ جلا دینا۔ جلن ڈالدینا۔ **انشا** ؎ جہونکدی عشق نے جب اس دل بیتاب مین آگ۔ غل پڑا یہ کہ گری معدن سیماب مین آگ۔

آگ چمکنا ۔ آگ کا روشنی دینا۔ **ہلال** ؎ آنکھین یون غیر سیہ رو کی نظر آتی ہین کبہی جسطرح چمکتی ہی شب تار مین آگ۔

آگ دبانا یا دابنا ۔ نمبر (۱) انگارون کو راکھ وغیرہ مین چھپا دینا۔ بہڑک مٹا دینا۔ فقرہ۔ آندہی آ رہی ہی آگ خوب دبا دو۔ **ذوق** ؎ خنک ہونگی اگر مشت خاک دوزخ مین۔ پڑے تو واقعی اکبار آگ داب تو دے۔

نمبر (۲) فتنہ و فساد مٹانا۔ غصہ دور کرنا۔ فقرہ۔ یہ بہڑکی ہوئی آگ تمہین دباؤگے تو دبے گی۔

نمبر (۳) ظرافت سوز دل کی جگہ۔ **میر** ؎ دن رات میری چہاتی جلتی ہی محبت مین۔ کیا اور نہ تہی جاگہ یہ آگ جو یان دابی۔

لکہنو مین آگ دبانا کو آگ دابنا سے فصیح جانتے ہین۔

آگ دبنا یا دبی ہونا ۔ لازم۔ نمبر (۱) **میر** ؎ پاؤن مین پڑ گئے ہین پہپہولے مرے تمام۔ ہر گام راہ عشق مین گویا دبی ہی آگ۔ **مومن** ؎ جلے کیا کیا شجر تربت پہ میری۔ دبی تہی لاش کے بدلے مگر آگ۔

نمبر (۲) فقرہ۔ فوج آجانے سے غدر کی آگ دبگئی۔

نمبر (۳) **غالب** ؎ تم اپنے شکوے کی باتین نہ کہود کہود کے پوچہو۔ حذر کرو مرے دل سے کہ اسمین آگ دبی ہی۔ **ناسخ** ؎ دبی تہی آگ جو سینے مین پہر بہڑک اٹھی۔ کل اس بہبو کے نے دکھلائی جو بہڑک ہمکو۔

آگ دکھانا ۔ نمبر (۱) آگ کے قریب لیجا کے گرم کرنا۔ **گلزار نسیم** ؎ دوبال دیے کہ لومڑی لاگ۔ جب وقت پڑے دکھائیو آگ۔ **غافل** ؎ عرق انفعال سے ہم نامہ لکھینگے تجکو۔ آگ دکھلاتے ہی تا ہووے عبارت پیدا۔

نمبر (۲) جلانا۔ فتیلے وغیرہ سے آگ لگانا۔ **گلزار نسیم** ؎ بو آتی ہی آدمی کی لیجاؤ ناپاک ہی آگ اسکو دکھلاؤ۔ فقرہ۔ بارود ہو تو سنجک اڑے آگ دکھائین تو دہوان ہو (عود ہندی کہیلنے کی توپ کے بیان مین)

آگ دہکانا ۔ نمبر (۱) آگ مشتعل کرنا۔ فقرہ۔ دہوان بہت ہوتا ہی ذرا آگ دہکا دو۔

نمبر (۲) شوق بڑہانا۔ **انشا** ؎ چمک کر تو ای برق مت مار چشمک۔ تو مستو نکی آتش کو مت اور دہکا۔ بول چال مین اسکو بہڑکانا ہی۔

آگ دہکنا ۔ لازم۔

آگ دہونکنا ۔ دہونکنی وغیرہ سے آگ کا تیز کرنا۔ فقرہ۔ بہتیرا دہونکا آگ ہبلا کب سلگتی ہی۔

آگ دینا ۔ نمبر (۱) دیکہو آگ دکہانا نمبر ۲۔ **ناسخ** ؎ غم نے ہمارے خانۂ دل کو جو آگ دی۔ روشن برنگ خانۂ زنبور ہوگیا۔ **میر** ؎ محبت نے شاید کہ دی

دلکو آگ - دہوان سا ہی کچھ اس نگر کی طرف - فقرہ - آتشبازی کو آگ دکہتی گولے
چہوٹنے لگے -
نمبر (۲) آگ جٹرنا - آگ پیدا ہونا - فقرہ - یہ پتہری ایسی خراب ہی کہ جب بہت
چوٹ کہاتی ہی تو آگ دیتی ہی -
نمبر (۳) روشن کردینا - چمکادینا - سوداؔ ؎ شفق آفتاب شام وسحر
آگ دے ہی جہان کو یکسر - ناسخؔ ؎ دی آگ اُسنے پر تو رخ سے شراب کو -
شرمندہ جام مے سے کیا آفتاب کو -
آگ رکھدینا - (کسی چیز پر) جلادینا - پہونکدینا - آتشؔ ؎ نہایت
بلبل شیدا کا اُسنے دل جلایا ہی - جو بس ہووے تو رکہدون آگ مین گلچین
کے دہن پر -
آگ روشن کرنا - آگ مشتعل کرنا -
آگ روشن ہونا - لازم - اسیرؔ ؎ تیرے فروغ حسن نے کہویا غبار خط
روشن ہوی جو آگ تو غائب دہوان ہوا - داغؔ ؎ مرا اختر جلایا ای فلک تجہپر گرے
بجلی - شب فرقت کسی آگ روشن تہی ستارہ نہین -
آگ سا دہکتا ہی - آگ کی شکل لال ہی - آگ کیطرح جلتا ہی - ناسخؔ ؎
دونون حنائی ہاتھ دہکتے ہین آگ سے - مچھلی کف صنم مین سمندر ہے کہ نہین
فقرہ - بخار کی ایسی شدت ہی کہ بدن آگ سا دہک رہا ہی -
آگ سرد ہونا - نمبر (۱) شوق باقی نہ رہنا - فقرہ - کل تک شوق کی کیسی
گرما گرمی تہی آج بالکل وہ آگ سرد ہوگئی -
نمبر (۲) فتنہ وفساد رفع ہونا - فقرہ - تعصب کا یہی حال ہی تو یہ آگ سرد ہو چکی -
آگ سلگانا - آتشؔ ؎ خرمن خاشاک کا رتبہ ہی مجہسے عالم مین - پہلے سیکہا تو نے
مین جو آگ کو سلگاتا ہی -
مجازاً لگائی بجہائی کرنا - ورغلانا - فتنہ وفساد اُٹھانا - سوداؔ ؎ گوش زد
اُسکے کیا اعدا نے میرا حرف عشق - کیا رہا گہر جلنے مین اب آگ دے سلگا چکے -
آگ سلگنا - فقرہ - لکڑیان تو گیلی ہین آگ کیا خاک سلگے -
مجازاً سوز عشق ہونا - ؎ آگ سی اک دل مین سلگے ہی کبہی بہڑکی تو میر - دیگی مری
ہڈیونکا ڈہیر جون ایندہن جلا -
آگ سے پانی ہوجانا - غصہ اُتر جانا - فقرہ - چار باتین ایسی کہین کہ وہ
آگ سے پانی ہوگئے -
آگ کا باغ - آتشبازی -
آگ کا بنا ہوا - تندخو - گرم مزاج -
آگ کا پتلا - نمبر (۱) شعلہ - نہایت گرم - جرأتؔ ؎ ہر آہ سے جو شعلہ نمایان ہی
آگ کا - پتلا بغل مین کیا دل سوزان ہی آگ کا - عرشؔ ؎ یقین ہی ساقیا بلبلا نہ
زاہد گر مجہے دیکہین - بنا ہون آگ کا پتلا وفور بادہ خواری سے -
نمبر (۲) نہایت گرم مزاج - فقرہ - دو ہی باتون سے اُنکے بدن مین آگ
پہنک گئی - آدمی کاہے کو ہین آگ کا پتلا ہین -
نمبر (۳) سراپا غصہ - نہایت تندخو - فقرہ - آدمی کیا ہی آگ کا پتلا ہی جب دیکھو
موہہون سے چنگاریان اُڑا کرتی ہین -
آگ کا پتنگا - جلتے ہوے گہاس پہوس کا شرارا -
آگ کا پرکالہ - نمبر (۱) آگ کا ٹکڑا - انگارا - بحرؔ ؎ داغ ہین آگ کے پرکالے
بہڑک اُٹہینگے - دیکہنا دل بہی بازی نہ بدے جوش مین آ - مصحفیؔ ؎ ظاہر جو
کسی پر نہ کرون سوز نہان کو - ای اشک تجہے آگ کا پرکالہ کرون مین -

نمبر(۲) شوخ و شنگ معشوق - مومن ؎ آبلے کیونکر نہ نکلیں جاے
اشک آنکھوں سے آہ - میرے پہلو مین ابھی وہ آگ کا پرکالہ تھا -

آگ کا پھول - نمبر(۱) چنگاری - نصیر ؎ بلبل ترے جلینگے خس و خار آشیان - اُڑکر پڑا جو آگ کا اس گلستان سے پھول - ظفر ؎ لگ گئی جوش گل و لالہ سے گلشن کو جو آگ - کہین اُس آتش رخسار کا کیا پھول پڑا -
نمبر(۲) مدار کا پھول - بحر ؎ رہے شگفتہ ہم اسطرح جیسے آگ کے پھول - کبھی نہ دشت نوردی مین ہمنے مانی دھوپ -

آگ کا پیڑ - مدار کا درخت - یہ درخت چار قسم کا ہوتا ہی اور بلندی اور پتون کی چھٹائی بڑائی اور پھول کی رنگت مین ایک دوسرے سے فرق رکھتا ہی انمین سے اعلی قسم کا جو ہی وہ بہت بلند ہوتا ہی پھل آم سے مشابہ ہوتے ہین - پکنے پر بیچ سے شق ہو جاتے ہین جنمین سے دُھنکی ہوئی روئی سی نکلتی ہی اِس قسم مین دودہ ہوتا ہی درخت موسم گرما مین سبز و شگفتہ ہوتے ہین اور برسات مین پژمردہ اور خشک ہو جاتے ہین اور دودہ بعض امراض کو مفید ہی عاشق ؎ ظاہر ہی میری قبر سے سوز درون کا حال - سبزے کے بدلے آگ کا ہی پیڑ گور پر -

آگ کا جلا آگ سے اچھا ہوتا ہی - چونکہ آگ کے جلے کو سینکنا مفید ہوتا ہی اسلیے یہ مثل ہان بھی بولتے ہین جہان یہ کہنا منظور ہوتا ہی کہ جسنے ایذا دی ہی اُسی سے رجوع کرنا چاہیئے - اسیر ؎ داغ غم اس دل سوزان کا مداوا ہوگا - آگ کا ہی جو جلا آگ سے اچھا ہوگا - رشک ؎ سچ ہی کہ جلا آگ کا ہو آگ سے اچھا - آزار مٹے گا جو دل آزار ملے گا -

آگ کا دریا - مبالغۃً جہان آگ کی کثرت ہو - ظفر ؎ دل بیتاب مین جوش تپش عشق نہین - مارتا آگ کا دریا ہی یہ سیماب مین جوش -

آگ کا کُرہ - جو کرہ فلک قمر یعنی آسمان اول کے جوف مین کرۂ ہوا کو محیط ہی - ناسخ ؎ ایسے ہین میرے نالۂ آتش فشان بلند - ہی آگ کے کرے سے بھی جنکا دھوان بلند -

آگ کا کھیل - آتشبازی -

آگ کا کھیل ہی - مہوسون سے جب کوئی چیز بگڑ جاتی ہی تو وہ کہتے ہین کہ یہ تو آگ کا کھیل ہی ایک آنچ کی کسر رہگئی -

آگ کا گھر - بہت گرم - فقرہ - آجکل کے آم آگ کا گھر ہوتے ہین چھینٹا پڑ جاے تو کھانا -

آگ کا لوکا - آگ کی لو - شعلے کی لپک - مخمس ہلال ؎ آتش گل آہ بھڑکاتی ہی کیا باد بہار - کرتی ہی گلشن کو گلخن سے سوا باد بہار - آگ کے لوکے نظر آتے ہین یا باد بہار - جلتی ہی اُس گل کی فرقت مین دلا باد بہار - باغ مین تو بھی دم آتش فشان دو چار کھینچ -

آگ کا ہنسنا - آگ کا شرر افشان ہونا - تیز ہونا - بھڑکنا - اسیر ؎ غم سے کسیکے تند مزاجون کو کام کیا - ہنستی ہی آگ گریۂ چشم کباب پر - ولہ ؎ گرم بازار حسد کس جا زمانے مین نہین - آگ کے ہنسنے پہ روٹی جلگئی تنور مین -

آگ کجلانا - آگ کا سلگ سلگ کر سیاہ ہو جانا - جھوٹے کوئلے بھونکنے سے سرخ ہو جاتے ہین اور پھر فوراً ہی اُنپر سیاہی دوڑ جاتی ہی اُسکو کجلانا کہتے ہین مصحفی ؎ سوزش دل سے مین ذرات پھنکا جاتا ہون - ہوئی اک عمر یہ اخگر نہین کجلاتی ہی - جرأت ؎ جب نظر بجلی کو دہ چشم فسون ساز آگئی - آتش افسردہ کی مانند لب کجلا گئی - معروف ؎ مجھسا کوئی جہان مین نہوگا فسردہ دل

جب آگے آگ آے ہی کہجلائی جاے ہی۔

آگ کردینا - افروختہ کردینا - غصہ دلانا - **مومن ؎** تیرے سمند ناز کی ہی جیا شرارتین - کرتی ہین آگ نالۂ اندیشہ کام کو - فقرہ - اُسنے لگا بجہا کر اُنہین آگ کردیا۔ نمبر (۲) گرم کرنا - فقرہ - تیز تیز دواؤنکے استعمال نے میرا مزاج اورآگ کردیا۔ فقرہ - بند مکانمین گہڑا رکھکر پانی کو آگ کردیا۔

آگ کو آگ مارتی ہی - مثل - شریر شریر ہی سے دبتا ہی - فقرہ - شُہدے کے ساتھ شہدین ہی چاہیئے آگ کو آگ ہی مارتی ہی۔

آگ کو دامن سے ڈہانکنا - بات کو اسطرح چہپانا کہ اور افشا ہوجائے (دامن سے جب آگ چہپائی جائیگی تو دامن جلجائیگا آگ اور بہڑک اُٹھیگی) فقرہ - ضبط سے عشق کے آثار اور ظاہر ہوجائینگے بہلا آگ کہین دامن سے ڈہانکی جاتی ہی۔

آگ کھائیگا تو انگارے ہگے گا - مثل - شرابخواری قمار بازی وغیرہ بدکاریون کے حق مین کہتے ہین - یعنی جو بُرا کام کریگا اُسکا نتیجہ بُرا ہی ہوگا - بدی کا انجام بدہی جیسا کریگا ویسا بہریگا۔

آگ کھائے مُنہہ جلے اُدہار کھاے پیٹ - مثل - آگ سے زیادہ قرض سے ڈرنا چاہیئے کہ اسکا ضرر زیادہ ہی۔

آگ کہتے مُنہہ نہین جلتا - مثل - بُری چیز کا نام لینے سے بُرائی کا اثر نہین ہوتا - اسکے قریب ہی قریب فارسی مین یہ مثل ہی "نقل کفر کفر نباشد" یعنی بغیر گناہ کیے فقط زبانی کہنے سے آدمی مجرم نہین ہوتا۔

آگ کے آگے سب بھسم ہین - مثل - آگ جس چیز کو پاتی ہی جلادیتی ہی اسکا استعمال بہشتر غصے کی حالت بیان کرنے مین ہوتا ہی یعنی غصہ ایسی بربلا ہی کہ اس حالت مین کچھ کسی بڑے بوڑہے کا بھی لحاظ نہین رہتا۔

آگ کی ٹڑہیا - مدار کے درخت کے پہولونکی سودار روی جو گرمی کے موسم مین ہوا سے اُڑتی پہرتی ہی بہت نرم اور چمکتی ہوئی ہوتی ہی کاتنے کے کام نہین آتی تکیونمین لوگ بہرتے ہین اور اُسکو مدار کی ٹڑہیا بھی کہتے ہین - **ناسخ ؎** آوارہ یون ہوا و ہوس مین ہین پہر جی - جسطرح اُڑتی پہرتی ہی ٹڑہیا مدار کی - اور ظرافتاً بہت بوڑہی عورت کو کہتے ہین - **انشا ؎** تہوڑا کے جو محلونکی ہو کوئی آگ کی ٹڑہیا - بنے آکے وہ بوڑہی اور بڑے نداف کا جوڑا - **سودا ؎** ضعیفی سے کرون اُسکی مین کیا بات - کہ جسنے کی تھی ٹڑہیا آگ کی رات - بجز موے سپید اُسمین نہین کچھ - نہین جون آگ کی ٹڑہیا کہین کچھ - **نکہت ؎** ق ہین جوان کیون دام الفت مین اسیر - جفت اسکا چاہیئے ہی چرخ پیر - کیا دورنگی مین گل رعنا ہی یہ - زال دنیا آگ کی ٹڑہیا ہی یہ -

آگ کے لوکے اُٹھنا - نمبر (۱) آگ کے شعلے بلند ہونا - نمبر (۲) جی جلنے کی جگہ - **مسرور ؎** دل سے نالے نہین نکلتے ہین اُٹھ رہے ہین یہ آگ کے لوکے -

نمبر (۳) تپش کے مقام پر - فقرہ - تپتی ہوئی زمین پہ پانی چہڑکا جاتا ہی تو آگ کے لوکے اُٹھتے ہین -

آگ کے مول یا مولون - مہنگا - گران قیمت - **آتش ؎** دکھاؤ ہنسکے صفا اکدن اپنے دندان کی - گہر مین آگ کے مول اپنی آبداری سے **سحر ؎** ابھی تو آگ کے مولون گل رخسار بکتے ہین - کہین قیمت گہلی اسکی خط رخسار ہجیب ہو -

آگ گاڑنا - دیکھو آگ دبانا - خواص اسکی جگہ آگ دبانا بولتے ہین -

آگ گڑی ہونا - لازم - دردؔ کیا جانیئے کیا دلپہ مصیبت یہ پڑی ہی - اک آگ سی کچھ ہی کہ وہ سینے مین گڑی ہی -

آگ لگا کر پانی کو دوڑنا - شر فساد پیدا کر کے اُسکے دفع کرنے مین کوشش کرنا - اسیرؔ دل جلا کر مکر سے آنسو بہانا کیا ضرور - دوڑتے ہو کیون لگا کر آگ پانی کے لیے - اور آگ لگا کر بجھانا بھی انہین ہی بن ہی - رشکؔ جلا جلا کے نہ دے ہمکو آبروای عشق - لگا کے آگ بجھانے کو کون کہتا ہی -

آگ لگانا - نمبر (۱) کسی چیز کو آگ دینا جلانا - ناسخؔ باروت مین لگا دے کوئی آگ جسطرح - کرتے ہی عشق دل نہ رہا اختیار مین - آتشؔ سنا ہی عاشقون سے برق وش بھی نام ہو اپنا - تماشا دیکھتے ہین وہ لگا کر آگ خرمن مین -

نمبر (۲) سوزش اور حرارت پیدا کرنا - ناسخؔ تب فرقت نے آگ ایسی لگائی ہی بدن میں - عرق کے بدلے بہتے ہین مسامون سے شرر پیدا - ظفرؔ دما سے چشم تر رہا ہی وہ تو بجھ نہ سکے - جگر مین آگ کسی کے اگر لگا ئے فراق -

نمبر (۳) تیزی اور چرپراہٹ پیدا کرنا - فقرہ - کبابون نے تو زبان سے حلق تک آگ لگا دی -

نمبر (۴) بیقرار کرنا - ولولہ پیدا کرنا - اسیرؔ دیتا ہی مزے ہجر کیا کیا - دیکھ نے لگائی آگ کیا کیا - ناسخؔ گرمی بازار یوسف آگے اس یوسف کے کیا منھ دکھاتے ہی لگائے آگ جو بازار مین - معشوقونکی گرمی بھی ای یہ قیامت ہی - چھاتی مین گلے لگ کر آگ لگا دیتے -

نمبر (۵) رشک و حسد پیدا کرنا - رندؔ وہ مجھسے بزم مین ہنستا رہا رقیب جلے - لگائی گرمی صحبت نے انجمن مین آگ -

نمبر (۶) حسرت لانا - تڑپانا - مومنؔ دیکھتے ہی گل نظر مین تیرا ہنسنا پھر گیا - آتش گل نے لگائی آگ ای گلرو ہمین - خلیلؔ داغ دیجاتی ہی برسات مین بے یار گھٹا - ابر تر آگ کلیجے کو لگا دیتا ہی -

نمبر (۷) لگانا - بجھانا - برافروختہ کرنا - شوخی اور شرارت کرنا - بحرؔ بجھی آگ لگائی ہوئی رقیبونکی - بہا سے بحر نے دریا مین بار ہا تعویذ - برقؔ آپ جلبجا ہین گے سب آگ لگانیوالے - دو گھڑی مین وہی تم ہو وہی جاناں ہین ہون - بحرؔ یہ کبھی طرز ملاقات نہتا اُس گل کا - کسنے یہ آگ لگائی کہ جلا تا ہی مجھے - آتشؔ مشق رفتار کرو گرم روی کی نہ سہی - کونسی چال ہی یہ آگ لگاتے نہ چلو - داغؔ چلکے دو چار قدم آگ لگا دی کسنے - تلملاتی ہوئی پھرتی ہی قیامت کیسی -

نمبر (۸) مہنگا سودا خریدنا - غبن کرنا - (عو) فقرہ - (مثالاً) ماما عظمت تو ہر سودے مین آگ لگاتی ہی (مراۃ العروس)

نمبر (۹) القط کرنا - چھوڑنا - اسیرؔ قفس آباد کر بلبل لگا دے آگ گلشن کو - جلایا باغبان نے کاٹ کر شاخ نشیمن کو - مومنؔ آؤ بھی اپنے نام پہ جیا نام کو ان بتون کے آگ لگا -

نمبر (۱۰) اُڑا دینا - تلف کرنا - لٹا دینا - فقرہ - شرابخواری اور قمار بازی مین ساری دولت کو آگ لگا دی -

نمبر (۱۱) چوپٹ کرنا - بگاڑ دینا - فقرہ - صاحبزادی گوٹ لگانے کیا بیٹھین کہ سارے پاجامے مین آگ لگا کر رکھدی -

نمبر (۱۲) کسی چیز سے نفرت اور بیزاری ظاہر کرنے کی جگہہ بولتے ہین - مومنؔ نام کو اسکے آگ لگاؤن - دلکی طرح سے اسکو جلاؤن -

نمبر (۱۳) باغ مین گل و لالہ کھلنے - جنگل مین ڈھاک پھولنے - کثرت چراغان اور

سرخی شفق وغیرہ کی جگہ تشبیہاً کہتے ہین - رند ؎ گلشن مین آ کے آگ لگا دی بہار نے - انگارے کیطرح سے ہر اک گل دہک گیا - سودا ؎ لالہ خود رو نہین ہی خون نے فرہاد کے - جوش مین آ کر لگا دی کوہ کے دامن مین آگ - فقرہ - ڈہاک کے پہول پہولے ہین یا کسینے بن مین آگ لگا دی ہی - فقرہ - دوالی مین ساہوکارون نے اتنے چراغ جلائے ہین کہ سارے ساہوکارے مین آگ لگا دی ہی - ناسخ ؎ شعلہ رخسار جانان نے لگائی ہی جو آگ - ماہ تابان آج مہتابی ہی آتشباز کی -

نمبر (۱۴) بہوک پیاس بڑہا دینا - فقرہ - سینے کی جلن مین کچہہ بہی تسکین نہوئی پونڈے کی گنڈیریون نے تو اور آگ لگا دی - فقرہ - دور تی کشتے نے وہ آگ لگا دی کہ سیرون گہی پی گئے -

نمبر (۱۵) تباہ کرنا - اُجاڑنا - نیست و نابود کرنا - ہجر ؎ خانہ برباد ہون نقش کیطرح عالم مین آگ قسمت نے لگا دی ہین جسے گہر سمجہا - میر ؎ دل و جگر جلکے مرے دونون ہوئے خاک - کیا پوچہتے ہو عشق نے کیا آگ لگائی -

نمبر (۱۶) خاوند اور فرزند کے مرجانیکی جگہہ (مانگ اور کوکہ کے ساتھ) (عو) فقرہ - اُس بدنصیب کی مانگ اور کوکہ دونون مین تقدیر نے آگ لگا دی -

نمبر (۱۷) نیا فتنہ برپا کرنا - نئی آفت اُٹھانا - فقرہ - پہلے تو نوکر کو برطرف کر کے تنخواہ کاٹ لینے کا دستور نہ تہا یہ آگ آپکی لگائی ہوئی ہی -

آگ لگاؤن - بددعا - پہونکون - جلا دون - بہاڑ مین جہونکون - اصل مین عورتون کی زبان ہی - رند ؎ مین گرم سیر ہون غربت کے دشت مین شب روز - لگاؤن آگ کے کیا دہستو وطن مین آگ - جان صاحب ؎ لگاؤن آگ مین ایسے بناؤ کو ہی ہی -

آگ لگائے تماشا دیکہے - مثل - جہان کوئی فتنہ و فساد برپا یا لڑائی جہگڑا پیدا کر کے خوش ہو وہان بولی جاتی ہی -

آگ لگنا - نمبر (۱) جلنا - بہکنا - ناسخ ؎ ذکر کیا شبہائے زینت مین چراغ و شمع کا - آگ لگنے سے کبہی روشن سیہ خانہ ہوا - آتش ؎ برگشتہ طالعی کا تماشا دکہاؤنمین - گہر کو لگے جو آگ تو پانی بجہاؤنمین -

نمبر (۲) چرپراہٹ اور تیزی معلوم ہونا - فقرہ - سالن مین ایسی مرچین جہونکدی تہین کہ زبان سے حلق تک آگ لگ گئی -

نمبر (۳) جلن اور سوزش ہونا - رشک ؎ یہی ہی ذکر ہمکو نام اُس آتشخو کا جپتے ہین - زبانہ ہی زبان اپنی لگی ہی آگ تالو مین -

نمبر (۴) تڑپنا - بیتاب و بیقرار ہونا - (سوز محبت سے) فقرہ - اپنے کے لیے جیسے آگ لگتی ہی غیر کے لیے نہین لگتی - داغ ؎ یہ مزہ تہا دل لگی کا کہ برابر آگ لگتی - نہ تجہے قرار ہوتا نہ مجہے قرار ہوتا - مشہور شعر ؎ الفت کا یہ مزہ ہی کہ وہ بہی ہون بیقرار - دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی -

نمبر (۵) سوز و گداز عشق کی جگہہ - اسیر ؎ بجا ہی آنکہون سے گرم آنسو جو شمع کیطرح ڈہل رہے ہین - لگی ہی اک آگ اپنے تن مین بدن سے شعلے نکل رہے ہین - داغ ؎ یہ کسکی لو ہی ارے دل مضطر لگی ہوئی - اک آگ سی ہی سینے کے اندر لگی ہوئی -

نمبر (۶) رشک حسد ہونا - داغ ؎ ذکر مجنون سے مجہے آگ لگی جاتی ہی - گرچہ ظاہر ہی تمہارا وہ طلبگار نہ تہا - اسیر ؎ دست دیا یار مین جب غیر نے مہندی ملی - آگ سی تن بدن لگی مین ہاتہ ملکر رہ گیا -

نمبر (۷) ضد و عداوت ہونا - میر ؎ تمکو ہمسے آگ لگی ہی روتے مین تو ہنستے ہو

ہمنے گمر کو کہول رکہا ہی اپنی کمر تم کستے ہو - یہ اب متروک ہی -

نمبر (۸) گران قیمت ہونا - مہنگا ہونا فقرہ - اس سال تو ہر چیز کو آگ لگ رہی ہی

نمبر (۹) برباد اور غارت ہو جانا بحر ؎ بہر ارہیگا نہ گنجینہ ظلم کیشون کا - لگیگی آگ قرابین کے خزانے مین -

نمبر (۱۰) غصہ آنا - ناگوار گزرنا فقرہ - دوست کی برائی سنکر تن بدن مین آگ لگ گئی - ظفر ؎ اثر دیکہا ترا ای گریہ یہ دہ بیدر دکہتا ہی - کہ مجکو آگ لگتی ہی ترے آنسو بہانے پر - بحر ؎ ہمارے رہنے سے تجکو جو آگ لگتی ہی - جلاے دیتے ہین ہم آشیان بہت اچہا -

نمبر (۱۱) گل و لالہ وغیرہ سرخ سرخ پہول کہلنے اور جنگل مین ڈہاک پہولنے شفق کی سرخی نمود ہونے اور کثرت چراغان کیجگہ تشبیہا کہتے ہین آتش ؎ بہار لالہ و گل سے لگی ہی آگ گلشن مین - گریبان پہاڑ کر چل بیٹھیے صحرا کے دامن مین - جان صاحب ؎ پہولا ہوا جو ڈہاک ہی اک آگ لگی ہی - آتا ہی نظر کر میو مین کو سون ہی بن سرخ - فقرہ - آسمان پر شفق کیا پہولی ہی جیسے آگ لگی ہی - فقرہ - دوالی کی روشنی کا کیا کہنا جدہر دیکہو اک آگ لگی ہی -

نمبر (۱۲) بہوک پیاس کا غالب ہونا - فقرہ - تربز عجب میوہ ہی لگی ہوئی آگ بجہا دیتا ہی -

نمبر (۱۳) بہت رنج وغم ہونا - فقرہ - صبر کیونکر آئے جب اُسکی جوانمرگی کا خیال آتا ہی تو کلیجے مین اک آگ لگتی ہی -

نمبر (۱۴) خاوند اور اولاد کا مرجانا - (مانگ اور کوکھ کے ساتھ) (عو) جان صاحب ؎ مانگ مین آگ لگی کوکھ جلی ہون جہلسی - خود پشیمان کو کرتے ہو پشیمان عبث -

آگ لگے آگ لگجائے - بددعا - غارت ہو - اُجڑ جائے اصل مین یہ عورتونکی زبان ہی - مومن ؎ لگے آگ آتش غم کو زبان خامہ شعلہ ہی - جلا دیتے ہین سو سو خط دم تحریر اکثر ہم - نواب مرزا شوق ؎ کہون کس کس سے اس کہانی کو - آگ لگجائے اس جوانی کو - وزیر ؎ گر میان وہ غیر سے کرتا ہی مین مرتا نہین - آگ لگجائے الٰہی موت کی تاخیر کو - اور عورتین بطور تکیہ کلام کے بہی بولتی ہین - فقرہ - آگ لگے مجہے نہ چہیڑو - فقرہ - آگ لگجائے کیا بکتے ہو -

آگ لگے پر پانی کہان - مثل - غصے غضب کیوقت مروت اور محبت غرض کے وقت حیا اور غیرت نہین رہتی ہی -

آگ لگے پر کنوان کہودنا - بیوقت کوشش کرنا - جب کوئی شخص اُس کام کو کہ پہلے سے کرلینا چاہیئے عین وقت پر کرتا ہی تو کہتے ہین کہ واہ آگ لگے پر کنوان کہودنے سے کیا حاصل -

آگ لگے تو تجہے جل سے - جل مین لگے تو تجہے کہو کیسے - یہ مثل اکثر وہان بولی جاتی ہی جہان وہ شخص جس سے فریادرسی کی امید ہو ظلم کرے اور اسیکے قریب قریب فارسی مین یہ مصرع ہی - ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی -

آگ لینے آنا - آتے ہی پلٹ جانا - کہڑی سواری یا کہڑے کہڑے آنا ذوق ؎ لیتے ہی دل جو عاشق دلسوز کا چلے - تم آگ لینے آئے تہے کیا آئے کیا چلے - رند ؎ ان ٹہنڈی گرمیون سے مین جلتا ہون آپکی تم آگ لینے آئے تہے کیا آسے کیا چلے -

آگ مٹنا - نمبر (۱) جلن اور تپک جاتی رہنا - فقرہ - زخمونکی آگ اس مرہم

سے مٹگئی-

نمبر(۲) حسد اور عداوت نہ رہنا-فقرہ-سوت کی آگ کہین اِن باتون سے مٹتی ہی-

نمبر(۳) شوق و عشق کا جاتا رہنا-عرش ؎ آب گریہ سے مٹے کیا دل بیتاب کی آگ-آتش برق کبھی بجھتی نہین باران سے-

مگر اب آگ مٹنا کیجگہ آگ بجھنا زیادہ کہتے ہین-

آگ مین آگ لگانا-نمبر(۱) جلے ہوے کو جلانا-دُکھے دلکو ستانا-صبا ؎ داغ پر داغ مرے دلکو دیا کرتے ہین-آگ مین آگ وہ ہین اور لگاتے جاتے-کیفیت ؎ اُنسے سوز غم فرقت کا بیان کون کرے-آگ مین آگ وہ ہین اور لگانے والے

نمبر(۲) فساد مین فساد پیدا کرنا-فقرہ-صلح کیونکر ہو جوآتا ہی وہ اور آگ مین آگ لگاتا ہی-

آگ مین بھلس[ع] جانا-آگ مین جلکر سیاہ ہو جانا-فقرہ-چیچک سے بدن کا وہ حال ہوگیا کہ جیسے آگ مین بھلس گیا ہی-نصیر ؎ گر یہی تیری شرارت ہی تو ای آتش عشق-تا قدم سر سے مین جاونگا بھلس شمع نمط-

آگ مین بھون ڈالنا-جلانا-فقرہ بخار کی وہ شدت ہی کہ جیسے کوئی آگ مین بھونے ڈالتا ہی-

آگ مین (یا آگ پر) پانی ڈالنا-غصہ فرو کرنا-لڑائی فساد مٹانا-

آگ مین پھونک دینا-آگ مین ڈالکر جلا دینا-؎ جو وہ کرتے ہین

ع؎ اگرچہ بھلس جانا بھون ڈالنا پھونک دینا جلانا اور جلنا یہ سب محاورات ایسے ہین کہ اگر آگ مین انسے نکال ڈالیے تو بھی انہین معنی کو مفید ہونگے مگر اسلیے لکھے گئے کہ یون بھی بولتے ہین اور خلاف فصاحت نہین ہی-

مرا امتحان پڑین بیچ والے نہ درمیان-اگر آگ مین بھی وہ پھونک دین تو خلیل کچھ مجھے ڈر نہین-

آگ مین جلانا-حقیقی معنی-ظفر ؎ وہ ہوا ایکبار غیرون پر نہ سرگرم عتاب ہمنے لکھ لکھکر جلائے آگ مین سو بار نقش-

مجازاً رشک و حسد سوز عشق مین پھونکنا-صبا ؎ اللہ ری سوزش ولای یار-مارا کس آگ مین جلاکر-

آگ مین جلنا-لازم-جانصاحب ؎ کیون سوت کی مین آگ سے جل جلکے مرونگی-ہون سہرے نہ جلوے کی جو بھرنا مین بھرونگی-؎ تب الفت کی حرارت نہین کسکو ای کیفیت-ایک ہی آگ مین سب خلق خدا جلتی ہی-

آگ مین جو چیز پڑی وہ آگ ہی-یہ مثل تاثیر صحبت کے اظہار مین بولی جاتی ہی-ناسخ ؎ عشق جب کامل ہوا ہی عین حسن-آگ مین پڑ جاے جو شئی آگ ہی-اس جگہ فارسی کی یہ مثل اُردو مین زیادہ مستعمل ہی ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد-

آگ مین جھونک دینا-نمبر(۱) آگ مین ڈالدینا-جلا دینا-بحر ؎ حمام کو یون گرم کیا یار کی خاطر-جھونکا کیے مین آگ مین صندل کیے مین پھول

نمبر(۲) سخت ایذا دینا-مصیبت مین گرفتار کرنا-قلق ؎ پہلے دریافت خوب کر نہ لیا-آگ مین[ع] لیکے مجکو جھونک دیا-نصیر ؎ مجکو سوجھے ہی کہ تو آتش رخون سے ملکے آہ-جھونکدیگا ایکدن ای دل مقرر آگ مین-

آگ مین ڈالنا-دیکھو آگ مین جھونکدینا نمبر ا-

آگ مین رکھکے پھونکدینا-جلا دینا-فقرہ-جی مین آتا ہی ان کپڑون کو

ع؎ یعنی بے دیکھے بھالے بری جگہ شادی کردی-

آگ مین رکھکر پھونکدون -

آگ مین کود پڑنا - جان کی پروا نکرنے اور جلنے مرنے سے نہ ڈرنیکی جگھہ اسکا استعمال ہی - آتش ؎ اپنے کہنے سے اک آب تلخ تم پیتے نہین - آگ مین ہم کودتے ہین آپ کرہان کیجیئے - بحر ؎ وہ بشر اور ہین جو کرتے ہین نافرمانی - آگ مین کود پڑین ہم ترے ارشاد کے ساتھ -

آگ مین گرنا - ذوق ؎ گر پڑا آگ مین پروانہ دم گرمی عشق - سمجھا اتنا بھی نہ کمبخت کہ جلجاؤنگا -

مجازاً مصیبت مین پھنسنا - فقرہ - ارے میان کیون جان بوجھکے آگ مین گرتے ہو

آگ نکالنا - چقماق یا پتھر وغیرہ سے آگ جھاڑنا - مومن ؎ سنگ در سے ترے نکالی آگ - ہمنے دشمن کا گھر جلانے کو -

آگ نکلنا - لازم - نمبر (۱) ظفر ؎ دھوان آگ سے آگ پتھر سے نکلی - محبت کا سب مین اثر دیکھتے ہین -

نمبر (۲) سخت جلن اور سوزش ہونا - بہت گرمی پڑنا - میر ؎ آگے تو ہنک پانی سے آجاتے تھے کبھو - اب آگ ہی نکلنے لگی ہی جگر سے یان - ہلال ؎ اُف رے سوز ہجر کیا پکتی ہی مقتل کی زمین - خون کے بدلے نکلتی ہی تن بسمل سے آگ - فقرہ - آج تو زمین سے آگ نکلتی ہی -

آگ ہو جانا - نمبر (۱) ایندھن کا دہک جانا - فقرہ - ابھی آگ نہین ہوئی توا کیا گرم ہو -

نمبر (۲) نہایت گرم ہو جانا - تپکنے لگنا - ناسخ ؎ سوز غم سے ہو گیا ہی آگ سب میرا بدن - ہینکیدی قاتل نے ایسی ہو گئی تلوار گرم -

نمبر (۳) غصے مین بھر جانا - برافروختہ ہونا - سحر ؎ نیل کب بوسے کا عارض پہ عیان ہوتا ہی - آگ ہو جاتے ہین وہ رنگ دھوان ہوتا ہی - عاشق ؎ بھڑکانے سے رقیب کے تم آگ ہو گئے - میری طرف سے دلمین بھرا تھا غبار کیا

آگا - ھ - آگر - س - مذکر - پیش - ف - نمبر (۱) سامنا - مہرہ - مثل - فوج کا آگا برات کا پیچھا بھاری ہوتا ہی -

نمبر (۲) جسم کا اگلا رخ - فقرہ - یہ کیا بدلحاظی ہی دیکھو آگے سے دُلائی سنبھالو (عو)

نمبر (۳) پوشاک کا وہ حصہ جس سے جسم کا اگلا رخ ڈہکے - مثال کیلیے دیکھو آگا پیچھا -

آگا باندھنا - سامنا روکنا - سدراہ ہونا - مہرہ دبانا - ؎ اے صبا قلعۂ ہستی سے جو دم گھبرایا - بڑھکے دو چار قدم موت کا آگا باندھا -

آگا پیچھا - نمبر (۱) انگرکھے اچکن وغیرہ بعض لباس کا اگلا پچھلا حصہ - فقرہ - کپڑے کا عرض کم ہی آگا پیچھا نہین ہوتا -

نمبر (۲) انسان کا پیش و پس - فقرہ - یہ کیا وضع ہی کہ آگا پیچھا کھلا ایک چپ سی گلے مین لپٹی ہوئی ہی دوپٹا ایسا چاہیئے کہ سارا بدن ڈہکا رہے -

نمبر (۳) آغاز انجام - فقرہ - آدمی کو چاہیئے کہ ہر کام کا آگا پیچھا سوچ لیا کرے

آگا پیچھا دیکھنا عـہ - آغاز و انجام سوچنا - فقرہ - آگا پیچھا دیکھکر خرچ کرو -

آگا پیچھا سوچنا عـہ - آغاز و انجام کار مین غور کرنا -

آگا تاگا لینا - (عو) خبر لینا - آؤبھگت خاطر مدارات کرنا - فقرہ - بی بی محفل تمھارے گھر ہی جب تمین سو یا کروگی تو مہمانون کا آگا تاگا کون لیگا -

آگا روکنا - دیکھو آگا باندھنا - سودا ؎ گل سیر چمن کو جو گیا تھا طرف باغ

عـہ اس جگہ آگا صرف تنہا ہی مقصود پیچھا یعنی انجام سوچنا ہوتا ہی جیسے کہتے ہین کہ آغاز انجام سوچکے کام کرو حالانکہ مقصود صرف انجام ہوتا ہی -

گلگشت کر اُدہر سے جو ہین پہرنے وہ لاگا - پیچہے سے تو دامن کے تئین خار نے

کہینچا - اور سرو کہڑا ہو کے لگا روکنے آگا -

آگا مارنا - سامنے سے حملہ کرنا - فقرہ - فوج نے بڑہکر غنیم کا آگا مارا -

آگے - ھ - پیچہے کی ضد - نمبر (۱) پیش - مقدم - ذوق ؎ جاتے

اسطرح سے اُس کوچے مین ہین دل و ہم - دلسے ہم آگے کبہی ہمسے کبہی دل آگے

آتش ؎ گلگشت کا خیال جو آجاے آپ کو - تم آگے پیچہے پیچہے تمہارے

بہار ہو -

نمبر (۲) سامنے - مقابل ہین - آتش ؎ گل کو نظر سے اشک خونین

اُتارتے ہین - گلچین ہمارے آگے دامن پسارتے ہین - مومن ؎ آگے اُس

غرفے کے چلمن ہی پڑی - پس چلمن کوئی عورت ہی کہڑی -

نمبر (۳) مقابلے مین - مومن ؎ اک پریوش سبزہ رنگ و سبز پوش -

جسکے آگے حور کے اُڑ جائین ہوش - ناسخ ؎ آگے تری بہار کے یہ رنگ

گل اُڑا - ہین دامن نسیم مین تودے گلال کے -

نمبر (۴) پیشتر - اس سے پہلے - ؎ کہو تجہ ایسی ہی تہی شکل آگے - ہوئی

کسکے پیچہے یہ صورت تمہاری - ؎ وہی گرمی ہی بازار محبت کی ہنوز آتش -

وہ یوسف کی خریداری جو آگے تہی سو اب بہی ہی -

نمبر (۵) جیتے جی - حین حیات - فقرہ - وہ اپنے آگے ہی بڑے بیٹے کو یہ گہر

دیگئے تہے - داغ ؎ کیا دم کا بہروسا ہی سمجہ آئے کہ نہ آئے - جانا ہی جو

قاصد کو تو جائے مرے آگے -

نمبر (۶) آیندہ - اسکے بعد - صبا ؎ جو حال دیکہتا ہی وہ کہنا پیامبر

آئین نہ آئین آگے اُنہین اختیار ہی - آتش ؎ سامنا اُس آتشین رخسار کا اندہیر ہی

ہم کہے رکہتے ہین آگے اختیار آفتاب - قلق ؎ آگے کیا ماجرا کرون مین بیان

سب اسی واسطے یہ ہی سامان -

نمبر (۷) آیندہ زمانے مین - ظفر ؎ ہو گیا غم فراق سے حال آگے دیکہیے

کیا - کچہ اگیا ابہی سے ہی تاب و توان مین فرق - قلق ؎ دل لگانا ہی ایسا کیا آسان

آگے مشکل پڑیگی میری جان -

نمبر (۸) پرے - اُسطرف - دور - داغ ؎ رہگیا عرش سے آگے جاکر -

ہاے عالم مری تنہائی کا - ذوق ؎ گرچہ ہون وادی عنقا سے پرے

لاکہون کوس - لیک ہی گم شدگی کی ابہی منزل آگے -

نمبر (۹) زیادہ - سوا - بڑہکر - فقرہ - اس سے آگے ایک کوڑی نہ دونگا -

نواب مرزا شوق ؎ مدح حیدر مین کہو لیے جو دہن - اس سے آگے نہین ہی

جاے سخن - کون حیدر کا مرتبا سمجہا - کوئی بندہ کوئی خدا سمجہا -

نمبر (۱۰ع) پاس - قریب - فقرہ - ذرا آگے آکر بات سُن لو -

نمبر (۱۱) سے کے معنی ہین - مگر جب کے کا لفظ اس سے مقدم ہو - مثل - دائی

کے آگے پیٹ کا پردہ - جانصاحب ؎ چہپتا نہین ہی پیٹ دو دائی کے

آگے - جو کچہ بڑی بیگم ہین کوئی مجہسے تو پوچہے -

نمبر (۱۲) نظر مین - دانست مین - قلق ؎ میرے آگے چمن جہنم ہی -

محفل عیش بزم ماتم ہی - وزیر ؎ وہ میکش ہون نہ دیکہون رات بہر

اُسکی طرف ہرگز - فلک پے آفتاب آگے مرے مینا سے خالی ہی - رشک ؎

ہمت نے بے نیاز کیا اسقدر مجہے - حاتم زیادہ ہی مرے آگے بخیل سے -

نمبر (۱۳) بعد - مومن ؎ لذت آتی جو لفظ الفت سے - پڑہتے دائم الف کے

ع اس جگہ سامنے ہونیکی قید ہی -

آگے تے۔ فقرہ۔ غور کرکے دیکھو جیم کے آگے کیا لکھا ہی۔

نمبر (۱۴) زد پر۔ نکہت ؎ کیا عالم گوشۂ چشم کے عالم کو دیکھو تو۔ صف مژگان نے آگے رکھلیا رستم کو دیکھو تو۔

آگے آگے - نمبر (۱) پیشاپیش۔ پیچھے پیچھے کا عکس۔ **قلق** ؎ آگے آگے نقیب کی للکار۔ با ادب با ملاحظہ ہشیار۔ **داغ** ؎ جب ترے در سے سپر اخلقت تماشائی ہوئی۔ پیچھے پیچھے داغ آگے آگے رسوائی ہوئی۔ **انشا** ؎ ادائو ناز و حجاب و غمزہ کرشمہ شوخی حیا تغافل۔ تمہاری چتون کے آگے آگے یہ کرتے ہین اہتمام آٹھون۔

نمبر (۲) آیندہ زمانے مین۔ آگے چلکر۔ مشہور شعر۔ ؎ ابتدائے عشق مین روتا ہی کیا۔ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہی کیا۔ **اسیر** ؎ نو برس کا سن ہی صدقے نہ فلک مین ناز پر۔ آگے آگے دیکھیے آئین وہ کس انداز پر۔

نمبر (۳) قبل۔ پیشتر۔ **میر** ؎ دل و دین ہوش و صبر سب ہی گئے۔ آگے آگے تمہارے آنے کے۔ مگر ان معنوں مین اب متروک ہی۔

آگے آگے چلنا - پیشاپیش چلنا۔ **قلق** ؎ کوئی بیخود تھا آگے آگے روان۔ کوئی دل پکڑے پیچھے پیچھے دوان۔ **غافل** ؎ صحرا مین میرے خضر کا پڑتا نہین قدم۔ جب تک نہ آگے آگے کوئی رہنما چلے۔

آگے آگے گرو پیچھے پیچھے چیلا - مثل۔ جہان کبھی اچھے برے کام مین کوئی اپنے بزرگ یا عزیز یا دوست کی پیروی کرتا ہی تو کہتے ہین کہ آگے آگے گرو پیچھے پیچھے چیلا۔ یعنی اُنکے بزرگ ہی ایسا کرتے ہین تو یہ کیون نہ ایسا کرین۔

آگے آگے ہونا - رہبر ہونا۔ **آتش** ؎ قطع ہو جائیگی گام چند مین سختی راہ۔ خضر ہی جب آگے آگے شوق منزل ہو گیا۔ **ناسخ** ؎ جب شب تاریک مین

ہم کوے جانان کو چلے۔ آگے آگے جاے مشعل آتشین نالے ہوے۔

آگے آنا - نمبر (۱) سامنے آنا۔ روبرو آنا۔ فقرہ۔ آگے آکر سلام کرو نذر دیجیے کبتک کھڑے رہوگے۔

نمبر (۲)[ع] قریب آنا۔ بہت نزدیک آنا۔ فقرہ۔ راز کی بات ہی آگے آکے سنلو۔

نمبر (۳) مقابل ہونا۔ مقابلہ کرنا۔ **تسلیم** ؎ کیا منہ جو کوئی بات بنائے مرے آگے۔ دعوے ہو سخن کا جسے آئے مرے آگے۔

نمبر (۴) آڑے آنا۔ کام آنا۔ فقرہ۔ دیا لیا آگے آئیگا۔ **ہلال** ؎ دیکے بررو دعائین لیتا ہی۔ آگے آتا ہی تیرے تیرا فیض۔

نمبر (۵) پیش آنا۔ فقرہ۔ بزرگون کا کہنا آگے آتا ہی۔ **داغ** ؎ مسخر کرلیا آخر کو بنگالے کے جادو نے۔ بڑا بول آگے آیا ہم جو بولے تھے لڑکپن مین۔

نمبر (۶) پاداش عمل کیجگہہ۔ باپ کرے باپ کے آگے آئے۔ بیٹا کرے بیٹے کے آگے آئے (مثل) **داغ** ؎ محشر مین بھی ہی خواہش خلوت مجھے ایسی۔ کہتا ہون کیا میرا نہ آئے مرے آگے۔

نمبر (۷) کسیکے سامنے آنا۔ بے پردہ ہونا۔ فقرہ۔ اُنکے گھر کی عورتین یا موزاد بھائی کے آگے بھی نہین آتی ہین۔ فصحا اب اس جگہہ سامنے آنا زیادہ بولتے ہین۔

آگے آیت - آگے آئی آیت۔ القط۔ بس۔ چونکہ تلاوت قرآن شریف مین آیت پر توقف ہوتا ہی لہذا یہ عنوان استعمال وہان کا ماخوذ ہی۔ جہان کوئی پڑھتے پڑھتے یا کچھ کہتے کہتے رک جاتا ہی تو دل لگی کے طور پر سننے والے کہتے ہین کہ آگے آئی آیت۔

[ع] سامنے ہونے کی تخصیص ہی۔

آگے بڑہانا - آگے لانا - آگے لیجانا - **جرات** شب وصال مین وحشی سا دیکھ مجکو وہ شوخ - کہے ہی دیکہو بس آگے نہ تم بڑہاؤ ہاتھ - فقرہ - افسرون نے فوجونکو آگے بڑہایا -

آگے بڑہنا - نمبر (۱) آگے چلنا - کوچ کرنا - روانہ ہونا - **میر حسن** کئی ہمدمین تہین جو کچھ بڑہ ہین - دعائین دہ بڑہ بڑہ کے آگے بڑہین - **کیف** قیامت ہو کہین اٹہین لحد سے ہم بڑہین آگے - مسافر کیطرح رستے مین ٹہہرے بہی تو کیا ٹہرے -

نمبر (۲) قریب آنا یا نزدیک جانا - فقرہ - اتنی دور سے مین نہین سُن سکتا ذرا آگے بڑہکر بات کہو -

نمبر (۳) نکل جانا - سبقت لیجانا - **بحر** ثابت قدم طریق محبت مین شرط ہی - آدم سے جبرئیل بہی آگے بڑہے نہین - **ناسخ** گزرے جو باغ مین وہ سوار سمند ناز - گلگون بہی آگے بڑہ نہ سکے گُل کے رنگ سے -

نمبر (۴) ترقی کرنا - **کیف** بڑہینگے جو عشق مجازی سے آگے - حقیقت مین کیا ہوگا نقشا ہمارا -

نمبر (۵) استقبال و پیشوائی کرنے کی جگہ - فقرہ - نوابصاحب خود وزیر صاحب کو آگے بڑہکر لے گئے - **غافل** معشوقۂ خیال کی شوخی تو دیکھیو - آگے بڑہا مین لینے تو پیچھے کو ہٹ گیا -

نمبر (۶) مقابلہ اور سامنا کرنیکی جگہ - فقرہ - بڑے بہادر ہو تو آگے بڑہو -

نمبر (۷) دعوے کرنا - بدزبانی کرنا - **بحر** آگے اُن ابروؤن کے مہ نو بڑہے نہین - گرجائیگا نظر سے فلک پر چڑہے نہین - فقرہ - زبان سنبہالو دیکہو تم اب بہت آگے بڑہتے جاتے ہو -

آگے بڑہو
آگے چلو
آگے دیکھو
آگے مانگو

} یعنی دوسری جگہ سوال کرو - فقیر سائل سے یہ جملے کہے جاتے ہین اور کبھی ان جملونکی جگہ صرف آگے کا لفظ کہتے ہین "میانصاحب آگے"

آگے پانا - کیے کی سزا پانا - پاداش عمل بہگتنا (عو) **جانصاحب** دل لیکے رنج دیگا سر اسکے سیکو جو - بی اپنے دیدے گھٹنے کے آگے وہ پائیگا -

آگے پیچھے نمبر (۱) پیش و پس - ادہر اُدہر - **سوز** آگے پیچھے دیکہکر بولا کہ اد کوی یان حاضر نہین اب نابکار -

نمبر (۲) حاضر غائب - فقرہ - آگے پیچھے وہ ہمارا خیر خواہ ہی -

نمبر (۳) یکے بعد دیگرے - پے در پے - فقرہ - آگے پیچھے صدہا اونٹ تھے **غافل** کوی تو ہی مجلس آرائے طرب زیر زمین - آگے پیچھے جو چلے جاتے ہین سب زیر زمین -

نمبر (۴) مقدم - موخر - بے ترتیبی کی جگہ - فقرہ - سب ورق آگے پیچھے کر دیے -

نمبر (۵) غیبت مین - اس جگہ آگے کا لفظ زائد اور پیچھے کا تابع ہوتا ہی - فقرہ - بہائی مین تو سفر کو جاتا ہون آگے پیچھے کوی بات ہو تو گھر کی خبر رکھنا -

نمبر (۶) موقع اور وقت پاکر - (یعنی جب موقع ملیگا) فقرہ - خیر اب جاؤ آگے پیچھے سمجھ لون گا -

نمبر (۷) گھات مین - فقرہ - جان عذاب مین ہی دشمن آگے پیچھے لگے ہوئے مین -

نمبر (۸) دیر سویر - فقرہ - آگے پیچھے سب پہنچ رہینگے - **اسیر** مقام ہر رواں ملک ہستی ہی عدم آخر - کوئی آگے کوئی پیچھے پہنچ رہتا ہی منزل پر -

آگے پیچھے چلنا - نمبر (۱) بے ترتیبی سے چلنا - فقرہ - پہاڑ کی گھاٹی

تنگ تھی صف بندی تو تڑ کے سوارونکو آگے پیچھے چلنا پڑا-

نمبر(۲) آگے بڑھکر یا پیچھے ہٹ کر چلنا - برابر نہ چلنا - فقرہ - آگے پیچھے کیون چلتے ہو برابر آؤ باتین کرتے چلین -

آگے پیچھے سب چل بسین گے - مثل - یعنی ایکدن سب کو مرنا ہی دنیا کی بے ثباتی کے بیان مین کہتے ہین -

آگے پیچھے کا خیال نہونا - انجام کا خیال نہونا - فقرہ - دھڑتے سے روپیہ اُٹھاتے چلے جاتے ہو آگے پیچھے کا کچھ خیال نہین -

آگے پیچھے کوئی نہین - کوئی وارث نہین - جسکو عورتین نگوڑا ناٹھا کہتی ہین -

آگے پیچھے ہاتھ دھرے ہونا - ننگا اور برہنہ ہونا - کمال مفلس ہونا (جسکو ستر پوشی کے لیے کپڑا بھی میسر نہو)

آگے جاتے گھٹنے ٹوٹین پیچھے دیکھتے آنکھین پھوٹین مثل - (عو) جہان کسی کام کے کرنے مین بھی خرابی ہو اور نکرنے مین بھی اُسجگہ بولتی ہین -

آگے جانا - نمبر(۱) دور نکلجانا یا سبقت لیجانا - (رفتار خواہ پرواز مین) رند ؎ المدد ای رہبر واماندگان - منزلون آگے گیا ہی قافلہ - آتش ؎ اللہ ری ہوائے لب بام قصر یار - اڑکر کبوتر آگے گیا ہی نسیم سے - فقرہ - جسکو ابو چھتے ہو وہ آگے جاتے ہین ذرا قدم بڑھاؤ ابھی ملجاوینگے -

نمبر(۲) بڑھنا - سوز ؎ تاب کسکو ہی کہ تیرے در سے آگے جاسکے - جو ترے کوچے مین آیا سر پٹکتا ہی رہا -

آگے جو قدم رکھتا ہون پیچھے پڑتا ہی - نمبر(۱) حسرت کی جگہ - جہان سے جانے کو جی نہ چاہے - بحر ؎ پیچھے پڑتا ہی جو آگے کو قدم رکھتا ہون کسطرح کوئی نکلتا ہی وطن سے باہر -

نمبر(۲) رعب چھاجانے کی جگہ - فقرہ - سرکار کا وہ رعب ہی کہ درباری جو قدم آگے رکھتے ہین پیچھے پڑتا ہی -

آگے چلتے ہین پیچھے کی خبر نہین - جہان کوئی ناعاقبت اندیش ظاہری نفع دیکھکے کسی کام کا ارادہ کرے اور اُسمین انجام کو جو نقصانات ہون اُسکا خیال نرکھے اُسجگہ یہ مثل کہتے ہین -

آگے چلکر - نمبر(۱) کچھ دور چلکر - فقرہ - آگے چلکر پہاڑ ملینگے - نمبر(۲) آیندہ - کچھ دنون کے بعد - فقرہ - آگے چلکر یہ لڑکا آفت ہوگا - اور آگے بڑھکر بھی بولتے ہین -

آگے چلنا نمبر(۱) پیش پیش چلنا - بڑھکے چلنا - ظفر ؎ قدم اُٹھائے تو آندھی سے بھی بیابان مین - اُڑاتا خاک چلے تیر انکسار آگے - آتش ؎ اٹھگئے وصل کی شب بیشتر از یار قدم - آگے ہم عمر روان سے بھی چلے چار قدم

نمبر(۲) رہبری کرنے اور راہ بتانے کی جگہ - فقرہ - کوتوال کو رستہ نہین معلوم ہی جو کیدار سے کہو آگے چلے -

آگے خدا کا نام - بس خاتمہ ہی - اس سے آگے کچھ نہین - برق ؎ سب سے اعلی سب سے بالا وہ بت مغرور کا م ہی - کچھ نہ پوچھو اس سے آگے اب خدا کا نام ہی - فقرہ - اس غریب کے یہی ایک لڑکا ہی آگے خدا کا نام ہی -

آگے خدا کا نام محمدؐ کا کلمہ - دیکھو آگے خدا کا نام -

آگے خیریت ہی - جملہ - اُس جگہ بولتے ہین جہان یہ مقصود ہوتا ہی کہ جو کچھ ہونا تھا ہو چکا اب امید نہ رکھو - ناصر ؎ کچھ تو کرم ترا ہمین پیچھ بخل کی صفت ہی

اک بوسہ دیکے بولے لب آگے خیریت ہی-

آگے دوڑ پیچھے چھوڑ - جہان کوئی ایک کام کو ناتمام چھوڑ کے دوسرے کیطرف دوڑتا ہی وہان یہ مثل بولی جاتی ہی-

آگے دہرا ہی - ضرور پیش آنا ہی - ہونا ہی ہی - فقرہ - چار دن کے بعد پہر وہی جھگڑا آگے دہرا ہی - **داغ** ؎ ہوے طور بطور الفت مین دل کے - قضا اک نہ اک روز آگے دہری ہی-

آگے دہر لینا - رکھ لینا - نمبر(۱) سامنے رکھ لینا - آنکھ کے روبرو رکھنا - فقرہ - اشعار قدما کے آگے دہر لیے اور اپنے قیاس کے مطابق چلدیئے (عود ہندی)

نمبر(۲) نظر کے سامنے آگے آگے حراست کے طور پر لیچلنا - فقرہ - اُسکو جبراً پولس نے آگے دہر لیا-

نمبر(۳) آگے لیکر فریاد کو چلنا - **سودا** ؎ ای دل یہ کس سے بگڑی کہ آتی ہی فوج اشک - لخت جگر کی نعش کو آگے دہرے ہوے-

نمبر(۴) مہرے پر رکھ لینا - زد پر رکھ لینا - **نکہت** ؎ کیا عالم کو کشتہ چشم کے عالم کو دیکھو تو - صف مژگان نے آگے رکھ لیا رستم کو دیکھو تو - یہان دہر لینا غیر فصیح ہی-

آگے دہرنا - رکھنا - نمبر(۱) سامنے رکھنا - پیش نظر رکھنا - فقرہ - کتاب آگے رکھ کے پڑہو - **میر حسن** ؎ شب آدہی گئی جب تو خاصہ منگا - تکلف سے ہر اک کے آگے دہرا - **انشاء** ؎ جسنے یارو مجھسے دعوے شعر کے فن کا کیا - مین نے لیکر اُسکے کاغذ اور قلم آگے دہرا-

نمبر(۲) نذر کرنا - پیشکش کرنا - فقرہ - بیٹا جو کچھ کماؤ باپ کے آگے رکھو-

نمبر(۳) آگے لیچلنا - **غافل** ؎ پہلے نکلے دلسے نالہ پیچھے آنسو چشم سے - فوج آگے ہی رکھتے ہین علم بردار کو - اور ان سب مقامون پر اب کہنا ہی بولتے ہین دہرنا غیر فصیح ہی-

آگے دیکھکے چلنا - دیکھ بہال کے چلنا - فقرہ - آگے دیکھکے چلو کہین ٹھوکر نہ لگے-

آگے دیکھیئے کیا ہوتا ہی - جب کسی بات مین موجودہ زمانے سے زیادہ آیندہ زمانے مین خرابی کا کھٹکا ہوتا ہی تو کہتے ہین کہ ابھی تو یہ حال ہی آگے دیکھیئے کیا ہوتا ہی - **میر** ؎ پہنچینگے آگے دیکھیں کس درجے کو ابھی تو - اُس بادہ چار دہ کا سن دس ہی یا کہ بارہ فقرہ - ابھی تو یہ آفت ہی آگے دیکھیئے کیا ہوتا ہی اور آگے کی جگہ آیندہ اور آگے آگے تکرار کے ساتھ بھی بولتے ہین - مشہور شعر ؎ ابتدائے عشق مین روتا ہی کیا - آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہی کیا-

آگے دینا - نمبر(۱) سامنے دینا - روبرو دینا - فقرہ - انکو روپیہ پیسے آگے دینا کہین لیکے مکر نہ جائین-

نمبر(۲) زیادہ دینا - فقرہ - مین آپ کے ندون گا میرا اگلا ہی روپیہ پیسا ہوا ہی

نمبر(۳) چوٹ کرتے ہوئے شکار کی راہ مین کوئی چیز ڈالدینا - (تاکہ اُسکی طرف متوجہ ہو جاے) فقرہ - شیر میری طرف جھپٹا مین نے تکیہ آگے دیکر دار کیا

آگے ڈالدینا - نمبر(۱) سامنے رکھدینا - روبرو ڈالدینا - فقرہ - پہلے تو اُنکے تیور بہت کڑے تھے جب وہ یہ کھنکھنا کے آگے ڈالدیا تو نرم ہو گئے-

نمبر(۲) بیوہ کی مدد کرنا - اُسکی گزراوقات کے لیے کچھ فراہم کرکے دینا-
(ہندوؤن مین رسم ہی کہ زن بیوہ کے عزیز و اقربا اگر روپیہ حسب مقدور اُسکے آگے ڈالتے جاتے ہین)

آگے رہنا - نمبر (۱) مقدم رہنا - **رند** ؎ جانبازی نہ کی معرکۂ عشق مین کس روز
میدان مین رہا چار قدم آگے ہی سب سے -

نمبر (۲) مقابل رہنا - سامنے رہنا - **رند** ؎ رنگ آتا ہی مجھے طالع برگشتہ نخچیر کے - بنکے تودہ رہگیا آگے جو تیرے تیر کے - فقرہ - چھوٹے بچے بزرگونکی نظر کے آگے رہین تو بہتر ہی -

آگے سے - نمبر (۱) سامنے سے - روبرو سے - فقرہ - میرے آگے سے دفع ہو - فقرہ - میرے آگے سے چلا جا - اور اسیطرح آگے سے دور ہو - آگے سے ہٹ جا - آگے سے اُٹھا لو - اکثر افعال کے ساتھ مستعمل ہی -

نمبر (۲) پیشتر سے - ابتدا سے - فقرہ - ہمکو آگے ہی سے خبر تھی - تمنے آگے سے سوچ لیا ہوتا - ہمنے آگے سے ٹھان لی تھی - اور اسیطرح اکثر افعال کے ساتھ بولا جاتا ہی -

نمبر (۳) جسم کے اگلے رُخ سے - فقرہ - آگے سے دوپٹا سبنھال کر اوڑھو (عو)

آگے سے ہوتی آئی ہی - قدیم زمانے سے یہ رسم جاری ہی - پہلے سے اسیطرح ہوتا چلا آیا ہی -

اور اسیطرح سلف سے ہوتی آتی ہی - ابتدا سے ہوتی آئی ہی - ہمیشہ سے ہوتی آئی ہی بھی بولتے ہین - ؎ تمہین نے داغ نرالے نہین اُٹھائے ستم - یوہین سلف سے مرے یار ہوتی آتی ہی - اور صرف ہوتی آئی ہی بھی انہین معنون مین کہتے ہین - **غالب** ؎ کی وفا ہمسے تو غیر اُسکو جفا کہتے ہین - ہوتی آئی ہی کہ اچھونکو بُرا کہتے ہین -

آگے قدم رکھنا - پیش قدمی کرنا - بڑہنا - **ذوق** ؎ پئے ناواقف رہ پہلے ہی رہبر موجود - کور سے آگے قدم دیکھ عصا نے رکھا - **داغ** ؎ ابھی سامان آہ و نالۂ و فریاد پیچھے ہی - قدم آگے نہ رکھے عرض اسکے لئے دعا ٹھہرے -
انشا ؎ رہروانِ عشق نے جسدم علم آگے دہرا - سدرہ کے سایے مین دم لے پہر قدم آگے دہرا -

آگے قدم نہ اُٹھنا - نمبر (۱) تھک جانے کی جگہ - **مسرور** ؎ تھک گیا ہون مین ناتوان ایسا - ابتو آگے قدم نہین اُٹھتا -

نمبر (۲) رعب اور خوف کی جگہ - **اسیر** ؎ کہلجائیگی جسروز رہ مرگ کی سختی آگے قدم عمر شتابان نہ اُٹھیگا -

نمبر (۳) کمال افسردہ خاطری کی جگہ - فقرہ - یہ خبر سنتے ہی ایسا جی بیٹھ گیا کہ آگے قدم نہ اُٹھتا تھا -

آگے قدم نہ بڑہنا - آگے قدم نہ اُٹھنا - **بحر** ؎ تمہارے فتنۂ قامت نے ایسا رعب باندہا ہی - قدم بھر بھی قدم آگے نہین بڑہتا قیامت کا -
صبا ؎ مجنون ضعیف کیا مرے جنگل مین آئیگا - شیرون کے ہاتھ بھر قدم آگے بڑہے نہین - اور آگے قدم نہ پڑنا بھی بولتے ہین -

آگے قسمت - اُس جگہ بولتے ہین جہان یہ کہنا ہوتا ہی کہ آیندہ جو نصیب مین ہوگا وہ پیش آئیگا - **قلق** ؎ پیچھا چھوڑونگی مین نہ تا مقدور - آگے قسمت تری مین ہون مجبور - **مصحفی** ؎ دل نذر ایک یار پریوش کو کر چکے - اے مصحفی اب آگے مقدر ہی اور ہم -

آگے کا اُٹھا - پس خوردہ - اُلش - جھوٹا - عوام کی زبان ہی اور فصحا اس احتیاط سے کہ اسمین ذم کا پہلو ہی اسکے استعمال سے احتیاط کرتے ہین -

آگے کر دینا - نمبر (۱) کسیکا پردہ توڑ دینا - فقرہ - چار دن کی بیاہی دُلہن کو کیون جیٹھ کے آگے کر دیا - (عو)

نمبر(۲) اپنے بچاؤ کے لیے دوسرے کو سامنے کردینا۔فقرہ۔یارو باتین ہی باتین مین ہی جب وقت پڑیگا مجھی کو آگے کردوگے۔

نمبر(۳) علم و ہنر مین اورون سے بڑھادینا۔فقرہ۔اُستاد کی مہربانی نے مجھے مکتب مین سب سے آگے کردیا۔

آگے کنوان پیچھے کھائی۔مثل۔دیکھو آگے جاتے گھٹنے ٹوٹین پیچھے دیکھتے آنکھین پھوٹین۔مگر اسمین عورتون کی بول چال کی کوئی تخصیص نہین ہی۔

آگے کو۔آیندہ زمانے مین۔آگے چلکر۔داغ ؎ کل تک تو آشنا تھے مگر آج غیر ہو۔دو دن مین یہ مزاج ہی آگے کو خیر ہو۔

آگے کے دانت۔وہ دانت جو مُنھ کھُلنے مین سامنے نظر آتے ہین۔

آگے کے دن پیچھے گئے ہر سے کیو نہ ہیت اب پچھتائے کیا ہوت ہی جب چڑیان چُگ گئین کھیت۔جو کام وقت پر نہ ہوسکا اُسکے لیے افسوس کرنا بیفائدہ ہی۔یہ اصل مین کبیر کا دوہا ہی کثرت استعمال سے مثل ہوگیا۔اور کبھی صرف دوسرا مصرع کہا جاتا ہی۔

آگے کے ہاتھ پیچھے ہوجانا۔مشکین بندھجانا۔

آگے لانا۔کسیکا پردہ توڑدینا۔فقرہ۔اُنہون نے اپنی بہو کو میرے بیٹے سے چھپایا تو مین اپنی بہو کو کیون اُنکے آگے لاؤن۔(عو)

آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا۔مثل۔(عو) لاولد۔لاوارث کی نسبت بولتی (تلیل) ہین جسکا کوئی پوچھنے والا نہو۔فقرہ۔تم اُنکی طرح فضول خرچی پر کمر نہ باندھو انکا کیا ہی آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا۔

آگے نکال رکھنا۔مطالعہ کر رکھنا۔بے پڑھے ہوئے سبق کو دیکھ رکھنا

آگے نکلجانا۔سبقت لیجانا۔بڑھجانا۔داغ ؎ کوئی آگے نکل نہین سکتا۔تجھسے فتنہ بھی چل نہین سکتا۔کیف ؎ پھرتی دکھائی یار نے آج ایسی صبح صبح آگے نکل گیا وہ چمن مین نسیم سے۔فقرہ۔کیا ذہین لڑکا ہی کہ چار دن مین سب سے آگے نکل گیا۔

آگے نہ چلنا۔نمبر(۱) رواج نہ پانا۔مشہور اور مروج نہونا۔فقرہ۔رنگ مغفور کا رنگ اُنکے شاگردون ہی تک رہا آگے نہ چلا۔فقرہ۔نورجہان کا سکہ عہد جہانگیر تک رہا آگے نہ چلا۔

نمبر(۲) قائم نہ رہنا۔مٹ جانا۔فقرہ۔بہت سے گلدستے دو چار مہینے نکلے آگے نہ چلے

نمبر(۳) زیادہ نہ بڑھا جانا۔حل نہ ہونا۔فقرہ۔عجب دق کتاب ہی کیسا ہی فہمین ہو ورق دو ورق سے آگے نہین چلتی۔

نمبر(۴) کسیکے سامنے سرسبز نہونا۔پیش نہ جانا۔فقرہ۔اُنکے آگے کسیکی نہین چلتی۔

نمبر(۵) مقابلے مین قدم نہ اُٹھنا۔میر ؎ تیرا خرام دیکھے تو جاسے نہ ہل سکے کیا جی تدرو کا جو ترے آگے چل سکے۔

آگے ہاتھ پیچھے پات۔مثل۔اُس مفلس کی نسبت بولتے ہین جسے ستر پوشی کے لیے کپڑا بھی میسر نہو۔

آگے ہونا۔نمبر(۱) قدم بڑھا ہونا۔آگے بڑھکے چلنا۔گلزار نسیم ؎ بولا وہ کہ یہ نہوگا مجھسے۔مین دو قدم آگے ہونگا تجھسے۔داغ ؎ بظاہر رنج مین اور دلمین بدگمانی ہے۔ترے کوچے مین جو جاتا ہی آگے ہم بھی ہوتے ہین

نمبر(۲) سبقت لیجانا۔ترقی کرنا۔فقرہ۔یہ لڑکا بہت لڑکون سے سبق مین آگے ہوگیا۔
بحر ؎ اپنی زبون شاعرون سے ہی کچھ برابری۔آگے کلیم سے ہون نہ پیچھے سلیم سے۔

نمبر (۳) عورت کا کسیکے سامنے ہونا- پردہ نکرنا- ناسخ ؎ غیر کے آگے نہو مان
مرے کہنے کو- ای صنم کرتی ہی تاثیر نظر تہبر مین-

آگے ہی - قدمانے بیشتر ہی سے کی جگہ کہا ہی- اور اب یہ درست نہین ہی
آگے ہی سے بولتے ہین- جرأت ؎ جاؤن جاؤن کیا لگا یا ہی میان بیٹھے ہو
ہو کین اپنی زیست سے آگے ہی اکتایا ہوا- ولہ ؎ ہو ہمسے دل فگار دن یہ مت
دست بقبضہ- ہین آگے ہی زخمی تری شمشیر کے ہاتھون- البتہ آگے ہی
بیشتر ہی کے معنی مین درست ہی ؎ دل تو آگے ہی دے چکا ہی رند- جان
بھی اب نثار کرتا ہی-

آگاہ - ف- واقف- ہوشیار- کاردان- بحر ؎ تم ہمسے چھپایا کرو راز
کچھ اپنا- اپنا دل آگاہ ہی ہر کا ذخبر کا- اور نظم مین بتکلف شاعرانہ اسکا مخفف
آگہ بھی مستعمل ہی- آتش ؎ شب آدینہ بھی آتا نہین گور غریبان پر- ہنوز
آگہ نہین وہ شمع روسکین نوازی سے- ظفر ؎ وائے کس شوخ ستمگر سے
لگا دل اپنا- کہ نہ ہی مہر سے آگہ نہ وفا سے واقف- اور کرنا اور ہونا کے ساتھ
مستعمل ہی- ناسخ ؎ میری چاہت سے کیا آگاہ اُس طناز کو- ہی بجا سمجھون
وکیل اپنا اگر غماز کو- آتش ؎ اچھا ہون یا بُرا ہون تمہارا ہون جو کہ ہون
آگاہ ہین غلام کے عیب و ہنر سے آپ-

آگاہی - **آگہی** - ف- مونث- نمبر (۱) واقفیت- علم- صبا ؎ -
اپنی ماہیت سے آگاہی نہین- کیون روان ہین ہر طرف دریا عبث-
نمبر (۲) ہوشیاری- غالب ؎ اپنی ہستی ہی سے ہو جو کچھ ہو- آگہی گر نہین
غفلت ہی سہی- ظفر ؎ طفل کو راحت زیادہ ہی جوان و پیر سے- جین نادانی
مین کرتی ہی آگاہی خراب-

آگاہی پانا - خبر پانا- واقف ہونا- گلزار نسیم ؎ آگاہی جو دیونی نے
پائی- بگڑی ہوئی بات یون بنائی-

آگاہی دینا - مطلع کر دینا- مصحفی ؎ راہ مین ملگیا جو اک راہی-
دی مجھے اس خبر سے آگاہی-

آگاہی رکھنا - خبر اور واقفیت رکھنا- صبا ؎ رکھتے نہین ہین رسم
محبت سے آگہی- راہِ وفا طریق حسینان سے دور ہی-

آگاہی ہونا - علم اور واقف کاری ہونا- آتش ؎ آخر کارِ جہان سے
ہوا گر آگاہی- صاحبِ خانہ نظر آنے لگین مہمان سے-

آگرنا - نمبر (۱) آپڑنا- گر پڑنا- فقرہ- دیوار سر پر آگری- فقرہ- یہ پتھر کہان سے آگرا
نمبر (۲) ٹوٹ پڑنا- حملہ کرنا- فقرہ- ٹیڑیان کھیت پر آگرین- فقرہ- انگریزی
فوج آگری-
نمبر (۳) جھپٹا مارنا- فقرہ- چیل گوشت پر آگری-
نمبر (۴) بھیڑ کرنا- ہجوم کرنا- فقرہ- جبان کھانا دیکھا سب کے سب ٹیڈیون
کی طرح آگرے-

آگرہ - ایک شہر ہی دریائے جمن کے کنارے جسے اکبر آباد کہتے ہین- اسے
اکبر بادشاہ دہلی نے بسایا تھا-

فصل الف ممدودہ مع لام

آل - نمبر (۱) ع- مونث- بیٹا- بیٹی- نسل- خاندان- جیسے آل اولاد-
آل عمران- مومن ؎ کیون نہ شکر کرین تا آل داؤد- افسون شہنشہی سکھایا
نمبر (۲) ت- سرخ رنگ- لال- جان صاحب ؎ شاہانہ بیگماتی کسم کا یہ
رنگ ہی- پکا ہی رنگ ہی نہین رنگتہ مرا آل شوخ-

نمبر (۳) ھ پیاز کی پتّی اور ڈنٹھل کو کہتے ہین -
نمبر (۴) ایک مشہور درخت جسکی جڑ سے سرخ رنگ نکلتا ہی -
نمبر (۵) ھ - سطح زمین کی نمی - تہ زمین کی تری - فقرہ - جب تک ایسا پانی نہ برسے کہ آل سے آل ملجائے دہان کیونکر بوئے جائین -

آل اولاد - مونث - بیٹا بیٹی - اور اُنکے بال بچے - کُل خاندان - میر حسن ؎ مری آل اولاد کو شاد رکھ - مرے دوستونکو تو آباد رکھ - اور آل اطفال بھی کہتے ہین -

آلتمغا - (بلا اضافت لام) مذکر - لغوی معنی سُرخ مہر - مجازاً فرمان بادشاہی جو جاگیر وغیرہ کی نسبت عطا ہو - تحقیق مقام یہ ہی کہ آلتمغا مین آل اگر سُرخ کے معنی مین لیا جائے اور تمغا مہر کے معنی مین تو ترکیب مقلوب یعنی تمغائے آل یعنی مہر سُرخ ہوگا - جیسا کہ صاحب غیاث نے لکھا ہی کہ شاید زمانۂ قدیم مین بادشاہی مہر شنجرف سے ثبت کیجاتی ہو - دوسری صورت یہ ہی کہ آل بمعنی نسل اور تمغا بدستور بمعنی مُہر قرار دیا جائے اسصورت مین بھی ترکیب مقلوب ہوگی اور اسیکو ترجیح ہی اسلیے کہ جو عطیات شاہی نسلاً بعد نسلٍ ہوتے ہین اُسی کے فرمان و سند کو آلتمغا کہتے ہین - فقرہ - کیا سات پشت کے لیے آلتمغا لکھوالیا ہی - سحر ؎ تفاخر آلتمغا پر عبث اولاد آدم کو - نہین ممکن مقدر کا نوشتہ فرد باطل ہو - اُردو مین ہر چیز سرمایۂ تفاخر کو بھی کہتے ہین - فقرہ - اُستاد نے چار شعرون پر صاد کیا کر دیے تم اُسکو اپنے کمال کا آلتمغا سمجھنے لگے - فقرہ - (مثالاً) شیخ موصوف اسقدر الفاظ کو فرمان آلتمغا اپنے کمال کا سمجھے (آبِ حیات)

آل رسول - اولاد جناب فاطمہ زہراؑ (سادات) انشا ؎ اور کسکا آسرا ہو سرگروہ اس راہ کا - آسرا اللہ اور آل رسول اللہ کا - اور آل نبی آل پیمبر بھی مستعمل ہی - قلق ؎ یا الٰہی بحق آل نبی - بحرمت رسول روح علی - رشک ؎ چاہیے آل پیمبر کا وسیلہ ای رشک - شافع حشر نہین کوی پیمبر کے سوا -

آل عبا - حضرت فاطمہ زہرا حضرت علی حضرت امام حسن حضرت امام حسین رضوان اللہ تعالے علیہم سے مراد ہی اسلیے کہ عبا کملی اور چادر کے معنی مین ہی - رشک ؎ غم کونین کسے ہی ای رشک - ماتم آل عبا کرتا ہون - سحر ؎ ہم فقیرون نے جہان شام سے کمل تانا - ذکر معبود ہی یا آل عبا کی تعریف -

فائدہ - تنہا لفظ آل بھی آل عبا کے معنون مین استعمال کیا گیا ہی جیسے آل و اصحاب کا وسیلہ ہی - سحر ؎ وہ اپنے ہاتھ مین کاسہ ہی جو اُترا اتھام شد کو - کیا تھا فخر جس پر آل نے اپنا وہ کمل ہی - مومن ؎ درود خدا و وقف اصحاب آل - ہوے ختم جنپر جہان کے کمال -

آل کا انڈا - لڑکون کا ایک کھیل ہی جس لڑکے کو غریب بیکتے ہین اُسکو چپتین لگانے کے واسطے ایک لڑکا کہتا ہی کہ اتنا انڈا کا ہے کا - جواب مین باقی لڑکے کہتے ہین آل کا - تو وہ پوچھنے والا لڑکا اس غریب لڑکے کیطرف (جسکو پہلے سے دہین لگانیکے لیے تجویز کر رکھا ہی) اشارہ کر کے کہتا ہی جو اسکو نہ مارے اُس پر قسم ہی - یہ قسم ہوتے ہی اُس لڑکے پر چپتین پڑنے لگتی ہین وہ بھاگتا پھرتا ہی اور سب لڑکے دوڑ دوڑ کر دہین لگاتے ہین اور جو لڑکا نہ مارے اُس پر یہ قسم باقی رہتی ہی کہ جب کبھی وہ دہین کھانیوالا ملے گا تو قسم اُتارنے کے واسطے یہ چپت مار لیگا -

منقول ہی کہ ایک دن حضرت خواجہ ہر دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان چارون صاحبون کو اپنی عبا سے مخطط مین لے لیا اور آیۂ تطہیر پڑھا -

آل کا رنگ - سُرخ رنگ جو آل کی لکڑی سے نکلتا ہی -

آلا - نمبر (۱) ھ - (یہ آلے سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین جگھہ ہین) مذکر - طاقچہ - دیوار مین چراغ وغیرہ رکھنے کی جگھہ (مَثَل) دیوار کھوئی آلون نے گھر کھویا سالون نے -

نمبر (۲) ہرا - کچّا - اُس زخم کی صفت مین آتا ہی جو مندمل ہوکر پختہ نہ ہوا ہو - **ناسخ** ؎ پھر بہار آئی چمن مین زخم گل آلے ہوئے - پھر مرے داغ جنون آتش کے پرکالے ہوئے - **جرات** ؎ آغاز محبت مین نہ سو بند کہ ناصح - ٹھیس اسکو لگاتے نہین جو زخم ہو آلا -

نمبر (۳) گنجفہ بازونکی اصطلاح مین دونون طرف سر کرنے کو کہتے ہین -

نمبر (۴ مؤنث) ف - مصدر آلودن کا صیغہ امر جو اسم سے ترکیب پاکر مفعول کے معنی دیتا ہی جیسے حسرت آلا - یعنی حسرت سے بھرا ہوا - **مومن** ؎ مرے سوز درون سے چشم تر ہو - نگاہ حسرت آلا پر نظر ہو -

آلا اپٹ جانا - گنجفے مین دونون طرف سر کرنے سے فارغ ہو جانا - فقرہ - اگر دونون آلے پٹگئے تو سولہا ورق کی جیت ہو گی -

آلا دے[ع] نوالا - مثل - وہان بولتے ہین جہان کوئی دنی الطبع اعلے درجے کو پہنچے مگر فطرتی دنارت اُسکی نہ جاے -

آلا رہنا - زخم تازہ رہنا - فقرہ - زبان کی تلوار کا زخم ہمیشہ آلا رہتا ہی -

آلا کرنا - گنجفے مین دونون طرف سر کرنا - فقرہ - سر نہو تو آلا کرو -

آلا کھل[ع] جانا - دیکھو آلا اپٹ جانا - فقرہ - جو حکما آلا کھل جاے تو پھر دو حکما سر کرنا -

آلا کھیلنا - دیکھو آلا کرنا -

آلات - ع - مذکر - جمع آلہ - نمبر (۱) ہتھیار - اوزار - جیسے آلات حرب - آلات کاشتکاری - **ناسخ** ؎ خدا کے کام کچھ آلات پر نہین موقوف - ابوالبشر ہوئے بے مادر و پدر پیدا -

نمبر (۲) ساز و سامان - لوازم - **غالب** ؎ صرف بہاے مے ہوے آلات میکشی - تھے یہ ہی دو حساب سو یون پاک ہو گئے - **قلق** ؎ جہاڑ سازون کو کہدو جلد آئین - شیشہ آلات سب لگا جائین -

آلاگنا - آگنا - **انشا** (مچھرونکی ہجو مین) ؎ جون ہوئی شام وُون یہ آ لاگے - آدمی ان سے اب کہان بھاگے - اب یہ متروک ہی اسکی جگھہ آلگنا ہی کہتے ہین -

آلگنا - نمبر (۱) قریب تر ہونا - پہنچنے کے قریب ہو جانا - **بحر** ؎ کیا بیر ہو کے نشے مین ڈوبے ہوئے رہین - کشتی عمر گور کنارے ہی آلگی -

نمبر (۲) گھات مین بیٹھ رہنا - تاک مین رہنا - جیسے چور شام ہی سے آلگا -

نمبر (۳) پڑ جانا - ضرب پہنچنا - فقرہ - اُنھون نے جانکے نہین مارا غُلّہ لگا یا تھا چڑیا پر اتفاق سے تمہارے آلگا -

نمبر (۴) پناہ لینے کی جگھہ - (دامن اور قدم کے ساتھ) ؎ تجکو کیا سلسلے قیس مین بیعت ہی نصیر - خار صحرا ترے دامن سے جو آلگا ہی - فقرہ - مین حضور کے قدمون سے آلگا ہون اب مجھے کسکا ڈر ہی -

آلام - ع - جمع الم - رنج و غم - **رشک** ؎ ہو انسان مبتلاے فراق - ہاے آلام و صد بلاے فراق -

ع ؎ مشہور ہی کہ ایک حسینہ دختر فقیر سے ایک بادشاہ نے شادی کی وہ باوجود ثروت حسب عادت طاقون مین روٹی رکھہ رکھکر آلا دے نوالا کہکر مانگتی تھی اسوقت سے یہ مثل بنگئی -

ع ؎ کھلنا کا مصدر ترکیبی ہی جو کھیلنا کا لازم ہی -

آلان - س - (باندھنے کی چیز - مادّہ لا ہی جسکے معنی پکڑنا ہین) مونث - وہ کڑا یا زنجیر جس سے ہاتھی کا پاؤن باندھا جاتا ہی -

آلائش - ف - مونث - آلودگی - میل کچیل - پیٹ کی انتڑیان وغیرہ پوٹے کی پیپ اور لہو - **اسیر** ؎ پاک ہو جلد لگا بحر فنا مین غوطے - جسم خاکی جسے کہتے ہین وہ آلائش ہی - **بحر** ؎ یہ جگہ وہ ہی فرشتون نے کنوین جھانکے ہین - پاک آلائش دنیا سے بشر کیا ہوگا - **رشک** ؎ پڑگئی ہی پیپ قاتل کے تغافل سے یہان - اور زخم دل مین ای جراح آلائش نہین -

آلپٹنا - لپٹ جانا - **ناسخ** ؎ روشنی کی سیر جب مین نے شب فرقت مین کی - شعلے آلپٹے مجھے سرو چراغان چھوڑ کر - فقرہ - عجب ہولناک مقام تھا یہ معلوم ہوا کہ چار طرف سے بلائین آلپٹین -

بعض مقامات استعمال - پیار اور محبت کی جگہ - فقرہ - یہ بچہ مجھے دور سے بھی دیکھتا ہی تو آلپٹتا ہی -

تنگ اور زچ کرنے اور پیچھا نہ چھوڑنے کی جگہ - فقرہ - خدا اس قرض سے نجات دے صبح ہوئی اور سیٹھ جی کا آدمی آلپٹا -

حملہ کرنے لڑنے بھڑنے کی جگہ - فقرہ - حضور مین تو کچھ بولا بھی نہین وہی مجھے آلپٹا -

آلتی پالتی - ایک نوع کی نشست جسے فصحا چارزانو کہتے ہین -

آلتی پالتی مار کر بیٹھنا - چارزانو بیٹھنا -

آلنگ - ھ - (یہ آلنگن سنسکرت کے لفظ سے نکلا ہی - آ - کے معنی ہین اچھی طرح - اور لنگن کے معنی ملنا ہین) گھوڑی کی مستی - **نکہت** ؎ اسپ گلی بنائے گر اس خاک سے کلال - آلنگ پر رہے وہ کہلو تا تمام سال -

آلنگ پر آنا - نمبر (۱) گھوڑی کا مست ہونا -

نمبر (۲) مذاقاً - عورت کی نسبت بھی کہتے ہین -

آلو - ھ - آلہ - س - (جڑ والی ترکاری - مادّہ اُل - ہی) مذکر - ایک قسم کی گول ترکاری جسکا مزاج سرد و خشک ہوتا ہی کبھی صرف ترکاری اور کبھی گوشت کے ساتھ پکا کر اور اور طرح سے بھی کھاتے ہین - اور آلوے بخارا کو بھی صرف آلو کہتے ہین - **مومن** ؎ یان بوسے چاہیے گرہ زلف یار کے - ممکن نہین کہ دانۂ آلو ہو چارہ ساز -

آلوچہ - ف - مذکر - آلو بخارا سے مشابہ ایک ترش میوہ ہوتا ہی -

آلو شفتالو - مذکر - ایک کھیل ہی جسمین ایک لڑکا دوسرے کی چڈھی پر سوار ہو کر اپنے دونون ہاتھون سے اُسکی دونون آنکھین بند کرتا ہی اور باقی لڑکون مین سے ایک لڑکا اس سوار کی پشت کی طرف جا کر اپنی انگلیان ہلا کر گھوڑے سے پوچھتا ہی کہ آلو شفتالو تیری چلتی کمر مارون - گل سور کے پیڑ تلے بول گرو کی - اگر اُسنے انگلیون کی تعداد صحیح بتادی تو گھوڑا سوار اور پوچھنے والا گھوڑا بنجاتا ہی - اور اُس کھیل کو آلو شفتالو کہتے ہین (ارمغان)

آلوے بخارا - مذکر - ایک قسم کا آلو جو بخارا مین پیدا ہوتا اور دوائ استعمال مین آتا ہی - جو قسم اسکی یورپ اور خاص کر فرانس مین پیدا ہوتی ہی وہ اس آلو سے جو کابل کیطرف سے آتا ہی تگنی چوگنی بڑی ہوتی ہی - مگر ترشی بہت ہی کم - مزاج اسکا سرد و تر اور خاصیت ملین اور دافع صفرا ہی -

آلودہ - ف - نمبر (۱) بھرا ہوا جسکو عوام لتھڑا ہوا کہتے ہین - **سوز** ؎ مژگان کی تیری نوکین آلودہ ہین لہو مین ظالم نگاہ کسکے دل مین گڑو کے آیا - **صبا** ؎ تیغ حسن ای گل تر ہو گئی خون آلودہ - مجھپ غصے مین ترا منھ جو بہت

لال ہوا - مومن ؎ ہین چند فغان عاشقانہ - آلودۂ دردہی فسانہ -
نمبر (۲) بُرے کامون کا مرتکب - ملوث - ؎ یہ داغ رند کب آلودۂ شراب نہ تھا - خراب آج ہوا آج تک خراب تھا - مومن ؎ وہ مے فکر عقبےٰ ہی جسکا خمار - وہ مے جسکے آلودہ پرہیزگار -

آلودگی - ف - مونث - نمبر (۱) آلائش - گندگی - لوث - تعلقات دنیاوی ناسخ ؎ وسعت مشرب ہی تو رندو گنہ سے کیا ضرر - دامن دریا ہزار آلودگی سے پاک ہی - ولہ ؎ پاک ہین آلودگی سے جو ہین وارستہ مزاج - تر نہین ہوتا کبھی صرصر کا دامن آب مین - بحر ؎ پاک رکھ قلب کو آلودگی دنیا سے - شیشۂ مے ہی بغل مین جو ہی دنیا دل مین -

آلودہ دامن - (بلا اضافت ہائے مختفی) گناہگار - ذوق ؎ مین وہ آلودہ دامن ہون بنائین تار سبحے کا - فرشتے پاکدامن لیکے میرے تار دامن سے - بحر ؎ اگر آب ندامت کا رگر ہوگا گناہون کو - بہت آلودہ دامن ہون کرون گا شست و شو برسون -

آلودۂ دنیا - (باضافت ہائے مختفی) دنیا کی محبت مین گرفتار - رند ؎ ضد ہم سے نہونگے تجھے بیجا ہی تلاش - نا رعقبے نہ آلودۂ دنیا ہوکر -

آلودہ کرنا - نمبر (۱) بھرنا - لتھیڑنا - ذوق ؎ تر کیا دامن زین کو نہ آلودہ کرے خون سے - سر فتراک سے کیون تونے صید نیمجان باندھا -
نمبر (۲) ملوث کرنا - خراب کرنا - بحر ؎ تلخ باتون سے نہ آلودہ کرے یار زبان - کچھ تو لوز لب شیرین مین حلاوت رکھے -

آلودہ گناہ (باضافت ہائے مختفی) گناہگار - ملوث - آتش ؎ آلودہ گناہ ہی اپنا ریاض بھی شب کا ... [illegible] ... گناہ معصیان اور معصیت بھی کہتے ہین -

آلہ - مذکر - نمبر (۱) ع - جسکی جمع آلات ہی جیسے دودھ پینے کا آلہ عمل دینے کا آلہ
نمبر (۲) ہندوستانی ٹھگونکی اصطلاح مین ٹھگ کو کہتے ہین قاعدہ ہی کہ جب اثناے راہ مین کسیکو دیکھکر شبہہ ہوتا ہی کہ یہ ٹھگ ہی یا مسافر تو مسلمان کی نسبت کہتے ہین کہ آلہ خان بھائی سلام - اور اگر ہندو ہی تو کہتے ہین آلہ بھائی رام رام پس اگر وہ بھی ٹھگ ہی تو اپنی زبان مصطلح مین جواب دیتا اور بات چیت کرتا ہی اور اگر مسافر ہوا تو جواب سلام دیکر خاموش ہو جاتا ہی اور یہ لوگ اُسکو مسافر سمجھ جاتے ہین اور اپنے دام مین لاتے ہین -

آلۂ مہلک - وہ آلہ جس سے مارنا اس بات پر دلالت کرے کہ مارنیوالے کا قصد ہلاک کرنیکا تھا - یہ لفظ اکثر قانون مین آتا ہی -

آلہا - ھ - (اسکی اصل سنسکرت اَلہَا دہی) ایک بہادر راجہ کا نام جسکا قصہ اکثر عوام برسات مین گاتے ہین اور اس قصے کو بھی آلہا کہتے ہین - ناصر ؎ آلہا وہ روز سنتے ہین رات تکوا سیلیے - تا صبح کو دلیر ہو دل قتل عام پر - مجازاً طول طویل بے سر و پا باتین - فقرہ - مین نہین سمجھتا کہ تم اتنی دیر سے کیا آلہا گا رہے ہو یعنی خدا جانے کیا خرافات قصہ کہہ رہے ہو جو تمام ہی نہین ہوتا -

آلہا گانا - آلہا راجا کے حالات جنگ و غیرہ گانا - اور مجازاً بات کو حد سے زیادہ طول دینا - اپنی ہی کہے جانا - مثال آلہا مین گذری -

آلے[عہ] **بالے** - مذکر - حیلے حوالے - مثل - دن کھویا آلے بالے کا تنے بیٹھی دیا بالے - لکھنؤ مین فصحا ٹالے بالے بولتے ہین -

---

عہ ان معنی مین آلہ اپنا ہے مگر ٹھگونکی اصطلاحی بعض رسائل مین آلہ پایا گیا ہی اسلیے یہان لکھا گیا -
عہ شاید آرے بلے سے بگڑ کر آلے بالے ہوگیا ہو یا یہ کہ عورتین مکان کے آلون یعنی طاقونمین چیزین رکھدیا کرتی ہین اور وہ وقت پر حیلہ ... [illegible] ... بقاعدۂ علم زبان آلا بالا ہوگیا -

آلینا - نمبر(۱) پاس آنا - پہنچ جانا - **مومن** ؎ خضر نے گم کردہ رہ کو آلیا - حاصل مطالب نے مطلب پالیا -

نمبر(۲) گھیر لینا - دبا لینا - پکڑ لینا - **مومن** ؎ سرہ آلیا ان دشمنوں نے بجھائی آگ کب آتش زنوں نے - **جرات** ؎ مجھ مین کچھ حال نہین ہی اُسے لا ناہی تو لاؤ - ورنہ غش اب کوئی دم مین مجھے آلیتا ہی - **داغ** ؎ شکر ہی اے دل کہ اُنکو غصہ آکر رہگیا - آلیا تھا موت نے پر بچگئے تقدیر سے - **انشا** ؎ روٹھکر اُس سے مین جو کل بھاگا - ناگہان دل کی بیقراری مین - آلیا اُسنے دوڑ کر مجکو - تاک کے اوجھل اک کیاری مین -

فصل الف ممدودہ مع میم

آم - ھ - آمر - س - (اَم - سیال چیزونکا بہنا) انبہ - ف - اَنبج - معرب مینگو - انگریزی - یہ ہندوستان کا ایک مشہور اور بہت لذیذ میوہ ہی البتہ یمن اور عمان اور سوڈان (واقع ملک افریقہ) مین بھی تھوڑا بہت پیدا ہوتا ہی اسکی دو قسمین ہین - قلمی اور تخمی اور اس نظر سے کہ ہر گاؤن ہر قصبے اور ہر شہر مین (جو قسمین پیدا ہوتی ہین) وہ مختلف نام سے مشہور ہوتی ہین (مثلاً قلمی آمون مین بمبئی احاطے کا بمبئی اور بنگال احاطے کا مالدا بنارس کا لنگڑا ملیح آباد ضلع لکھنو کا ثمر خا اور سپیدا وغیرہ وغیرہ) ان دونون قسمون کی بہت سی قسمین ہین قلمی عموماً بہت ہی شیرین اور بے ریشہ ہوتے ہین اور تراش کے کھائے جاتے ہین - تخمی بعض کھٹے بعض چاشنی دار اور بعض بالکل میٹھے ہوتے ہین اس قسم مین بعض ریشہ دار بعض بے ریشہ کسی کا رس تپلا اور کسی کا رس گاڑھا ہوتا ہی مزے مین تو اپنی اپنی پسند ہی مگر اس پر اتفاق ہی کہ بے ریشہ اور پتلے رس کا آم عمدہ ہوتا ہی قلمی کا درخت بہت بڑا نہین ہوتا اور زیادہ پھیلتا ہی تو چھانٹ ڈالا جاتا ہی اور چوتھے یا پانچوین برس پھلنے لگتا ہی اسکی قلم لگائی جاتی ہی اور قلمی جلد ثمر لاتا ہی البتہ تخمی معمولی طور پر گٹھلی بونے سے پیدا ہوتا ہی اسکا درخت بہت بڑا اور اکثر بُونے کے بعد دسوین بارہوین برس پھلنا شروع ہوتا ہی اسکی فصل ایک سال زیادہ اور ایک سال کم آتی ہی بلکہ بعض درخت ایک سال پھلتے ہین اور دوسرے سال پھلتے ہی نہین - گرمیون مین سپید زردی مائل گچھے کے گچھے ننھے ننھے پھول جنہین مور کہتے ہین پھوٹتے ہین مور کی بو ہوا مین پھیل کر بہت ہی بھلی معلوم ہوتی ہی بہت لوگ پودینہ اور نمک مرچ ملاکر مور کی چٹنی کھاتے ہین کیونکہ اسمین ترشی کے ساتھ ایک طرح کی خوشبو ہوتی ہی - اسکے بعد پھل آتے ہین اور جب تک جالی نہین پڑتی ہی اُسوقت تک اسکے ثمر کو کیری یا اَنبیا کہتے ہین - کیری جہان مٹر سے کچھ بڑی ہوئی لوگ چٹنی بنانے اور کھانے لگتے ہین - کچے آم کو چھیل کر قاشین کرکے مربے اور اچار بناتے ہین اور پیسکر چٹنی - مگر تیل کا اچار ڈالنے مین اسکو چھیلتے نہین ہین کبھی مسلم اور کبھی بیچ سے دو ٹکڑے کرکے جالی نکالکر خواہ بے نکالے ڈالدیتے ہین - چھیلکر اور سکھا کے اُسکی کھٹائی بناتے ہین جو بعض کھانون مین ترشی کے لیے ڈالی جاتی ہی اور کپڑا رنگنے مین کسم یا ہلدی کا رنگ شوخ کرنے اور نیز زیور کی صفائی کے لیے اس کھٹائی کا زلال استعمال کیا جاتا ہی کچے آم کا گڑ انبا قند انبہ اور قلیہ انبہ پکاتے ہین اور بھوبھل مین بھون کے قند یا شکر ملاکر افشرہ پیتے ہین - جس سے فرحت اور ٹھنڈک حاصل ہوتی ہی لو کے مارے ہوئے کو اسی ترکیب سے نمکین افشرہ بہت ہی مفید ہوتا ہی - آم عموماً برسات کے قریب پکنا شروع ہوتے ہین اور دو ڈہائی مہینے تک فصل رہتی ہی - اور بعض بھادون مین پکتے ہین جنکو بھدیان کہتے ہین جس درخت کا آم پال ڈالنا

منظور ہوتا ہی اُس درخت کے دو ایک پکے آم (سیپ) ٹپکنے کے بعد توڑ کر پال ڈالدیتے ہین کم سے کم چار روز اور زیادہ سے زیادہ آٹھ روز مین پال اُٹھتی ہی ان آمون کو پال کا آم اور جو درخت سے پختہ ہو کر ٹپکین اُنہین ٹپکا آم کہتے ہین۔

آم بُوؤ آم کھاؤ املی بوؤ املی کھاؤ۔ مثل۔ جو بوؤ گے وہی کاٹو گے یعنی جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے۔

آم پال رکھنا یا ڈالنا۔ ایک قاعدہ خاص سے کچے اور گدرائے ہوئے آمون کا بھوس وغیرہ مین رکھ دینا تاکہ پک جائین۔

آم پھلنا یا ہونا۔ آم کا درخت مین لگنا۔ آم کی فصل ہونا۔ فقرہ۔ اب کے تو آم بہت پھلے۔ امسال آم بہت ہوئے۔

آم پھلے نیوے چلے ارنڈ پھلے اترائے۔ مثل۔ شریف دولتمند (جھک چلے) ہو کر اور بھی متواضع ہو جاتا ہی اور رزیل مالدار ہو کر سرکش اور مغرور بنجاتا ہی۔

آم تراشنا۔ آم کے پختہ اور گدر پھلون کا چاقو سے کاٹنا۔ آم کی قاشین کرنا۔ ٹپکے آم اکثر تراش کر کھائے جاتے ہین۔

آم ٹپکنا۔ آمون کا پختہ ہو کر ڈال سے گرنا۔ **برق** ؎ وہی پکوان تلے جائین وہ ٹپکین پھر آم۔ سیر ین پھر دکھیین وہی ہوش ربا ساونکی۔

آم چوسنا۔ پختہ آم کو نرم کر کے اُسکا رس چوسنا۔ پال کے آم اکثر چوس کے کھائے جاتے ہین۔

آم ڈلہجانا۔ آم کا رکھے رکھے زیادہ ملایم ہو کر بیمزہ ہو جانا۔

آم کا ٹپکا لگنا۔ آم ٹپکنا شروع ہونا۔ **رشک** ؎ جب تک رہا وہ شہد لب آمون کی فصل مین۔ شوق دہن سے باغ مین ٹپکا لگا رہا۔

آم کھانے سے کام یا پیڑ گننے سے۔ یعنی مطلب سے مطلب رکھو بیفائدہ باتون سے کیا کام۔

آم کھائے پال کا خربوزہ کھائے ڈال کا پانی پیے تال کا۔ یہ جملے بطور کلیئے کے ضرب المثل کیطرح زبانون پر ہین۔ یعنی آم پال کا اور خربزہ تازہ ٹوٹا ہوا ڈال کا اچھا ہوتا ہی اور پانی دریا کا خوشگوار ہوتا ہی۔

آم کے آم گٹھلی کے دام۔ مثل۔ جس تجارت جس کام مین ہر صورت سے نفع یا دُہرا فائدہ ہو وہان بولتے ہین۔ یعنی آم نفع مین رہے اور گٹھلیان دام دے گئین۔ مشہور شعر ؎ اس تجارت مین فائدہ ہی تمام۔ دام گٹھلی کے اور آم کے آم۔

آم گھاس۔ بُرا بھلا۔ خوب و زشت۔ فقرہ۔ اچھا بُرا کچھ نہ دیکھا آم گھاس اُٹھا لائے۔

آم لو پال کے۔ آم بیچنے والون کی آواز ہی پال کے آم جب بیچنے نکلتے ہین تو یہ کہتے ہین اور اسی طرح آم لو ڈال کے یا آم لو ٹپکے بھی پکار پکار کے بیچتے ہین۔

آم مچھلی کا کیا ساتھ ہوگا۔ جب کوئی کسیکو زک دیکر چلدیتا ہی یا چھپ رہتا ہی تو زک اُٹھانے والا کہتا ہی کہ آم مچھلی کا کیا ساتھ ہوگا۔ یعنی پھر بھی تو ملاقات ہوگی اُسوقت سمجھ لونگا (مچھلی پکانے مین آم کی کھٹائی دیجاتی ہی اسوجہ سے آم مچھلی کا ساتھ کہا گیا ہی) اور یہ مثل ان الفاظ مین بھی ہی کہ آم مچھلی کی بھینٹ ہو ہی جاتی ہی۔

آم مین مور آنا۔ آم کے پیڑ کا پھولنا۔ **ہلال** ؎ کیون ہو جوش جنون پھر آگئی فصل بہار۔ مور آیا آم مین پھولا ہوا ہی ڈھاک سرخ۔

آمن۔ ھ۔ مونث۔ پتلے اور لمبے آم کو کہتے ہین۔

آم ہلانا - آم کے درخت پر چڑھکر شاخون کو ہاتھ پاؤن سے جنبش دینا - اکثر اسطرح ہلا دینے سے گدر اور پختہ آم گر پڑتے ہین اور کچے آم رہجاتے ہین -

آماج - ف - ہدف - نشانہ - جس چیز یا جس مقام کو تاک کر تیر یا گولی لگائین - **ناسخ** ؎ ہی نگاہ یار سیرے داغ پر - یہ چراغ اب تیر کا آماج ہی -

آمادہ - ف - مستعد - راضی - **ناسخ** ؎ دوست جب سے اک برہمن زادہ ہی - دل ہمارا کفر پر آمادہ ہی - فقرہ - پیام بھیجا تھا وہ بھی شادی کرنے پر آمادہ ہین -

آمادہ بیٹھنا - تیار اور مستعد رہنا - فقرہ - وہ تو جانے کو آمادہ بیٹھے ہین تمہین ہچکچاتے ہو - **قلق** ع بندہ بیٹھا ہوا ہی آمادہ -

آمادہ کرنا - مستعد کرنا - راضی کرنا - فقرہ - بڑی مشکل سے اُنکو چلنے پر آمادہ کیا ہی -

آماس - ف - (آ اکٹھا ہونا - ماس - گوشت) ورم - ع - سوجن - ہ - **ناسخ** ؎ وصل کانٹون سے ہوا شادی سے بالیدہ ہوئے - دشت وحشت مین مرے پاؤن پر آماس نہین - **اسیر** ؎ جانتا ہون راحت دنیا کو سرتا پا الم - فربہی پر مجکو ہوتا ہی یقین آماس کا -

آماس کر آنا یا آماس کر جانا - سوج جانا - فقرہ - دونون پاؤن آماس کر آئے -

آمان - آ آنا سے اور مان ماننا سے امر کے صیغے ہین - اس کام سے باز آ میرا کہنا مان - **سودا** ؎ مت مجکو ستا نادان آ مان مین کہتا ہون - ہی تیرے قضا نادان آہ دل رنجیدہ - **ولہ** ؎ آمان قتل بیگنہان سے تو درگزر - رہتی نہین ہی ہاتھ مین پیارے سدا حنا - اگلا محاورہ ہی اب اسکا استعمال نہین ہی -

آمد - ف - مونث - آمدن سے حاصل مصدر - نمبر (۱) آنے کی خبر آنیکے آثار - **ذوق** ؎ سُنکے آمد اُنکی از خود رفتہ ہوجاتے ہین ہم - پیشوا لینے کو جاتا کوئی ہم سے سیکھ جائے - فقرہ - اعضا شکنی ہورہی ہی بخار کی آمد ہی - پانی کی آمد ہی - آندھی کی آمد ہی -

نمبر (۲) آمدنی - محاصل - یافت - فقرہ - سو کی آمد ڈیڑھ سو کا خرچ - **عاشق** ؎ خال پر صدقے کردن پاؤن جو تحصیل ختن - زلف پر وار دن اگر شام کی آمد ملجائے (مگر اس جگہہ زبانون پر آمدنی زیادہ ہی) مثل - خوشامد سے آمد ہی -

نمبر (۳) کثرت اور بہتات سے جب سد اور اجناس بازار مین آئین تو بولتے ہین کہ آج کے بازار مین کرانے کی بڑی آمد ہوئی یا غلے کی بڑی آمد ہی -

نمبر (۴) ضد آورد - بیساختہ - بے تکلف - بناوٹ سے پاک - فقرہ - آمد کے مضامین کا کیا کہنا - فقرہ - جو لطف آمد مین ہی وہ آورد مین کہان -

نمبر (۵) مضامین اور خیالات کے پے در پے پیدا ہونے کی جگہہ بھی بولتے ہین فقرہ - اُنکی شاعری کا عجب حال تھا جہان آنکھ بند کی اور آمد شروع ہوگئی مضامین برس پڑے -

نمبر (۶) گنجفے جیسی چوسر اور تاش مین زیادہ بازی اور پو آنے کیوقت کہتے ہین جیسے اسدری آمد ہر خم مین میر وزیر اُٹھتے ہین پو کی آمد جو شروع ہوئی تو چار ہی ہاتھون مین چارون گوٹین لال تھین -

نمبر (۷) نظر انداز ڈھول دھپّے کی جگہہ - اب کے تم کچھ بولے اور مین ادھر سے ایک آمد کی آیا - یعنی مین نے ایک ڈھول جڑی -

آمد آمد - ف - مونث - آنیکی دھوم - آنے کا چرچا یا خبر - **ناسخ** ؎ آمد آمد ہی کسی بُت کی مری تربت پر - زیست اب مجکو خدا بار دگر دیتا ہی - **مومن** ؎ آمد آمد ہی چمن مین کس سمن اندام کی - سبزۂ خوابیدہ سے مخمل بچھاتی ہی بہار - اور جب آمد آمد کے ساتھ دھوم یا شور یا خبر کا لفظ ملکر آتا ہی تو

آمد آمد کے معنی صرف آنیکے رہجاتے ہین آمد کی تکرار زائد ہوتی ہی مگر یہ تکرار موافق محاورہ ہی اور فصاحت کے خلاف نہین ہی۔ **قلق** ؎ آمد آمد کی چار سو اِک دہوم ہی

بام و در پر وہ مرد و زن کا ہجوم۔

آمد آمد پھیلنا - آنیکی خبر مشہور ہونا۔ ؎ پھیلی جو آمد آمد رشک شکستہ پا۔

دیوار قلعہ نیو سے بیٹھی پڑا گئی ہین۔

آمد برآمد کے دِن - تبدیل فصل کا زمانہ۔ رُت پھرنے کے دن۔ اصل مین یہ محاورہ درآمد برآمد کے دن ہی اور اہل تحقیق یون ہی بولتے ہین۔

آمدن بارادت ورفتن باجازت - مثل۔ لفظی معنی ارادے سے آنا اجازت سے جانا مطلب یہ کہ آنا اپنے ارادے سے ہوا کرتا ہی اور رخصت ہونا دوسرے کی مرضی پر موقوف ہی۔ جب کوی کہین مہمان جاتا ہی اور کوئی پوچھتا ہی کہ آپ ہان سے کب پھرینگے اور مہمان کو یہ کہنا ہوتا ہی کہ میرا کیا اختیار ہی میزبان کی مرضی اور رخصت دینے پر موقوف ہی تو وہ یہ مثل زبان پر لاتا ہی۔

آمدنی - مونث۔ محاصل۔ مداخل۔ یافت۔ فقرہ۔ تمہارے گاؤن کی کیا آمدنی ہی۔ فقرہ۔ آجکل آنکی آمدنی بہت کم ہوگئی ہی۔

آمدنی کے سر سہرا ہی - کسیکے سر سہرا ہونا دار و مدار ہونا کے معنون مین اسوجہ سے ہی کہ سہرا دولہا کے سر پر ہوتا ہی اور برات کا مدار دولہا ہی پر ہی۔ مثل کا مطلب یہ ہی کہ آمدنی ہی سے سارا ٹھاٹھ درست ہوتا ہی عیش و آرام کا مدار اسی پر ہی آمدنی نہو تو کچھ نہو۔

آمد و رفت - ف۔ مونث۔ آنا جانا۔ **ناسخ** ؎ عازم گلگشت دنیا جو گر گلشن ہی کیا۔ آمد و رفت نسیم صبح بیتابانہ ہی۔ **رند** ؎ پھر وہی آمد و رفت اُنکی مرے گھر ہوگی۔ پھیر کچہری سے نکلتا ہی محلیکا دیکھو۔ اور مجازاً رسم و راہ اور رہگذر کی جگہہ بھی بولتے ہین۔ فقرہ۔ ہمارے اُنکے آمد و رفت نہین ہی۔ **صبا** ؎ زاہد کور سے خم پیر مغان دور رہے۔ آمد و رفت سے اندہے کی کنوان دور رہے۔ اور آمد رفت بغیر واو عاطفہ بھی درست ہی۔ **ہلال** ؎ اپنی آمد رفت کیا بند آج ہی دم بند ہی۔ شکل مردہ ہوگئے ہین ہم محلیکا دیکھکر۔

آمد و رفت بند ہونا - راہ مسدود ہونا۔ راہ و رسم ترک ہونا۔ **ظفر** ؎ یہ ہوئی برسات ایکے جوش گریہ سے مرے۔ قافلون کی آمد و رفت اُس برس مین بند ہی۔ فقرہ۔ دیوار کہنچ گئی اُدہر سے آمد و رفت بند ہی۔ فقرہ۔ ہمارے اُنکے وہ تعلقات کہان مدت سے آمد و رفت بند ہی۔

آمد و رفت جاری ہونا - اسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ آمد و رفت بند تھی اب جاری ہوگئی اور دوسری استمرار کی صورت کہ بدستور باقی ہی مگر اس اخیر صورت مین صرف ہی کے ساتھ بولتے ہین ہونا کے اور مشتقات کے ساتھ نہین کہتے۔

آمد و رفت رہنا - آتے جاتے رہنا۔ راہ و رسم رہنا۔ **رند** ؎ پیشتر آمد و رفت اُسکی رہا کرتی تھی۔ ابکے ایسا گیا پھر آن کے دلبر نہ پھرا۔

آمد و رفت لگانا - بار بار آنا جانا۔ فقرہ۔ تمنے بار بار یہ کیسی آمد و رفت لگائی ہی

آمد و رفت لگی رہنا - آنے جانے والون کا تار نہ ٹوٹنا۔ فقرہ۔ بھیڑ چھٹنے کا انتظار کب تک یہان تو یون ہی آمد رفت لگی رہیگی۔

آمد و شد یا آمد شد - ف۔ (آمدن اور شدن کے حاصل مصدر) دیکھو آمد و رفت۔ **ظفر** ؎ دمبدم کی آمد و شد مین ہو دم کو چین کیا۔ کون ہی ایسا کہ رہتا ہو سفر مین چین سے۔ ؎ بلبل ہین گل مین کیا خفگی آگئی ہی تیر۔ آمد شد نسیم سحر دمبدم ہی کچھ۔ **مومن** ؎ غیرت آمد شد دشمن سے تلوؤن سے لگی۔ جن بجھینگے اب کہ حال اشعل سنکوس ہی۔ فقرہ۔ ادہر سے

آمدوشد بند ہی اُدہر سے جاؤ- جن افعال کے ساتھ آمدورفت لکھا گیا ان سب کے
ساتھ آمدشد مستعمل ہی مگر آمدورفت زبانون پر زیادہ ہی-

آمرزش - ف - آمرزیدن سے حاصل مصدر بخشش - **وزیر** ؎ اُسکو طاعت
پہ غرور سکو ہی آمرزش پہ - کبر زاہد ہی جدا کبر گنہگار جدا - ؎ **مومن** اس ذہن بیخطا
پر حیف - فکر آمرزش گناہ نہ کی -

آمرزگار - ف - بخشنے والا - رحیم (اللہ تعالے کی صفت) **بحر** ؎ دعا ہی
آمرزگار بخشے بہت گران ہین گناہ میرے - کہین نہ ٹوٹین زمین کے تختے بلا
سے میرا مزار بیٹھے -

آملنا - نمبر (۱) آکر ملنا - ملاقات کرنا - **رند** ؎ یارب مجھے بلائے وہ یا آپ
آملے - مطلب بر آئین دل کے مراد عا ملے - **گلزار نسیم** ؎ فردوس مین جا کے
صورت حور - مان باپ سے آملی وہ مہجور -
نمبر (۲) دو چیزون کا ہم ملجانا - **شعور** ؎ لذت مین کیا کہون مجھے اُسوقت
کیا ملی - شمشیر یار میرے گلے سے جو آملی - (واسوخت مین)
نمبر (۳) قالب اور صورت بدلکے کسیکے رنگ مین ملجانا - **گلزار نسیم** ؎ -
جادو سے بنی وہ آدمی زاد - انسانو نمین آملی پریزاد - **منیر** ؎ عظمت عاشقونکی
دیکھے جو وہ غیرت شمع - چھپ کے طاؤس فلک آملے پروانونمین -

آملہ - ف - (آمل سے مشتق معلوم ہوتا ہی جسکے معنی سنسکرت مین ترش ہین)
آملج - معرب - آنولا - ھ - مذکر - ایک قسم کا بکٹھا اور ترش پھل - خشک سے سرد
ہوتے ہین اور ہندوستانی اسکا اچار بنا کے کھاتے ہین مربے اسکا مقوی دل و
دماغ ہی مزاج اول مین سرد دوم مین خشک ہی -

آمنا سامنا - ھ - (آمنا - آگمن سے اور سامنا - سن مکھ سے بگڑ کر بنا ہی
اسلیے کہ آگمن کے معنی آنا اور سُن کے معنی اچھی طرح اور مکھ کے معنی چہرہ -
چونکہ آمنا سامنا ہونے مین چہرہ اچھی طرح نظر آتا ہی اسلیے یہ اشتقاق ٹھیک
معلوم ہوتا ہی) مذکر - تابع - متبوع - نمبر (۱) مقابلہ - مواجہہ - فقرہ - دونون
باغ آمنے سامنے لگے ہین - فقرہ - راہ مین کوتوال سے آمنا سامنا ہوگیا
نمبر (۲) بے پردگی - فقرہ - بہت پردے کی لیتی نہین آج تو بالکل
آمنا سامنا ہوگیا -

آمنّا وصدّقنا - لغوی معنی - ہم ایمان لائے اور ہمنے تصدیق کی غایت
قبول اور بجا و درست کی جگہ کہتے ہین - **سودا** ؎ مریدون کی نہ تھی یہ سُن
کے زنہار - جز آمنا و صدقنا کے گفتار - اور صرف آمنا بھی بولتے ہین - **سودا**
؎ جو سخن آپ کی زبان سے سُنا - کچھ نہ بولا سوائے آمنا -

آموجود ہونا - پہنچ جانا - یکایک آجانا - فقرہ - سوار گھوڑا دوڑا کر سر پر آموجود ہوا

آموختہ - ف - مذکر - آموختن سے اسم مفعول - پڑہا ہوا - پچھلا سبق -

آموختہ پڑہنا یا سُنانا - پڑہے ہوے کو دُہرانا - پچھلا سبق سنانا اور
بطور مجاز کئی مقامون پر بولتے ہین - جب کوئی رُک رُک کے بات کہے یا
اٹک اٹک خواہ ہل ہل کر کچھ پڑہے یا کسی چیز کو آنکھ بند کیے اندہادہند پڑہے
جائے تو کہتے ہین کہ بات کہتے ہو یا آموختہ پڑہتے ہو - خط پڑہتے ہو یا
آموختہ سُناتے ہو -

آموزگار - ف - سکھانے والا - اُستاد معلم - **مصحفی** ؎ عالم مین علم ہوتا ہی
آموزگار خلق - اور اُسکی ذات پاک ہی آموزگار علم -

آمیزش - ف - مونث - آمیختن سے حاصل مصدر - میل - **ظفر** ؎ -
خدا جانے کہ سینے مین مرے کیا رنگ ہی دل کا - نظر آتی ہی کچھ آمیزش خون آج سو نمین

آتش ؎ گالی نہین زیبا لب شیرین سے تمہارے - یہ شہد کرو تلخ نہ آمیزش سم سے -

آمیزش کرنا - نمبر (۱) میل کرنا - اچھی چیز مین ناقص چیز ملا دینا - فقرہ - اس شہر کے سنار سونے چاندی مین بہت آمیزش کر دیتے ہین -

نمبر (۲) (ظ ش) باہم اتفاق کرنا - یکذات ہو جانا - آتش ؎ تمہارے شربت دیدار کی لذت نہین پاتے - ہزار اسمین آمیزش گلاب و قند کرتے ہین - ظفر ؎ شمیم زلف سے اُس رشک گل کی کرلے آمیزش - جو بیہوشی مجھے ای نکہت ریحان دینی ہی - مگر اب نظم و نثر مین بھی اسجگہ کم پایا جاتا ہی -

آمیزش ہونا - لازم - نمبر (۱) فقرہ - کلکتے کے گھی مین ناریل کے تیل کی آمیزش ہوتی ہی -

نمبر (۲) رشک ؎ تھر ہی شیرینی گفتار و دندان سفید - ایسی آمیزش نہین ہوتی نبات و شیر مین - ؎ مرد نیکو کار کو دنیا سے آمیزش ہو کیا - ای ظفر یہ پاک جوہر اور وہ ناپاک دون -

آمین - ع - نمبر (۱) ایک کلمہ ہی جو اجابت دعا کے لیے استعمال کرتے ہین خدا دعا قبول کرے - قلق ؎ ہاتھ اُٹھایا اگر بصدق و یقین غیب سے آئیگی صدا آمین -

نمبر (۲) ختم قرآن کی تقریب - چونکہ بود دعا اُسوقت لڑکے کو پڑھائی جاتی ہی - اُسمین اکثر جگہ آمین کا لفظ آتا ہی اور شریک محفل بھی آمین کہتے جاتے ہین اسلیے یہ ایک اصطلاح ہو گئی ہی -

آمین آمین - مزید التجا اور مناجات کی جگہ - نماز کے بعد جب امام دعا کو ہاتھ اُٹھاتا ہی تو مقتدی اُسکے ساتھ ہاتھ اُٹھا کے آمین آمین بار بار کہتے ہین صبا ؎ صاف قلقل سے صدا آتی ہی آمین آمین - اپنے ساقی کو جو ہم رند دعا دیتے ہین -

آمین آمین کرنا - شریک دعا ہونا -

آمین آمین ہونا - امن و امان ہونا - سکہ چین پھیل جانا - ظفر ؎ آمین آمین ابھی ہو جائے وہ یان - مہربانی کرے آمین اللہ - فقرہ - منہ بر سے تو آمین آمین ہو جائے - یہ محاورہ دلی کا ہی لکھنؤ مین نہین سنا -

آمین اللہ ـــــ خدا قبول کرے - اللہ یون ہی کرے - اصل مین یہ محاورہ عورتون کا ہی کہ آمین کی جگہ بولتی ہین - ظفر ؎ محتسب تو نے خم می توڑا - ہاتھ ٹوٹین ترے آمین اللہ -

آمین بالجہر - جب امام قرأت جہریہ مین سورۂ فاتحہ پڑھ چکے تو امام اور مقتدیون کا پکار کے آمین کہنا - حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک یون ہی آمین کہنا چاہیئے -

آمین بالسر - جب امام قرأت جہریہ مین سورۂ فاتحہ پڑھ چکے تو امام مقتدیون کا چپکے سے آمین کہہ لینا یہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کا مذہب ہی -

آمین بولنا - آمین کہنا - ؎ ختم سودا کرے سخن بدعا - آمین سب بولین بندگان حضور - اب یہ محاورہ متروک ہی اسکی جگہ آمین کہنا بولتے ہین -

آمین پڑھنا - تقریب ختم قرآن شریف مین پکار پکار کے آمین کہنا -

آمین پکار کر کہنا - آمین بآواز بلند کہنا - فقرہ - حنفی آمین پکار کے نہین کہتے

آمین ثم آمین } آمین در آمین - مزید التجا کے لیے - آمین کی تکرار کرتے ہین اور آمین فآمین ثم آمین بھی کہتے ہین -
آمین فآمین }

آمین کہنا - شریک دعا ہونا - داغ ؎ دعا مانگے دل غمگین کہانتک کہون مین یا رب مدام آمین کہانتک - قلق ؎ کہتی تھی رو کے لوگون سے وہ

حزین - مین دعا مانگون تم کہو آمین -

آمین یارب العالمین - (دعا قبول کر اے پالنے والے عالمون کے) جملۂ دعائیہ -

فصل الف ممدودہ مع نون

آن - مونث - نمبر (۱) ع - دم - ف - پل - ھ - زمانے کا وہ جزو جو تقسیم نہو سکے - ناسخ ؎ ہون بیقرار وادیٔ غربت مین اسقدر - اک آن ہی مقام تو ہی ایک آن کوچ - مومن ؎ ترسے فراق مین آرام ایک آن نہین - یہ ہم سمجھ چکے گر تو نہین تو جان نہین -

نمبر (۲) ہنگام - وقت - نواب مرزا شوق ؎ کہنچکے تالو مین لگ گئی جو زبان - رحم کچھ آنکو آگیا اُس آن - قلق ؎ دل کے دل ہی مین تھے ہنوز ارمان کہ فلک نے کیا یہ قہر اُس آن - بول چال مین انجگہ وقت ہی -

نمبر (۳) ف - شان - ادا - حُسن - چہب - وضع - صبا ؎ کہتے ہین حسینان جہان دیکہکے تجکو - یہ آن یہ شوخی یہ شرارت نہین ہوتی - ؎ کیا کہون سارا زمانہ کشتۂ و مردہ ہی تیرا - اُسکے اِک انداز کا اک ناز کا اک آن کا میر حسن ؎ زمرد کا مونڈہا چمن مین سجہا - وہ بیٹھی عجب آن سے دلربا -

نمبر (۴) ھ - مُناہی - ممانعت - خلاف رسم (عو) فقرہ - اُنکے یہان سبز چوڑیون کی آن ہی - فقرہ - ہمارے یہان کسی بات کی آن نہین ہی -

نمبر (۵) عادت - خصلت - فقرہ - تم کتنا ہی سمجہاؤ مگر وہ اپنی آن نہ چھوڑیگا -

نمبر (۶) آبرو - شان - پاس وضع - مشہور شعر ؎ آن مین فرق نہ آنے دیجے جان اگر جاے تو جانے دیجے -

نمبر (۷) آنا مصدر سے مشتق - اسکا استعمال آئی کی جگہ پہلے تھا - مومن ؎ اک ذرا آن کے باہر ٹھہرا - دم کے دم جان کے باہر ٹھہرا - رند ؎ - وصل کے دن آن پہنچے گزرے ایام فراق - آمد آمد یار کی ہی دیدۂ و دل شاد ہین - ذوق ؎ مین نے جب دیکھا مہ نو تو اُس ابرو کا خیال - لیکے خنجر مری چھاتی پہ وہین آن چڑہا -

آن آن - نمبر (۱) آآکے ؎ پوچھا کسی نے سوز کو مارا تو کس لیے - بولا مجھے وہ گہورے تھا ہر آن آن -

نمبر (۲) گھڑی گھڑی - دمبدم - سوز ؎ دشنام دیکے لے وہ جدہر کا کھینچنا چبھتی ہی میرے دل مین وہی آن آن - ان دونون نمبرون مین اگلی زبان ہی اب نہین بولتے -

آن بان - ھ - مونث - نمبر (۱) شان وشوکت - ناز و انداز - اسیر ؎ کیا کہیے جو آن بان دیکھی - حقا کہ خدا کی شان دیکھی -

نمبر (۲) بانکپن - وضعداری بحر ؎ اُسکی زلفون نے بل نکالدیے - اب ہماری وہ آن بان نہین - صبا ؎ کیا کیا دکھاے رنج والم تو نے اے فلک - تیور مگر وہی ہین مری آن بان دیکھ - سودا ؏ جدی جدی ہجان آن بان ہی سب کی -

نمبر (۳) تمکنت - غرور - اکڑ - گھمنڈ - جرات ؎ ملنا اکڑ اکڑ کر اور بولنا بگڑ کر - نام خدا قیامت اب آن بان پر ہین - رند ؎ کون سے بت مین آن بان نہین بے نیازی کی کس مین شان نہین -

؎ نمبر ۱ اور نمبر ۲ - مین یہ فرق ہی کہ نمبر ۱ مین زمانے کا جزو قلیل مقصود ہوتا ہی اور نمبر ۲ مین تقلیل زمانہ سے بحث نہین -

؎ مگر اب ان معنی مین آکو زیادہ فصیح جانتے ہین -

نمبر(۴) ہٹ-ضد- **انشا** ؎ اے آہ اتو اپنی کہین آن بان چھوڑ- جاوین کدہر ملائکہ ہفت آسمان چھوڑ- فقرہ- جب وہ آن بان پر آجاتے ہین تو اپنی بات پوری کر کے رہتے ہین-

آن بان سے رہنا- ٹھاٹھ سے رہنا- وضع بنائے رہنا- فقرہ- اس مفلسی مین بھی وہ اُسی آن بان سے رہتے ہین-

آن بان والا- نمبر(۱) غیرت دار- باوضع- فقرہ- وہ بڑے آن بان والے ہین راجہ صاحب کے یہان اب کہڑے تو ہونگے نہین-

نمبر(۲) دماغدار- فقرہ- وہ بڑے آن بان والے ہین میرے یہان کیون آنے لگے-

آن بندہنا- دیکھو آبندہنا- **جرات** ؎ اب تصور ترا آنکھون کے حضور آن بندہا سیج ہی جاتا نہین انسان کو جو دہیان بندہا- یہ اگلی زبان ہی متاخرین آبندہنا کہتے ہین اور اسیطرح آن بننا- آن بیٹھنا- آن پڑنا- آن پہنچنا- آن چڑہنا وغیرہ کو اکثر فصحاے لکھنو نے ترک کر دیا ہی- **میر** ع شاید کہ مرے جی ہی پہ اب آن بنی ہی- **غالب** ؎ غیر سے رات کیا بنی یہ جو کہا تو دیکھیے- سامنے آن بیٹھنا اور یہ دیکھنا کہ یون- آن پہنچنا اور آن چڑہنا کی مثالین آن نمبر ۲ مین گزرین-

آن تان- ھ- مونث- نمبر(۱) ناز- خودداری- شان- **داغ** ؎ حسن کی آن تان ہاے غضب- بے نیازی کی شان ہاے غضب-

نمبر(۲) وضعداری- رکھ رکھاؤ- فقرہ- (مثالاً) جواپنی آن تان تھی اُسکو لیے ہوئے وہ دنیا سے چلے گئے- (آب حیات) اب لکھنو مین آن تان کی جگہ آن بان زیادہ بولتے ہین-

آن جانا- بات جانا- فقرہ- جان جائے مگر آن نہ جائے-

آن کا مہمان- کوئی دم کا مہمان- جلد دُنیا سے جانے والا- **جرات** ؎ کیا دل جگر کی اُسکی گلی مین کہین خبر- اک مر گیا اک آن کا مہمان ہی دوسرا

آن کہان ہوگیا- (عو) تباہ و برباد ہوگیا- ستیاناس گیا- بیشتر وہان کہتے ہین جہان کسی چیز کی نحوست سے بربادی ہو-

آن کی آن- دم کے دم- **میر حسن** ؎ یہ کہتی ہوئی آن کی آن مین- چھپی جا کے اپنے وہ دالان مین-

آن ماننا ظ ث- لوہا ماننا- مان جانا- کسیکے کمال کا مقر ہونا- **انشا** ؎ کیون نہ عشق اللہ بولون حضرت دل آپ کو- پیشواؤن نے بھی اپنے آن مانی آپ کی-

آن مین کچھ ہی آن مین کچھ ہی- گھڑی بہر مین کچھ ہی گھڑی بہر مین کچھ ہی- متلون مزاج آدمی کی نسبت کہتے ہین کہ اُنکے قول فعل کا کچھ اعتبار نہین ہی آن مین کچھ ہی آن مین کچھ ہی-

آن نکلنا- شان اور انداز معشوقانہ پائے جانا- **جرات** ؎ خدا شاہد ہی بس اپنی تو اُسپر جان نکلے ہی- کہ جس مین اُس بت کافر کی سی کچھ آن نکلے ہی- **داغ** ؎ دلبرین ادائین بھی دلکش ہین جفائین بھی- اِک آن ستمگر مین ہر آن نکلتی ہی-

آن واحد- ایک آن- **کیف** ؎ ہمین جو لیگئے تھے لوٹ کر اک آن واحد مین الٰہی خیر ہو پہر وہ اسی تدبیر مین آئے-

آنا- ھ- آمدن- ف- نمبر(۱) جانا کی ضد- **بحر** ؎ نہ آئین گے ہم خانہ آباد صاحب- اگر ناگوار ہی آنا ہمارا-

نمبر (۲) پہنچنا - فقرہ - خط آیا حال معلوم ہو - اسیر سے میری آواز بھی ہے میری طرح بطاقت - سو جگہ بیٹھکے یہ تا بگلو آتی ہے - مصحفی سے رعشۂ دست بُرا ہو کہ ترے باعث سے - میرے لب تک نہ کبھی ساغر لبریز آیا - وزیر سے جہان مین شور ہے پھٹتے ہین کان کے پردے - ابھی تو آئی ہے سینے سے تا زبان فریاد -

نمبر (۳) دکھائی دینا - نظر آنا - داغ سے صبح سے تکو آ رہی ہے ہنسی - خواب مین کسکی چشم تر آئی - مصحفی سے صبحدم بستر راحت سے وہ جیتا نہ اُٹھا خواب مین جسکے ترا خنجر خونریز آیا -

نمبر (۴) چلنا - ظفر سے ہو وے تمہارے در تک اپنا کہان سے آنا - جب اک قدم ہو مشکل اس ناتوان سے آنا - ذوق سے چالیس قدم ساتھ وہ تابوت کے آئے - کیا ہو جو بڑہین چند قدم اور زیادہ - فقرہ - ہم جاتے ہین تمہین ساتھ آنا ہو تو آؤ

نمبر (۵) برآمد ہونا - باہر نکلنا - رشک سے گھر سے آتا ہے وہ خورشید منور کسدن دیکھیے راہ پر آتا ہے ستارہ کسدن - ظفر سے نفس کے ساتھ جو درد جگر لپٹا ہوا آیا کباب سوختہ کا سامرے مُنھ مین مزا آیا -

نمبر (۶) واپس آنا - پھرنا - بحر سے صنم خانے سے بحر اب تک نہ آیا - مسافر آ گئے کب کے کربلا کے - رشک سے آیا جو سفر سے لیے آیا نئے عاشق - سوغات نکالی تو یہ سوغات نکالی - داغ سے رہا مقتل مین بھی محروم آب تیغ قاتل سے یہ ناکامی کہ مین دریا پہ جا کر تشنہ لب آیا - مصحفی سے دشنام پاسبان کے دو چار کھا کے آئے - آخر ہم اُس گلی سے خفت اُٹھا کے آئے -

نمبر (۷) در آنا - سمانا - گھسنا - داغ سے درد بنکر دل مین آنا کوئی تمسے سیکھ جائے - جان عاشق ہو کے جانا کوئی تمسے سیکھ جائے - ناسخ سے دل چرا کر مجھسے تم آنکھین چُراتے ہو تو کیا - چور بنکر آؤن گا گھر مین تمہارے رات کو -

نمبر (۸) اُترنا - فروکش ہونا - آتش سے غنیمت جان ای دل نقش عشق یار آ جانی کو - شرف ہی اُس مکان کا جسمین مہمان حسین آیا - فقرہ - اب اس سرا مین مسافر بہت کم آتے ہین -

نمبر (۹) نمودار ہونا - طلوع ہونا - ناسخ سے یہ ترے روئے مخطط پر عرق آیا نہین - خوشۂ پروین عیان ہے خرمن مہتاب مین - داغ سے جا شب ہجر وہ سحر آئی تو ہی جانے گی پھر اگر آئی - وزیر سے خط کے آنے پہ بھی مکدر ہے - صورت اب کونسی صفای کی - مصحفی سے کب سے کھلی ہین آنکھین مری انتظار مین ای صبح مُنھ دکھا کہین ای آفتاب آ -

نمبر (۱۰) پھلنا - پھولنا - پیدا ہونا - سے خاک پیدایش مضمون ہو بڑھاپے مین اسیر - کہ ثمر نخل کہن سال مین کم آتے ہین - ظفر سے بے اشک لخت دل کے ثمر کا نہو نمود - آسکے ثمر نہ شاخ مین جب تک نہ آئے گل - فقرہ - دیکھو اس درخت مین بے فصل کے انار آئے ہین -

نمبر (۱۱) تولد ہونا - پیدا ہونا - آتش سے کھدوا نہ ہون سے کوئی اپنی تم آنکھین کھو - روشنی نگہ عالم ایجاد آیا - بحر سے واقعی منزل ہستی ہے مقام غفلت جو یہان آیا اُسے پھر نہ وطن یاد آیا - سے کیا حقیقت ہے سخن کی رسے باقی نہ رہے - آپ ہم آئے ہین ای رشک فنا کی خاطر - داغ سے نوشتہ بے معنی تو دل ہے مدعا میرا - مگر اس عالم اسباب مین بے سبب آیا -

نمبر (۱۲) آمادہ اور راغب و مائل ہونا - بحر سے بانکپن پر جو کبھی روز مزاج آتا ہے - ابرو و خال اُسے تیغ و سپر دیتے ہین - ذوق سے ہم رونے پہ

آجائین تو دریا ہی بہائین۔ شبنم کیطرح سے ہمین رونا نہین آتا۔ غالبؔ جانتا ہون ثواب طاعت و زہد۔ پر طبیعت ادہر نہین آتی۔

نمبر (۱۳) گزرنا۔ منقضی ہونا۔ (زمانے کے ساتھ) داغؔ میرے افسانے کو پورا نہوا روز جزا۔ ڈہلگیا دن تو یہ جانا کہ گہڑی بہر آیا۔ فقرہ۔ اتنی عمر آئی مگر ہمنے ایسا تماشا نہین دیکھا۔ اسیرؔ کھولکر زلف کو کہتے ہین وہ مجھسے شب وصل۔ رات آئی ہی بہت آپ بہ آرام کرین۔

نمبر (۱۴) گزرنا۔ نکلنا (کسی چیز کا سامنے سے ہوکے) آتشؔ ہمسے دیوانے بھی ہووین گے پری کے سائل۔ اسطرف سے جو سواری سلیمان آئی۔

نمبر (۱۵) ٹھن جانا۔ گزرنا۔ (کسی بات کا دل مین) جیسے دل مین آیا کہ زہر کہالون۔ بحرؔ پاس ہٹلاتے ہو مجکو مرا رتبہ کیا ہی۔ آج مرضی مبارک مین یہ آیا کیا ہی۔ ظفرؔ جسوقت نظر کوئی وہان اور ہی آتا۔ اسوقت مرے دل مین گمان اور ہی آتا۔

نمبر (۱۶) پڑجانا (جان و روح کے ساتھ) بحرؔ بسمل ہجر سے پوچھے کوئی مرنکی خوشی۔ جان آتی ہی بدن مین کہ قضا آتی ہی۔ آتشؔ پری شیشے مین اُترہی کیئے یا قالب مین روح آئی۔ عجب انداز سے آغوش مین وہ نازنین آیا۔

نمبر (۱۷) اچڑہنا۔ بلندی یا سواری پر۔ بحرؔ نہ آیا یار کوٹھے پر خدانے آبرو رکھ لی۔ کہ ماہ چار دہ پر قہقہے اُڑتے چکورون مین۔ فقرہ۔ رفتہ رفتہ کل فوج پہاڑ پر آگئی۔ فقرہ۔ تم بھی اسی ہاتھی پر آجاؤ۔

نمبر (۱۸) کسی ہنر پر قدرت ہونا۔ کسی کام مین سلیقہ ہونا۔ کیفؔ ذبح کرنا ہی تمکو آتا ہی۔ اور کوئی ستم نہین معلوم۔ وزیرؔ نہائے خون مین ہم ہاتھ جان سے دہوئے۔ یہ غسل آیا ہمین اور یہ وضو آیا۔ آتشؔ ہمیشہ فکر سے یان عاشقانہ شعر ڈہلتے ہین۔ زبان کو اپنی بس الحسن کا افسانہ آتا ہی۔

نمبر (۱۹) مدرک ہونا۔ معلوم ہونا۔ غالبؔ داغ دل گر نظر نہین آتا۔ بو بھی ای چارہ گر نہین آتی۔ جراتؔ اللہ رے ترا حسن کہ جسکو نظر آوے۔ پھر دیکھے پری کی بھی جو صورت تو ڈر آوے۔

نمبر (۲۰) سنائی دینا۔ کان تک پہنچنا۔ داغؔ موت نے مجکو پکارا کہ مرے قاتل نے۔ آئیے آئیے مقتل سے ندائین آئین۔ غالبؔ کیون نہ چیخون کہ یاد کرتے ہین۔ میری آواز گر نہین آتی۔ مصحفیؔ ملگیا خاک مین حباب اشک تو آئی یہ صدا۔ دیکھو جاتے ہین تو یون اہل صفا جاتے ہین۔ ناسخؔ جو گوش گل نہ سُنے باغ مین تو کیا چارہ۔ قفس سے نالۂ بلبل ہزار بار آیا۔

نمبر (۲۱) جچنا۔ اندازے یا اٹکل مین آنا۔ آنکنا۔ فقرہ۔ میری نگاہ مین تو یہ مال اتنے ہی کا آتا ہی۔

نمبر (۲۲) نازل ہونا۔ نیچے اُترنا۔ اسیرؔ بلائین لاکھ شب ہجر مین یہان آئین۔ شکایتین نہ کبھی اُس سے درمیان آئین۔ داغؔ نہ آیا نامہ بر اب تک گیا تہا کہ کے اب آیا۔ الٰہی کیا ستم ٹوٹا خدایا کیا غضب آیا۔ صباؔ اُتر کے یار نے کوٹھے سے حال دل پوچھا۔ مسیح چرخ سے آیا مری خبر کے لیے۔ رشکؔ شہد لب نے ہمین بھیجے جو شیر دن کے کباب۔ یہ اُڑی بات کہ خوان من و سلوا آیا۔

نمبر (۲۳) وارد ہونا۔ ؔ فارسی کہنے کا ای رشک اگر قصد کرون۔ کہین ہندی کہ ولایت سے یہ آیا تازہ۔

نمبر (۲۴) برسنا۔ ٹپکنا۔ پڑنا۔ اسیرؔ جا سکا باہر نہ مرے گہر جو وہ جانی آیا

رحمت اللہ کی آئی کہ یہ پانی آیا۔ **ناسخ؎** کسکے دانتون کی چمک کا دہیان ہی جو رات دن متصل آتے ہین آنسو سبحۂ بلور سے۔ فقرہ۔ رات جب بونا ہین آئی ہین تو تم جاگتے تھے!

نمبر(۲۵) گرنا۔ **داغ؎** تھم ذرا درنہ گرا ٹوٹکے یہ خانہ خراب۔ گنبد چرخ اب آئی شورش فریاد آیا۔ **ناسخ؎** دردسر مجکو جو فرقت مین ہوا اے نصیب آ بدے صندل کے دہین چرخ سے پتھر آیا۔ **برق؎** کوئی کتا ہی آئی وہ دیوار۔ کہہ رہا ہی کوئی دُکان گرا۔ فقرہ۔ وہ کمرے پر سے اتنا جھکا ہوا تہا کہ مین سمجھا اب آیا۔

نمبر(۲۶) مبتلا ہونا۔ پھنسنا۔ گرفتار ہونا۔ **صبا؎** دکھا یا روپ حُسن و عشق کی نیرنگ سازی نے۔ ہمارے دام مین وہ آنکی ہم تزویر مین آئے۔ **ناسخ؎** لگا جو تیر ترا سینۂ مُشبک مین۔ مین خوش ہوا کہ مرے دام مین شکار آیا۔ **مومن؎** اُلجھا ہی پاؤن یار کا زلف دراز مین۔ لو آپ اپنے دام مین صیاد آگیا۔

نمبر(۲۷) لگ جانا۔ پڑجانا۔ **داغ؎** نگاہ یار نے اس شوق سے لگائی چوٹ۔ کہ جسطرح سے دل آتا ہی دل پر آئی چوٹ۔

نمبر(۲۸) اڑنا۔ جمنا۔ پیچ کرنا۔ فقرہ۔ اب اسوقت تم اپنی بات پر آگئے ہو

نمبر(۲۹) اُترنا۔ نقش ہونا۔ چھپنا۔ **شہیدی؎** اُسکی تصویر شب روز رہی سینے مین۔ عکس زائل نہوا آکے اس آئینے مین۔ فقرہ۔ پروف مین پورے حرف نہین آئے۔

نمبر(۳۰) چڑھنا۔ اُمنڈنا۔ فقرہ۔ غضب کی بارش ہوئی رات ہی بھر مین دریا کہان سے کہان آگیا۔

نمبر(۳۱) چڑھنا (زنگ کے ساتھ) لگنا (زنگ کے ساتھ) فقرہ۔ رنگریز کیا کرے میلے کپڑے پر کہین اچھا رنگ آتا ہی۔ **صبا؎** نہ کر چو رنگ مجسے عاشق پژمردہ خاطر کو۔ کہین زردی نہ قاتل سبزۂ شمشیر مین آئے۔ **مصحفی؎** مسی آلودہ ہوئے یار کے دندان سفید۔ کشور حسن مین موتی پہ بھی زنگ آتا ہی۔ **اسیر؎** وہ آئنہ ہی محفل خوبان مین مرا دل۔ زنگ اسمین کبھی بال برابر نہین آتا۔

نمبر(۳۲) ٹھیک ہونا۔ فقرہ۔ یہ جوتا میرے پاون مین نہین آتا۔ فقرہ۔ اس صندوقچے پر یہ غلاف خوب آیا۔

نمبر(۳۳) سمانا۔ گنجائش پانا۔ **داغ؎** رنج اتنا نہین میرا جسے لکھے کوئی یہ مرے نامۂ اعمال مین کیونکر آیا۔ فقرہ۔ اب اس بٹوے مین روپیہ نہین آتا۔

نمبر(۳۴) پیدا ہونا۔ **ناسخ؎** کسی طرح سے دل مین اگر غبار آیا۔ ہوا یقین یہ مجکو وہ شہسوار آیا۔ **آتش؎** یار کے دل مین کدورت آئی ہی ملتی تو مین۔ دو گھڑی دل کھولکر رونے کی فرصت مانگتا۔

نمبر(۳۵) جمع ہونا۔ اکٹھا ہونا۔ **داغ؎** ہم جانتے ہین آئے ہین ماتم کو فرشتے جس بزم مین شغل مے و ساغر نہین ہوتا۔ فقرہ۔ اور لوگ بھی آجائین تو تماشا شروع ہو۔

نمبر(۳۶) عارض ہونا۔ چڑھنا۔ (مرض کے ساتھ) جیسے انگوٹی روز سے لرزا آتا ہی۔ آج بخار نہ آئے تو جانون۔

نمبر(۳۷) پھلجانا۔ دانے نکلنا۔ جیسے مُنہ آگیا۔

نمبر(۳۸) تیار ہوجانا۔ فقرہ۔ خشکا پکنے مین کیا دیر ہوتی ہی ایک آنچ مین تو چاول آتے ہین۔ پلاؤ کو انگارون پر لگا دو ابھی اچھی طرح نہین آیا۔

نمبر(۳۹) ملنا - حاصل ہونا - بحر ؎ یار آئے جو میرے گھر مراد آئے -
جا گئین جو نصیب تو بچگا ہو - مصحفی ؎ وان باد صبا جائے نہ قاصد کا گزار آ
یاران عدم رفتہ کی کیونکر خبر آئے - میر ؎ جب نام ترا لیجیے تب آنکھ بھر آئے
اس زندگی کرنے کو کہان سے جگر آوے -

نمبر(۴۰) قرض ہونا فقرہ - مجھپر تمہارا ایسا کیا آتا ہی جو ہر گھڑی تقاضا کرتے ہو -

نمبر(۴۱) شمار ہونا - محسوب ہونا - فقرہ - تم بھی اُنھین لوگون مین آگئے -

نمبر(۴۲) چھا جانا - گھرنا - اسیر ؎ بندھا کب تصور ترے گیسوون کا -
کہ آنکھون کے نیچے اندھیرا نہ آیا - داغ ؎ میکشو مژدہ کہ گھنگھور گھٹا مینہ آئین آئی
تمپہ رحمت ہوئی توبہ پہ بلائین آئین -

نمبر(۴۳) ترک کرنا - جانے دینا - فقرہ - آؤ اُنکے مُنھ نہ لگو - مگر ان معنی مین
اس صیغہ حاضر کے سوا اور مشتقات کے ساتھ نہین مستعمل ہی -

نمبر(۴۴) ہونا - پڑنا - ذوق ؎ خلاف وعدہ سے مین تیرے
کل تو جان بلب آیا - نہ آیا آج بھی گر تو تو ہی ظالم غضب آیا - صبا ؎ طاقت
فقر سے ہم نفس پہ غالب آئے - لنگر اس دشمن شہ زور کا توڑا کیا کیا -
بحر ؎ دلربا سے نہ ملون دل کو تسلی کیا دون - سخت ناچار ہون کچھ
بن نہین آتا ہی مجھے - رشک ؎ یہ اتحاد سے ٹھہرا ہی اے دل بیتاب
تجھے قرار گر آیا مجھے قرار آیا - اسیر ؎ ذرا بھی بل جو ابرو کے بت بے پیر مین
آئے - کمر ٹوٹے کمان کی بل ابھی شمشیر مین آئے -

نمبر(۴۵) شروع ہونا - ابتدا ہونا - بحر ؎ طاقت گریہ نہین کھینچ رہا ہون
دم سرد - آئے جاڑے ہوے برسات کے ایام تمام - رشک ؎ پھر
پریشانی خاطر کا زمانا آیا - وحشت زلف بڑہی موسم سودا آیا - ذوق ؎
خواب غفلت سے ہو بیدار کہ آئی پیری - نہین مہتاب یہ ہی روشنی صبح رحیل

نمبر(۴۶) جوش زن ہونا (کسی کیفیت کا) جیسے پیار آنا - رشک آنا - غیرت آنا
غصہ آنا - شرم آنا - مروت آنا -

نمبر(۴۷) اجازت دینا - جیسے استخارہ آنا -

نمبر(۴۸) فریفتہ ہونا - جیسے دل آنا -

نمبر(۴۹) بکنا - فروخت ہونا - فقرہ - آم تو بازار مین آنے لگے - اب بازار
مین خربزے نہین آتے ہین -

نمبر(۵۰) برپا ہونا - قائم ہونا - رشک ؎ حشر کا آنا گوارا ہی ہمین - پر قیامت
ہی کسی پر آئے دل -

نمبر(۵۱) مقابلہ کرنا - فقرہ - مرد ہو تو آجاؤ - کچھ دعوے ہی تو آؤ - ان معنی مین
صرف صیغۂ حاضر کے ساتھ بولتے ہین -

نمبر(۵۲) دبجانا - پسجانا - جیسے پاؤن پہیئے کے نیچے آگیا -

نمبر(۵۳) پڑجانا - فقرہ - باغ کی زمین ریل مین آگئی - سینکڑون مکان
قلعے کے میدان مین آگئے -

نمبر(۵۴) سوار ہونا (جن بھوت کے ساتھ) جیسے اسکے سر پر جن آیا ہی -

نمبر(۵۵) خریدا جانا - مول آنا - فقرہ - اور سب چیزین اسیوقت آ رہین گوشت
سویرے آجائیگا -

نمبر(۵۶) نکلنا - رشک ؎ خبر زلف بت دلشکن آگئی درست - فال نیک
آئی ہی نامے کی شکن سے ہمکو -

نمبر(۵۷) نمایان ہونا - پہنچنا - پہیلنا - فقرہ - اس دالان مین دہوپ دیر کو آتی ہی -
فقرہ - دہوپ آگئی ہو تو کرسیان ڈالدو وہین چل بیٹھین -

نمبر(۵۸) روپے کا سولھوان حصہ (چار پیسے ڈبل) جائداد کا سولھوان حصہ-
(ان معنی مین اُنش سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین حصہ ہین) فقرہ-پیسے
کم ہوگئے ہین روپے کے پونے سولھا آنے ملتے ہین-فقرہ-گاؤن مین ایک
آنے کا حصہ دار وہ بھی ہی-ان معنی مین ہائے مختفی کے ساتھ (آنہ) تحریر مین
مروج ہوگیا ہی مگر ہندی لفظ ہی اسلیے قاعدہ مقتضی ہی کہ الف سے لکھا جائے-

آنا جانا- مذکر- نمبر(۱) آمد و رفت **مومن** ؎ پایا جو ذرا وہان ٹھکانا- سب
جاے کا چھوڑا آنا جانا- **رند** ؎ سانس کبھی تن بسمل مین جو آتے جاتے-
اور جلاد نے جرکا دیا جاتے جاتے-

نمبر(۲) چڑھنے اُترنیکے جگہ- فقرہ- بار بار کوٹھے پر کیون آتے جاتے ہو-
ناصر ؎ فرش سے عرش پہ جاکر اُتر آئے سر فرش- نہ ہوی دیر محمد کو
کچھ آتے جاتے-

نمبر(۳) آنا شروع ہونیکے مقام پر- فقرہ- اب محفل مین لوگ آتے جاتے ہین-
فقرہ- اب طبیعت راہ پر آتی جاتی ہی-

آنے جانیوالا- آتا جاتا- راہرو- فقرہ- کوی آنے جانیوالا ملجائے
تو اسکا جواب بھیجدینا-

آنا پائی- تمام تر- بالکل- حبہ حبہ- **اسیر** ؎ اب رہا محکمہ حشر مین کون اپنا
حساب- پاک دامن ہوئے سمجھا چکے آنا پائی-

آنا نہ پائی زری پاؤن گھسائی- یہ مثل اُس جگہ بولتے ہین جہان کچھ
فائدہ نہو بیکار دوڑ دھوپ اور محنت و مشقت کرنا پڑے-

آنے پائی سے بیباق کرنا- بالکل ادا کردینا- زر مالگذاری ادا کرنیکی نسبت زیادہ بولتے ہین-

آناً فاناً- نمبر(۱) آن واحد- فوراً- **سودا** ؎ ایک صاحب نے قبول اِس زہر کا
پیالہ کیا- جن نے ٹکڑے سب جگر آناً فاناً کردیا-

نمبر(۲) دمبدم- فقرہ- آناً فاناً طبیعت بگڑتی جاتی ہی-

آنا کانی- ھ- (ظاہرا یہ لفظ اَن آکرن سے مشتق معلوم ہوتا ہی- اَن سنسکرت
مین حرف نفی ہی اور آکرن کے معنی سننا-) مونث- چشم پوشی- ٹال ٹول-
فقرہ- کام کرنا ہی تو کردو دیکھو یہ آنا کانی اچھی نہین-

آنا کانی دینا- تغافل کرنا- جان بوجھ کے ٹال جانا- ؎ دل
مین کیا ہی کیا نہین پر کان سے غیرون کا ذکر- سُنکے اُسنے اے ظفر کچھ
آنا کانی دے تو دی-

آنا کانی کرنا- دیکھو آنا کانی دینا-

آنانکہ غنی تراند محتاج تراند- یہ مصرع زبانون پر بہت ہی اور معنی
سے محل استعمال ظاہر ہی کہ اغنیا غربا سے بسبب آسایش طلبی اور تکلفات
کے زیادہ حاجتمند ہوتے ہین- غربا جو کام اپنے ہاتھ سے کرلیتے ہین اغنیا
اُسمین بھی اور ونکے محتاج ہوتے ہین-

آنبا ہلدی- ایک قسم کی ہلدی ہی جو رنگت مین سرخ اور چوٹ کیواسطے
بہت مفید ہوتی ہی-

آنت- ھ- آنتر- س- (مادہ آتی ہی [اندہنا]) مونث- رودہ- انتڑی-

آنت اُترنا- فتق-

آنت بھاری تو مات بھاری- [ماتہا] مثل- یعنی معدے کے فساد سے
درد سر ہوتا ہی پیٹ کے بگاڑ سے بیماری پیدا ہوتی ہی-

آنت کی آنت- بہت لمبی چیز یا کوئی طول طویل بات-

آنتونکا بل کھلنا- فاقون کے بعد پیٹ بھر کے کھانا- چونکہ فاقون سے

آنتین خشک ہوجاتی ہین اسلیے جب کوئی بھوکا خوب ڈٹکر کھانا کھاتا ہی تو مذاقاً کہتے ہین کہ آج تو خوب آنتونکے بل کھل رہے ہین -

آنتون کا قُل ہُواللہ پڑہنا - بہت بھوکا ہونا - ناسخ (رباعی) ؎ ہو رنج مرے دلکو دیا ہو آرام - جز ذکر خدا نہین ہی مجکو کچھ کام - فاقون سے تباہ میری حالت ہی مگر - آنتین پڑہتی ہین قل ہواللہ مدام اسیر ؎ قل ہواللہ لگین پڑہنے ہماری آنتین - فاقہ جس روز ہوا یاد خدا بھی آئی -

آنتین اُلٹ جانا - قے ہونا یا بہت اُبکائیان آنے سے جی تلے اوپر ہونا

آنتین سوکھنا - فاقون سے آنتون کا خشک ہونا - بھوکون مرنا -

آنٹ - ھ - مونث - سنار سونے یا چاندی مین سوہن سے لکیر کرکے تپاتے ہین تاکہ حقیقت کُھل جائے کہ کھرا ہی یا میل ہی اُس لکیر کو آنٹ کہتے ہین - دینا اور لگانا کے ساتھ مستعمل ہی

آنٹ سانٹ - مونث - سازش - کسی بات مین باہمی مشورہ عوام کی بولی ہی فصحا بلی بھگت بولتے ہین -

آنٹھ - ھ (اسکی اصل آنٹہ معلوم ہوتی ہی - آنٹہ آنہ سے مشتق ہی (باندہنا) - پہلے ت ت سے بدلگئی اور پھر ت ٹ سے - اور مجازاً گرہ - کینہ عداوت کے معنی مین مستعمل ہوگیا -) کینہ - عداوت - قدیم زبان ہی -

آنٹھ رکھنا - بغض و عداوت رکھنا - نصیر ؎ مو بمو دل مین گانٹھ رکھتی ہی - زلف بیوجہ آنٹھ رکھتی ہی - یہ محاورہ قدیم ہی لکھنؤ مین اسجگہ عوام دل مین اینٹھ رکھنا اور خواص بیر رکھنا بولتے ہین -

آنٹھی - مونث - جما ہوا دہی کا تھکا - عوام الف مقصورہ سے انٹھی بھی بولتے ہین

آنچ - ھ - (یہ لفظ اچکہ سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین شعلہ مین اور مادہ ارچ ہی) پرستش

مونث - نمبر (۱) شعلہ - لوکا - لو - فقرہ - وہیمی آنچ مین پکالو -

نمبر (۲) آگ کی تیزی - گرمی - تپش - فقرہ - تاپنے کی انگیٹھی مین اتنے انگارے بھر دیے ہین کہ آنچ سہی نہین جاتی ؎ پھونک مت مجکو پرے بیٹھکے رو اُف انشا - شمع کی لو ہی ترے دیدۂ خونبار کی آنچ -

نمبر (۳) تاؤ - جوش - فقرہ - ایک آنچ کی کسر رہگئی -

نمبر (۴) مامتا - مادری الفت - جوش خون - مثل - اولاد کی آنچ بُری ہوتی ہی

نمبر (۵) چمک - گرمی - (تلوار کے ساتھ) فقرہ - انسان آگ مین کود پڑے دریا مین پھاند پڑے مگر تلوار کی آنچ نہین سہی جاتی - وزیر ؎ تلوار کی سی آنچ ہی بتی کے شعلے مین - روغن ہی کیا چراغ مین قاتل کی ڈہال کا - برق ؎ - جوہر ابرو خمدار سے ہی گرمی حُسن - گل گلرنگ ہوئی آنچ سے تلوار انکی -

نمبر (۶) نقصان - ضرر - مثل - سانچ کو آنچ کیا - ذوق ؎ پیش دشمن نہ گرز حق سے نہین سانچ کو آنچ - بلکہ ہی آتش نمرود گلستان خلیل -

آنچ آنا - نمبر (۱) ضرر یا صدمہ پہنچنا - گلزار نسیم ؎ مین جا کے جلی تو غم نہین ہاے - ڈر ہی کہ نہ تجھپہ آنچ آجاے - بحر ؎ ہر رنگ رشک ہو کر زلفون نے کی شرارت نافون پہ آنچ آئی اُٹھا دہوان ختن مین عاشق ؎ کیا جلے ہو دل ہین میری آہ سے - آپ تک بھی آنچ آئی دیکھیے -

آنچ پہنچنا - صدمہ پہنچنا - ناسخ ؎ جل کے ہون خاک مگر آنچ نہ پہنچے اُس تک - آمین اپنا کوئی پروانہ بھی انباز نہین - شعور ؎ آنچ پہنچے خلیل کو کیونکر اُس بہشتی کو باغ ہی آتش -

آنچ دکھانا - آگ پر گرم کرنا - فقرہ - گھی کو آنچ دکھالو تو کچھ جاے

عہ یعنی سچ بولنے مین کچھ ضرر نہین -

زیادہ یہان آگ کہانا بولتے ہین -

آنچ دینا - آگ پر گرم کرنا - تاؤ دینا - اسیر ؎ خشم آگین گرم باتون سے ہوا
وہ سخت دل - دی کڑی جب آنچ ہمنے سرخ آہن ہوگیا -

آنچ کا کہیل ہی - یہ محاورہ باورچیون حلوائیون رکابدارون اور مہوسون
وغیرہ کے استعمال مین ہی جب کوئی چیز پکانے مین بگڑ جاتی ہی تو کہتے ہین یہ
تو آنچ کا کہیل ہی ذرا آنچ کڑی ہوگئی تو خراب ذرا آنچ دہیمی ہوگئی تو خراب یعنی
نازک اور بے قابو بات ہی -

آنچ کرنا - آگ روشن کرنا -

آنچ کڑی ہونا - آگ کے شعلے تیز ہونا - اسیر ؎ سوزش دل مین نہ نکلیگی
دہن سے مرے اُف - آنچ ہولاکہ کڑی دیگ اُبلنے کی نہین -

آنچ کہانا - پکنا - تاؤ کہانا - پگھل جانا - آتش ؎ آتش عشق مین ثابت
دل بیتاب رہا - آنچ کہا کہا کے ہی قایم ہی سیماب اُترا -

آنچین نکلتی ہین - زیادہ گرمی اور سوزش کی نسبت کہتے ہین کہ بدن سے
آنچین نکلتی ہین - در و دیوار سے آنچین نکل رہی ہین -

آنچل - ھ - انچل کہ س - (مادہ اَنچُوہی) مذکر - دوپٹے وغیرہ اوڑھنے کی
چیز کے (سوا رومال کے) دونون سرے جو ایک طرف سے دوسری طرف شانے
پر ڈالے جاتے ہین - مومن ؎ آنچلون سے کہو مقیش کہان جہڑتا تہا
کب دوپٹا یہ مری طرح گراڑتا تہا - گلزار نسیم ؎ آنچل ہوا وان حجاب عارض
سہرا ہوا یان نقاب عارض - اور شعرا نے دامن کے کنارے کو بھی آنچل
کہا ہی مگر زبانون پر نہین ہی - ؎ آنچل اُس دامن کا ہاتہ آتا نہین - میر دریا
کا سا اُسکا پہیر ہی - نسیم ؎ دہیان دانتون کا جو آیا تو یہ سوجہی تشبیہ - صبح نے
منہہ پہ لیا دامن شب کا آنچل -

آنچل پلّو - کئی طرح کا ہوتا ہی ایک تو دوپٹے کے آنچلون پر چوڑے پٹھے کی
وضع کا بادلے سے بُنا ہوا لگاتے ہین اور آگے اُسکے مقیش کی جہالر اور ٹوتی ٹڑہاکر
اُسکو بھاری کر دیتے ہین - دوسرے بنارسی دوپٹون پر کلابتونی کام بناوٹ
کا سرون پر ہوتا ہی - تیسرے مین سکہ گاٹا وجالی پر بنا کے دوپٹون مین ٹانک
دیتے ہین اور دوشالے یا شالی چادر کے کنارے پر جو زرین کام آنچلون مین
ہوتا ہی اُسکو بھی آنچل پلو کہتے ہین -

آنچل پہاڑنا - ایک ٹوٹکا ہی یہ عورتون کا خیال ہی کہ اگر بانجہ عورت بچے
والی عورت کے آنچل کا ٹکڑا پہاڑ لے اور جلا کے کہا جائے تو یہ صاحب اولاد
ہوجائے اور اُسکی اولاد مر جائے -

آنچل ڈالنا - عو - ایک رسم ہی کہ جب نکاح کے بعد دولہا دلہن کے گہر
مین ادائے رسوم کے لیے جانے لگتا ہی تو اُسکی بہنین دروازے سے
اُسکے سر پر آنچل ڈالکر گہر مین لیجاتی ہین اور نیگ مانگتی ہین اور جو کچہ ملتا ہی اُسے سب
بہنین آپس مین تقسیم کر لیتی ہین اس حق کو آنچل ڈلوائی کہتی ہین - جان صاحب ؎
مان جائی ہون مین ڈالونگی آنچل ہی مرا کام - جو ترا جی چاہے کے نیگ - یہن دولہا
کی سالیان -

آنچل سر پر ڈالنا - آرسی مصحف کی رسم کے وقت دولہا اور دلہن کے
سر پر سرخ کپڑا ڈال لینے کو کہتے ہین - قلق ؎ بیچ مین رکہکے مصحف آئینا
سرخ آنچل سرون پہ ڈالدیا -

آنچل کترنا - (عو) دیکہو آنچل پہاڑنا -

آنچل منہہ پر لینا یا منہہ پر رکہنا - ناچ مین بہاؤ بتانے کی ایک ادا ہی

جس سے اکثر جھانکنے کی تصویر کھینچتے ہین - سحر ؎ دوپٹے کا آنچل جو منھ پر لیا
تو دامن مین خورشید محشر لیا - وزیر ؎ رکھے گا منھ پہ جو آنچل وہ پری رقص کے
وقت - شعلۂ حسن چراغ تہ دامان ہوگا -

آنچل مین گرہ دینا - کوئی بات یاد رکھنے کے لیے آنچل مین گرہ لگانا -
ہلال ؎ وعدۂ وصل اب نہ بھولین گے - گرہین دیتے ہین اُنکے آنچل مین آ
مشہور شعر ؎ وعدۂ وصل ہی کل سے لو گرہ آنچل مین - بھول جاؤ گے تمہین
دہیان رہے یا نہ رہے -

آنچل مین بات باندہ رکھو - (عو) یعنی اس بات کو یاد رکھو - اس
نصیحت کو کبھی نہ بھولو - جان صاحب ق ؎ نین سکھ کو سمجھ نہ گاڑھا یار -
آنہ محمودی اسکی جھبل بل مین - سر کی چادر تلک نہ چھوڑے گا - باندہ رکھ میری
بات آنچل مین -

آنحضرت - آن سَرور - مراد ہی حضرت محمد مصطفےٰ صلعم سے -
سودا ؎ نور چشم اپنے سے غرض سُنکر - یہ لطیفہ ہوئے خوش آن سرور
اور کہین آن سرور سے جناب امام حسین علیہ السلام کیطرف اشارہ ہوتا ہی -
سودا ؎ خبر ہی یون وہ لعین بعد قتل آن سرور - بہ سوئے شام چلے
رکھکے سر کو نیزے پر -

آن دفتر را گاؤ خورد - یہ مثل اس جگہ بولتے ہین جب کسی ایسی چیز کا ذکر
کرتے ہین جسکا نام و نشان نہ باقی رہا ہو اور پورا فقرہ بھی کہتے ہین جیسا کہ
مثال سے ظاہر ہی - " قصد تھا جلال الدین اکبر کے حالات لکھنے کا کہ
امیر تیمور تک کا نام و نشان مٹ گیا آن دفتر را گاؤ خورد و گاؤ را قصاب برد و
قصاب در راہ مرد (عود ہندی) در

آندو - ھ - اَنْدُو - س - مادہ - اَدِی ہی (بعض کا قول ہی کہ آندُ الف ممدودہ کے
زنجیر باندہنا
ساتھ بھی سنسکرت مین مستعمل ہی) مذکر - چاندی وغیرہ کی زنجیر کو کہتے ہین جسے
پہلوان کوئی نامی کشتی نکالنے کے بعد پاؤن مین پہنتے ہین جو ہم پیشہ لوگون
پر غلبے اور اُستادی کا نشان سمجھا جاتا ہی - شعور ؎ مجھسا نہین دیوانو نہین
تیرے کوئی بانکا - آندو ہی مرے پاؤن مین زنجیر نہین ہی -

آندہی - ھ (غالباً یہ اندہکار سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین اندہا کر دینے
والا ہین اور بعض کا خیال ہی کہ اَندہ سے آندہی بنا لیا ہی جسکے معنی نگاہ
روکنا ہین) مونث - نمبر (۱) گرد و غبار کے ساتھ بہت تیز ہوا - داغ ؎
پوچھو نہ کچھ کدورت اس داغدار دل کی - آتی ہی خاک لینے آندہی بھی اس
چمن مین - بحر ؎ رہی خدا کی حفاظت مین مشت خاک اپنی - ہوا و حرص
کی اُٹھی ہین اندہیان کیا کیا -
اور صرف بہت تیز ہوا کو بھی آندہی کہتے ہین جیسے آج ہوا کیا ہی آندہی ہی
نمبر (۲) نہایت تیز - چالاک - چست - مستعد - فقرہ - صاحبزادے تو
روپیہ اُڑانے مین آندہی ہین - ؎ صبا سے حال نہ پوچھو کدورت غم کا
ہی اپنے نام کا آندہی وہ خاک اُڑانے مین - ذوق ؎ نگاہ بو الہوس
آندہی ہی تیری خاک اُڑانے کو - چھپا لے تو چراغ شعلۂ رخسار دامن سے -

آندہی آنا - نمبر (۱) بہت تیز ہوا کے ساتھ گرد و غبار کا بلند ہو کر اُڑنا - میر ؎
آندہی آئی ہو گیا عالم سیاہ - شور نالون کا بلا سے دہر ہی - بحر ؎ کوئی
برباد ہوتا تو کسیکے پیچھے - آندہیان آئین تو گھر مین سے نہ تنکا نکلے -
نمبر (۲) آفت آنا - غضب آنا - مثل - باندی کے آگے باندی آئی تو کون نے
جانا آندہی آئی - مگر سوا اس مثل کے ان معنون مین کسی اور جگہ زبان پر نہین ہی -

آندھی آئے بیٹھ جائے مینہ آئے بھاگ جائے - مثل یعنی تھوڑی سی مصیبت جسکو جھیل سکے اُسکو جھیل لے اور زیادہ ہو تو الگ ہو جائے

آندھی اُٹھنا - آندھی کا بلند ہونا - بحر ؎ بجلی گھر سے جو وحشت سمجھ پریشان حال کو - آندھیان اُٹھین گویے آئے استقبال کو - گلزار نسیم ؎ تھی بسکہ غبار سے بھری وہ - آندھی سی اُٹھی ہوا ہوئی وہ -

آندھی تھمنا یا ٹھہرنا - آندھی کا کم ہو جانا - رشک ؎ آہین بھر لون گا تو کچھ بات سنائی دیگی - ناصحو پہلے یہ آندھی تو ٹھہر جانے دو -

آندھی آئے یا مینہ ٹڑ ہیا پینڈہ سے نہ ہے - یہ مثل وہان بولتے ہین جہان کوئی شخص اپنی عادت اپنے کام سے کسی حال مین باز نہ رہے -

آندھی چڑھنا - آندھی کا بلند ہونا - آندھی اُٹھنا -

آندھی چلنا - بہت تیز ہوا چلنا - ذوق ؎ پہنچے کیونکر جرس ناقہ لیلے کی صدا - آج آندھی تری قسمت سے ہے مجنون چلتی - رشک ؎ شب فرقت مین بلائین ہوئین نازل کیا کیا - زلزلہ آگیا آندھی چلی تارا ٹوٹا -

آندھی حضرت بی بی کے دامن مین باندھی - جب آندھی آتی ہے تو عورتین اور لڑکے یہ کہکے چلاتے ہین اُنکے اعتقاد مین اس سے آندھی تھم جاتی ہے -

آندھی رُوکنے کو جھاڑو دبانا - عورتون کا اعتقاد ہے کہ جھاڑو پتھر کے نیچے دبانے سے آندھی رُکجاتی ہے -

آندھی کاٹنا - بعض لوگ افسون پڑھکے انگلی سے آندھی کاٹنے کا اشارہ کرتے ہین جس سے خیال ہے کہ آندھی دفع ہو جاتی ہے -

آندھی کا جھونکا - تیز ہوا کا ریلا - بحر ؎ اُڑگئی ٹوپی بھی سر سے جب چلی بادوبال - تاج شہ کو مورچھل آندھی کا جھونکا ہو گیا -

آندھی کا شور - آندھی مین گرد وغبار اُڑنے اور ہوا کی تیزی سے آواز پیدا ہونے کو کہتے ہین - ظفر ؎ بل بے ہوائے شوق کہ آندھی کے شور مین - کیا کیا ہے خاک عاشق دلگیر بولتی -

آندھی کا کوا - چونکہ کوا آندھی مین تباہ رہتا ہے کسی جگہ قرار نہین آتا نہ بیٹھ سکتا ہے نہ اُڑ سکتا ہے اسلیے جو شخص بہت تباہی اور پریشانی سے بیقرار ہو اُسکو کہتے ہین - فقرہ (مثلاً) وہ بھی چندروز مین آندھی کا کوا ہو کر غائب غلّا ہو گیا (آب حیات)

آندھی کے آم - بہت ارزان چیز جسکی قدر نہو - کیونکہ آندھی مین آم بکثرت گرتے اور سستے بکتے ہین -

آنڈی باندی کھانا - لڑکے ایک کھیل مین جو آنکھ مچول کھیلتے ہین - جب اتفاق سے دونون طرف کے سرگروہون کو اس بات کا موقع نہین ملتا ہے کہ پہل بجھانے کے لیے تجویز کر رکھین تو اپنے اپنے شرکا سے کہتے ہین کہ آنڈی باندی کھاؤ اور لڑکے آنڈی باندی کہتے ہوئے دور چلے جاتے ہین اور اس عرصے مین یہان پہل تجویز ہو جاتا ہے -

آنر - انگریزی - عزت - مرتبہ - بڑائی - جیسے ہز آنر لفٹنٹ گورنر -

آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک - مثل - دیانت دار بددیانتی کے اندیشے سے محفوظ رہنے کے بیان مین کہتا ہے -

آنریبل - انگریزی - ذی عزت - صاحب مرتبہ - گورنمنٹ کیطرف سے معزز صاحب ثروت لوگون کے نام سے پہلے استعمال کرتے ہین -

آنریری - انگریزی - تعظیمی - امتیازی - اعزازی - کسی منصب پر

محض اعزاز کے لیے یا امیدوارانہ بغیر تخصیص بلازمت و تنخواہ کے کام کرنیوالا جیسے آنریری مجسٹریٹ - آنریری ڈپٹی کلکٹر-

آنسو - ھ - اُشر - س - (اُشر کے معنی بہنا ہین) مذکر - نمبر (۱) اشک - وہ پانی جو زیادہ غم و تکلیف یا بیحد خوشی سے آنکھونمین پیدا ہو - یا ٹپک پڑے - آغا حجو **شرف** سے بہتے ہین سر زلف گرگہر مین آنسو - کیا مجکو جکڑ واہین گے زنجیر مین آنسو-

صفات

آتشین - **آتش** جوش اشک آتشین کا باعث آہ سرد ہی - گرم کرتی ہی ہوا جاڑے کی پانی چاہ کا-

اشک شادی (وہ آنسو جو زیادہ مسرت کیحالت مین نکل آتے ہین) **مومن** آبرو رہگئی مرنے کی کہ روتے تو ہین وہ - اشک شادی ہی سے گو چشم کو نم کرتے ہین -

برباد - **مومن** اشک برباد دیدۂ نم مین - خاک اثر آتش تب غم مین -

بے تاثیر - پُرتاثیر - **ناسخ** اشک بے تاثیر کو نادم کیا برسات نے - منہ کے باعث رات میرے گھر مین جانان رہگیا - **مومن** گرائے اشک پُرتاثیر کیون خلوت مین ای آنکھو - کوئی یون خاک مین ایسے گھر کو بھی ملاتا ہی -

تر - **میر** اشک تر قطرۂ خون لخت جگر پارۂ دل - ایک سے ایک عدد آنکھ سے بہتر نکلا -

تیز و تند - مثال کے لیے دیکھو آہو (تشبیہات مین)

جگرسوز - **میر** یہ اتصال اشک جگرسوز کا کہان - روتی ہی یون تو شمع بھی کم کم تمام شب -

جگرگون - **ناسخ** دل کو ہجر یار مین اشک جگرگون کیجیے - گوہر نایاب کو اک قطرۂ خون کیجیے -

حنائی - **میر** اب اشک حنائی سے جو تر نہ کرے مژگان - وہ تجہ کف رنگین کا مارا نہوا ہوگا -

خونین - خون آلود - **ذوق** اُس پاے نگارین کا جو ہی وہ نگار - اشک خونین سے ہی کاغذ کو حنائی کرتا - **اسیر** عجب کیا ہی جو نکلین اشک خون آلود ماتم مین - کہ گلگون دانۂ تسبیح ہوتے ہین محرم مین -

رنگین - گلرنگ - لالہ گون - گلگون - **اسیر** تفوق ہی گل شاداب پر بر اشک رنگین کو - گریبان داغ دیتا ہی مراد امان گلچین کو - **وزیر** اشک گلرنگ پروتی ہی مژہ مین کیا خوب - کیا بناتی ہی یہ پہولون کی چہڑی میری آنکھ **ذوق** زیبا ہی روے زرد پہ کیا اشک لالہ گون - اپنی خزان بہار کے موسم سے کم نہین - **ناسخ** بھر لیے انگارے مین نے عشق کے اعجاز سے داغہاے اشک گلگون میرے دامن مین نہین -

روان - **ناسخ** حسن یار آلودگی سے پاک ہی تو کیا خطر - ہی گواہ اشک روان اپنی نگہ بھی پاک ہی -

سُرخ - **ناسخ** فصل گل ہی کیون نہو ہمپر بہار - سُرخ آنسو ہین تو چہرہ زرد ہی -

سوختہ - **ذوق** عیان ہی عشق کی گرمی ہو یدا سوزش دل ہی - کہ آتا اپنا اشک سوختہ مانند فلفل ہی -

غماز - **مومن** دیکھ گریبان مجھے وہ چشم کو تر کرتا ہی - اشک غماز ہی گیا آنکھون مین گھر کرتا ہی -

کلفت آلود۔ مومن ؎ آئے ہین سرشک کلفت آلود۔ تعمیر مکان کی آب و گل کو گرم۔ ؎ ایک اشک گرم ناسخ گر خزانے مین گرے۔ طعنہ زن فوارہ ہو منقار موسیقار پر۔

مسلسل۔ آتش ؎ جو عالم حسن رکھتا ہی تو حالت عشق غارتگر۔ کہین زلف مسلسل ہی کہین اشک مسلسل ہی۔

میگون۔ مومن ؎ گہ خیال چشم مین حال خراب۔ اشک میگون سے سیہ مست شراب۔

یتیم۔ مومن ؎ ہم بہا اُسکی دُر فشانی سے۔ تار اشک یتیم و سلک گہر

تشبیہات و استعارات

آبجو۔ ناسخ ؎ ہو چلا ہی خشک ہر گل رشک روئے یار سے۔ آبجو اشکونکی گلشن مین بہائے عندلیب۔

آبلہ پھپھولا۔ وزیر ؎ چشم کی گردش مین ہی اب دشت پیمائی کا رنج۔ اشک گویا آبلے ہین ہر مژہ کے خار مین۔ برق ؎ کیا سوز غم نے میرے جلائے دل و جگر۔ آنسو پھپھولے بنگئے پائے نگاہ کے۔

آنکھون کا تارا۔ اسیر ؎ صفائے دل نے کھویا یہ نشان گرد تکدر کا۔ کہ ہر آنسو مرا تارا ہی چشم روزن دُر کا۔

آہو۔ اسیر ؎ ہماری آنکھ سے یون تیز و تند آنسو نکلتے ہین۔ کہ جیسے چوکڑی بھرتے ہوے آہو نکلتے ہین۔

ابر۔ مومن ؎ دیکھکر مجمع یہ امڈا کیا ہی ابر اشک آہ۔ حلقۂ اغیار اُسکے گرد مہ کا ہالہ تھا۔

اختر شفق آلود۔ ناصر ؎ لعل تر ناسفتہ گوہر اشک ہی۔ یا شفق آلود اختر اشک ہی۔

بادام دو مغز شیرۂ بادام۔ وزیر ؎ دونون آنکھین تری یاد آئین تو ہم رونے لگے۔ صاف بادام دو مغز اپنا ہوا ہر آنسو۔ ولہ ؎ آگئی یاد دم گریہ یہ کن آنکھونکی۔ ہوگئے شیرۂ بادام سے بہتر آنسو۔

بحر۔ دریا۔ قلزم۔ رشک ؎ میرے بحر اشک کی روے زمین پر دہاک ہی۔ آہ آتشبار برق خرمن افلاک ہی۔ ناسخ ؎ شعبدہ عشق کا دیکھو کہ مین جہانکا جسدم۔ بہ چلا آنسو ئونکا روزن دَر مین دریا۔ مومن ؎ قلزم اشک نے طغیانی کی۔ دست مژگان نے دُر افشانی کی۔

برشکال۔ مینہ۔ ناسخ ؎ کی ہری یان شدت سے شدت برشکال اشک نے۔ کیون نہ وان آجاے موسم سبزیکے آغاز کا۔ ولہ ؎ اشک آتے ہین دو دو آہ کے ساتھ۔ مینہ نہ برسے ہوا اگر بدلی۔

پھلجھڑی۔ ناسخ ؎ کیون ہین اشک اپنے پھلجھڑی کیطرح۔ شب فرقت شب برات نہین۔

پیکان۔ اسیر ؎ اشک کے باعث سے ہی موئے مژہ کا مرتبہ۔ دیکھ لو پیکان ہی پیکان نہو جس تیر مین۔

تخم۔ برق ؎ مین تخم اشک ہون مری نشو و نما کہان۔ مین ہون نہال آہ امید ثمر نہین۔

چراغ طور۔ برق ؎ تصور مین جو اُسکے عارض تابان کے روتا ہون چراغ طور ہی ای برق آنسو چشم گریان مین۔

چنگاری۔ میر ؎ دل کو آگ اکدم مین دیدی اشک ہوے چنگاری سے۔ کیا ہی شریر ہی شوخی برق ملائی اُس نے شرارت مین۔

دانہ- رشک ؎ گوہر بے بہا سے بہتر ہی- دانۂ اشک دیدۂ تر کا-

رال کا گولا- اسیر ؎ گرم آنسو سے نیستان مژہ جل جائے گا- آگ جنگل مین لگا دیتا ہی گولا رال کا-

ساغر- وزیر ؎ ہجر مین آتی ہی قلقل کی صدا نالون سے- ہین جو شیشے دل بیتاب تو ساغر آنسو-

ستارہ- ناسخ ؎ شام سے اُس ماہ تابان کا ہی ہمکو انتظار- کیون نہون آنسو ستارے دیدۂ بیدار کے-

شرارہ- ذوق ؎ میرے نالون سے جو پانی سنگ خارا ہوگیا- کوہ کے چشمون کا ہر آنسو شرارا ہوگیا-

شیشہ- میر ؎ شیشہ بازی تو تنک دیکھنے آ آنکھونکی- ہر پلک پر مرے اشکون سے روان ہی شیشہ-

طفل- فرزند- ناسخ ؎ پیش غیر آتا نہین باہر رواق چشم سے طفل اشک اپنا جو نادان تھا بڑا دانا ہوا- اسیر ؎ کسقدر اشک کو رکھتی ہی مری آنکھ عزیز- سچ ہی دنیا مین کسے الفت فرزند نہین-

طوفان- اسیر ؎ طوفان اشک وہ لب ساحل اٹھایئے- اُڑ جائے بادبان کیطرح ناخدا کا رنگ-

عطر- ناسخ ؎ ہی تصور اُس گل تر کا دل غمناک مین- عطر دو اشکون کے بدلے دیدۂ نمناک مین-

عقد ثریا- مومن ؎ ہی مشب بسکہ روتے روتے چشم ای ماہرو- شب جو اشک آیا سو اک عقد ثریا ہوگیا-

عقیق- میر ؎ اس رنگ سے جھمکے ہی پلک پر کہ کہے تو- ٹکڑا ہی ترا اشک عقیق جگری کا-

قاصد- میر ؎ غم سے فرصت اُسکو کہان ہی- قاصد اشک ہمیشہ روان ہی-

قافلہ- کاروان- ناسخ ؎ چشم تر سے عشق ابرو مین چلے آتے ہین اشک- قافلہ گویا سمندر مین روان ہی حاج کا- اسیر ؎ اشک جاری ہین مگر راہ اثر ملتی نہین- کاروان مین ہمکو یوسف کی خبر ملتی نہین-

گلاب- اسیر ؎ دور کر قیس نے چھڑکا وہین اشکون کا گلاب- غش جو لیلی کو پس پردۂ محمل آیا-

گل تر- وزیر ؎ یار پوچھے جو مرے اشک نہ رسوا ہو کبھی- دست گلرنگ مین بنجائین گل تر آنسو-

گولی- وزیر ؎ عشق خال مژۂ یار نے لی جان آخر- تیر ہی آہ تو گولی ہی مرا ہر آنسو-

گھنگرو- اسیر ؎ وقت رونے کے تصور تھا جو اُس خلخال کا- جو گرا آنسو ہماری آنکھ سے گھنگرو ہوا-

لعل تر- شال کے پیسے دیکھو اختر شفق آلود-

مرجان- میر ؎ لعل سے جب دل تھے ہمارے مرجان سے تھے اشک چشم- کیا کیا کچھ پاس اپنے ہم بھی عشق کی دولت رکھتے تھے-

موتی- موتیون کا مالا- ناسخ ؎ بزم غم شبیر مین گرتے ہین جو آنسو- زیبا ہی کہین ہم انھین ایمان کے موتی- واجد ؎ اشک کا مالا موتیونکا دود دل کلگی شعلہ تاج- رکھتی ہی تخت لگن مین شوکت شاہانہ شمع-

موج- وزیر ؎ ثابت ہوئی ہی کہ نسی تقصیر پاے شمع- جو موج اشک

بنگئی زنجیر پائے شمع۔

ناسفتہ گوہر۔ مثال کے لیے دیکھو اختر شفق آلود۔

ہرکارہ۔ اسیر ؎ صاف اشکون سے ہی ظاہر کہ ہوا دل پانی۔ گرم ہرکارے

ہین سچی یہ خبر دیتے ہین۔

ہیرے کی کنی۔ میر ؎ لیتا ہی نکلتا ہی مرا لخت جگر اشک۔ آنسو نہین گویا

کہ یہ ہیرے کی کنی ہی۔

یوسف۔ اسیر ؎ دیدۂ گریان کو طفل اشک نے چمکا دیا۔ خاندان یعقوب کا

یوسف سے روشن ہوگیا۔

آنسو۔ نمبر (۲) بہت رقیق پانی سا۔ جیسے دال ایسی پتلی ہی جیسے آنسو سا شوربا

پکا کے رکھدیا۔

آنسو آنا۔ آنسوؤن کا آنکھ سے ٹپکنا۔ ناسخ ؎ کسکے دانتونکی چمک کا دہیان

ہی جو رات دن متصل آتے ہین آنسو سبحۂ بلور سے۔

آنسو ایک نہین کلیجا ٹوک ٹوک۔ یہ مثل اُس شخص کی نسبت بولتے

ہین جو کسی رنج وغم کو زبان سے بہت کچھ ظاہر کرے مگر کسی قسم کا اثر نہ پایا جائے۔

آنسو بہانا۔ رونا۔ وزیر ؎ ہون وہ غمدیدہ ہنسے کوئی تو مین رونے

لگون۔ کچھ بہانہ چاہیئے آنسو بہانے کے لیے۔ نسیم ؎ پھر مین بھی کچھ کہون گا

دیکھو زبان روکو۔ پھر مُنہ چھپا کے مجھسے آنسو بہایئے گا۔ کیف ؎

بہا دینا کوئی آنسو بھی اتنا خون بہا دینا۔ لہو میرا جب اپنی تیغ سے اک

تیغ زن دہونا۔

آنسو بھر آنا۔ آبدیدہ ہو جانا۔ صبا ؎ دل مین اک درد اُٹھا آنکھون مین

آنسو بھر آئے۔ بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانیئے کیا یاد آیا۔ کیف ؎ لاکھ ہنستا ہون مین

آنسو سے بھرے آتے ہین۔ کبھی چھپتی ہی نہین رنج و محن کی صورت۔

آنسو بھر لانا۔ متعدی۔ اسیر ؎ کھل گیا راز محبت نہ رہا کچھ پردہ۔ اشک بھر لاکے

ان آنکھون نے ڈبویا مجکو۔ مومن ؎ سوزش دل جب کہتے ہین تب آنسو

وہ بھر لاتے ہین۔ موم کی مانند آتش غم سے پتھر کو پگھلاتے ہین۔

آنسو بہنا۔ آنسو جاری ہونا۔ آغا حجو شرف ؎ فردوس مین رُو لو نگا شرف

اتنے ہی موتی۔ بہتے ہین جو میرے غم شبیر مین آنسو۔

آنسو پاک کرنا۔ آنسو پوچھنا۔ (حقیقی معنو نمین) اختر شاہ اودہ ؎

صورت جان لیا بغل مین اُسنے۔ چہرے سے آنسو اُسکے پاک کیے۔

آنسو پچھنا۔ تسکین ہونا۔ بحر ؎ شہر سے ہمنے قدم اپنے نکالے شکر ہی

کچھ تو آنسو پچھگئے دامان صحرا دیکھکر۔ نسیم ؎ قدر رکھتا ہی نہایت گریۂ بیچار گی

زخم کے پچھتے ہین آنسو دامن شمشیر سے۔

آنسو پوچھنا۔ (پوچھنا بواو مجہول) حقیقی معنو نکی مثال۔ اسیر ؎ دامن کو

موتیون سے وہ بھر لیگا روز حشر۔ پوچھے گا آستین سے جو آنسو یتیم کے۔

مجازاً تسکین اور دلاسا دینا۔ گلزار نسیم ؎ روشن کیا دیدۂ پدر کو۔

مادر کے بھی چلکے آنسو پوچھو۔ مومن ؎ کوئی نہ رہا کہ پوچھے آنسو۔ کیا

روؤن مین اپنی بیکسی کو۔

آنسو پھوٹ نکلنا۔ آنسو بہ نکلنا۔ آنسو نکل پڑنا۔ انشا ؎ آنکھون سے

اپنی آنسو کچھ ایسے پھوٹ نکلے۔ فوارے کے کسی نے جیسے نل کو توڑا۔

آنسو پی جانا۔ ایسا ضبط کرنا کہ بھرے ہوئے آنسو آنکھ ہی مین خشک ہو جائین

باہر نہ نکلین۔ قلق ؎ آنسو آنکھو نمین گاہ بھر لانا۔ خوف کے مارے گاہ پیجانا

داغ ؎ آنسو نہ پیئے جائین گے ای ناصح ناداں۔ ہیرے کی کنی جان کے کھائی

نہین جاتی - بحرؔ نشتر لگا جگر مین اگر ضبط غم کیا - آنسو جو پی گیا کوئی تیزاب پی گیا

آنسو توڑ - (ہندوستانی ٹھگونکی اصطلاح) بے موسم کے مینہ کو کہتے ہین جو برسات کے سوا اور دنون مین برسے ٹھگون کے اعتقاد مین یہ شگون بد ہی گھر سے نکلتے وقت اگر مینہ برسنے لگے تو بجائین بلکہ دو ایک منزل جا چکے ہین تو بھی پلٹ آئین اور ایک دن رات گھر سے سفر کے قصد پر نہ نکلین -

آنسو تھمنا - رقت موقوف ہونا - ناسخؔ کیا ہی آنکھین ہجر مین جلنے لگین کوئی دم جو میرے آنسو تھم رہے -

آنسو ٹپک پڑنا - بے اختیار رو دینا - اسیرؔ وہ گریہ دوست ہین بلبل ٹپک پڑے آنسو - ہماری آنکھون نے دیکھا جو خواب خندۂ گل -

آنسو ٹھہرنا - آنسو تھمنا - ظفرؔ چشم مین دو قطرے آنسو کے نہ ٹھہرے ورنہ کیا - ایک دریا مین دُر شہوار دو رہتے نہین -

آنسو جاری یا رواں ہونا - آنسو بہنا - مصحفیؔ رو کے رُکتے نہین ہین اب آنسو - جاری رہتے ہین روز و شب آنسو - بحرؔ تری یاد مین مُنھ پہ آنسو رواں ہین - تجھے سجدہ کرنے کو ہردم وضو ہی - ظفرؔ - آنسو ڈھلکا مری آنکھون سے رواں ہو جانا - اور مرا راز نہاں سب پہ عیاں ہو جانا -

آنسو جوش پر آنا - بہت رونا - رشکؔ آنسو آئین جوش پر تو روکنے والا ہی کون - آنکھین ہین گنگ و جمن عالم خس و خاشاک ہی -

آنسو چلنا - آنسو بہنا - آنسو رواں ہونا - ؔ کسطرح اُسکو روانہ کرون نامۂ مکتوب جاے قاصد مرے آنسو دم تحریر چلے - میرؔ آنسو چلے ہی آنے لگے مُنھ پہ متصل کیا کیجیے اب کہ راز محبت نہاں رہے - ظفرؔ بارے آنسو ترے اے دیدۂ تر چل نکلے - پاؤن چل سکتے نہین لڑکے یہ پر چل نکلے -

آنسو دینا - جب شمع کی چربی پگھلکر بوندین ٹپکتی ہین تو کہتے ہین کہ شمع آنسو دیتی ہی - سحرؔ منظور روح کو نہین افشاے راز عشق - آنسو ہماری شمع لحد کیا مجال دے -

آنسو ڈالنا - رونا - مشہور شعر - ؔ شمع روئے تبر پہ گلرو ہمارے واسطے - حیف تو ڈالے نہ دو آنسو ہمارے واسطے -

آنسو ڈبڈبا آنا - آنسو بھر آنا - آبدیدہ ہونا - بحرؔ نہ پوچھو کسلیے آنسو ہین ڈبڈبائے ہوئے - کسی جگہ سے ہم آتے ہین چوٹ کھائے ہوئے - فقرہ - اُنکا یہ حال دیکھکر ہر شخص کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے -

آنسو ڈھال - گھوڑونکی ایک بیماری ہی جسمین آنکھ سے پانی آنسو کی طرح بہا کرتا ہی -

آنسو ڈھلنا - آنسو بہنا - سوزؔ رونا ہی تھم گیا ترے غصے کے خوف سے تھی چشم ڈبڈبائی پر آنسو نہ ڈھل سکے - غافلؔ پھر صدمہ ہوا کوئی دل زار کے اوپر - آنسو جو ڈھلے جاتے ہین رخسار کے اوپر - بحرؔ چشم تر مثل صدف موتیون کا سانچا ہے موتی بن بن کے یہان اشک ڈھلا کرتے ہین -

آنسو روکنا - رونے کو ضبط کرنا - کیفؔ کسطرح اشک رواں عاشق مضطر روکے - ایسا بہتا ہوا دریا کوئی کیونکر روکے -

آنسو سوکھ جانا - بیشتر جوش حیرت اور شدت قلق مین ایسا ہوتا ہی کہ آنسو خشک ہو جاتے ہین - میر حسنؔ زمین مین سمایا تحیر سے آب - گئے سوکھ آنسو کنوئین کے شتاب -

آنسو کا چھالا - (یہ ایک مبالغہ شاعرانہ ہی) وہ آبلہ جو آنسوؤنکی حدت اور گرمی سے پڑ جائے - اسیرؔ یہان تک زخم ہی دل مین کہ بہر دن مین لہو رویا - کوئی آنسو کا بھی چھالا جو دیکھا تیغ مژگان مین - (تلوار آئینے یا شیشے

کے بنانے ڈہالنے مین خمیر کی کوئی بوند جمجاتی ہی تو اُسکو چھالا کہتے ہین)

آنسو گرانا - رونا - **غافل** ؎ تونے تربت پہ مری دو نہ گرائے آنسو - غم فرہاد مین شیرین نے بہائے آنسو

آنسو گر پڑنا - بے اختیار رو دینا -

آنسو رُکنا - بے اختیار رونا - ضبط گریہ نہو سکنا **ظفر** ؎ دل جو اُمڈے تو رُکین رُدکے سے کیونکر آنسو - کہین دریا بھی ہی اے دیدۂ نم بند ہوا -

آنسو نکل پڑنا - دیکھو آنسو ٹپک پڑنا - **داغ** ؎ ناصح نے میرا حال جو مجھسے بیان کیا - آنسو نکل پڑے مرے بے اختیار آج - **وزیر** ؎ رو دیا دیکھکے تجکو تو نہو آزردہ - پیش خورشید نکل آتے ہین اکثر آنسو -

آنسوؤن سے مُنھ دہونا - زار زار رونا - بہت رونا - **مصحفی** ؎ صبح کو روز اُٹھکے روتے ہین - ہم تو مُنھ آنسوؤن سے دہوتے ہین -

آنسوؤنکا تار - آنسوؤنکا سلسلہ جو برابر جاری رہے شعرا تار سے تشبیہ دیتے ہین **آتش** ؎ فرصت وقت ہی تدبیر کی خاطر لازم - پھر سلجھتے نہین جب آنسوؤن کے تار اُلجھے - **ظفر** ؎ ٹکڑے نہین جگر کے ہین اشکون کے تار مین - یہ لعل موتیو نکے پروئے ہین ہار مین -

آنسوؤنکا تار باندہنا - لگاتار آنسو بہانا - پھوٹ پھوٹ کر رونا - **نصیر** ؎ اُسکے آنے کے لیے اب کس سے کھلواؤن مین فال - آنسوؤن کا تاریون مت باندہ کر دیکھا کرو -

آنسوؤن کا تار بندہنا - لازم - **صبا** ؎ انکھون کے نیچے پھر گئی تصویر زلف یار - جب تار آنسوؤن کا بندہا جال ہوگیا -

آنسوؤن کا تار نہ ٹوٹنا - برابر آنسو روان رہنا - رقت موقوف نہونا - فقرہ - کیسے زار قطار رو رہے ہین کہ آنسوؤن کا تار نہین ٹوٹتا -

آنسوؤن کا تسلسل - آنسوؤن کا تار - **انشا** ؎ نہانہ کاظمین کے کچھ زائرین کو - میرے ان آنسوؤنکے تسلسل نے غش کیا - رو تا ہوا جو مین شط بغداد تک گیا - وان کے بھی ساکنان سرپل نے غش کیا -

آنسوؤن کا دریا - آنسوؤن کی کثرت جوش کو شعرا دریا کے ساتھ استعارہ کرتے ہین - **غافل** ؎ موج و حباب ہین یہ و کہکشان نہین - دریا ہی آنسوؤنکا مرے آسمان نہین -

آنسوؤنکی جھڑی - آنسوؤن کا تار - **وزیر** ؎ نہایت میرے اشکونکی جھڑی پر غیر ہنستے ہین - گرے بجلی الٰہی اب مری بیتابیِ دل سے -

آنسوؤنکی جھڑی لگانا - زار قطار رونا - ؎ یاد آتے ہین مجھے حضرت ناسخ جو وزیر - کیا لگا دیتی ہی اشکونکی جھڑی میری آنکھ -

آنسوؤنکی جھڑی لگنا - لازم - **ذوق** ؎ کیا روکا ہنسے گریے کو اپنے کہ لگ گئی - پھر وہی آنسوؤنکی جھڑی دو گھڑی کے بعد -

آنسوؤنکے دریا مین نہانا - دیکھو آنسوؤن سے مُنھ دہونا - (شاعرانہ مبالغہ) **ناسخ** ؎ نہا رہے ہین وہ غیرونکے ساتھ گنگا مین - نہائین ہم بھی نہ کیون آنسوؤن کے دریا مین -

آنسوؤنکی سیلی - آنسوؤن کے تار کو شعرا نے سیلی قرار دیا ہی ؎ ظفر کہتا ہی الفت مین تری وضع فقیرانہ - بنائی آہ کی اُسنے جھڑی آنسو کی سیلی کی

آن قدح بشکست وآن ساقی نماند - یہ مصرع بھی قریب قریب ضرب المثل کے ہوگیا ہی - اکثر گزری ہوئی صحبتون کو حسرت سے یاد کرنے کیوقت پڑہتے ہین -

آنک - ھ - اَنک - س - (مادہ - اکِ ہی) گننا نشان - مونث - نمبر (۱) وہ علامت یا

ہندسہ جو کپڑے کے تھان وغیرہ پر کڑا ہوتا ہی۔ یا بیچنے والے کسی رنگ سے
ڈالدیتے ہین۔
نمبر(۲) سکّے کے حرف۔ ضرب سکہ۔ فقرہ۔ روپے کی آنک بگڑ گئی بٹا دینا
پڑے گا۔
نمبر(۳) جانچ اندازہ۔ پرکھ۔ فقرہ۔ اس مال مین تمہاری آنک ٹھیک نہین ہی
کسی اور کو دکھانا چاہیئے۔
نمبر(۴) ہندسہ۔ ان معنی مین اکثر ہندی مین حساب جاننے یا سیکھنے والے
بولتے ہین۔

آنک ڈالنا۔ کپڑے کے تھان وغیرہ پر نشان یا ہندسہ کاڑھنا یا لکھدینا۔
اور اُسکا لازم آنک پڑنا بھی بول چال مین ہی۔

آنکڑا۔ ھ۔ مذکر۔ نمبر(۱) کانٹا۔ مڑا ٹیڑھی آہنی سیخ جس سے درختون سے پھل توڑتے
ہین یا جسمین قندیل وغیرہ لٹکاتے ہین۔
نمبر(۲) ٹھگون کی اصطلاح مین ایک ہزار کو کہتے ہین۔

آنکس۔ ھ۔ (انکس سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین ٹیڑھی چیز ہین) کجک
ف۔ مذکر۔ وہ آنکڑا جسے فیلبان ہاتھی پر سواری کے وقت ہاتھ مین رکھتے ہین
اور اُسی سے ہاتھی کو کوچتے ہین۔ سودا ؎ ہی سر بلند اتنا یہ بھی عجب نہین ہی
آنکس بہ ماہ نو گر گردست فیلبان ہو۔ اصل مین انکس بضم کاف ہی لیکن فصحا لفظ
کی کراہت سے آنکس بفتح کاف بولتے ہین۔ مصحفی (قصیدے مین جسکا
مطلع یہ ہی۔ ؎ لیتے خمیازہ جو اُس گل کی گئی چولی چس۔ جا پڑی صاف بدن
پر نگہ اہل ہوس) ؎ گر سیہ چردہ کہون اُسکو تو پھبتا ہی مجھے۔ کیونکہ شکل خم
ابرو ہی یہ اُسکا آنکس

آنکلنا۔ نمبر(۱) بے قصد آجانا۔ اتفاق سے چلے آنا۔ رند ؎ تھا قصد حرم الفت
بُت دیر مین لائی۔ آنکلا کدہر کو مین ارادہ تھا کہان کا۔
نمبر(۲) آجانا۔ چلے آنا۔ رند ؎ راہ پر آپکا اجارہ کیا۔ ہم بھی آنکلین گے
گلی ہی تو ہی۔ بحر ؎ دل یہ کہتا ہی جو وہ شمع عذار آنکلے۔ بنکے فانوس پکارون مرے آغوش مین آ

آنکنا۔ ھ۔ (انکن سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین نشان کرنا۔ گننا۔ پرکھنا ہین)
نمبر(۱) جانچنا۔ تخمینہ کرنا۔ فقرہ۔ تم بھی تو آنکو یہ کتنے کا مال ہی۔ ظفر ؎
بھیجو بازار محبت مین مرا گوہر دل۔ پوچھو تم جوہریون سے کہ وہ کیا آنکتے ہین
نمبر(۲) عمل یا منتر سے گلٹی کا روکنا تاکہ ترقی نکرے اور تحلیل ہوجائے۔ فقرہ۔
مُلّاجی کنور کو ایسا آنکتے ہین کہ ایک ہی دو دن مین تحلیل ہوجاتا ہی۔

آنکھ۔ ھ۔ اکش۔ س۔ (اَش اسکا مادہ ہی جسکے معنی گھسنا اور پھیلنا ہین)
مونث۔ چشم۔ ف۔ عین۔ ع۔ اکشی۔ س۔ آئی۔ انگریزی۔ جمع آنکھین
نمبر(۱) دیکھنے کا عضو۔ آتش ؎ سرمے نے مرے یار کی جا دو سے بھری
آنکھ۔ دیوانہ ہوا جسنے کہ دیکھی وہ پری آنکھ۔ سحر ؎ کم نہین ابروؤن سے یار آنکھین
دو کیا ہو گئین جو چار آنکھین
نمبر(۲) نظر نگاہ۔ داغ ؎ ہم جانتے ہین خوب تری طرز نگہ کو۔ ہی قہر کی آنکھ
اور محبت کی نظر اور۔ وزیر ؎ لڑ گئین تجسے جو آنکھین ہو گئی کیا صلح۔ کیجیے
دو تین باتین چار آنکھین ہو گئین۔

صفات چشم معشوق

آفت جان۔ اسیر ؎ رہزن کیطرح کرتی ہین عاشق کو یہ غارت۔ کیا جان
بچے آفت جان ہین تری آنکھین۔

آفت کی آنکھ۔ بحر ؎ وزدی جو کوئی سیکھے اُس آفت کی آنکھ سے۔ کاجل چرائے

مہر قیامت کی آنکھ سے -

اثر کی آنکھ - تاثیر کی آنکھ - ناسخ ؎ ایسی اثر کی آنکھ نہ پائی پری نے بھی - دیوانہ مجکو روزن دیوار نے کیا - جرات ؎ جسے دیکھا نظر بھر کر تڑپ کر مر گیا وہین رکھے ہی آہ وہ ساحر عجب تاثیر کی آنکھین -

بانکی - گریان ؎ یون ترچھی نگاہون سے مجھے دیکھ نہ او ترک - ابروے کشیدہ سے کرین بانکپن آنکھین ۔

بہبوکا - قمر ؎ اسد رجہ ہوئی نشی سے ای جان بہبوکا - آتی ہی نظر صاف عقیق یمنی آنکھ -

بیباک - داغ ؎ ملتے ہی بیباک تھی وہ آنکھ شرمائی ہوی - پھر گئی چھپتا کے پلکون تک حیا آئی ہوی -

بیخود - میر ؎ مستی مین جا و بیجا مد نظر کہان ہی - بیخود ہین اُسکی آنکھین اُنکو خبر کہان ہی ۔

بیدادگر - شعور ؎ جسنے نہ کبھی رخنہ دیوار سے جھانکا سیکھی وہ کہان شیوۂ بیدادگری آنکھ -

بیمار - رنجور - علیل - آتش ؎ چشم بیمار کا یارب کوئی بیمار نہو - زلف کے پھندے مین دشمن بھی گرفتار نہو - بیخود ؎ نہ کہے کوئی علیل انہین سب سمجھین صحیح - اسلیے عین سے مشہور ہوئین صاد آنکھین ۔ برق ؎ لب مسیحا ہین تو ہون دعوے نہ اتنا کیجے - کیا کیا تمنے اگر رنجور آنکھین ہوگئین -

پُرفن - مومن ؎ کہلائے نہ کیون سرمہ گو سالے کو خجل سامری چشم پُرفن سے ہی -

پری - بلا - پریزاد - آتش ؎ سرمے نے مرے یار کی جادو سے بھری آنکھ دیوانہ ہوا جسنے کہ دیکھی وہ پری آنکھ - میر ؎ بلا جس چشم کو کہتے ہین مردم - وہ ہی عین بلا مسکن ہمارا - بیخود ؎ خون مرا تیغ تغافل سے نہ عاید ہوتا چشم پوشی جو نہ کرتین وہ پریزاد آنکھین -

پیاری - قلق ؎ اور بھی پیاری نظر آتی ہین پیارے آنکھین - نشے مین چور ہین لو آج تو بارے آنکھین -

تیر انداز - تیر زن - ناوک فگن - مسرور ؎ شوخ و طناز ہین تیری آنکھین - تیر انداز ہین تیری آنکھین - قمر ؎ مژگان یہ نہین پیٹ سے ہین پاون نکالے چل نکلی ہی سیکھی ہی جو فن تیر زنی آنکھ - ولہ ؎ مجروح کیا طائر دل تیر نگہ سے لو سیکھ گئی شیوۂ ناوک فگنی آنکھ -

تیز زبان - اسیر ؎ مژگان سے غضب تیز زبان ہین تری آنکھین - ہندو بچۂ سحر بیان ہین تری آنکھین -

جادو بھری - شعور ؎ اشارون مین جلا دیتی ہین مردے ای پری آنکھین ۔ نیا اعجاز دکھلاتی ہین یہ جادو بھری آنکھین -

جادو فن - مومن ؎ سر ہین اُس چشم جادو فن مین ہم - خاک ڈالین دیدۂ دشمن مین ہم -

جری - آتش ؎ کرتی ہی سر معرکہ بیدادگری آنکھ - فی الواقعی ہی یار تری ترک جری آنکھ -

جفا کیش - اُنس ؎ شب فراق کے انجم نے یاد دلوائین - ستم شعار و جفا کیش و جنگجو آنکھین ۔

جنگجو - محسن ؎ لڑایا کرتے ہین ہر اک سے چار سو آنکھین - خدا بچائے تو نکی ہین جنگجو آنکھین -

چربانک - جانصاحب ع دیدہ چربانک ہوا اور بھی گیان اہتو۔ مصحفی ؎
ایک حالت پہ ٹھہرتین نہین اک پل انکھین - کیسی چربانک ہین چالاک ہین
چینچل انکھین -
چڑہی ہوئی آنکھ - ناسخ ؎ دکھا کے باغ مین آنکھین چڑہی ہوئین اپنی - وہ
نشہ دیدۂ نرگس سے آج اُتار آیا -
حیاپرست - حیادار - سودا ؎ اس دور مین گئی ہی مروت کی آنکھ پھوٹ -
معدوم ہی جہان سے چشم حیاپرست - مسرور ؎ اُٹھانے نہین دیتین انکو نگاہین
وہ شرمیلی ظالم حیادار انکھین -
حیرت زا - ناسخ ؎ ایسی حیرت زا تری آنکھین ہین ای صیاد خلق - دشت
آہو صاف نرگس کا چمن ہوجائیگا -
خمار کی آنکھ - جرات ؎ می کے پینے کا مت کر واخفا - نہین چھپتین خمار
کی آنکھین -
خواب آلود - ناسخ ؎ نسبت ای گل کیا ہی تیری چشم خواب آلود سے - طور
نرگس مین ہی میرے دیدۂ بیخواب کا -
خونخوار - ؎ ہی پیا خون دل عشاق بہم لسکہ رند - دیدۂ مریخ سی ہی سُرخ
وہ خونخوار آنکھ -
دزدیدہ - ظفر ؎ لیگئی دلکو چُرا کر رہگئے سب دیکھتے - کیا بلا ہی دزدای کافر
تری دزدیدہ آنکھ -
دلدار - دلبر - دلکش - رشک ؎ دزات بیان خوف و رجا مد نظر ہی - دلدار ہین
آنکھین تو دل آزار ہین پلکین - ولہ ؎ آنکھونین اگر ہی صفت دلبری ای رشک
دل چھیدنے کیواسطے تیار ہین پلکین - شہید ؎ کسدرجہ دلکش اُس بت کافر کی
آنکھ ہی - ہی سحر سامری کہ فسونگر کی آنکھ ہی -
دہواندہار - داغ ؎ ہین لال پری نشۂ می سے پری آنکھین پھر اُس پہ دہواندہار
یہ کاجل بھری آنکھین -
دہوئی دہلائی - سحر ؎ آہو ختن کے سب ترے دیدے سے ڈرتے ہین -
دہوئی دہلائی آنکھ ہی ای یار صاف صاف -
رس بھری - بحر ؎ رس بھری آنکھ ہی محبوب کی یا شان عسل - گرد زنبور کا مجمع
ہی کہ جہومر پلکین -
رسمسی - سودا ؎ مجھے معلوم یون ہوتا ہی میری بھی ہنسی آنکھین - کسیکی دیکھکر
(رس بھری)
شاید جمائین رسمسی آنکھین -
رسیلی - رنگیلی - ظفر ؎ قتل کرتی ہین مجھے اُسکی رسیلی آنکھین - رہتی ہین
خون سے مری روز رنگیلی آنکھین - جلیس ؎ غیرون سے لڑا کے یہ رنگیلی
آنکھین - کیون کرتے ہو ہمپہ نیلی پیلی آنکھین -
رہزن - قلق ؎ لوٹ لیتی ہین متاع دل ہر اک انسان کا - اس لیے رہزن
تری مشہور آنکھین ہوگئین -
زہر بھری آنکھ - ذوق ؎ دیتی شربت ہی کسے زہر بھری آنکھ تری - عین
احسان ہی وہ زہر بھی گر دیتی ہی -
زیبا - طوفان ؎ چشم بددور تمہاری ہین وہ زیبا آنکھین - انہین آنکھونکی
رہا کرتی ہین شیدا آنکھین -
ستم ایجاد - ستم پیشہ - ستم شعار - ستمگر - بیخود ؎ جب نہ تب مجھپہ نئی کرتی
ہین بیداد انکھین - ستم ایجاد ہین تیری ستم ایجاد آنکھین - رشک ؎ کیونکر نہون
قتال نگاہون کے اشارے - آنکھین ہین ستم پیشہ جفا کار ہین پلکین - شرف

ے ترچھی نظرون سے نہ دیکھو مجھے مرجاؤنگا۔ او ستمگر نہون مشہور ستمگار آنکھین
ستم شعار کی مثال جفاکیش مین گزری۔
سحر بیان۔ مثال کے لیے دیکھو تیز زبان۔
سخنگو۔ سخندان۔ سخن ساز۔ ذوق ے کرے وحشت بیان چشم سخنگو اسکو
کہتے ہین۔ یہ سچ کہتے ہین سر چڑہ بولے جادو اسکو کہتے ہین۔ اسیر ے
کیا سُنے کوئی تری چشم سخندان کے سخن۔ ضعف ہوتا ہی بہت بیمار کی آواز مین
مومن ے دم مین اُس چشم سخن ساز کے آنا ہی نہ تھا۔ جو رکم سہنے تھے یہ قصہ
بڑہانا ہی نہ تھا۔
سُرخ۔ رند ے کسطرح دیدۂ مریخ سے دیجاے مثال۔ اژدہے سے بھی
سوا سرخ ہی جلاد کی آنکھ۔
سرشار۔ مہر ے نذر دل مانگتی ہین آپکی سرشار آنکھین۔ عین ستی مین رہا کرتی
ہین ہشیار آنکھین
سفاک۔ صبا ے چشم سفاک مین سرے کا نہین دنبالہ۔ عاشقون پر ہی نشان
صف مژگان نکلا۔
سیاہ۔ آتش ے مرغ دل مارا پڑا چشم سیاہ یار سے۔ پنجۂ مژگان اُسے
شاہین کا چنگل ہوگیا۔
سیف زبان۔ ذوق ے دنبالے سے سرمے کے ہوا مین تری آنکھین
کہ بیٹھین نہ کچھ سیف زبان مین تری آنکھین
سیہ کار۔ ناسخ ے ابرو یار ہین یون چشم سیہ کار کے ساتھ۔ کھینچے تلوار ہین ہون
جسطرح گنہگار کے ساتھ۔
شرمگین۔ شرمائی ہوئی۔ شرمیلی۔ مومن ے پھر گئین آنکھون کے آگے اُسکی چشم شرمگین
پھر گئین آنکھین مری نرگس کا جھکنا دیکھکر۔ جرأت ے پیار کی چتون مری آنکھ اُسکی
شرمائی ہوئی۔ تاڑلی محفل مین سب نے سخت رسوائی ہوئی۔
شرمیلی کی مثال حیادار مین گزری۔
شوخ۔ شوخ و شنگ۔ آتش ے اچھا نہین مقابلہ اُس چشم شوخ سے۔ اکدن
شکست فاش ہی بادام کے لیے۔ ذوق ے دل بچے کیونکر نگاہ چشم شوخ
و شنگ سے۔ اپنا گھر تو سوجتا ہی سیکڑون فرسنگ سے۔
صاف صاف۔ مثال دہوئی دہلائی آنکھ مین گزری۔
طرحدار۔ قمر ے کیا بیان کیجیے اوصاف تمہارے صاحب۔ ہو طرحدار نہ کیونکر
ہون طرحدار آنکھین
ظالم۔ ظالم مظلوم نما۔ ظالم کی مثال حیادار مین گزری۔ داغ ے اس
چشم فسونگر کی حیا کو کوئی دیکھے۔ اس ظالم مظلوم نما کو کوئی دیکھے۔
عیار۔ اسیر ے ایک عیار اُسکی آنکھین ہین۔ مردم آزار اُسکی آنکھین ہین۔
غلافی۔ ظفر ے وہ خوش غلاف تیغ ہی قتل کو ہمارے۔ جو بارہ ہی تمہاری
آنکھین غلافی ہونین۔
فتان۔ ذوق ے بعد مردن بھی خیال چشم فتان ہی رہا۔ سبزۂ تربت مرا
وقف غزالان ہی رہا۔
فتنہ انگیز۔ فتنہ گر۔ فتنہ پرداز۔ فتنۂ محشر۔ مصحفی ے فتنۂ حشر تو ہی کیونکہ نہون
فتنہ انگیز و فتنہ گر آنکھین۔ مسرور ے حشر برپا نہ کیون ہو عالم مین۔ فتنہ
پرداز ہین تری آنکھین۔ رشید ے چشم انصاف سے تو دیکھ ذرا او زاہد۔
ہین ہتو نکی بھی غضب فتنۂ محشر آنکھین
فرشتہ خو۔ محسن ے نگاہ مجھپہ کرین کیا ہی آسمان بدماغ۔ وہ آپ حور لقا ہین

فرشتہ ہوا آنکھین

فسون پرداز - فسون ساز - فسون کار - آتش سہ روے روشن کم ید بیضا سے
موسے سے نہین - ساحری وقت وہ چشم فسون پرداز ہی - مومن سہ چشمک مری
وحشت پہ ہی کیا حضرت ناصح - طرز نگہ چشم فسون ساز تو دیکھو - میر سہ جسکو دیکھا اُسے
دیوانہ بنایا تو نے - او پریزاد نرالی ہین فسون کار آنکھین

قاتل - شعور سہ عاشق کو کیے دیتی ہین بسمل تری آنکھین جلاد ہی تو اور ہین
قاتل تری آنکھین -

قدر انداز - قلق سہ چوکتا ہی نہین ہی تیر نگاہ - قدر انداز ہی غضب کی آنکھ -

کافر - ذوق سہ لبریز شراب ناز کہا تو ساغر چشم کافر کو - تا زاہد پاک ملوث ہو
نا صوفی دلکش میکش ہو -

کٹر - ناصر سہ جان عشاق کی دشمن ہین یہ کٹر آنکھین برچھیان پلکین
ہین تیر بان ہین تیغ آنکھین -

کٹیلی - انشا سہ تیزی کٹیلی آنکھ مین ہی بیگما کے جو - سو دہار مین چھری کی نہ
چاقو کی نوک مین -

کج نظر - آتش سہ او دشمن جان تجکو خبر ہی کہ نہین ہی - احباب سے کرتی ہی
بہت کج نظری آنکھ -

کحیل - اسیر سہ ای بت خدا کیواسطے اشکون کو پوچھ ڈال - سرمہ نکل چلا
تری چشم کحیل سے -

کڑی - ناصر سہ ٹھہر گیا مین اُسکی جو غصے سے پڑی آنکھ - ایسی کسی جلاد
کی ہوگی نہ کڑی آنکھ -

کیفی - سرور سہ چشم کیفی کے سرخ ڈورون سے - جہا رہی ہی بہار آنکھون مین

گران خواب - شرف سہ بدمست ہین آنکھین تری ہشیار ہین پلکین ہر چشم گران
خواب ہی بیدار ہین پلکین -

گلابی - ذوق سہ چشم اُسکی نشے سے جب گلابی ہو جاے - صوفی اُسے دیکھ
شرابی ہو جاے -

گنگ - اسیر سہ اشارے چشم جانان کے دل عاشق سمجھتا ہی - زبان گنگ
کیا کوئی جلیسو نکے سوا سمجھے -

گویا - رہا سہ بولتے مجھسے نہین باتین اشارو نین ہین - لب جو خاموش ہوے
ہو گئین گویا آنکھین -

لٹیری - مسرور سہ دلکو بے صبر کیے دیتی ہین تیری آنکھین - گھر کو لوٹے
لیے جاتی ہین لٹیری آنکھین

متوالی - مصحفی سہ شیشے کی مگر پری ہین آنکھین - متوالی ہین مد بھری
ہین آنکھین

مخمور - خماری - ذوق سہ چشم مخمور کا ہون کسکی ہین کشتہ یارب - کہ مری
خاک سے بھی جام مے ناب بنا - غافل سہ دیکھکر چشم خماری کی تری سرخی کو - شرم
کے مارے چُراتے ہین کبوتر آنکھین -

مد بھری - مثال کے لیے دیکھو متوالی -

مدماتی - سودا سہ خون ہمارے دل کا پیوین جس صورت سے چاہین وہ -
بس کب چلسکتا ہی اُنسے جو انکھیان مدماتی ہین -

مردم آزار - مثال کے لیے دیکھو عیار -

مست - مست خواب - بدمست - نیم مست - مستانہ - مستی بھری - ناسخ سہ
مست آنکھین تمہاری ہین تصویر مین سو ہون مست - سچ بولو کبھی ہوش مین تم بھی آے

مجکو - موجد ؎ نصیب جاگے مرے لونگا بوسہ غفلت مین - کہ ساقیا ہین تری آج
مست خواب آنکھین - ذوق ؎ کشتہ ہون مین کس چشم سیہ مست کا یارب -
ٹپکے ہی جو مستی مری تربت کے شجر سے - آتش ؎ تری مستانہ آنکھونکی
نہ گردش کا اثر دیکھا - مئے گلرنگ سے سو طرح پیمانہ بھر دیکھا - ظفر ؎ پریرو ہم
تری صورت کے ہین دیوانے برسونکے - اور ان مستی بھری آنکھون کے ہین مستانے
برسون کے -

بدمست کی مثال گران خواب مین گزری -

مسیحا - رحیم ؎ ہو گئی ایک نگہ مین مجھے صحت حاصل - گرچہ بیمار ہین لیکن
ہین مسیحا آنکھین -

مغرور - برق ؎ جب سے دیکھا ہی تجھے ملتا نہین ہرگز دماغ - تیری آنکھونکی
طرح مغرور آنکھین ہو گئین -

مکار - بیخود ؎ ہدف تیر نگہ کرکے مکر جاتی ہین - کیا ہی گھر کرتی ہین آنکھونمین
وہ مکار آنکھین -

موہنی - ناسخ ؎ دیکھا جسے ہو گیا وہ عاشق - تیری آنکھون مین موہنی
ہی - منیر ؎ سرمہ عبث کہلاتی ہی آنکھونکی موہنی - یہ پتلیان ہین سحر بیانی
کے واسطے - نسبت ؏ جی ہر اک کا لبھائے لیتی ہی - تیری کیا کوئی موہنی ہی آنکھ -

میخوار - ؎ نہ کیونکر چشم مست یار خوش ہو میرے رونے سے - کہ ناسخ دوست
رکھتا ہی ہر اک میخوار باران کو -

میگون - ناسخ ؎ چشم حیران جام کو اس چشم میگون نے کیا - بادۂ گلرنگ بھی
پانی سے پتلا ہو گیا -

نڈر - مصحفی ؎ آدمی کیا خدا کا بھی نہین خوف - کیا نڈر آنکھ ہی خدا کی پناہ -
جانصاحب ؏ مردود نسے سوا ہتو ہی دیدہ نڈر اپنا -

نرگسی - ؎ دامن نظارۂ ناسخ الجھکر چھپٹ گیا - گرد چشم نرگسی کے ہین مژہ
کے خار کج -

نشیلی - ناسخ ؎ آگئین یاد جو رونے مین نشیلی آنکھین - اشک ٹپکے جو مری
آنکھون سے سیہ لال سفید -

نکیلی - ظفر ؎ نوک جھونک انکی چلی جاے ہی دل سے میرے - کتنی مژگان مین
بلا تیری نکیلی آنکھین -

نیم باز - نیم وا - مومن ؏ کیونکہ نہ آدھی رات جاگے وہ جسکا دھیان ہو
آہوے نیم خواب مین نرگس نیم باز مین - حسن ؏ نیم وا چشم اک قیامت ہی - دیکھ
سکتا ہی کون ساری آنکھ -

نیمخواب - مومن ؎ شب فرقت مین خاک جھپکے آنکھ - یاد ہی چشم نیمخواب ہمین -

وحشی - رشک ؎ وہ پری حسن کا دریا ہی تو آنکھین وحشی - دیکھ لے جسنے نہ دیکھے
ہون ہرن دریا مین -

ہرجائی - مصحفی ؎ ہو جو ان ہرجائی آنکھون کا شہید - لاش اسکی
چاہیے تشہیر ہو -

ہمہ دان - اسیر ؎ نادان ہین جو دین نرگس و بادام سے تشبیہ - وہ ہیچمدان ہین
ہمہ دان ہین تری آنکھین -

ہوش ربا - ناسخ ؎ ہاے کیا ہوش ربا ہین تری آنکھین صیاد - جو کڑی
کیا کہ ہرن راہ ختن بھول گئے -

تشبیہات چشم معشوق

آم کی پھانکین - رشک ؎ یہ مزہ اور بلا تجکو ترشروئی پر - آم کی پھانکین ہین دونون

تری گویا آنکھین -

اَبرِسیاہ - ناسخ ؎ روتا ہی میرے غم مین جو وہ آج زار زار - چشم سیاہ کم نہین ابرسیاہ سے -

اَبلق ایام - اسیر ؎ آنکھ مین دیکر وہ بولے سرمۂ دنبالہ دار - ہاتھ مین میرے ہی چوٹی ابلق ایام کی -

بادام - بادام تلخ - بادام کاغذی - نقل بادام - ناسخ ؎ آنکھین بادام ہین زنخدان سیب - قد جانان ہی میوہ دار درخت - ولہ ؎ میٹھی نظرون سے وہ کیا دیکھے مجھے - اُس پری کی آنکھین ہین بادام تلخ - اسیر ؎ جسر وزچشم جانان آئی مقابلے پر کھلجایگا لفافہ بادام کاغذی کا - بحر ؎ یار کی میٹھی نگاہون سے یہ معلوم ہوا - نقل بادام ہین آنکھین ذرِ شکر پلکین -

برچھی - جرات ؎ برچھیان سی گزگئین دل سے - جو ہین اسنے دو چار کین آنکھین

بھونرا - بحر ؎ ہوئی ہین کیا گل رخسار کی بو باس پر شیدا - تری آنکھین جو بنجاتی ہین بھونرا روز کاجل سے - ناسخ ؎ یاسمن سے گالون پر چار دنگے چارون مست ہین - آنکھین ہین بہونرے کا جوڑا زلفین جوڑا سانپ کا - انشا ؎ اُس پدمنی پہ آنکھون کے بھونرون کی بھیڑ ہی - ہوگی کسی پری مین نہ اس ٹنٹنے کی باس -

پُتلی - منیر ؎ - سرمہ عبث کھلاتی ہی آنکھونکی موہنی - یہ پتلیان ہین سحر بیانی کے واسطے -

پھری - وزیر ؎ جنبش اُدھر اُسکو ہی تو گردش دھر اسکو - ابرو ہی کہ شمشیر سپر ہی کہ پھری آنکھ -

ؔ ایک قسم کی حسین عورت جسکے بدنکی خوشبو پر بھونرے دوڑتے اور گرد پھرتے ہین -

پہلوان - اسیر ؎ سرمہ لگا کے آنکھین لڑاو غزال سے - ملتے ہین پہلوان دم کشتی بہ زمین خاک -

پیغامبر - وزیر ؎ کیا قہر ہوا آیت ابرو ہوئی نازل - ڈر ہی نہ کرے دعوے پیغامبری آنکھ

تُرک - ترک مست - اسیر ؎ چشم صنم مین ہی سرمے کا دنبالہ دیکھکر - سمجھے یہ ہم کہ ترک کوئی نیزہ دار ہی - میر ؎ پڑتی ہین اسکی آنکھین چار و نطرف نشے مین - جون راہ مین بہٹکتے ہون ترک مست بادہ -

تلوار - اثر ؎ نشے کا ڈورا نہین ہی باڑہ کا ڈورا صنم - بہر قتل عاشقان تلوار آنکھین ہوگئین -

تیر - ؎ اک نگہ مین کیا مجروح مرے دل کو حنا - تیر ہین برچھی ہین یا اُسکی کٹاری آنکھین -

جاسوس - مومن ؎ محل اعتماد ننگ و ناموس - نظر باز فریب چشم جاسوس

جال - ناسخ ؎ نشے کے نہین یہ لال ڈورے - ہین طائر دل کو جال آنکھین

جام - اسیر ؎ نرگس ہیگونکو اُسکے دلمین دی ہے جگھ - کیا تکلف ہی کہ شیشے مین اُتارا جام کو -

جلاد - بیخود ؎ کم نگاہی کی شکایت پہ ہوئین بند ایسی - کھل پڑین مجھسے اشارون مین وہ جلاد آنکھین

جواہر - رشک ؎ کانٹو مین تلین ایسی جواہر ہین وہ آنکھین - پہولون سے لڑین ایسی سرِ خار ہین پلکین -

جوگی - ذوق ؎ نہین ہی جوگی اگر چشم یار گرد اُسکے - ہجوم کرتے ہین مژگان کے بال کیسا -

چاہ بابل - عروج ؎ چاہ بابل جو نہ سمجھے اُسے اندہا کیئے - رکھتا ہی سحر کے چشمے وہ مسیحا آنکھین -

چشم آہو - ناسخ ؎ شاخ آہو ہین ہوین آنکھین ہین چشم آہو - مشک نافہ تھا کوئی ناف مین گر تل ہوتا -

چشمۂ خورشید - ناسخ ؎ چشم جانان سے مرے حال پہ آنسو ہین روان - دیکھنا چشمۂ خورشید مین بھی پانی ہی -

چشمۂ سحر - مثال چاہ بابل مین گزری -

چکارا - آہو - آہوے حرم - آہوے بیخواب - (کنایہ ہی چشم نیمباز سے جو خواب کی حالت مین ہوتی ہی) ناسخ ؎ دیکھو عیان ہی سرمے کا دنبالۂ سیاہ - ہی چشم شوخ یار چکارا ہرن نہین - آتش ؎ خط پر جو آئینے مین پڑی ہی نگاہ یار - آہوے چشم مست ہین سبزہ چرے ہوے - ناسخ ؎ آنکھونکو آہوان حرم کیون نہ جانیے - طاق حرم سمجھتے ہین ابروے یار کو -

آہوے بیخواب کی مثال نیم باز مین گزری -

چُھری - مثال کیلیے دیکھو کٹر -

خانۂ صیاد - بیخود ؎ مرغ دل کے لیے ہی دہوکے کی ٹٹی یہ مژہ - ہی چھپا ہُ نگاہ خانۂ صیاد آنکھین -

خنجر - شوق ؎ دیکھتے دیکھتے تار رگ جان کاٹ دیا - ہوگئین میرے لیے یار کی خنجر آنکھین -

دزد - ظفر ؎ لیگئی دل کو چرا کر رہگئے سب دیکھتے - کیا بلا ہی دزدای کا دزتری دزدیدہ آنکھ -

دُکان - اسیر ؎ ملتا نہین ہی بوسۂ چشمان یار اب - تحصیل سے مری یہ دُکانین نکلگئین -

رواق - ناسخ ؎ پیش غیر آتا نہین باہر رواق چشم سے - طفل اشک اپنا جو نادان تھا بڑا دانا ہوا -

رہوار - وزیر ؎ ابلق چشم صنم کس ناز سے گردش مین ہی - خوب کاوے ہوتے ہین رہوار آنکھین ہوگئین -

زنبور - بحر ؎ جب پلک جہپکی مژہ کا نیش دلمین چبھ گیا - دیکھنے مین آنکھ بہونرا سی ہی پر زنبور ہی -

زنگی - ناسخ ؎ مست زنگی ہین یا جو آنکھین تو بدمستی ہین ہو نٹھ - زلف بیجان تری ہندو ہی مسلمان عارض -

زہر کا پیالہ - ؎ دیکھے ہی مجھے دیدۂ پرخشم سے وہ تیر - میرے ہی نصیبون مین تھا یہ زہر کا پیالہ -

سامری - آتش ؎ روے روشن کم ید بیضا سے ہوسے سے نہین - سامری وقت وہ چشم فسون پرداز ہی -

سپر - مثال پھری مین گزری -

ستارے - قلق ؎ کہکشان مانگ ہی شب زلف ہی ابرو ہی ہلال - رُخ جو ہی چاند کا ٹکڑا تو ستارے آنکھین -

سرگین - سرمہ آلود - سرمہ سا - مومن ؎ سرگین آنکھ سے تم نام لگاتے کیون ہو - خاک مین نام کو دشمن کے ملاتے کیون ہو - ناسخ ؎ سرمہ آلودہ تری آنکھ رلاتی ہی مجھے - پوچھون گردیدۂ گریان تو ہو رومال سیاہ - آتش ؎ لڑانے آئے تھے آنکھین غزال چین و ختن - شکست آنکھوتری چشم سرمہ سا نے دی -

سنان - شہید ؎ ذکر یہ کیا کہ بچے جسکی طرف وہ دیکھے - رکھتی ہین تیر سنان

برچھی کٹاری آنکھین

سورۂ صاد۔ عشقی ؎ سورۂ صاد مگر ہی مع بسم اللہ۔ مصحف رخ مین نہین یہ ترا ابرو آنکھین

سوفار۔ صحبت ؎ نوک مژگان کو کہون کیونکر نہ پیکان تیر کا۔ سرخ ہی نشے سے اسکی صورت سوفار آنکھ۔

شراب۔ ناسخ ؎ ہی دل مجروح کی اس چشم میگون پر شفا۔ کام مرہم کا کرے کیونکر نہ زخمون پر شراب۔

شہد۔ عسل۔ مثال رس بھری مین گزری۔

صاد۔ صبا ؎ عاشق ہزارون یون تو ہوئے صاد چشم کے۔ چہرہ مگر بحال رہا خال خال کا۔

صیاد۔ انس ؎ صید ہو جائیگا صیاد ہی اُس شوخ کی چشم۔ نہ ملا یار سے او آہوئے تاتار آنکھین

عقیق۔ قمر ؎ اسدرجہ ہوئی نشے سے ای یار بھبوکا۔ آتی ہی نظر صاف عقیق یمنی آنکھ۔

غنچہ۔ کلی۔ موجد ؎ آنکھین نہ اگر کے کرو بند تو پھبتی یہ کہون۔ گل نرگس تھین مگر ہوگئین غنچا آنکھین

فتنہ۔ مثال کے لیے دیکھو نرگس جادو۔

فرنگی۔ اسیر ؎ کیا دلکی پوچھتے ہو اُن آنکھون کے عشق مین۔ غلبہ فرنگیون نے کیا ملک بٹ گیا۔

فسان۔ محسن ؎ وہ اپنی چشم کی گردش دکھاکے کہتے ہین۔ فسان سے تیز ہوئی تیغ آبدار مژہ۔

فصاد۔ بیخود ؎ غم نہین جوش جنون کا مجھے ای وحشت دید۔ نیشتر ہی نگہ ناز تو فصاد آنکھین۔

کٹاری۔ بوندی کی کٹاری۔ اسیر ؎ نگاہ تیز کی جس پر اُسے بس جان سے کھویا۔ تری آنکھین نہین قاتل یہ دو پھل کی کٹاری ہی۔ ولہ ؎ طرفہ رکھتی ہی آبداری آنکھ۔ صاف بوندی کی ہی کٹاری آنکھ۔

کعبہ۔ رشک ؎ ہم مسلمانون نے اُس بت کو ڈہایا واللہ۔ نہ بھوین کعبے کی محراب نہ کعبا آنکھین

گل۔ محسن ؎ کرین جو چشم سخنگو سخن تو پھول جھڑین۔ دکھائین ناز سے گھمائے ناز بو آنکھین۔

لالہ۔ ناسخ ؎ نشے سے لال اُسکی آنکھین ہین تو کیا لالہ کہون۔ جام مے سے کب ہی نسبت ساغر تریاک کو۔

لجالو۔ عشقی ؎ عکس بالفرض اگر مردم دیدہ کا پڑے۔ الیسی شرمائین بنین صاف لجالو آنکھین۔

لیلے۔ بیخود ؎ میرے معشوق کا ہر عضو بدن ہی معشوق۔ رشک یوسف ہین جو عارض تو ہین لیلا آنکھین۔

موتی۔ وحید ؎ بادام ہی یا جادو ہی یا نرگس شہلا۔ یا صانع قدرت نے وہ موتی کی جڑی آنکھ۔

میکدہ۔ خانۂ خمار۔ ناسخ ؎ سمجھے میکش دیکھکر ابرو ترے بالاے چشم۔ میکدے سے مرتبہ اعلیٰ ہی بیت اللہ کا۔ ذوق ؎ یون نگہ نکلی ہی چشم یار سے مست جیسے خانۂ خمار سے۔

ناف۔ اسیر ؎ چشم دنگاہ اہل تماشا کو دیکھ لو تمثیل یہ کمر کی وہ تشبیہ ناف ہی۔

نرگس - نرگس بیمار - نرگس جادو - نرگس شہلا - نرگس کی کٹوری - نرگس مخمور -
نرگس میگون - ناسخ ؎ آنکھین نرگس چہرہ گل گیسو ہین سنبل سرو قد - عکس سے
آئینہ خانہ صاف گلشن ہوگیا - آتش ؎ اشارہ نرگس بیمار یار کا ہی یہی - طبیب کو
یہی بیمار مار رکھتا ہی - رند ؎ آنکھ کھولے بھی کہین وہ شوخ خواب ناز سے
فتنہ چونکے نرگس جادو کہین بیدار ہو - مومن ؎ وصف لکھون مین ترے
آنکھ کے ڈورون کا اگر - رگ گل خامہ دے اور نرگس شہلا کاغذ - ناسخ ؎ -
جو کیفیت بھری ہی تیری آنکھون مین کہان اسمین - کہ نرگس کی کٹوری ساقیا اک
جام خالی ہی - اسیر ؎ الفت نرگس مخمور مین مخمور ہی خلق - شہر مین کون مکان ہی
جو خرابات نہین - ناسخ ؎ جو یاد بزم مین آئی وہ نرگس میگون - نظر مین
ساغر می دیدۂ پر آب ہوا -

نشتر - نواب مرزا شوق ؎ جسنے دیکھا رگ جان چھد گئی مذبوح ہوا -
واہ کس نوک کی ہین صورت نشتر آنکھین -

ہلاکو - رشک ؎ آنکھین ہین ہلاکو لب جان بخش کی کیا بات - اعجاز بہت خوب
ہی جادو نہین اچھا -

ہندو - ہندو بچہ - مہر ؎ بخدا ہندو ہین تیری بت میخوار آنکھین - نشے کے
ڈورے نہین پہنے ہین زنار آنکھین -

ہندو بچہ کے مثال کے لیے دیکھو تیز زبان -

ہیرا - ناسخ ؎ آنکھون کے ڈورے ہین رگ یاقوت ہیرون مین - موتی
جڑے ہین لال مین منہ پر عرق نہین ج

ید بیضا - رہا ؎ آنکھین موسے کی کہان پاؤن جو دیکھون اسکو - شجر طور ہی
قامت ید بیضا آنکھین -

صفات چشم عاشق

آبناک - مومن ؏ سرمہ سا چشم آبناک ہوئی - آرزوئے نظارہ خاک ہوئی -

آتشبار - وزیر ؎ آئیو ای اشک اب بہنے لگا ہی خون گرم بھیجیو پانی کہ آتشبار آنکھین ہوگئین -

اشک آلود - آتش ؎ کوچہ تیرا عیش باغ ای یار بے تاویل ہی - چشم اشک آلود عاشق اسمین موتی جھیل ہی -

اشک افشان - اشک بار - اسیر ؎ ٹپک رہا ہی جسم اشک افشان ہی چشم عین گرمی مین یہان برسات ہی - مومن ؏ اس رشک مہر و مہ کی نشانی ہی دیکھنا - ای چشم اشکبار کہین بہ نہ جائے داغ -

بد اطوار - مشتاق ؎ سن لیا جسکو حسین پس و ان لگائی تاک جھانک - سچ تو یہ ہی سخت بد اطوار آنکھین ہوگئین -

بیتاب - بیقرار - ناسخ ؎ ہون وہ گریان جو نہ دم بھر اشک کا سیلاب ہو - چشم تر بیتاب مثل ماہی بے آب ہو - حیدر ؎ وعدے پہ وصل کے جو پھڑکتی ہی یار آنکھ - ہی تیرے انتظار مین کیا بیقرار آنکھ -

بیخواب - ناسخ ؎ نسبت ای گل کیا ہی تیری چشم خواب آلود سے - طور نرگس ہین ہی میرے دیدۂ بیخواب کا -

بیدار - مومن ؎ تھی خار راہ تیری مژگان کی یاد ہر شب - تا صبح خواب چشم بیدار تک نہ پہنچا -

پاکباز - محسن ؏ نگاہ پاک سے کرتی ہین دید او زاہد - یہ پاکباز ہین رہتی ہین باوضو آنکھین -

---

ع ؎ یہ صفت سوا اس شعر کے اور جگہ نظر سے نہین گزری -

پتھر - اشرف ع منتظر شام سے ہون سنگدلی خوب نہین - آؤ پتھرا کے ہوگئی
ہین مری پتھر آنکھین -
پُرآب - ناسخ ع ہر ہر قدم پہ پھوٹتے جاتے ہین آبلے - نقش قدم مین
طور ہی چشم پُرآب کا -
پُردرد - مومن ع ہر برگ درخت چہرہ زرد - ہر چشمہ طلسم چشم پُردرد -
پریشان نظر - ع مثل نرگس جو پریشان نظری ہی تجھسے - کس پری آنکھون کا
رکھتی ہین یہ سودا آنکھین -
تر - ناسخ ع چشم تر مین ہی یہ عالم مژہ پُرخون کا - جسطرح بحر مین ہو پنجۂ مرجان
پیدا -
جگرافشان - جگربار - مومن ع غور سے سن تپش جان کو مری - دیکھ
چشم جگرافشان کو مری - میر ع منھ پہ ناخن کی خراشون سے لگا دل بہنے -
چشمے نکلے ہین نئے چشم جگربار کے پاس -
جہان آشوب - میر ع یہ جوش غم ہوتے بھی ہین یون ابرتر روتے کبھی ہین
چشم جہان آشوب سے دریا بہایا ایک مین -
حیران - حیرت زدہ - ششدر - اسیر ع دل کو شانہ چشم حیران کو بنایا آئنہ -
یار تک جانیکی سوجھین ہمکو تدبیرین نئی - منتظر ع چشم حیرت زدہ سے
میری یہ روشن ہی یار - کرتی ہین رخ کی ترے آئنہ داری آنکھین - رشید
ع جب سے دیکھین ہین ترے عارض و چشم و ابرو - جوش حیرت یہ ہوا ہو گئین
ششدر آنکھین -
خانہ خراب - میر ع راز محبت اپنا رسوا نہ اسقدر ہو - گر ہو نہ اشک افشان
خانہ خراب دیدہ -

خون آلودہ - پُرخون - خونبار - خون بستہ - خونریز - خونفشان - خون کبوتر -
خونابہ فشان - ناسخ ع گل جو فرقت مین ہوے دیدۂ خون آلودہ -
سبزۂ تر بھی نہ کیونکر مژہ تر ہو جاے - و لہٗ ع برنگ جام ہوئین آنکھین ساقیا
پُرخون - ترے فراق مین دیکھا جو مین نے سوے شراب - مومن ع روتے تو
رحم آتا پر اُسکے روبرو تو - اک قطرہ خون بھی چشم خونبار تک نہ پہنچا - میر ع
چشم خون بستہ سے کل رات لہو پھر ٹپکا - ہمنے جانا تھا کہ بس اب تو یہ ناسور گیا
مومن ع چشم خونریز سے خون پاک کرے - پیرہن ساتھ مرے چاک کرے -
ذوق ع نہ دل رہا نہ جگر دونون جلکے خاک ہوئے - رہا ہی سینے مین کیا
چشم خونفشان کے لیے - صبا ع خط لکھا یار کو تو شوق جواب خط مین
آنکھین رو رو کے نہ کین خون کبوتر کسدن - ع آنکھونکی خونابہ فشانی دیکھین
تیر کہان تک یہ - زرد ہمارے رخسارون پر ہر دم خون بہا جاوے -
ڈبڈبائی ہوئی - میر ع دیکھو نہ چشم کم سے یہ آنکھ ڈبڈبائی - سیراب ابر ہوتے
دیکھے ہین چشم تر سے -
رسوا - ع رخنہ انداز ہوئی حسرت دیدار ی ضبط - جھانکنے تاکنے سے
ہو گئین رسوا آنکھین -
روسیہ - میر ع زلف سیاہ اُسکی جاتی نہین نظر سے - اِس چشم روسیہ نے
روز سیہ دکھایا -
زار - میر ع اشک پے در پے چلے آتے تھے چشم زار سے - ہر نگہ کا تار مانا
رشتۂ گوہر سے ہی -
زرد - ناسخ ع زرد آنکھین ہوئین صاف خلل ہی یرقانکا - پیدا یہ ہوئی
نرگس بیمار مین گرمی -

سفید- اسیرؔ آنکھین اگر سفید تو ہین زرد ہاتھ پاؤن - چھایا ہی تیرے عشق مین مجھپر قضا کا رنگ -

شور- برقؔ ای پری وشکل ستم شور آنکھین ہو گئین - لڑ کے تیری آنکھ سے مشہور آنکھین ہو گئین -

سیار- سلیمؔ صورت خال نظر پر کوئی تارا نہ چڑہا - ہو چکین عالم بالا کی بھی سیار آنکھین -

طوفان انگیز- قیسؔ دشت غربت مین نہ کسطرح ہون طوفان انگیز کثرت گریہ سے ہین غیرت دریا آنکھین -

گریان - آتشؔ کبھی دل کھولکر رویا جو ہون شوق شہادت مین - کیا ہی حلق بسمل خون دل سے چشم گریان کو -

گلنار- مشتاقؔ رنگ ہی بیرنگ کس سے چار آنکھین ہو گئین - زرد چہرہ ہو گیا گلنار آنکھین ہو گئین -

گنہگار- قصوروار- مہرؔ پیار سے دیکھتا ہون نہین تو وہ فرماتے ہین - دیکھیے دیکھیے ہوتی ہین گنہگار آنکھین - سحرؔ کیون تصور مین یار کو گھورا - واقعی ہین قصوروار آنکھین -

گہربار- مومنؔ جی مین ہی موتیون کی لڑی اُسکو بھیجدون - اظہار حال چشم گہربار کے لیے -

مشتاق- مومنؔ مشق کرتے ہین وہ کیون لفظ نظر بازی کی - پردۂ دیدۂ مشتاق ہی یا کاغذ -

منتظر- مومنؔ وہ دیدۂ منتظر سوئے در - یا حلقۂ در وہ دیدۂ تر -

ناآشنائے خواب - اُنسؔ اُسکے دیدار کی رہتی ہین طلبگار آنکھین - آشنا خواب سے کیا ہون مری بیمار آنکھین -

نگران - ہر سو نگران - میرؔ اس شوق کو ٹک دیکھ کہ چشم نگران ہی - جو زخم جگر کا مرے ناسور ہوا ہی - مومنؔ اس چمن زار کا حسرت سے نظارہ کر لے - ای نگہ دیدۂ ہر سو نگران ہوتے تک -

نم - پر نم - نمناک - مومنؔ کر دیا خانۂ اغیار ہوسناک خراب - داد رونے کی مرے دیدۂ نم دیتے ہین تسلیمؔ دہر مین رہتے ہین خونریز ہمیشہ بغیم - جوہر تیغ کی دیکھین نہین پر نم آنکھین - ناسخؔ شیشۂ مے کی تمنا ہی دل غمناک مین ساغر مے کی ہی حسرت دیدۂ نمناک مین -

تشبیہات چشم عاشق

آبجو - اُنسؔ وفور اشک سے ہین رشک آبجو آنکھین - بچا ئیو مرے پروردگار تو آنکھین -

آئینہ - وزیرؔ ہی تصور بسکہ آنکھون مین خط رخسار کا - آئینے کیطرح جوہر دار آنکھین ہو گئین -

ابر - سحاب - گھٹا - رشکؔ ایام فراق ہین کہ برسات - آنکھین ابر آہین بجلیان ہین - ناسخؔ دیکھے نہ یار جلوۂ صبح شب وصال - کر ای سحاب چشم نہان آفتاب کو - ولہٗ دے گھٹا کو نہ مرے دیدۂ تر سے نسبت - آبرو میری نہ ہچشمون مین ای یار گھٹا -

انگارا - بحرؔ لہو جو روئے تو انگارا نگین آنکھین - فرد کی سینہ پہ بر لخت دل کباب ہوا -

برج میزان - اسیرؔ جمال یار آنکھون مین ہمارے پرتو افگن ہے - رہا کرتا ہی خورشید درخشان برج میزان مین -

بھیک کا ٹھیکرا۔ آتش ؎ دو آنکھیں جھرے پہ نہیں تیرے فقیر کے۔ دو ٹھیکرے ہیں بھیک کے دیدار کے لیے۔

بیاض۔ ناسخ ؎ ہونہ دنیا میں کسیکو انتظار خواب وصل۔ یہ نوشتہ ہی بیاض دیدۂ بیدار پر۔

پرنالے۔ رشک ؎ قصر تن کا دیکھتا نقشہ تو کہتا میں ضرور۔ آنکھیں ہیں بیکار پرنالے بنایا چاہیئے۔

پنبہ۔ وزیر ؎ آگئی صبح اجل ساقی نہ آیا میکشو۔ ہوگئیں آنکھیں برنگ پنبۂ مینا سفید۔

پھولونکی چھڑی۔ مصحفی ؎ یہ لخت جگر آئے کہ کثرت سے اُنھونکی۔ فرقت میں تری بنگئی پھولونکی چھڑی آنکھ۔

پیالہ۔ پیمانہ۔ کاسہ۔ آتش ؎ بیکار بنائے نہیں آنکھوں کے پیالے۔ دیدار کا سائل ہو جو یار اے نظری۔ نسیم ؎ ہجر جانان میں ندے ساقی مجھے تکلیف جام۔ ہی بھرا اشکوں سے آنکھوں کا مری پیمانہ آج۔ ناسخ ؎ ہر گلی میں ہیں سائل دیدار۔ آنکھ یان کاسۂ گدائی ہی۔

ترازو۔ ترازو کے پلّے۔ عشق ؎ گل ہوں یا خار ہوں آنکھوں میں اُسے لیتے ہیں تول۔ نیک و بد کیلیے گویا ہیں ترازو آنکھیں۔ آتش ؎ عشق آنکھوں کو ترازو کے بنائے پلّے۔ حسن انصاف طلب ہووے اگر میزان سے۔ وزیر ؎ تول لیتے ہیں سدا نظروں میں جنس حسن کو۔ پلۂ میزان مری ای یار آنکھیں ہوگئیں

چاندنی کا کھیت۔ اسیر ؎ دو مری آنکھوں کو ٹھنڈک روے عالمتاب سے۔ چاندنی کا کھیت نیچے آئینے کی آب سے۔

چراغ۔ ناسخ ؎ جلتی ہیں آنکھیں جاے فتیلہ ہی ہر پلک۔ بس ہیں یہی چراغ شب انتظار کے۔

چشمہ۔ میر ؎ مت ابر چشم کم سے مری چشم تر کو دیکھ۔ چشمہ ہی یہ وہ جس سے کہ دریا اُبل سکے۔

حباب۔ ناسخ ؎ بہا جو اشک کا سیلاب آنکھیں پھوٹ گئیں۔ ملے تھے کیا عوض آنکھوں کے دو حباب مجھے۔

حلقۂ در۔ حلقۂ زنجیر۔ برق ؎ حلقۂ در کیطرح رہگئیں آنکھیں حیران۔ آئنہ تھا مرے محبوب کی دیوار نہ تھی۔ ناسخ ؎ جوش سودا میں مسلسل ہی روان دریاے اشک۔ آنکھ میری بنگئی ہی حلقۂ زنجیر موج۔

حوض۔ خلیل ؎ کھب گیا آنکھوں میں جب نگ طلائی یار کا۔ بھر گئے ہیں حوض یہ دونوں لبالب مال سے۔

دانۂ انگور۔ ناسخ ؎ کیا انتظار بادۂ انگور ہی مجھے۔ دیدہ ہر ایک دانۂ انگور ہوگیا۔

دائرہ۔ ناسخ ؎ نہیں یہ دائرہ گرداب کا تحریر پانی میں۔ ہمارے دیدۂ گریان کی ہی تصویر پانی میں۔

دریا۔ نہر۔ تالاب۔ رشک ؎ آنسوؤں سے آنکھیں دریا سینہ داغوں سے چمن۔ دلسے دیکھو میری آنکھوں کی طرف دلکی طرف۔ موجد ؎ کیا کہوں جوشش گریہ سے میں کیا کیا آنکھیں۔ ابر ہیں نہر ہیں تالاب ہیں دریا آنکھیں۔

روزن۔ رشک ؎ روزن اگر آنکھیں ہیں تو در کار ہیں پلکیں۔ بیساختہ خار سر دیوار ہیں پلکیں۔

زنجیر کی کڑی۔ ؎ نظارے کی حسرت میں جو ہوں کور میں مجنون۔ ناسخ بنی زنجیر کی ہر ایک کڑی آنکھ۔

ساون بھادون۔ صبا ؎ دو نون آنکھیں مری رونے میں ہیں ساون بھادون

ایک بجادون کی گھٹا ایک گھٹا ساون کی۔

سبو - محسن ؎ بجاے اشک دم گریہ مے ٹپکتی ہی - فراق ساقی مہوش مین ہین سبو آنکھین

سپر - ناسخ ؎ تیغ ابرو سے ہوا تار نظر دو ٹکڑے - حدقہ چشم کی ہی بلکہ سپر دو ٹکڑے -

سلسبیل - ؎ گلزار خلد کوچۂ جانان ہی اے اسیر - روئے وہان جو آنکھ وہی سلسبیل ہی -

سوفار - لب سوفار - وزیر ؎ آپ سا اُنکو بنایا عشق تیر یار نے - ہین سری تا نگہ سوفار آنکھین ہوگئین - ؎ وہ خدنگ افگن جو اے ناصر مجھے یاد آگیا - خون یہ رویا لب سوفار آنکھین ہوگئین -

سوکھی ہڑین - میر ؎ سوکھی ہڑین ہین آنکھین مری دیر سے جواب سیلاب ان ہی رخنون سے مدت روان رہا -

سیپ - صدف - اسیر ؎ ہوئی مدت کہ میری آنکھ آنسو سے نہین واقف صدف کے گھر سے گویا آب و دانہ اٹھگیا دُر کا -

عقیق جگری - آتش ؎ روتا ہون جو یاد لب لعلین مین لہو مین - خونبابہ سے ہی عقیق جگری آنکھ -

عماری - اسیر ؎ مردم چشم سے ہوا روشن کسی لیلے کی ہی عماری آنکھ -

قبلہ نما - مومن ؎ پھر گئی آنکھ مثل قبلہ نما - جسطرف اُس صنم نے پھیرا منھ -

کان عقیق - ؎ رہتے ہین وزیر اشک کی جا ٹکڑے جگر کے - ان روزون ہوئی کان عقیق جگری آنکھ -

کشتی - میر ؎ کشتی چشم ڈوبی رہی بحر اشک مین - آئی نہ پار ہوتی نظر عاشقونکی ناو -

کشکول - رند ؎ کیا بسکہ دریوزہ دیدار کا - مری آنکھ کشکول سائل ہوئی -

کنول - ناسخ ؎ یون مری آنکھین عیان ہین اشک کے سیلاب مین - جیسے آتے ہین نظر تیرے کنول تالاب مین -

گرداب - ؎ پھرتی ہی پتلی اُسکی آنکھونمین نکل سکتی نہین - ہی بجا تشبیہ دون ناسخ اگر گرداب سے -

گل بادام - گل لالہ - ناسخ ؎ روتے روتے میری آنکھین ہوگئین اے گل سفید پائی ہی بادام نے صورت گل بادام کی - ولہ ؎ کوئی بیدرد گل پیا ہوگا باغ عالم مین - سمجھتا ہی گل لالہ وہ میری چشم پرخون کو -

گھاو - میر ؎ ٹپکا کرے ہی آنکھ سے لوہو ہی روز و شب - چہرے پہ میرے چشم ہی یا کوئی گھاو ہی -

لہو کا فوارہ - میر ؎ قابل ہوئی ہین میر کے چشمان خونفشان - دیکھے ہین آنکھین لوہو کا فوارہ دردمند -

مجمر - موزون ؎ گرم اشک سے سوا ہجر مین ہین لخت جگر - مجمر آنکھین ہین تو دو دو ہین مجمر پلکین -

موتی جھیل - مثال اشک آلود مین گزری -

ناسور - ناصر ؎ خواب مین بھی مثل بیداری روان رہتے ہین اشک - آگیا ناسور یہ خونباب آنکھین ہوگئین -

نگینہ - اسیر ؎ روشن جمال پاک سے آنکھونکو کیجیے - مشتاق دیر سے یہ نگینے جلا کے ہین -

نیسان - ؎ اُسکے موتی سے جو دانتونکا ہون عاشق اے آتش - رات دن صورت نیسان مین گہربار آنکھین

ہزارا - غافل سے ؎ دُر ہاے اشک میرے ٹپکے ہین ہر قطرہ سے - آنکھین ہین یا ہزارا مین کچھ نہین سمجھتا -

صفات چشم عام جنمین عاشق و معشوق کی خصوصیت نہین ہی -

آخر بین - عاقبت بین - ناسخ سے ؎ خاک ہو جائین گے ہم شوق ہو کیا تزئین کا - سرمہ ہی خاک لحد دیدۂ آخر بین کا - ولہٗ سے ؎ گل رخسار کا نظارہ ہوا - گل مری چشم عاقبت بین کا -

احول - اسیر ؎ ندیکھے ایک شی کو دو کبھی ایسا موحد ہون - جو میری خاک کا سرمہ لگائین چشم احول مین -

بد - ناسخ سے ؎ تو جو آیا باغ مین تو چشم بد کے واسطے - آگ ہی یہ گل نہین اسپند ہی شبنم نہین -

بد بین - سے ؎ دل بدخواہ مین تھا مارنا یا چشم بد بین مین - فلک پر ذوق تیر آہ گر مارا تو کیا مارا -

بڑی - ناسخ سے ؎ آگے تری آنکھون کے چکارا ہی پریرو - ہر چند کہ ہوتی ہی چکار کی بڑی آنکھ - نواب مرزا شوق سے ؎ چیتے کی کمر سے کمر یار ہی نازک - اور دیدۂ آہوے حرم سے ہی بڑی آنکھ

بہنگی - جوش سے ؎ تجھے گر کج نگاہ سے دیکھے - بہنگی ہو جائے بے ادب کی آنکھ -

بینا - آتش سے ؎ بینا ہون جو آنکھین تو رُخ یار کو دیکھین - نظارے کے قابل جو تماشا ہی تو یہ ہی -

بے نور - آتش سے ؎ چہرۂ روشن نہ کھاؤ تم جو نرگس کو بے نقاب - دیدۂ بے نور ہو وے چشم انسا نئین چراغ -

پھٹی آنکھ - میر ؎ مہیب اور آلودۂ خاک آب - بعینہ پھٹی آنکھ تھا ہر حباب -

تماشائی - اسیر ؎ بدگمانی سے لگاتے نہین عینک وہ کبھی - جانتے ہین کہ کوئی چشم تماشائی ہی -

چشم باطن - ناسخ سے ؎ دیکھتا ہون دیدۂ باطن سے عکس روے دوست - ہی بجاے دل ازل سے میری بر مین آئنہ -

چندہی - جانصاحب ؎ نرگس کی آنکھین ہوئین چندھی لگاے روز - اک پھول کی کٹوری مین کاجل وہ پار کے -

حق بین - حسن ؎ گردیکھ لین اعجاز شہ بت شکن آنکھین - حق بین بخدا ہون تری اور برہمن آنکھین -

سرشار - وزیر ؎ ساقی و مینا و ساغر ایک آتے ہین نظر - بادۂ وحدت سے کیا سرشار آنکھین ہو گئین -

غلط بین - مومن سے ؎ غم سے جی چشم غلط بین کا جلا - چشم بد دور ایک نشتر صد بلا

کرنجی - آتش سے ؎ ای صنم تیری کرنجی آنکھ سے ظاہر ہوا - رنگ اُڑ جاتا ہی روے مردم بیمار کا -

کور - آتش سے ؎ سُنکر فسانہ یوسف و یعقوب کا کہا - کرتا ہی چشم کور کو روشن جمال دوست -

مبصر - وزیر ؎ دُر دندان کی بھلا آئنہ کیا جانے قدر - اسکو دکھلاؤ مبصر ہی بڑی میری آنکھ -

معذور - قلق ؎ ضعف سے طاقت نہین بے نور آنکھین ہو گئین - دست و پا بیکار ہین معذور آنکھین ہو گئین -

معنی آشنا - آتش سے ؎ چشم معنی آشنا مین ہی مقام انکا ہی - سہو کاتب سے

مقدم ہون موخر سے یکڑون-

ندیدی- رشک ؎ ہماری آنکھین ندیدی نہین جواہر کی- جوکان حُسن ہوانکو وہ کان بھاتا ہی-

وحدت بین- آتش ؎ چشم وحدت بین سے سیر عالم کثرت جو کی- ذرہ بھی اپنی نظر مین نیّر اعظم ہوا-

یک بین- ناسخ ؎ دیدۂ دل جب سے ادفرہاد یک بین ہوگیا- ہمنے جس تپھر کو دیکھا نقش شیرین ہوگیا-

آنکھ- نمبر(٣) تیور- (یعنی طرز دید) فقرہ- چاہے تم زبان سے نہ کہو مگر تمہاری آنکھین کہے دیتی ہین کہ میری بات تمکو بُری لگی- آتش ؎ کیا تلون مزاج یار مین ہی- صبح کو پھر نہتی وہ شب کی آنکھ-

نمبر(٤) بصارت- بینائی- فقرہ- اب اُنکی آنکھو نمین پہلے سے بھی زیادہ فرق آگیا ہی-

نمبر(٥) اشارہ- ایما- فقرہ- اُنکی آنکھ پاتے ہی مین چلتا ہوا-

نمبر(٦) ظلث پرکھ- شناخت- امتیاز- دخل- واقفیت فقرہ- اُنھین جواہرات مین بہت اچھی آنکھ ہی- ؎ جو لوگ کہ رکھتے ہین آسیر آنکھ سخن مین- رکھتے ہین وہ سر پر مرے دیوان کو ادب سے-

نمبر(٧) بصیرت- حق شناسی- ناسخ ؎ گر آنکھ ہی تو باطنِ انسان کی دیدکر- کیا کیا طلسم دفن ہین مشت غبار مین- میر ؎ آنکھین جو ہون تو عین ہی مقصود ہر جگہ- بالذّات ہی جہانمین وہ موجود ہر جگہ-

نمبر(٨) جانچ- اندازہ- تخمینہ- مصحفی ؎ لیا نہ دل مرا اک بوسے پر دہ یون بولے- ہماری آنکھ مین اتنے کا تو یہ مال نہین- بول چال مین اس جگہ نگاہ اور نظر زیادہ ہی-

نمبر(٩) ظلث امید- توقع- رند ؎ دوست دشمن کا نہین پابند تیرا فیض عام- رکھتے ہین تیرے کرم پر کافر و دیندار آنکھ- بول چال مین یہان نظر ہی-

نمبر(١٠) بیٹا- بیٹی- مثل- ایک آنکھ پھوٹتی ہی تو دوسری پر ہاتھ رکھتے ہین- (مان اپنے دونون بچون کی طرف اشارہ کر کے) اللہ رکھے یہ دونون میری آنکھین ہین-

نمبر(١١) مروت- محبت- فقرہ- کیون باتین بناتے ہو اب تمہاری وہ آنکھ نہین رہی- جراَت ؎ کس مزے سے یہ باظہار وفا اُسنے کہا یت بنا بات تری اب نہین جھوٹے وہ آنکھ-

نمبر(١٢) جمع کی حالت مین کہین خیال اور تصور کے معنی بھی پیدا ہوتے ہین جیسے اُسکی تصویر آنکھو نمین پھرتی ہی-

فائدہ- گھٹنے کے دونون طرف کا گڑھا اور بانس اور گنّے مین جس جگہ سے شاخین پھوٹتی ہین- اور اننّاس مین جو حلقے ہوتے ہین اُنکو بھی تشبیہاً آنکھ کہتے ہین مگر کلام مین کہین نہین دیکھا- البتہ سرو کی نسبت میرزا محمّد رضا برق نے کہا ہی- ؎ آئنہ ہی جسم آنکھین پڑ گئین جس عضو پر- شکل سرو اُسمین عیان ای حور آنکھین ہو گئین-

آنکھ (یا آنکھین) آشنا نہین- دیکھا نہین- سحر ؎ آشنا آنکھ نہین دستخطی پرچون سے- کان کیا ہونگے تنزل کی خبر سے واقف- رند ؎ یہ وہ آنکھین ہین جو ہین نا آشنائے روے غیر- آنکھ کھولی جب سے مین نے تو نظر آیا مجھے-

آنکھ (یا آنکھین) آشوب کر آنا- ایک مرض ہی جس سے آنکھ مین سُرخی اور کھٹک ہوتی ہی اور یہ مرض کبھی ایک آنکھ مین ہوتا ہی کبھی دونون مین-

آنکھ (یا آنکھین) آنا- دیکھو آنکھ آشوب کر آنا- داغ ؎ اشک خونین نے

گُل کھلائے ہین۔ آج آئی ہی کس بہار سے آنکھ۔ **عاشق** ؎ ٹکٹکی باندھے سے درد چشم ہی۔ تم نہ آئے آنکھ آئی دیکھیے۔ **قلق** ؎ روتے روتے سُجائی ہین آنکھین۔ کوئی جانے کہ آئی ہین آنکھین۔

اور قدمانے آنکھین[ع] آئیان بھی کہا ہی مگر اب متروک ہی۔ **میر** ؎ عشق مین بن پڑا ئین سب سے پائیان۔ رہگئے آنسو تو آنکھین آئیان۔

آنکھ (یا آنکھین) اُبل آنا۔ دیکھو آنکھ آشوب کرآنا۔ **میر** ؎ گو دل دہسک ہی جاوے آنکھین اُبل ہی آوین۔ سب ونچ نیچ کی ہی ہموار تیری خاطر۔ فقرہ۔ کل دہنی آنکھ مین آشوب تھا آج بائین آنکھ بھی اُبل آئی۔

آنکھ اٹکنا۔ عاشق اور فریفتہ ہونا۔ ؎ گر آنکھ اٹکتی نہ کسی شوخ سے جاکر۔ تو دل بھی کہین سوز گرفتار نہوتا۔ **نصیر** ؎ رکھتی خاصیت آئینہ ہی کمبخت یہ آنکھ دیکھتی ہی جیسے صاف اُس سے اٹک جاتی ہی۔ **مصحفی** ؎ یارونکو پھیر دکھائین گے بیطاقتی کا رنگ۔ اپنی بھی آنکھ گر کسی گُل سے اٹک گئی۔ اور میر نے جمع کے ساتھ بھی کہا ہی مگر اب متروک ہی۔ ؎ خوبی رو و چشم سے آنکھین اٹک گئین۔ پلکونکی کو دیکھکے بھیڑین سرک گئین۔

آنکھ اُٹھاکر دیکھنا۔ نمبر(۱) اوپر دیکھنا۔ **آتش** ؎ نگہ نہ پہنچی اُٹھاکر جو آنکھ کو دیکھا۔ ہماری آنکھون سے اُڑکر ہوا یہ خواب بلند۔ **کیف**[ع] ؎ وہ عندلیب ہون سمجھون کہ ہاے برق گری۔ اُٹھا کے آنکھ جو صیاد آشیان دیکھین۔ اور ظفر نے آنکھ اُٹھاکر تکنا بھی کہا ہی مگر لکھنؤ مین نہین ہی۔ ؎ غرور حسن ہی یا تنک آنہین کہ کیا امکان۔ اُٹھا کے آنکھ کبھی وہ مہ مبین کو تکین۔

نمبر(۲) سامنے دیکھنا۔ **وزیر** ؎ سیمبر مُرغِ نظر سونے کی چڑیا ہو جاے۔ آنکھ اُٹھاکر جو طلائی ترے جوشن دیکھے۔

نمبر(۳) التفات کرنا۔ **سودا** ؎ آنکھ اُٹھاکر دیکھ تو ای یار میری بھی طرف۔ کب سے ہو ئین منتظر صاحب سلامت کے لیے۔ **آتش** ؎ ادہر بھی آنکھ اُٹھاکر ہی دیکھنا لازم۔ نگاہ لطف کا امیدوار باقی ہی۔

نمبر(۴) حسرت سے دیکھنا۔ **میر** ؎ دیکھون ہون آنکھ اُٹھاکر جسکو وہ یہ کہے ہی۔ ہوتا ہی قتل کیونکر یہ بیگناہ دیکھون۔

نمبر(۵) رغبت سے دیکھنا۔ **جرات** ؎ مین تو اُس شوخ کو کب آنکھ اُٹھا دیکھ سکون۔ ہان مگر کوئی طرح تو دلِ بیمار نکال۔

نمبر(۶) دشمنی کی نظر سے دیکھنا۔ فقرہ۔ (کہانیون غیر مین) جسنے تجھے آنکھ اُٹھاکر دیکھا ہو اُسکی آنکھین نکلوالون۔

نمبر(۷) دیکھنا۔ اس مقام پر فقط دیکھنا مقصود ہوتا ہی آنکھ اُٹھاکر زائد ہی۔ مگر حُسن کلام کے لیے آتا ہی۔ **وزیر** ؎ آنکھ اُٹھاکر جسنے دیکھا مجکو وہ نالان ہوا۔ تار مطرب کا ہوا عالم نگہ کے تار ہین۔

نسیم نے اس محاورے کو جمع کے ساتھ بھی کہا ہی مگر یہ کم ہی ؎ کچھ نہین کہتے اگر آنکھین اُٹھاکر ایکدم۔ دیکھ تو لو حال ای خستہ دلونکے قدردان۔

آنکھ اُٹھاکر نظر کرنا۔ دیکھنا۔ **انشا** ؎ یہ جو کُئے کہتے مین نظر[ت] فقط یہ غلط ہی محض اسی نمط۔ جدہر آنکھ اُٹھا کے نظر کرون نظر آئے مجکو وہ بر ملا۔

آنکھ[ع] اُٹھاکر نہ دیکھنا۔ نمبر(۱) شرمانا۔ لجانا۔ **انشا** ؎ نرگس نے یہ نہ دیکھا

ع اس فعل کی تخصیص نہین ہی قدما افعال کو مطلقاً جمع بناکے استعمال کرتے تھے۔

ع اگلے لوگون نے گر کو محذوف کرکے بھی کہا ہی مگر اب متروک ہی۔ **میر حسن** ؎ نہ بولی کی بات نے کچھ کہا۔ نہ دیکھا ادہر آنکھ اُسنے اُٹھا۔ **میر** ؎ مرگئے لیکن نہ دیکھا تو نے ہرگز آنکھ اُٹھا۔ آہ کیا کیا لوگ ظالم تیرے بیمار نہین تھے۔ **نصیب** ؎ کس کو آنکھ اُٹھا دیکھتی نہین نرگس۔ پیالہ عشرت سے ہی نشے مین چور۔ **غالب** ؎ آگئے گلشن مین اگر بے پردہ وہ جان بہار۔ آنکھ اُٹھاکر گل کی طرف دیکھین نہ غنچان بہار۔ اور کچھ اس فعل کے ساتھ تخصیص نہین ہی قدما ہر فعل کو بحذف رابطہ کہا کرتے تھے۔

جو آنکھ اُٹھا چمن مین - کیا جانے کس نے کس سے کیا کر لیا چمن مین - **ناصر** ؎ سن
جو کم ہی اُنہین عاشق سے حجاب آتا ہی - آنکھ اُٹھا کر ابھی دیکھا بھی نہین جاتا ہی -

نمبر (۲) التفات نکرنا - خاطر مین نہ لانا - کچھ حقیقت نہ سمجھنا - **بحر** (رباعی) ؎
پہنچا ہے کمال گو فلک پر مجکو - رتبہ نہو ذرّے کے برابر مجکو - ہی میری نمود تیس کے
چاند کی شکل - دیکھے گا نہ کوئی آنکھ اُٹھا کر مجکو - **اسیر** ؎ آنکھ اُٹھا کر کبھی نہ دیکھے کبھی
وہ مستِ غرور - سامنے لائے اگر نرگس شہلا ساغر - **بحر** ؎ آنکھ اُٹھا کر کبھی نہ دیکھون
جو کبھی حور بھی آئے - کسکا مُنہ دیکھے وہ تلوے جو تمہارے دیکھے - **منیر** ؎ اللہ رے
غرور جواب سخن تو کیا - اُس بت نے آنکھ اُٹھا کے نہ دیکھا کلیم کو - **ناسخ** ؎ آنکھ اُٹھا کر
گل کو مین نے بھی نہ دیکھا عمر بھر - باغ عالم مین یہ نفرت ہی مجھے زردار سے -

آنکھ اُٹھانا نمبر (۳) اوپر دیکھنا - **آتش** ؎ نیچی نظرون سے ہوا اُسکی زمانہ پامال -
آنکھ اُٹھائی تو کیا عالم بالا خالی - **برق** ؎ آنکھ اُٹھاتا ملک ہی حور تماشا دیکھین
چرخ پر شل زمین تیری دُہائی ہو جائے -

نمبر (۲) نظر سامنے کرنا - ؎ وہ سامنے بیٹھے ہین تو کیا فائدہ ای برق - اب آنکھ
اُٹھانیکا بھی صدمہ نہین اُٹھتا -

نمبر (۳) ؎ دیکھنا - نظر کرنا - **جرات** ؎ قرار اُس شعلہ رو کے ہجر مین کیا خاک پاتا ہون
نظر آتی ہی اک آتش جدہر کو آنکھ اُٹھاتا ہون -

نمبر (۴) قطع نظر کرنا - توجہ اُٹھا لینا - **برق** ؎ تیرے دیدار سے مین آنکھ اُٹھاؤن
کیونکر - زلف سے پائے نظر حلقۂ زنجیر مین ہی - **میر** ؎ سر سے آنکھ اُٹھا دے تو
مرا رو دیکھے - ارسی چھوڑے تجھے ٹک تو ادہر تو دیکھے -

نمبر (۵) اشارہ کرنا - (کسی کام کیطرف) **گلزار نسیم** ؎ رکھا آتش پہ دوسرا بال

؎ یہان اوپر یا سامنے دیکھنے سے بالکل قطع نظر ہی مطلقاً دیکھنا مقصود ہی -

حاضر ہوئی دیونی تو ی بال - دعوت کی اُسے خبر سنائی - دیوونکے رُخ اُسنے
آنکھ اُٹھائی - ہچشمون نے جیتون اُسکی تاڑی - پلکون سے زمین بن کی جھاڑی -

آنکھ اُٹھ جانا - نظر پڑ جانا - ؎ دولت دنیا سے آتش ہمنے جب پھیری نگاہ -
جسطرف آنکھ اُٹھ گئی تو دے گئے اکسیر کے - **داغ** ؎ رہ گئے لاکھون کلیجا تھام کر
آنکھ جس جانب تمہاری اُٹھ گئی -

آنکھ (یا آنکھین) اُٹھنے آنا - دیکھو آنکھ آشوب کر آنا - **ناصر** ؎ آنکھ
اُٹھنے کو جو ای جان ہماری آئی - پیش خدمت کوئی آئی نہ کہاری آئی - **تسلیم**
؎ وائے قسمت روبرو کب آ کے بیٹھے بے نقاب - آنکھین اُٹھنے آگئین جب
طالب دیدار کی -

آنکھ اُچٹ جانا - جاگ پڑنا - نیند اُچٹ جانا - **انشا** ؎ صبحدم مین نے
جو لی بستر گل پر کروٹ - جنبش باد بہاری سے گئی آنکھ اُچٹ -
اب یہ محاورہ فصیح نہین ہی اسکی جگہ نیند اُچٹ جانا ہی کہتے ہین اور کیا عجب ہی کہ
انشا نے بھی آنکھ کی جگہ نیند کہا ہو مگر دیوان مین آنکھ ہی چھپا ہی -

آنکھ (یا آنکھین) اُلجھنا - دیکھو آنکھ اٹکنا - **مصحفی** ؎ آنکھ اُلجھی مری اُس پردہ نشین
سے جا کر - جسکی جوتی نے نہ رکھا سر بازار قدم -

آنکھ (یا آنکھین) اوپر نہ اُٹھانا - نمبر (۱) کمال مصروفی کی جگہ - فقرہ - ایسے
لکھنے مین مصروف ہین کہ آنکھ اوپر نہین اُٹھاتے -
نمبر (۲) شرمانے اور شرمندہ ہونے کی جگہ - **جرات** ؎ مرے احوال پر بیٹھے جو سب
محفل مین روتے تھے - تو پھر کچھ کچھ سمجھکر وہ نہ آنکھ اوپر اُٹھاتا تھا - **ناصر** ؎
شرم و غیرت سے چھپی جاتی تھی - آنکھین اوپر نہین اُٹھاتی تھی -

آنکھ اُوٹ پہاڑ اُوٹ - آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل - مثل - جو چیز آنکھ سے

آڑ مین ہی وہ گویا پہاڑ کی آڑ مین ہی یعنی جو چیز آنکھ کے سامنے نہین ہی وہ اگر قریب بھی ہی تو دور ہی۔

محل استعمال

اُس جگہ بولتے ہین جہان کسیکی نسبت یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ سب ہماری آنکھ کے سامنے نہین ہی تو غیبت مین کیا معلوم اُسکا کیا حال ہی۔ کچھ ہوا کرے آنکھ اوٹ پہاڑ اوٹ۔

اور جب کوئی دوست کہین دور ہو تو اُنکی ہیروتی کی جگہ بھی کہتے ہین کہ اجی اب بھلا وہ ہمکو کب پوچھتے ہین آنکھ اوٹ پہاڑ اوٹ ہم نگاہ سے کیا دور ہین گویا ویسے بھی دور ہین۔

اور ایک محل استعمال کا یہ بھی ہی کہ آنکھ کے سامنے ہونے سے ہزار طرح کے وسوسے دلمین آتے ہین چاہے غیبت مین در اصل سب طرح اچھائی ہو کچھ برائی نہو۔ میر؎ ہجر باعث ہی بدگمانی کا۔ غیرت عشق ہی تو کب کا ہی۔ مر گیا کوہکن اسی غم مین۔ آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل ہی۔ داغ؎ غم دوری ست جان بکلی ہی۔ آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل ہی۔

آنکھ اونچی کرنا - نظر اُٹھانا۔ نگاہ سامنے کرنا۔ ظفر؎ دکھان نیچی نگاہون سے ہی میر کیا حال۔ اک ذرا آنکھ تو کرای بت پُرفن اونچی۔

آنکھ (یا آنکھین) اونچی نہ کرنا - نظر نہ اٹھانا۔ نمبر (۱) ادب کی جگہ۔ فقرہ۔ اُستاد کے سامنے سر جھکائے بیٹھے رہے ذرا آنکھ اونچی نہ کی۔

نمبر (۲) شرمانے اور حیا کرنے کی جگہ۔ قلق؎ نیچی نظرون سے مجھے دیکھتے ہین وصل کی شب۔ اونچی کرتے نہین وہ شرم کے مارے آنکھین۔

نمبر (۳) فخر کرنیکی جگہ۔ نفیس؎ کب باہم ہو مرا ذرہ بگہ عیسی نے۔ آنکھ کر تو نہ مرے سامنے سورج اونچی۔

آنکھ اونچی نہ ہونا - نمبر (۱) ضعف کی جگہ۔ مصحفی؎ ای مسیحا تو پہنچا ہی نقاہت سے یہ حال۔ آنکھ اونچی ہو نہین سکتی ترے بیمار سے۔ اب اسکی جگہ آنکھ اٹھ نہین سکتی ہی کہتے ہین۔

نمبر (۲) حیا۔ خجالت۔ لحاظ کی جگہ۔ ظفر؎ ہوئی ہی شرمگین گلشن مین کسکی چشم فتان سے۔ کہ چشم نرگس ای باد سحر اونچی نہین ہوتی۔ فقرہ۔ عجب لڑکی ہی بڑون مین تو کیا ذکر مجھ سے بھی اسکی آنکھ اونچی نہین ہوتی۔

نمبر (۳) رعب کی جگہ۔ شعور؎ بلبے رعب حسن اسکی جلوہ گاہ ناز مین۔ سر جھکے جاتے ہین اونچی آنکھ ہو سکتی نہین۔

آنکھ اونچی ہونا - سرخرو ہونا۔ ناصر؎ اُسنے دیکھا او ہر حضور رقیب۔ آنکھ اونچی ہوئی ہماری آج۔

آنکھ ایک نہین کجاوٹیان نو نو - بدصورت کو جب آرایش کا شوق بہت ہوتا ہی تو اُسکی نسبت یہ مثل کہی جاتی ہی۔

آنکھ بچا جانا - نمبر (۱) اسطرح کام کرنا کہ کوئی دیکھنے نہ پائے۔ فقرہ۔ جاتے تو ہو مگر راہ مین کوتوال بیٹھے ہین ذرا انکی آنکھ بچا جانا۔

نمبر (۲) اغماض و بے مروتی کرنا۔ مسرور؎ اب یہ اغماض کا زمانہ دیکھنا کیسا۔ دور سے دیکھکے بھی آنکھ بچا جاتے ہین۔

آنکھ بچا کر کوئی کام کرنا - چوری چھپے کوئی کام کرنا۔ جیسے آنکھ بچا کر سٹک جانا۔ آنکھ بچا کر چل دینا۔ جرأت؎ مجھے محفل مین اپنی دیکھ جیسے تو یہ بولے ہی۔ بھلا بیٹھے ہین ان مین کہ مین اسکو بتاتا ہون۔ بچا کر آنکھ میری ہی وہ کہتے ہی کہ تو رہی۔ برامت مانیو کیا بات لے مین کسکو سناتا ہون۔ مومن؎ شاکر ہارے

آنکھ سجاکر- دیکھ گئے اس حال کو آکر- آتش ؎ باغبان سے پہ کے گل چننے جو کی
تو کیا کیا - آنکھ بلبل کی سجاکر پھول توڑا چاہیے -

آنکھ بچانا - نمبر (۱) آنکھ کو چوٹ چپیٹ سے محفوظ رکھنا معروف ؎ پھینکا جو گلال
اُنہ اُدہر آنکھ بچاکر - بولے کہ کرم کیجے مگر آنکھ بچاکر -
نمبر (۲) دیکھو آنکھ بچا جانا نمبر ۱ - ظفر ؎ آنکھ کس کی بچاؤن کونسی شب ہے کہ وان
در پہ دربان چار چوکیدار دو رہتے نہین -

آنکھ بچنا - نظر چوکنا - ذرا غافل ہونا - فقرہ - وہ بہلا کب ٹھہرتے ہین ذرا آنکھ
بچی اور چلدیے -

آنکھ بچی مال دوستونکا - ذرا نظر چوکی کہ یار لوگون نے چیز اڑالی - یہ مثل
ذرا سی چوک مین مال تلف ہوجانیکی جگہ بولتے ہین کبھی مال تلف ہوجانے کے
بعد اور کبھی آگاہ کردینے کے وقت کہ ذرا ہوشیار رہنا یہان کا یہ حال ہے کہ آنکھ بچی
مال دوستونکا - ناصر ؎ کچھ انقلاب سے دنیا کا اب یہ حال ہوا - ذرا جو آنکھ بچی
دوستونکا مال ہوا -

آنکھ بدلجانا - پہلی سی نظر اگلی سی بات نہ رہنا - رند ؎ آنکھ نرگس کی بدلجائیگی گلچین
کی نظر - اور ہوجائیگی گلشن کی ہوا میرے بعد -

آنکھ (یا آنکھین) بدلکر دیکھنا - تیور بدلکر تیوریان چڑھاکر دیکھنا غصے سے دیکھنا
اسیر ؎ شوخ چشم آئنہ ہر چند بہت ہے لیکن - پانی پانی ہو جو آنکھونکو بدلکر دیکھو -

آنکھ بدلنا - نمبر (۱) متعدی - بیمروتی اور بے رخی کرنا - داغ ؎ ان جفاؤن پہ
وفا کوئی نکرتا لیکن - دل بدلتا نہین آنکھ بدلنے والے -
نمبر (۲) غصہ کرنا - تیور بدلنا - اسیر ؎ کنار دریا پہنچکے پانی نہین پیا ایک بوند ابر
چڑہی ہی موجونکی ہمسے تیوری حباب آنکھین بدل رہے ہین - احسان ؎
بدلین ہزار آنکھ نے نیسان کی بدلیان - بدلین نہ ایک اشک کو در عدن سے ہم -
نمبر (۳) لازم - بیمروت ہونا - افروختہ ہونا - نسیم ؎ یہ کیون چتون بھری کیون
آنکھ بدلی - بھلا مین نے قصور ایسا کیا کیا - ناسخ ؎ رنگ چہرے کے یان بدلنے
لگے - آنکھ تیری جہان ذرا بدلی -

آنکھ بنانا - نمبر (۱) آنکھ کا پانی نکالنا جھلی یا جالا کاٹنا -
نمبر (۲) پھوٹی ہوئی آنکھ کی جگہ پتھر وغیرہ کی آنکھ بناکر قائم کرنا -
نمبر (۳) آنکھ پیدا کرنا - آنکھ دینا - فقرہ - خدا نے آنکھ دیکھنے کو بنائی ہے کان سننے
کو نہ دیکھو نہ سنو تو تمہارا قصور ہے -

آنکھ (یا آنکھین) بند کرکے کوئی کام کرنا - نمبر (۱) حقیقی معنون کی مثال
اسیر ؎ ڈرجائیگا کہ گھر ہے ہمارا بہت سیاہ - آنکھ اپنی بند کرکے ادہر ہی قمر گزر -
نمبر (۲) بے وسواس بے تامل - بیدہڑک کوئی کام کرنا - اسیر ؎ موتی ملیگے
تمکو دُر اشک سے کہان - لو بند کرکے آنکھ ہماری نگاہ پر - فقرہ - سوچتے کیا ہو دوا تو
کڑوی ہوتی ہی ہے آنکھ بند کرکے پی بھی جاؤ - فقرہ - جی مین آیا آنکھین بند کرکے
دریا مین کود پڑون -
نمبر (۳) بے پروائی اور بے توجہی سے - فقرہ - مغلانی تم تو ہمیشہ آنکھ بند کرکے
سیتی ہو سارا دوپٹا غارت کرکے رکھدیا - (عو) فقرہ - کیسا اوندھے منھ گرا ہے
یہ لڑکا ہمیشہ آنکھ بند کرکے چلتا ہے -

آنکھ (یا آنکھین) بند کرلینا - نمبر (۱) نفرت کرنیکی جگہ - جرات ؎
یہ زیست سے خفا ہون کہ کرلون مین آنکھ بند - چشمہ نظر پڑے اگر آب حیات کا -
نمبر (۲) بیمروتی اور بے توجہی کیجگہ - مصحفی ؎ بند کرلین مری جانب سے کچھ ایسی
آنکھین - کوئی خط بھی نہ کبھی اہل وطن کا آیا -

نمبر (۳) شرم اور غیرت کے محل پر۔ **گلزار نسیم** ؎ بے پردگی ہوتی تھی جو ائین دروازون نے بند کرلین آنکھین۔

نمبر (۴) رُعب اور خوف کیجگہ۔ **ناصر** ؎ رُعب قاتل کا یہ عالم ہے کہ بسمل در کنار۔ بند کر لیتے ہین آنکھین جوہر شمشیر بھی۔

نمبر (۵) ظلث مرجانا۔ **مصحفی** ؎ غم کھانے کو ایک رہگئے ہم۔ آنکھین یارون نے بند کرلین۔

نمبر (۶) فرط قلق اور عبرت کیجگہ۔ **شعور** ؎ قابل عبرت ہے ایسا تیرے دیوانے کا حال۔ بند کر لیتے ہین آنکھین دوست دشمن دیکھکر۔

آنکھ بند کرنا۔ حقیقی معنی ظاہر۔ استعمال کے مقامات یہ ہین۔

نمبر (۱) نفرت کیجگہ۔ **غافل** ؎ مگر یہ دید کے قابل نہین تھا بحر جہان۔ عدم سے بند کیے آنکھ جو حباب آیا۔

نمبر (۲) غور کرنے اور تصور باندہنے کی جگہ۔ **ناسخ** ؎ ہم ضعیفونکو کہان آمد و شد کی طاقت۔ آنکھ کی بند ہوا کوچۂ جانان پیدا۔ **وزیر** ؎ مین وہ بلبل ہون تصور پیشہ۔ آنکھ کی بند گلستان دیکھا۔

نمبر (۳) ظلث مرجانے سے کنایہ۔ ؎ ترے بالین پہ بیٹھا ہے مسیحا۔ ابھی اے مصحفی آنکھین نکر بند۔

نمبر (۴) سونے اور غافل ہوجانے کے محل پر۔ فقرہ۔ عجب مشکل ہے جہان ذرا آنکھ بند کرتا ہون لڑکے غل کر کے جگا دیتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھین) بند کیے چلے جاؤ۔ بیدھڑک چلے جاؤ۔ امن اور ہمواری راہ کیجگہ بولتے ہین۔ **نصیر** ؎ کرکے بند آنکھ عدم کو چلے جاتے ہین لوگ۔ نہ یہ رستہ ادہر اونچا نہ اُدہر ہی نیچا۔ **اسیر** ؎ بند کرلے آنکھ چل سوئے عدم۔ ہے کہین نیچا نہ اونچا راہ مین۔ **جرات** ؎ آنکھونکو بند کر کے چلے جاؤ ذوق سے کیا راہ بیخودی کی برابر زمین ہے۔

آنکھ (یا آنکھین) بند ہوجانا۔ نمبر (۱) سوجانا۔ فقرہ۔ نیند کا ایسا غلبہ تھا کہ کتاب یکیتے ہی آنکھین بند ہوگئین۔ فقرہ۔ آنکھ بند ہوتے ہی مجھے جگا دیتے ہین **اسیر** ؎ گلشن مین شور خندۂ گل سے اُڑی یہ نیند۔ بلبل کی آنکھ تک نہ ہوئی آشیانے مین بند۔

نمبر (۲) مست اور غافل ہوجانا۔ فقرہ۔ دولت کے نشے سے انسان کی آنکھین بند ہوجاتی ہین۔

نمبر (۳) مرجانا۔ فنا ہوجانا۔ **ناسخ** ؎ مرے جی اُٹھے تری ٹھوکر سے زندے مرگئے۔ کھلگئین دو چار آنکھین ہوگئین دو چار بند۔ ؎ دید گلزار جہان اور بھی کرلے غافل۔ بند ہوجائینگی اک روز مقرر آنکھین۔ **رند** ؎ دم آخر ہے جو آنا ہے تو آجلد ورنہ۔ بند ہوتی ہے ترے عاشق ناشاد کی آنکھ۔

نمبر (۴) رعب اور خوف کیجگہ۔ **خلیل** ؎ دل نہین قابو مین رہتا آنکھین ہوجاتی ہین بند۔ رُعب نادر شاہ کا ہے یار کی تصویر مین۔ **ناسخ** ؎ بند ہوجاتی ہین سیارونکی آنکھین خوف سے۔ کھینچتا ہون جب مین دل سے آہ آتشبار کو۔

نمبر (۵) غایت تابش کیجگہ۔ **آتش** ؎ چمک جانے سے اُسکے بند ہو ہوجاتی ہین آنکھین۔ یہ دہوکا برق دیتی ہے تمہارے روے خندان کا۔ ؎ تاب نظارہ نہ تھی اک نور کا عالم تھا آمد۔ بند آنکھین ہوگئین اُس مہ کو عریان دیکھکر۔ **ناسخ** ؎ چہرہ اُس گل کا چمک جاتا ہے جسدم باغ مین۔ بند ہوجاتی ہین آنکھین نرگس بیمار کی۔

آنکھ (یا آنکھین) بنوانا۔ آنکھ قدح کرانا۔ شیشے یا پتھر کی آنکھ بنوانا **معروف**

ے ہی یہ حسرت آ رہی اُس نہروش سے ہو دو چار آنکھ ترستی ہی اُسکی اَبھی نہ دو دن کی بنوائی ہوئی -

آنکھ (یا آنکھین) بنواؤ - دیکھنے کی لیاقت پیدا کرو - پرکھ اور پہچان حاصل کرو - ے اُس فسونگر سے قلق دعوی ہم چشمی ہی - آنکھ بنوائیے ذرا نرگس شملا اپنی -

آنکھ (یا آنکھین) بہ جانا - پتلی اور دیدے کا خراب و ضائع ہو جانا - فقرہ - ایسا نزلہ گرا کہ دونون آنکھین بہ گئین -

آنکھ بھر کر دیکھنا - نمبر (۱) نظر جما کر دیکھنا - اسیرؔ ے رخ جانان کے آگے ہر تماشای کو سکتا ہی - کوئی خورشید کو بھی آنکھ بھر کر دیکھ سکتا ہی -

نمبر (۲) گھورنا - بُری نیت سے دیکھنا - بحرؔ ے آنکھ بھر کر جسنے دیکھا چشم جانان کیطرف میل زہر آلودا سے سرمے کا دنبالہ ہوا - داغؔ ے ہاے کہنا وہ کسی بت کا دم نظارہ آنکھ بھر کر ہمین دیکھے تو بس اندھا ہو جاے -

نمبر (۳) جی بھر کر دیکھنا - سیر ہو کر دیکھنا - آتشؔ ے آنکھ بھر کر اکدن دیکھا نہ روے یار صاف - مین وہ مفلس ہون نہین جسکو میسر آئنہ - میرؔ ے ای مایۂ زندگی ستم ہی یہ اگر - بھر آنکھ تجھے دیکھین نہ مرتے مرتے -

نمبر (۴) قہر یا دشمنی کی نگاہ سے دیکھنا - تیور پر بل ڈالکر دیکھنا - کیفؔ ے ابر تھا اُس کے سر پر مین تھا اُسکے سائے مین - آنکھ بھر کر کیا مجھے پھر قیامت دیکھتا - فقرہ - حضور اگر آنکھ بھر کر دیکھین تو رستم کا پتا پانی ہو جائے - فقرہ - جو تجھے آنکھ بھر کر دیکھے اُسکی آنکھین نکلوا لون -

آنکھ بھر کر نہ دیکھنا - نمبر (۱) دیکھتے ہوئے نظر لگ جانے سے ڈرنا - فقرہ - ایسا پیارا بچہ تھا کہ مان باپ بھی آنکھ بھر کر نہ دیکھتے تھے -

نمبر (۲) متوجہ نہونا - التفات نکرنا - جراتؔ ے نہ کوئی بات پوچھے ہی نہ بھر کر آنکھ دیکھے ہی

یہ مجکو کون لاتا ہی جو اُسکے گھر مین آتا ہون -

اب اس جگہ آنکھ اُٹھا کے نہ دیکھنا بولتے ہین -

آنکھ (یا آنکھین) بہنا - ہر دم آنسو جاری رہنا - آنکھون سے پانی بہا کرنا - میرؔ ے دیکھ بہتی آنکھ میری ہنسکے بولا کل وہ شوخ - یہ نہین اب تک ہوا مُنھ کا تر ناسور کیا - سوداؔ ے بہنا کچھ اپنی چشم کا دستور ہو گیا - دی تھی خدا نے آنکھ سو ناسور ہو گیا - عاشقؔ ے یہ بہکے آنکھین روزن دیوار ہو گئین - دیکھین ابھی دکھائیگا یہ انتظار کیا -

آنکھ بھون ٹیڑہی کرنا - خفا ہونا - نفرت کرنا - تسلیمؔ ے چشم آہو کے نہ ہم عاشق نہ مفتون ہلال - آنکھ بھون ٹیڑہی نکر صورت ہماری دیکھکر - جراتؔ ے کیا غضب ہی اُسنے کی بس آنکھ بھون ٹیڑہی وہین - جو اشارون مین کہا کچھ یار سے اغیار نے -

آنکھ بھون چلنا - آنکھ بھون کا حرکت کرنا - فقرہ - اللہ ری شوخی بات بات پہ آنکھ بھون چلتی ہی - بحرؔ ے آنکھ بھون اُسکی اشارون پہ روان ہونے دو - ملکے ابرو و مژہ تیر و کمان ہونے دو -

آنکھ (یا آنکھین) بیٹھ جانا - نمبر (۱) درد چشم یا کسی اور مرض کی تکلیف سے آنکھ کے ڈھیلے کا اندر دھنس جانا - فقرہ - دہنی آنکھ بیٹھ چکی تو بائین مین درد شروع ہوا - عاشقؔ ے قطع رونا نہوا بیٹھ گئین گو آنکھین - پتلیان کہتی ہین اس تار سے اُٹھنے کے نہین - میرؔ ے راہ تکتے ہی بیٹھی ہین آنکھین - اُسکا جب انتظار ہوتا ہی - ناسخؔ ے روتے روتے جو مری بیٹھ چلی ہین آنکھین - کیا مرے پاس سے ای آفت جان اُٹھتا ہی - رشکؔ ے جب نظر آئی تری مردمک چشم سیاہ دیکھنا دیدۂ بے نور زحل بیٹھ گیا -

نمبر (۲) کثرتِ مصارف سے سخت صدمہ پہنچنا۔ بار نقصان کا متحمل نہو سکنا۔ **مسرور** ؎ عجب طرح کی ہی خست کچھ ان امیرونمین۔ کہ ایک کوڑی بھی اُٹھی تو آنکھ بیٹھ گئی۔ **ناصر** ؎ لینے کو جو دختِ رز کے آئے۔ قارون کی بھی آنکھ بیٹھ جائے۔

نمبر ۲۔ مین جمع کے ساتھ نہین بولتے ہین اور صرف بیٹھ جانا مصدر ترکیبی ہی مستعمل ہی۔

آنکھ بیدار ہونا۔ (ظش) آنکھ کُھلنا۔ جاگنا۔ **نصیر** ؎ سوتے تھے جب تلک تو عجب دیکھتے تھے خواب۔ جب آنکھ اپنی ہوگئی بیدار کچھ نہ تھا۔

اب یہ محاورہ نہین ہی اس جگہ بیداری کی نسبت سونیوالے کیطرف چاہیئے نہ آنکھ کیطرف۔

آنکھ (یا آنکھین) بیکار ہونا۔ نظر نہ آنا۔ **رند** ؎ نور زائل ہوگیا تو جو نہین پیشِ نظر۔ دیدۂ تصویر کی مانند ہی بیکار آنکھ۔ **اسیر** ؎ حیرت سے خیالِ بت میں ہیں یہ مری آنکھین۔ بیکار ہین یون جیسے کہ تصویر مین آنکھین۔

آنکھ (یا آنکھین) بیمار ہونا۔ (ظش) آنکھو نکو روگ لگنا۔ **ناصر** ؎ اشک خون آئے اگر اُسکو نہ دیکھا ایکدن۔ جب کیا پرہیز تب بیمار آنکھین ہوگئین۔

آنکھ پانا۔ اشارہ پانا۔ مرضی پانا۔ فقرہ۔ آنکھ پاتے ہی وہ اُٹھکر چلتا ہوا۔ فقرہ۔ تمہاری آنکھ پائین (مرضی) تو ابھی ان الفتون کو نکال دین۔

آنکھ (یا آنکھون) پر تنکا رکھنا۔ آنکھ پھڑکنے کا علاج ہی جب آنکھ پر تنکا یا دھاگا رکھ لیتے ہین تو پھڑک کم ہوجاتی ہی۔ **ناسخ** ؎ کیا توقع رکھیے اپنون سے کہ مژگان ہین مگر۔ آنکھ اگر پھڑکے علاج اُسکا ہو برگ کاہ سے۔ **ولہ** (خش) ؎ پھڑکی جو چشمِ یار ہوئی اُسکی احتیاج۔ نسبت ہی کوہ سرمہ کو کیا برگ کاہ سے۔

آنکھ (یا آنکھون) پر چڑھ رہنا۔ بہت پسند آنا۔ نظرونمین جچ جانا۔ **عاشق** ؎ پُتلی برنگ قبلہ نما پھر نہین پھری۔ ایسا جو آنکھ پر نہ چڑھا کائنات مین۔ **تسلیم** ؎ کوئی ستم ہو دل سے نہ اُترو گے عمر بھر۔ تم ہو ہماری آنکھون پر ایجان چڑھے ہوئے۔

آنکھ (یا آنکھین) پُرنم ہونا۔ (ظش) آنکھو نمین آنسو بھرے ہونا۔ **جرات** ؎ بغیر اُس یار کے پیتے ہین ہم خون جگر اپنا۔ بھرا ہی دل مین غم آنکھین ہین پرنم لب پہ نالا ہی۔

آنکھ پڑنا۔ نمبر (۱) نظر پڑنا۔ دیکھنا۔ **ناسخ** ؎ تارِ نظر اپنا جو برنگِ رگِ گل ہی۔ اُس غیرتِ گلزار پر آج اپنی پڑی آنکھ۔ ؎ شاعر نہین کوئی آتش سا نہوگا حسن دوست۔ خوبصورت پر پڑی جب آنکھ مائل ہوگیا۔

نمبر (۲) رغبت اور لالچ سے دیکھنا۔ **آتش** ؎ گیا ہون بعد مدت کے جو مین دیوانہ صحرا مین۔ پڑی ہی آبلو نکی آنکھ نوکِ خار پر کیا کیا۔ **وزیر** ؎ آنکھ کب بوجہ پڑتی ہی کسی میخوار کی۔ ہی صراحی دار گردن ساقیِ سرشار کی۔ **اسیر** ؎ فدا ہون دلسے حسینون کے روے انور پر۔ پڑیگی آنکھ مری آفتابِ محشر پر۔

نمبر (۳) حسد سے دیکھنے کیجگہ۔ فقرہ۔ اللہ اپنی حفظ و امان مین رکھے سوتون کی آنکھ ہر وقت میرے بچون پر پڑتی ہی (عو)

نمبر (۴) اتفاقیہ نظر پڑنا۔ **ناسخ** ؎ بیخودی مین آنکھ پڑجاتی ہی جب خورشید پہ آسمان کو جانتا ہون اُس پری کا بام ہی۔ **نسیم** ؎ ہوگیا بیہوش جسپر آنکھ تیری پڑ گئی کسقدر لبریز مستی نرگسِ مخمور ہی۔ اسجگہ پڑجانا بہ نسبت پڑنا کے زیادہ مستعمل ہی۔

نمبر (۵) توجہ اور التفات کی نظر ہونا۔ ؎ سختیِ حشر بھی آسان ہی پھر اے ناصر پڑگئی تجھپہ اگر حیدرِ کرار کی آنکھ۔

نمبر (۶) پسند کرنا۔ انتخاب کرنا۔ **صبا** ؎ یوسف سے ہم کہین گے دکھا کر نگار کو دیکھو تو اپنی آنکھ پڑی کس جوان پر۔ ؎ اُستاد جسے کہتے ہین وہ ہوگیا ناسخ

اک اُسکے ہی دیوان پہ ناصر کی پڑی آنکھ۔ داغ ؎ آنکھ صیاد کی لاکھون مین پڑ گئی
اُسپر۔ آشیان جس پہ مرا ہو وہ نہال اچھا ہی۔

نمبر(۷) عاشق ہونا۔ سحر ؎ جسے دیکھا اُسے دیکھا جسے چاہا چاہا۔ ہر جگہہ
آنکھ پڑے اپنا یہ انداز نہین۔ رند ؎ آنکھ تجھ بن جو کسی پر بت عیار پڑے۔
عوض سبحہ گلے مین مرے زنار پڑے۔

نمبر(۸) تاک اور گھات کی جگہہ۔ رند ؎ مژدۂ کُنج قفس تجکو مبارک بلبل آج
پڑتی تھی بُری طرح سے صیاد کی آنکھ۔

نمبر(۹) نظر بہکنے کی جگہہ۔ میر ؎ سو جگہہ اُسکی آنکھین پڑتی ہین۔ جیسے مست شراب
ہین دونون۔ ان معنونمین اب استعمال نہین ہی۔

اور جمع کے ساتھ بھی اسکا استعمال ہی مگر بہت ہی کم۔ برق ؎ آئنہ ہی جسم
آنکھین پڑ گئین جس عضو پر۔ شکل سرو اُسمین عیان ای حور آنکھین ہو گئین۔ اور
دیکھو نمبر ۹ مین میر کا شعر۔

آنکھ پسارنا۔ آنکھ پھیلانا۔ آنکھ کھولنا۔ جرات ؎ ہجر کی رات وہ کافر ہی کہ
جون چشم بلا۔ آہ تارا بھی ہر اک آنکھ پسارے نکلا۔ پسارنا اب متروک ہی۔

آنکھ پہچاننا۔ نظر پہچاننا۔ تیور سے سمجھنا کہ کیا مرضی ہی۔ تسلیم ؎ سوئے
رقیب بلکے جھوٹی قسم نہ کھا۔ پہچانتے ہین خوب محبت کی آنکھ ہم۔ مسرور ؎
چلتے ہین رات دن اشارون پر۔ آنکھ پہچانتے ہین یار کی ہم۔

آنکھ پھر جانا یا پھرنا۔ نمبر(۱) آنکھ کا گردش کرنا۔ سحر ؎ دفعتاً پھر گئی وہ
آنکھ جکی کیصورت۔ سرمے کا پنجۂ مژگان نے جو ڈورا کھینچا۔ برق ؎۔
دیکھتے ہی چبھ گئی مژگان نکیلی یار کی۔ آنکھ پھر سکتی نہین ہائے نگہ مین خار ہی۔

نمبر(۲) نظر کا ایک طرف سے دوسری طرف پھرنا۔ نواب مرزا شوق ؎۔
ہنسکے جس سمت آنکھ پھرتی تھی۔ جان عاشق پہ برق گرتی تھی۔ مومن ؎ پھر گئی
آنکھ مثل قبلہ نما۔ جسطرف اُس صنم نے پھیر اُٹھ۔

نمبر(۳) نگاہ چوکنا۔ فقرہ۔ ذرا میری آنکھ پھری کہ چیز اُڑا لیگئے۔ اسجگہہ مصدر اصلی
ہی کے ساتھ بولتے ہین۔

نمبر(۴) بےمروت ہو جانا۔ بیزار ہونا۔ آتش ؎ غرور عشق زیادہ غرور حسن سے
ہی۔ اُدھر تو آنکھ پھری دم ادہر روانہ ہوا۔ اسیر ؎ آنکھ اُسکی پھری مجھسے یہ
باور نہین آتا۔ کیا ضعف سے بیمار کو چکر نہین آتا۔ مومن ؎ آنکھ اُسکی پھر گئی تھی
دل اپنا بھی پھر گیا۔ یہ اور انقلاب ہوا انقلاب مین۔ بحر ؎ کچھ بگڑتے اُنہین
نہ دیر لگی۔ یار کی آنکھ پھر گئی پل مین۔

آنکھ[ع] (یا آنکھین) پھڑکنا۔ خود بخود پلک یا پپوٹے مین حرکت ہونا۔ جسکے زائل
کرنیکو پلک پر تنکا یا دھاگا رکھ لیتے ہین یہ رنج اور خوشی کا ایک شگون ہی کہتے ہین کہ
مرد کی دہنی اور عورت کی بائین آنکھ پھڑکے تو کوئی بچھڑا ہوا ملے اور مرد کی بائین
اور عورت کی دہنی آنکھ پھڑکے تو صدمہ پہنچے مگر تجربہ کرنے والون کا قول ہی کہ یہ
تخصیص مرد اور عورت کی دہنی بائین آنکھ کی ٹھیک نہین ہی بلکہ عورت ہو یا مرد باعتبار
اس شگون کے کسیکی دہنی آنکھ اچھی ہوتی ہی اور بائین بُری اور کسیکی بائین آنکھ اچھی
ہوتی ہی اور دہنی بُری۔ بحر ؎ الٰہی اپنی بغل مین مین دیکھون آج اُسے۔ یہ بائین
آنکھ پھڑکنی ہو نیک فال مجھے۔ نصیر ؎ آنکھ جب پھڑکے ہی بائین تب مجھے
کہتا ہی وہ۔ کچھ خوشی دکھلائیگا یہ اضطراب نرگسی۔ صبا ؎ تقدیر شکل ہجر کی تکتی
ہی وصل مین۔ رہ رہکے بائین آنکھ پھڑکتی ہی وصل مین۔ وزیر ؎ کیا غلط سمجھے وہ آئیگا پھڑکتی ہی

[ع] آنکھ پھڑکنا مین بعض فصحا پھڑکنا کو رائے خفیفہ سے تجویز کرتے ہین اور پھڑکنا جو تڑپنا کے معنی مین
ہی اُسمین کوئی رائے خفیفہ کا قائل نہین ہی۔

جو آنکھ - آنکھ مین خوف شبِ فرقت سے تھراتی ہی نیند - **مومن** ؎ چین ہم بلا نے نہو دے - چشم چپ کی پھڑک نہ سونے دے -

اور یہ شگون کچھ ہندوستان ہی کا اختراع نہین ہی بلکہ عرب مین بھی اسکا پتا ملتا ہی - ؎

وَاِن خَلَجَت عَینِی رَجَوتُ التَّلَاقِیَا	اِذَا طَنَّتِ الْاٰذَانُ قُلتُ ذَکَرتَنِی
اور اگر پھڑکتی ہی آنکھ میری تو امید کرتا ہون مین تجھسے ملاقات کی	جس وقت بھنبھناہٹ آتی ہی کانو مین کہتا ہون مین ذکر کیا تو نے میرا

اور فارسی مین بھی چشم پریدن اسی آنکھ پھڑکنے کے معنی مین ہی اور اس سے فال لینا بھی معلوم ہوتا ہی - **آقا شاپور** ؎ مے پرد چشم و دل میدود از سینہ برون آ ہمنشین خانہ بیار اے کہ غافل نرسد - اور بائین آنکھ کی تخصیص سے بھی شگون لینا اس شعر **علی قلی خان والہ داغستانی** سے معلوم ہوتا ہی ؎ مے پرد چشم چپم پیکے ز ایران میرسد - نامہ شاید بمن از پیش سلطان میرسد - (سلطان سے یہان سلطان خدیجہ سلطان بیگم مراد ہی) اور آنکھ کی پھڑک دور کرنے کو تنکا رکھ لینے کا رواج بھی صائب کے اس شعر سے پیدا ہی - ؎ چنین کہ مے پرد از حرص خاکیان راچشم - عجب اگر پر کاہے بکہکشان ماند -

محققین اِسکو امراض باردہ پیدا ہونے کی علامت جانتے ہین اور اطبا اسکی عِلّت ریاح کی حرکت قرار دیتے ہین اور یہی ٹھیک ہی -

آنکھ پھڑکے بائین بیر ملے یا سائین آنکھ پھڑکے دہنی مان ملے یا بھنی - مثل - مشہور ہی کہ عورت کی بائین آنکھ اور مرد کی دہنی آنکھ پھڑکتی ہی تو کسی عزیز یا دوست سے ملاقات ہونے کا شگون لیا جاتا ہی -

آنکھ پھسلنا - چکنی چیز پر نظر نہ جمنا - **سحر** ؎ تمکو جی بھر کے نہین دیکھنے پاتے عاشق - آنکھ گالون پہ پھسلتی ہی نظر رانون پہ - **انشا** ؎ آنکھ پڑتے ہی پھسلجاوے تو کچھ دور نہین -

آنکھ پھوٹنا - نمبر(۱) بینائی جاتی رہنا - **آتش** ؎ پھوٹے وہ آنکھ جو دیکھے نگہِ بد سے اُسے - آئینے سے دلِ عارف کے مصفا ہی وہ رُخ - **جرات** ؎ اشک جوشان کے نہ طوفان سے چھوٹے وہ آنکھ - جو نہ حیران رُخ یار ہو پھوٹے وہ آنکھ - **وزیر** ؎ خاک مین ملجائے وہ چشمہ نہ جسمین آب ہو - پھوٹ جائے آنکھ اگر موقوف رونا ہو گیا -

نمبر(۲) اولاد کا ضائع ہوجانا - مثل - ایک آنکھ پھوٹتی ہی تو دوسری پر ہاتھ رکھتے ہین -

آنکھ پھوٹی پیر گئی - یعنی درد کا صدمہ اُٹھانے سے اندھا ہونا اچھا - یہ مثل وہان بولتے ہین جہان یہ کہنا منظور ہوتا ہی کہ بلا سے نقصان ہوا تو ہوا مگر جھگڑا تو مٹ گیا - **میر** ؎ اس ستانے سے ڈرے تو صاف جواب - آنکھ پھوٹی بلا سے پیر گئی -

آنکھ پھوٹے گی تو کیا بھون سے دیکھین گے - یہ مثل وہان بولتے ہین جہان یہ کہنا منظور ہوتا ہی کہ جو چیز جس بات کے لیئے موضوع ہی وہ کام اُسی سے نکلتا ہی -

آنکھ پھوڑ ٹڈا - بڑی بڑی موچھون کا تین چار اُنگل لنبا سبز رنگ کا ایک کیڑا جسکے پر سُرخ ہوتے ہین اور اُن پر زرد زرد بُندکیان - گاؤن والے اُسکو آنکھ پھڑوا بوٹ کہتے ہین - عوام کے خیال مین ہی کہ اگر اُڑ کر آنکھ پر گرے تو آنکھ پھوڑ دے - شاید آنکھ پھوڑ ٹڈا مشہور ہونے کا یہی سبب ہو - بعضون کا گمان ہی کہ یہ آکھ پھوڑ ٹڈا ہی اور آکھ یعنی مدار کے درخت پر بیشتر پایا جاتا ہی اور اُسیکے پتے کھاتا ہی -

آنکھ پھوڑنا - اندھا کرنا - **آتش** ؎ گھورتی ہی کمگو نرگس آنکھ پھوڑا چاہیئے گل بہت ہنستے ہین کان اِنکے مروڑا چاہیئے - **رند** ؎ راتدن واہی

مثال دیدہ بیدار آنکھ۔ پھوڑ ڈالے گا تو کیا ای انتظار یار آنکھ۔

آنکھ (یا آنکھین) پھیر لینا یا پھیرنا - نمبر (۱) بیمروتی کرنا۔ **اسیر** ؎ پھیریگا آنکھ یہ بھی طالب دیدار سے۔ آئینے کو اُسکی صحبت کا اثر ہو جائیگا۔ **بحر** ؎ - سُنکے مطلب صاف آنکھین پھیر لین۔ دیکھ لی ہمنے مروت آپکی۔ **میر** ؎ وہ آنکھین پھیرے ہی لیتا ہی دیکھیے کیا ہو۔ معاملت ہی ہمین دل کی بیمروت سے۔

نمبر (۲) خفا اور بیزار ہو جانا۔ **ظفر** ؎ وہ پھیرے خشم سے مُنھ یا غضب سے پھیرے آنکھ۔ نگہ نہ دل کبھی اُس شوخ عشوہ گر سے پھرے۔

نمبر (۳) ایک طرف سے دوسری طرف متوجہ ہونا۔ توجہ اُٹھا لینا۔ کنارہ کرنا۔ **ناسخ** ؎ پھیر لے آنکھین فترہ سے نیش عقرب کیطرف۔ کاکل پیچان کے بدلے مار پیچان دیکھیے۔ **آتش** ؎ غم نہ کھا رزق کا گو کور ہو گو لنگ ہو تو۔ پھیرتا خواجہ نہین بندۂ معذور سے آنکھ۔ **جرات** ؎ آنکھین طبیب پھیرے ہی نبض اپنی دیکھکر۔ یعنی مریض چشم بتان کا نہین علاج۔

نمبر (۴) آنکھ کو گردش دینا۔ **سحر** ؎ وہ آنکھین پھیرین نہ پھیرین نگاہ قاتل ہی۔ چھُری کی باڑھ نہین ہو جو سان پر موقوف۔ **ناصر** ؎ عین غصے مین جو آنکھین پھیرین اُس سفاک نے۔ گردش لیل و نہار آنکھو نمین اپنی پھر گئی۔

آنکھ پھیلا کر دیکھنا - غور سے چار طرف دیکھنا۔ اِسکے استعمال مین حسرت کے ساتھ تلاش کا پہلو بیشتر ہوا کرتا ہی **ناصر** ؎ آنکھ پھیلا کر جو دیکھا بعد مردن گور مین۔ غیر تنہائی رفیق بیکسی کوئی نہ تھا۔ فقرہ۔ تلوار کھینچتے ہی جو آنکھ پھیلا کے دیکھا ساتھ والونکا کہین پتا نہ تھا۔

آنکھ پیدا کرو - دیکھنے کی قابلیت پیدا کرو۔ شناخت اور پرکھ حاصل کرو۔ **اسیر** ؎ برگ نخل طور جلتے مین تو آتی ہی صدا۔ آنکھ کر پیدا اگر ہی حوصلہ دیدار کا۔

آنکھ تاڑ جانا - تیور سے عندیہ دریافت کر لینا۔ **آتش** ؎ بوسۂ لب مین اُن سے کیا مانگون۔ تاڑ جاتے ہین وہ طلب کی آنکھ۔

آنکھ (یا آنکھین) تر ہونا - آنسو بھر آنا۔ **جرات** ؎ تر ہوئی تھی مری ٹک آنکھ جو اُس محفل مین۔ سو غضب مجھ پہ تو اُس رونے کا طوفان بندھا۔ **ناسخ** ؎ ساقیا خشک ہی جو میری زبان۔ آنکھین رہتی ہین تر جدائی مین۔ **مومن** ؎ سوز دل سوز جگر لینے دے دم تو کب تلک۔ تر ہین آنکھین ہمیشہ اور لب اکثر خشک ہو۔

آنکھ (یا آنکھین) توتے کیطرح بدل لینا - بیمروتی کرتے دیر نہ لگنا۔ فقرہ۔ کیا توتے کیطرح آنکھ بدل لی ہی گویا کبھی آشنا ہی نہ تھے۔ **جانصاحب** ؎ بدل کے آنکھ توتے کیطرح ٹین ٹین لگا کرنے۔ اُڑے دنیا سے جلدی نام ایسے بیمروت کا۔ **اسیر** ؎ خط بھیجنے لگا جو اُس آئینہ رو کو مین۔ توتے کیطرح آنکھ کبوتر بدل گیا۔

آنکھ (یا آنکھین) توتے کیطرح پھیر لینا - دیکھو اوپر کا محاورہ۔ **مصحفی** ؎ بدلی ہی آنکھ گلشن عالم کی عجب کیا۔ توتے کیطرح پھیرے ہر مرغ چمن آنکھ۔ اور رند نے پھیر لینا کی جگہ پھرانا بھی کہا ہی مگر اسکا ترک مستحسن ہی۔ ؎ چین ہی ابرو نہ ہو سے کے طلب کرنے پر۔ آنکھین توتے کیطرح مجھسے ستمگر نہ پھرا۔

آنکھ ٹیڑہی ٹیڑہی ہی - خفا خفا ہین۔ **رند** ؎ ہی خدا حافظ و ناصر ترا ای مرغ چمن۔ ٹیڑہی ٹیڑہی تری جانب سے ہی صیاد کی آنکھ۔ اور آنکھ ٹیڑہی ہی بلا تکرار بھی شعرا نے کہا ہی۔ **میر** ؎ ہمسے یہ انداز لو باشانہ کرنا کیا ضرور۔ آنکھ ٹیڑہی ہی خم ابرو طور کچھ بے طور ہی۔

آنکھ ٹیڑہی کرنا - برہم ہو کر دیکھنا۔ ترش رُو ہونا **ظفر** ؎ آنکھ کیون کرتا ہی

ٹیڑہی رکھ نظر سیدہی طرح۔ ہمسے ملتا ہی تو ملا ہی عشوہ گر سیدہی طرح۔ اور آنکھ ٹیڑہی رکہتے ہو بھی کلام مین آیا ہی۔ آتش ؎ ڈرہی مجکو ہی احول نہ کہین ہو جاؤ ٹیڑہی رکہتے ہو بہت عاشق رنجور سے آنکھ۔

آنکھ جا پڑی۔ یکایک نگاہ پڑ گئی۔ اتفاقیہ نظر پڑ گئی۔ ناسخ ؎ آگیا یاد آہ محبوب نمازی کا رکوع۔ آنکھ میری جا پڑی مسجد کی جو محراب پر۔ رند ؎ گل تھے انگارے نظر مین بے ترے سنبل دہوان۔ جا پڑی تھی اتفاقاً جانب گلزار آنکھ۔

آنکھ جا لڑی یا آنکھ جا کے لڑی۔ آنکھ سے آنکھ لڑ گئی یعنی عشق ہو گیا۔ میر ؎ نادیدنی دکھاوے کیونکر نہ عشق ہمکو۔ کس فتنۂ زمان سے آنکھ اپنی جا لڑی ہی۔ ناسخ ؎ خونبار جو زخمون کیطرح ہی یہ سزا ہی۔ اُس نرگس خونریز سے کیون جا کے لڑی آنکھ۔ رند ؎ دو دو پہر گرتا ہی جو تیغ سنگ سے آنکھین لڑی ہین جا کے اُسی خانہ جنگ سے۔

آنکھ جا ٹھہرنا۔ کسیطرف نظر کھینچنا۔ جرات ؎ سوئے نرگس جو آنکھ جاتی ہی۔ چشم کیفی وہ یاد آتی ہی۔

آنکھ جلنا۔ مغلوب ہونا۔ دب جانا۔ برق ؎ نگہ گرم یار دیکھی ہی۔ کب کسی سے یہ آنکھ جلتی ہی۔ آتش ؎ نہ دبی یار کی میرے پری دہو سے آنکھ۔ نہ جلی نار سے جھپکی نہ کبھی نور سے آنکھ۔ نصیر (مخمس) ؎ جھپکے ہی چشم کب مہ انور کی چشم سے۔ ہمچشم ہی یہ مہر منور کی چشم سے۔ جلتی ہی آنکھ اُسکی کب اختر کی چشم سے۔ حاسد کو تیرے حلقۂ جوہر کی چشم سے۔ تکتی ہی شکل نرگس بر انتظار تیغ۔

آنکھ جما کر دیکھنا۔ خوب غور سے دیکھنا۔ فقرہ۔ تصویر کا خاصہ ہی جتنا آنکھ جما کے دیکھو اور اُبھرتی آتی ہی۔

آنکھ (یا آنکھین) جوش کر آنا۔ دیکھو آنکھ آشوب کر آنا۔

آنکھ (یا آنکھین) جھپکا دینا۔ نمبر (۱) نگاہ کو خیرہ کر دینا۔ آتش ؎ تمہارے دیکھنے والونکی آنکھ جھپکا دے۔ یہ برق طور پہ بھی ہمکو احتمال نہین۔ قلق ؎ دم نظارۂ رخ رنگین۔ برق عارض نے آنکھین جھپکا دین۔

نمبر (۲) لڑکونکا ایک کھیل ہی آنکھ لڑانا جسمین آنکھ جھپکا دینے والا جیت جاتا ہی اس جیت کو آنکھ جھپکا دینا کہتے ہین (کھیل کی تفصیل آنکھ لڑانا مین دیکھو) اس جگہ جمع کے ساتھ نہین بولتے ہین۔

آنکھ جھپکا لینا۔ تھوڑا سا سو لینا۔ فقرہ۔ ذرا آنکھ جھپکا لون تو پھر اُٹھکر کام کرونگا۔

آنکھ جھپکنا۔ نمبر (۱) ذرا سا سو جانا۔ ناسخ ؎ آنکھ کیا راتون کو جھپکے ہجر کی برسات مین۔ شہپر پرواز ہین بادل ہمارے خواب کو۔ مومن ؎ شب فرقت مین خاک جھپکے آنکھ۔ یاد ہی چشم نیمخواب ہمین۔ شعرا نے جمع کے ساتھ بھی کہا ہی رند ؎ تا صبح شب ہجر جھپکتین نہین آنکھین کٹ جاتی ہین راتین در و دیوار کو تکتے۔ میر ؎ جھپکے ہین آنکھین اور جھکی آتی ہین بہت۔ نزدیک شاید آیا ہی ہنگام خواب اب۔ آتش ؎ رات انتظار یار مین جھپکین نہ نیند سے۔ آنکھونکو اپنی چیر کے ہمنے نمک بھرا۔

نمبر (۲) روشنی کی تاب آنا۔ فرط تابش سے نگاہ نہ ٹھہرنا۔ نسیم ؎ یہ حسن تھا کہ آنکھ ہماری جھپک گئی۔ پردہ پڑا جو یار نے پردہ اُٹھا دیا۔ آتش ؎ آنکھ بجلی کے چمکنے سے جھپک جاتی ہی۔ دیکھین ہم بھی تو ترے طالب دیدار کی شکل۔

نمبر(۳) چھپنا-دب جانا- مان جانا- بحر ؎ سامری کی بھی یہان آنکھ جھپکتے دیکھی- پتلیان سحر کے پتلے ہین فسونگر پلکین- مومن ؎ ہاے بخت خفتہ کی یون جھپکے آنکھ- دشمنون کے طالع بیدار سے- قلق ؎ رُخ روشن سے چارجب کی آنکھ جھپکی آئینہ حلب کی آنکھ-

نمبر(۴) آنکھ لڑانا ایک کھیل ہی جسکی ہار آنکھ جھپکنے پر ہی- رند ؎ باندہتے ہو ٹکٹکی توچند بوسے بھی بدو- شرط ہارے گا جھپک جائیگی جسکی یار آنکھ-

آنکھ (یا آنکھین) جھُکانا- نمبر(۱) آنکھ نیچی کرنا- فقرہ- کیا تقوے لے تھا کہ راہ مین بھی اس خیال سے آنکھ جھُکاے چلتے تھے کہ کسی نامحرم پر نظر نہ پڑ جاے-

نمبر(۲) کسی دیدہ ریزی کے کام مین مصروف ہونے کی جگہ- کسی چیز کو شوق سے نظر جھکا کے دیکھنے کی جگہ- فقرہ- یہ لڑکی جب سینے پرونے پر آنکھ جھکاتی ہی تو پہرون نظر نہین اُٹھاتی- (عو)

نمبر(۳) شرم ولحاظ کے محل پر- بحر ؎ ہم ہین خاموش ادہر آنکھ جھکاے وہ اُدہر- یار سے سابقہ پہلا ہی ملاقات نئی-

آنکھ (یا آنکھین) جھُکنا- لازم- نمبر(۱) رند ؎ کیا عجب ہی جو جھکی رہتی ہی تیری یار آنکھ- بیشتر کم کھولتے ہین مردم بیمار آنکھ- نسیم ؎ دیکھا جو اُسکو آنکھ جھُکی کچھ نہ کہہ سکا- واعظ کا بھی قدم نہ جما لو پھسل گیا-

نمبر(۲) فقرہ- قصّے کہانی کی کتاب پر جہان اُنکی آنکھ جھکی پھر کب اُٹھتی ہی- میر حسن ؎ وہ چھاتی پہ الماس کی دھکدھکی- رہے آنکھ سورج کی جسپر جھُکی-

نمبر(۳) ؎ جھکی ہوئی ہی گلستان مین آنکھ نرگس کی- ظفر وہ کون ہی جس سے

اسے حجاب آیا- صبا ؎ چشم حسرت سے جو دیکھینگے ہم- آنکھ جھک جائیگی شرمائیے گا-

آنکھ (یا آنکھین) چھپنا- شرمانا- آنکھ سامنے نہونا- قلق ؎ شرم ہمصحبتون سے آتی ہی- خودبخود آنکھ چھپی جاتی ہی- بیخود ؎ پردہ کیا انکی جفاؤن کا کہین فاش ہوا- آج چھپی ہوی ہین اوستم ایجاد آنکھین-

آنکھع؎ **(یا آنکھین) چار کرنا**- نظر سے نظر ملانا- ڈھٹائی سے دیکھنا- نواب مرزا شوق ؎ جھوٹ کہتا ہی اور مکرتا ہی- اور پھر آنکھ چار کرتا ہی-

آنکھع؎ **(یا آنکھین) چار نکرنا**- نمبر(۱) آنکھ سے آنکھ نہ ملانا- نظر مقابل نکرنا صبا ؎ ہی کسے چشم اسیدای یار تو بیدید ہی- کرنہ چار آنکھین رُلا کر آٹھ آٹھ آنسو مجھے-

نمبر(۲) شرمانا- نادم ہونا- رند ؎ بام پر آکر لڑاتے ہین سر بازار آنکھ- روزنِ در سے کبھی کرتے نہ تھے جو چار آنکھ- برق ؎ اہلِ دل سائل سے چار آنکھین کبھی کرتے نہین- سر جھکا دیتا ہی شیشہ میکشی مین جام پر- قلق ؎ دیر تک بس جھکی رہین آنکھین- دو گھڑی تک نہ چار کین آنکھین-

آنکھ (یا آنکھین) چار ہونا- نظر سے نظر ملنا- ملاقات ہونا- سامنا ہونا- رشک ؎ اُس سے چار آنکھ جو ہوتے ہی مین کل بیٹھ گیا- نگہ یار تھی یا تیر اجل بیٹھ گیا- آتش ؎ کیسی ہی آزردگی ہو آئنے کیطرح سے- چار آنکھین ہوتے ہی اُس بت سے منجاتا ہو نہین- گلزار نسیم ؎ دونون مین ہوئین جو چار آنکھین- دولت کی کُھلین ہزار آنکھین-

ع؎ یہ محاورہ نفی اور اثبات دونون کے ساتھ اسوجہ سے قائم کیا کہ اگرچہ معناً نفی اور اثبات کے واسطے درحقیقت کوئی فرق نہین ہی مگر نفی مین شرم اور اثبات مین ڈھٹائی اور بیباکی سے اُردو زبان مین تعبیر کیجاتی ہی-

آنکھ (یا آنکھین) چُراکر دیکھنا - کنکھیون سے دیکھنا - اسطرح دیکھنا کہ دوسرا نہ دیکھے رند؎ سب کرتے ہین جسقدر مجھے ہوتی ہی ندامت - یون آنکھ چراکر مجھے دیکھا نہ کرو تم - جرات؎ ایدہر تڑپ تڑپکر دیتا ہون جان مین اور - اودہر وہ دیکھتا ہی آنکھین چُرا چُراکر -

اور اسیطرح آنکھ چُراکر چلے جانا آنکھ چُراکر اُٹھ جانا وغیرہ بھی بولتے ہین -
سالک؎ مین ایکبار آنکھ چُراکر جو پی گیا - لایا نہ زخم دہونیکو پھر چارہ گر شراب
داغ؎ بزم سے آنکھ چُراکر جو چلا مین تو کہا - ٹھہر او چور بلا و سان کہان جاتا ہی

آنکھ (یا آنکھین) چُرانا - نمبر(۱) نگاہ بچانا - بحر؎ وہ بچگیا جو آنکھ چُراکر نکلگیا - جو پڑ گیا نگاہ پر اُسکی نشانہ ہی - ناسخ؎ چُراکر آنکھ ہمسے بھی نہ کیون عالم گریزان ہو - ہمارا جسم عریان کم نہین شمشیر عریان سے -

نمبر(۲) دریغ اور کنارہ کرنا - مُنھ چھپانا - نسیم؎ مرنے بھی نہ دیگی مجھے محرومی تقدیر - کیچھ آنکھ چُراتا ہی وہ قاتل کئی دن سے - ناسخ؎ دل چُراکر مجھسے تم آنکھین چُراتے ہو تو کیا - چور بنکر آؤن گا گھر مین تمہارے رات کو - اسیر؎ نزع کا عالم ہی اب تو دیکھ جاؤ اک نظر - پتلیان پتھرا چکین آنکھین چُرانا کیا ضرور -

نمبر(۳) جھینپنا - جھجکنا - کنیانا - قلق؎ جا بجا سے بدن چھپائے ہوئے - آنکھ شہزادے سے چُرائے ہوئے - داغ؎ سامنے میرے جو چُراتے ہو آنکھ آئنہ کیا آج نیا ہوگیا - رشک؎ بھول گئے تیرے پکڑتے ہین کان - نرگس آنکھین اگر چُراتی ہی - جرات؎ ذرا آنکھین ملا یا کیجیے محفل مین ہمسے بھی - تمہین چوری پکڑ لیگا کوئی آنکھین چُرانے سے -

آنکھ (یا آنکھین) چھپانا - آنکھ سامنے نکرنا مُنھ چھپانا - غافل؎ سرمہ لگا کے یار چھپاتا ہی مجھسے آنکھ - کشتہ ہون اس بہانۂ دنبالہ دار کا - میر؎ اسقدر آنکھین چھپاتا ہی تو ای مغرور کیا - ٹک نظر ایدہر نہین کہ اس سے ہی منظور کیا -
اسکی جگہ آنکھ چُرانا زیادہ مستعمل ہی -

آنکھ دباکر دیکھنا - اسطرح دیکھنا کہ کچھ آنکھ بند اور کچھ کھلی رہے - نواب مرزا شوق؎ دیکھا نہ کرو میری طرف آنکھ دباکر - ناقص ہوا چہرہ جو ہوئی چھوٹی بڑی آنکھ -

آنکھ دَبنا - مغلوب ہونا - شرمندۂ احسان ہونا - ؎ سورج سے کبھی نہ آنکھ دبی جسکی مصحفی - ذرّہ ہون مین وہ خاک درِ بو تراب کا - آتش؎ لالہ رو عشق مین تیرے یہی اپنی ہی دعا - داغ دلکی نہ دبے مرہم کافور سے آنکھ -

آنکھ (یا آنکھین) دِکھانا - نمبر(۱) تشخیص مرض و علاج کی غرض سے معالج کو آنکھ دکھانا -

نمبر(۲) ڈرانے اور غصہ کرنے کی جگہ - جرات؎ نہ سمجھو دیدۂ نرگس پہ کوئی قطرۂ شبنم - کسیکے آنکھ دکھلانے سے یہ آنسو نکل آئے - وزیر؎ یاد عارض مین سوا ہی جان کا دشمن چراغ - آنکھ دکھلاتا ہی شب بھر صورتِ رہزن چراغ - آتش؎ آنکھین دکھاؤ تم تو شیاطین بھاگ جائین - تیر شہاب ہی نگہ خشمگین نہین - نسیم؎ آنکھین دکھلاتے ہین مثل پاسبان منکر نکیر - گنج مدفن بھی مجھے قسمت سے زندان ہوگیا -

نمبر(۳) لگاوٹ کے انداز اور دل لبھانے کے محل پر - غافل؎ جانکر چشم سیہ کا تری شیدا ہمکو - آنکھ دکھلانے لگی نرگس شہلا ہمکو - آتش؎ آنکھین عاشق کو نہ تو ای گل رعنا دکھلا - پتلیون کا کسی نادان کو تماشا دکھلا -

نمبر(۴) رکھائی اور بیمروتی کی جگہ - جرات (رباعی)؎ پہلے کرتے تھے

دلربائی کیا کیا۔ دکھلاتے تھے ربط آشنائی کیا کیا۔ جب لیچکے دلکو تم تو دکھلائی وہ آنکھ۔ جس آنکھ نے کیفیت سجھائی کیا کیا۔

نمبر (۵[ع]) دھمکانے اور چشم نمائی کرنے کے محل پر۔ **قلق** ؒ تمہین آنکھونکو آنکھ دکھلادو۔ دل بیتاب کو بھی دھمکا دو۔ **آتش** ؒ ڈالتا ہی عاشقون پر آپکے رغبت کی آنکھ۔ آنکھ دکھلادو تم اپنے روزن دیوار کو۔ **ذوق** ؒ باز آیا دیکھنے سے نہ آتش رخون کے دل۔ سو بار آبلے اسے آنکھین دکھا چکے۔

آنکھ (یا آنکھین) دُکھنا۔ آنکھ مین درد یا کھٹک ہونا۔ **اسیر** ؒ جو تم محفل سے جاتے گھیرتے امراض محفل کو۔ قدح کی آنکھ دُکھتی شیشے کو درد گلو ہوتا۔

آنکھ (یا آنکھین) دُکھنے آنا۔ آنکھ آشوب کر آنا۔ **داغ** ؒ اشک خون دیکھکے آنکھین نہ نکال اے ظالم۔ دُکھنے آئی ہی ترے طالب دیدار کی آنکھ۔ **تسلیم** ؒ درد و آلام سے فرصت نہ گھڑی بھر پائی۔ دل جب اچھا ہوا آنکھین مری دُکھنے آئین۔ **معروف** ؒ روتے روتے مری اب آنکھین بھی دُکھنے آئین۔ اُسکی گل نرگس بیمار کو یہ یاد کیا۔

آنکھ (یا آنکھین) دَوڑانا۔ چارطرف تلاش کی نظر سے دیکھنا۔ گھبرا کر ادہر اُدہر دیکھنا۔ **داغ** ؒ ہر طرف مجمع اغیار ہی دیکھا ہمنے۔ آنکھین دوڑائین تری بزم مین کیا کیا ہمنے۔ فقرہ۔ کچہری مین چارطرف آنکھ دوڑائی مگر کوئی جان پہچان نہ ملا کہ ضامن ہو جاتا۔

آنکھ دوڑنا۔ نمبر (۱) تیزی سے نظر جانا۔ **ظفر** ؒ ہماری آنکھ دوڑی جسطرح اُس بحر خوبی پر۔ جہاز ایسا کہان پانی کے اوپر تیز چلتا ہی۔

نمبر (۲) مزاج مین انتہا کی خِسّت اور لالچ ہونا۔ **میر** ؒ ڈر چشم شور چرخ سے گل پھول یکطرف۔ آنکھ اس دنی کی دوڑے ہی اک برگ کاہ پر۔ **ولہ** ؒ خاک پر بھی دوڑتی ہی چشم مہر و ماہ چرخ۔ کس دنی الطبع کے گھر جاکے مین مہمان ہوا۔ فقرہ۔ بڑا ہی لالچی ہی ذرا ذرا سی چیز پر آنکھ دوڑتی ہی۔ مگر اس جگہ نگاہ اور نظر دوڑنا زبانون پر زیادہ ہی۔

آنکھ دُہوی دہلای ہی۔ جملہ۔ دیدون مین صفائی ہی۔ آنکھونمین ذرا حیا نہین ہی۔ مروت چھو نہین گئی ہی۔ **سحر** ؒ آہو ختن کے سب ترے دیدے سے ڈرتے ہین۔ دُہوی دہلای آنکھ ہی ای یار صاف صاف۔ اور اُس شخص کی نسبت بھی بولتے ہین جو کوئی بُرا کام کرے اور پھر ڈہٹائی سے آنکھ ملاکے صاف انکار کرے۔

آنکھ دینا۔ نمبر (۱) آنکھ عطا کرنا۔ بصارت بخشنا۔ **آتش** ؒ گوش افسانے سُننے تو تجھسے خوش رو یار کے۔ آنکھ دے اللہ تو قابل ترے دیدار کے۔ **رند** ؒ گل شگل گوش ہی تری گفتار کے لیے۔ نرگس کو آنکھ دی ترے دیدار کے لیے۔ اس نمبر مین جمع کے ساتھ بھی استعمال ہی۔ **منتظر** ؒ چاہیے نظارۂ بت کم سِن کیواسطے۔ آنکھین خدا نے دی ہین اسی دن کیواسطے۔

نمبر (۲) اشارہ کرنا۔ **منیر** ؒ خُلق نے آنکھ دی تبسم کو۔ خوش مزاجی کی آگئی باری۔

نمبر (۳) شہ دینا۔ اُبھار دینا۔ **مسرور** ؒ تھین یون ہی قتل عالم پر آنکھین تُلی ہوی۔ دی آنکھ اور سرمۂ دنبالہ دار نے۔

[ع]۵ نمبر ۲ اور نمبر ۵ مین اسقدر فرق ہی کہ نمبر ۲ مین پورا خوف دلانا ہی اور نمبر ۵ مین خفیف سی تنبیہ۔

نمبر(۴) شناخت اور امتیاز عطا کرنا- **قلق** ؎ دی ہی اللہ نے جن شوخ نگاہوں کو آنکھ- تاڑ لیتے ہین وہ لاکھون مین نگاہ عاشق-

نمبر(۵) بصیرت بخشنا- فقرہ- خدا نے آنکھ اسی واسطے دی ہی کہ انسان نیک و بد مین تمیز کرے- اس نمبر مین جمع کے ساتھ بھی مستعمل ہی- **کیف** ؎ وہ یہ کہتے ہین خدا نے جنہین آنکھین دی ہین- سرمۂ طور سے بہتر ہی غبار عارض-

آنکھ ڈالنا- نمبر(۱) دیکھنا- **اسیر** ؎ اُس رُخ پہ آنکھ بے ادبی سے جو ڈالدے- فانوس جلکے شمع کو گھر سے نکالدے- **وزیر** ؎ ترے سرمے کے دنبالے پہ جسنے آنکھ ڈالی ہی- تو پھر شاخ غزالان مین بھی شاخ اُسنے نکالی ہی- **بحر** ؎ کیونکر نہ آنکھ ڈالیے رخسار صاف پر- آئینہ دیکھنے کے لیے آفریدہ ہی-

نمبر(۲) عاشق ہونا التفات اور شوق کی نظر سے دیکھنا- **داغ** ؎ الفت کی ہم بلا مین پھنسے دیکھ بھال کے- دلکو غضب مین ڈالدیا آنکھ ڈال کے- **اسیر** ؎ اتنا اُس شوخ چشم قاتل پر- آنکھ ڈالی ہی دیکھیے کیا ہو- **رند** ؎ حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا- سب سے بیگانہ ہی ای دوست شناسا تیرا- **نسیم** ؎ نہ ڈالی آنکھ مین نے اسقدر تیرا تصور تھا- فرشتہ موت کا سو طرح سے بنکر حسین آیا- **وزیر** ؎ ہر سینے آنکھ جب ڈالی گلوے صاف پر- ہنسکے فرمایا گلے کا ہار آنکھین ہو گئین- **بحر** ؎ ہمارے حق مین یہی ہی بہتر نہ آنکھ ڈالین کسی حسین پر- کہین نہ ابرو اُٹھا کے خنجر نگاہ برچھی نہ مار بیٹھے-

نمبر(۳) تاک مین ہونا- کسی چیز پر دانت لگانا- **رند** ؎ تیغ مین جوہر نہ او قاتل سمجھنا اسکو تو- ڈالتی ہی باقی ماندون پر تری تلوار آنکھ-

نمبر(۴) بدنیتی سے دیکھنا- **جانصاحب** ؎ بیٹے کی باپ سے بنے خانم بگڑ نہ جاے- ڈالے ہوے ہی آنکھ موا بد شعار باپ-

نمبر(۵) ندیدے پن سے دیکھنا- نظر لگانا- **ظفر** ؎ ماہ کی تجکو نہ لگجاے نظر ڈرتا ہی جی- ڈالتا ہی تجھپہ مثل مردم نادیدہ آنکھ-

آنکھ رکھنا- نمبر(۱) آسرا رکھنا- **رند** ؎ دوست دشمن کا نہین پابند تیرا فیض عام رکھتے ہین تیرے کرم پر کافر و دیندار آنکھ-

نمبر(۲) شناخت اور پرکھ ہونا- بصیرت ہونا- ؎ جو لوگ کہ رکھتے ہین اسیر آنکھ سخن مین- رکھتے ہین وہ سر پر مرے دیوان کو ادب سے-

جمع کے ساتھ بھی کہا ہی مگر بہت کم- **رند** ؎ صورت آباد سے جاتے ہین طلبگار وصال- حق یہ ہی رکھتے نہین کافر و دیندار آنکھین-

آنکھ (یا آنکھین) سامنے کرنا- نمبر(۱) نظر ملانا- ڈہٹائی سے آنکھ مقابل کرنا- **آتش** ؎ کیا کرین سامنے وہ عاشق رنجور سے آنکھ- فعل مختار ملاتے نہین مجبور سے آنکھ- فقرہ- اپنی خطا کا اقرار کیے جاتا ہی اور پھر آنکھ سامنے کرتا ہی- **رنگین** ؎ مجھسے تھا اقرار سے کا گئے گھر غیر کے- پھر تم آنکھین سامنے کرتے ہو شرماتے نہین-

نمبر(۲) متوجہ ہونا- التفات کرنا- فقرہ- وہ آنکھ سامنے کرین تو مین درد دل کہون- **ناصر** ؎ ای ہمنشین دکھاؤن اُسے داغہاے دل- آنکھین جو سامنے وہ بت تندخو کرے-

آنکھ (یا آنکھین) سامنے نہونا- دیکھنے کی تاب نلانا- **میر** ؎- آنکھ کچھ اپنی ہی اُسکے سامنے ہوتی نہین- جن نے وہ خونخوار سج دیکھی ذہل کر رہگیا- **ناصر** ؎ کیا تاب لاے آئنہ اُسکے جمال کی- خورشید کی بھی آنکھ نہو جسکے سامنے-

نمبر(۲) نادم ہونا۔ حیا آنا۔ **آتش** ؎ سامنے ہوتی نہین اُس شمع رو کے اپنی آنکھ۔ ای صبا محفل سے پروانے کی خاکستر اُٹھا۔ **سحر** ؎ سیر چمن نہ دیکھنے دیگی تمہاری شرم۔ آنکھین ہونگی نرگس شہلا کے سامنے۔ **میر** ؎ آنکھ اُسکی نہین آئینے کے سامنے ہوتی۔ حیرت زدہ ہون یار کی مین شرم و حیا کا۔

آنکھ (یا آنکھون) سے آنسو ٹپکنا۔ رونا۔ رقت ہونا۔ **مسرور** ؎۔ اُسکی نظر پڑی جو مرے حال زار پر۔ بے اختیار آنکھ سے آنسو ٹپک پڑے۔ **ظفر** ؎ ہین یہان رنج کے آثار خوشی کے باعث۔ اشک آنکھون سے ٹپکتے ہین ہنسی کے باعث۔

یہان آنکھون کا لفظ داخل زبان ہی اصل وہی آنسو ٹپکنا ہی اور یہی حال آنکھ سے آنسو آنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا وغیرہ کا ہی۔ **میر** ؎ کیا روؤن اشک آتے ہین آنکھون سے سیل سیل۔ پل مارنے مین پیش نظر ایک جھیل ہی۔ **غالب** ؏ نہ نکلا آنکھ سے تیری اک آنسو اس جراحت پر۔ **شعور** ؎ دیکھین جو مرا حال تو احباب کا کیا ذکر۔ اغیار کی آنکھون سے بھی آنسو نکل آئین۔ **سودا** ؎ آنکھ سے آنسو چلے بے اختیار۔ جیسے برسے ہی کوئی ابر بہار۔ **ناسخ** ؎ رہتے ہین عشق ذقن مین اشک آنکھون سے روان۔ دیکھنا پھوٹی ہی سوت آکر کہان اس چاہ کی۔ **ولہ** ؎ بہاتا ہون آنسو جو آنکھون سے پیہم۔ دلا داغ الفت کی یہ شست و شو ہی۔ **سودا** ؎ سمندر کر دیا نام اسکا ناحق سب نے کہہ کہہ کر۔ ہوے تھے جمع کچھ آنسو مری آنکھون سے بہہ کر۔ **ولہ** ؎ غمسے ہوئی ہی کار روائی یہ دل کی بند۔ چلتے ہوئے اب اشک ہی آنکھون سے تھم رہے۔ **داغ** ؎ آنکھون سے برستے ہین دُر اشک تمنا۔ سینہ ہی مرا مخزن آلام جدائی۔ **ذوق** ؎ خط کو ہم لکھنے جو بیٹھے آنکھ سے اُمڈے یہ اشک۔ بہہ گیا خط لکھتے لکھتے مشفق من آب مین۔ **مصحفی** ؎ بھری مجلس مین گر پڑتے ہین میری آنکھ سے آنسو۔ چھلکنا یاد آتا ہی کبھی مجکو جو ساغر کا۔

آنکھ سے آنسو نہ نکلا۔ بیدردی۔ سنگدلی اور ضبط و تحمل کیجگہ کہتے ہین۔ فقرہ۔ دشمن تک ڈاڑہین مار مار کے روئے اور اُس کٹر کی آنکھ سے آنسو نہ نکلا۔ فقرہ۔ کیسے کیسے صدمے اُٹھائے مگر اللہ رے ضبط کہ آنکھ سے آنسو نہ نکلا۔ اور یون بھی بولتے ہین کہ آنکھ سے ایک آنسو نہ نکلا۔

آنکھ سے آنکھ (یا آنکھون سے آنکھین) لڑنا۔ نمبر(۱) نگاہین چار ہونا۔ **برق** ؎ آنکھ سے آنکھ تصور مین لڑی رہتی ہی۔ نرگس خلد کے کرتے ہین نظارے مشتاق۔ **سحر** ؎ کبھی جو یار کی آنکھون سے لڑ گئین آنکھین۔ مژہ کے تیر کلیجے کو توڑ کر گزرے۔

نمبر(۲) عاشق ہونا۔ نواب مرزا **شوق** ؎ جب آنکھ سے اُس ترک ستمگر کی لڑی آنکھ۔ نرگس پہ پڑی آنکھ نہ آہو پہ پڑی آنکھ۔

آنکھ سے آنکھ ملانا۔ نمبر(۱) یہان ملانا سامنے کرنا کے معنی مین ہی۔ **داغ** ؎ ملا کر آنکھ سے آنکھ آج گریان کر دیا کسنے۔ کہ اپنی آنکھ نم کی قطرۂ شبنم سے نرگس نے۔

نمبر(۲) ہمسری اور برابری کرنیکی جگہ۔ **آتش** ؎ یار کی آنکھ سے تو آنکھ ملائی تونے۔ گردش چشم بھی ای نرگس شہلا دکھلا۔

نمبر(۳) التفات کیجگہ۔ فقرہ۔ اب تو وہ آنکھ سے آنکھ نہین ملاتے۔ اسجگہ فصحا فقط آنکھ نہین ملاتے زیادہ بولتے ہین۔

نمبر(۴) ڈھٹائی کے محل پر۔ فقرہ۔ وہ اپنی خطا پر نادم تو نہین ہوتا اُلٹے آنکھ سے آنکھ ملاتا ہی۔

نمبر(۵) آنکھ کا آنکھ سے مقابلہ کرنا۔ (کہ دونون برابر ہین یا کچھ فرق ہی) **شعور** ؎ بال بھر حضرت یوسف سے نہین فرق اُنمین۔ آنکھ سے آنکھ تو پلکون سے ملا لو پلکین۔

آنکھ سے آنکھ (یا آنکھون سے آنکھین) ملنا۔ نظر سے نظر ملنا۔ چار آنکھین ہونا۔ **داغ** ؎ غش آجاتا ہی اُسکی آنکھ سے جب آنکھ ملتی ہی۔ نگہبان اور پیدا کیجیے اپنے نگہبان کا۔ **ناسخ** ؎ اُسکی آنکھین کیا ملین عاشق کی آنکھون سے بہلا۔ جتنے آہو ہین اُنہین ہر ایک سے رم چاہیے۔

آنکھ سے آنکھ نہ جھپکنا۔ آنکھ لڑانا ایک کھیل ہی اُسمین مغلوب نہونا۔

آنکھ (یا آنکھون) سے اُتر جانا۔ بے قدر اور سُبک ہونا۔ جی سے اُتر جانا۔ فقرہ۔ یہ موتی دیکھکے وہ موتی آنکھ سے اُتر گئے۔ فقرہ۔ اُنکی تصویر دیکھکے سارا مرقع آنکھون سے اُتر گیا۔

آنکھ (یا آنکھون) سے اوجھل (یا اُوٹ) ہونا۔ نظر کے سامنے نہونا۔ **مصحفی** ؎ جسکی صورت آنکھ سے اوجھل کبھی ہوتی نہ تھی۔ اب سیکا تشنۂ دیدار مین رہنے لگا۔ **بحر** ؎ اوجھل آنکھون سے وہ یوسف نہو حسرت ہی یہی موت بھی آئے تو دیا ے زلیخا ہو کر۔ فقرہ۔ یہی جی چاہتا ہی کہ تم کسیوقت آنکھون سے اُوٹ نہو۔

آنکھ سے بچکر نکلنا۔ چھپکر نکلنا۔ ؎ جلنے کا ہی جو خوف نکلتی ہی برق بھی۔ بچکر اسیر سوختہ قسمت کی آنکھ سے۔

آنکھ (یا آنکھون) سے کبھی دیکھی ہی۔ جملہ۔ یعنی تم اُس چیز کو کیا جانو تمھین کبھی میسر بھی آئی ہی۔

آنکھ (یا آنکھون) سے ٹپ ٹپ آنسو گرنا۔ برابر آنسو نکلنا۔ یون رونا کہ آنسو پر آنسو گرین۔ **داغ** ؎ قطرہ افشان ابر نیسان کب مری تربت پہ ہی۔ ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہین آسمان کی آنکھ سے۔ **قلق** ؎ ہوگیا سارا اُسکا خشک لہو۔ گر پڑے ٹپ ٹپ آنکھ سے آنسو۔ ٹپکنا اور چلنا کے ساتھ بھی کہتے ہین۔ فقرہ۔ سبق پڑہتا جاتا ہی اور آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو بہتے چلے جاتے ہین

آنکھ (یا آنکھون) سے ٹپکنا۔ تیور اور نظرون سے کسی بات کا ظاہر ہونا ؎ مت فریب سادگی کھا ان سیہ چشمون کا میر۔ انکی آنکھون سے ٹپکتی ہی بڑی عیارگی۔ **بحر** ؎ ساغر چھلک رہا ہی جوانی کے جوش کا۔ مستی ٹپک رہی ہی شرارت کی آنکھ سے۔ **مومن** ؎ آنکھون سے حیا ٹپکے ہی انداز تو دیکھو۔ ہی بوالہوسون پر بھی ستم ناز تو دیکھو۔

آنکھ (یا آنکھون) سے جدا ہونا۔ نمبر(۱) نظر سے غائب ہونا۔ آنکھ کے سامنے نہونا۔ **جرات** ؎ آنکھون سے جدا کب ہی حقیقت مین لیکن۔ اُسکو تو تصور کی حقیقت نہین معلوم۔ **ناسخ** ؎ ہی جدا جب سے کہ وہ لخت جگر آنکھون سے۔ بہر تسکین ہین یہان لخت جگر آنکھون مین۔

نمبر(۲) آنکھون سے الگ ہونا۔ **برق** ؎ کون سے وقت غم ہجر سے گریان نہوا۔ کبھی آنکھون سے جدا گوشۂ دامان نہوا۔ **خلیل** ؎ کور ہو جاؤنگا جاؤ نہ مرے پاس سے تم۔ آنکھ کے تل نہین آنکھون سے جدا ہوتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھون) سے چوب جھاڑنا۔ جب چوٹ آجانے سے آنکھ سرخ ہو جاتی ہی تو اُسکی دفع کیواسطے عورتین یہ ٹوٹکا کرتی ہین کہ بائین ہاتھ کی چھنگلیا مین سوئی چبھوکر اُسکا لہو آنکھون پر ٹپکتی ہین۔ **جان صاحب** ؎ پھر کاہی لو سوی سے اُنگلی کو کچوکے۔ جب چوب گئی آنکھ سے دوبار جھڑی چوٹ۔

آنکھ (یا آنکھون) سے خُون ٹپکنا- نمبر (۱) غصے مین بھرا ہونا - تسلیم ؎ تہِ خنجر مآلِ سخت جانی دیکھیئے کیا ہو- ابھی سے خون اُس قاتل کی آنکھون سے ٹپکتا ہی-

نمبر (۲) ایشیائی شاعر بطور مبالغہ کثرتِ گریہ کی جگہ کہتے ہین کہ روتے روتے آنکھ مین آنسو نہین رہے- اور اب دل جگر خون ہو ہو کے آنکھون سے ٹپکتے ہین- ؎ آنکھون سے جاے اشک ٹپکنے لگا لہو- آتش جگر کو دلکی مصیبت نے خون کیا- **غالب** ؎ رگون مین دوڑنے پھرنے کے ہم نہین قائل جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہی- **نصیر** ؎ کیا ہوا گر چشمِ تر سے خون ٹپک کر رہگیا- بادۂ گلگون کا ساغر تھا چھلک کر رہگیا-

اور اس محل پر ٹپکنا کی جگہ روان اور جاری ہونا- بہنا- گرنا- آنا- اور خون کا دریا جاری ہونا اور اسکی مثل مختلف صورتون سے شعرا کہتے ہین- **مومن** ؎ پھر آنکھون سے خونِ دل بہے ہی- پھر سینہ بھی گرم سا بہے ہی- **آتش** ؎- لو لگی ہی تیغ قاتل سے شہادت کا ہی شوق- خون ہی زخمون کی طرح آنکھون سے جاری اندنون- **وزیر** ؎ دم بھی نکلا ساتھ جب آنکھون سے جاری خون ہوا- شہوار روح کو خونِ روان گلگون ہوا- **درد** ؎ کون سی شب ہی کہ مثل شمع جب کھلتی ہی آنکھ- جاے اشک آنکھون سے اپنی خون گرا کرتا نہین- **ہوس** ؎ آنکھون سے لہو آنے لگا اشک کی جاگھ- نیرنگی الفت نے عجب رنگ نکالا- **قلق** ؎ خون دل آنکھون سے بہانے لگی- فرشِ غم پر پچھاڑین کھانے لگی- **سودا** ؎ دریا مری آنکھون سے یہ بہتا ہی لہو کا- مژگان سے مری پنجۂ مرجان ہی برابر-

آنکھ (یا آنکھون) سے دور ہونا- دیکھو آنکھون سے جدا ہونا **مومن** ؎ دور آنکھ سے اِک ذرا نہوتا- بھولے سے کبھی جدا نہوتا-

آنکھ سیدہی ہونا- مہربانی کی نظر ہونا- **بحر** ؎ پیسکر سرمہ کیا جب اُن نگاہون نے مجھے- آنکھ سیدہی ہو گئی بگڑے ہوے تیور بنے- **ناسخ** ؎ وہ گئے دن جو ہمیشہ مجھسے سیدہی آنکھ تھی- جب نہ تب مین اب تو پاتا ہون نگاہِ یار کج-

آنکھ سے دیکھ کے کام کرنا- دیکھ بھال کے کام کرنا- فقرہ- آنکھ سے دیکھکر چلو کہین ٹھوکر نہ لگجائے- فقرہ- صاحبزادے ذرا آنکھ سے دیکھ کے پڑہو یہی لکھا ہی؟

آنکھ (یا آنکھون) سے دیکھنا- بچشمِ خود دیکھنا- سُنی سنائی کی ضد- **شعور** ؎ کانون سے سنتے ہو تو نہین تمکو اعتبار- دیکھو حقیقت آکے مصیبت کی آنکھ سے- **رند** ؎ چشم بد دور آج دیکھا آنکھ سے- شہرہ سنتے تھے جمال یار کا- **نسیم** ؎ آنکھون سے دیکھ لو ستم روزگار کو- کچھ پوچھنا ضرور نہین ماجراے گل-

فائدہ- کبھی آنکھ سے یا آنکھون سے حسن کلام کے لیے زائد بھی آتا ہی- اور مقصود محض دیکھنا ہوتا ہی- **ناسخ** ؎ دیکھتے تھے کل جنہین آنکھون سے ہم اے غافلو- آج اُنکا اپنے کانون کے لیے افسانہ ہی- ؎ جس شی کو دیکھو آنکھ سے خواب و خیال جان- بیداری اے وزیر یہان عین خواب ہی-

آنکھ (یا آنکھون) سے رُومال نہ سَرکنا- روتے رہنا- فقرہ- اُنکے رونے کو کیا پوچھتے ہو کسیوقت آنکھون سے رومال نہین سرکتا- اور آنکھون سے رومال نہ ہٹنا اور آنکھون پر رومال رہنا اور آستین نہ سرکنا

بھی انہین معنی مین مستعمل ہی۔

آنکھ سے لہو ٹپکنا - تمثیلاً لہو کے آنسوؤن سے رونا - **شعور ؎** لہو کی بوتیان دیدے ہوسئے ہین فیط گریہ سے - محبت رنگ لائی آنکھ سے یہی ٹپکتی ہی۔

آنکھ سے سلام لینا - آنکھ کے اشارے سے سلام قبول کرنا - اور زبان سے جواب سلام نہ دینا - یہ محاورہ اکثر متکبر اور مغرور لوگون کی شان مین طعن کے طور پر بولتے ہین کہ وہ ایسے مغرور ہین کہ سلام کے جواب مین زبان نہین ہلائی جاتی ہاتھ نہین اُٹھاتے فقط اشارہ کر دیتے ہین آنکھ سے سلام لیتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھون) سے طوفان بپا ہونا - بہت رونا - (مبالغۂ شاعرانہ ہی) **وزیر ؎** آنکھون سے طوفان بپا ہوگیا - دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہوگیا - اور بپا ہونیکی جگہ اُٹھنا بھی انہین معنو مین شعرا کہتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھون) سے کبھی دیکھی نہین ہی - یہ جملہ اکثر [illegible] اُسوقت کہتے ہین کہ وہ کسی چیز کو دیکھکر بیتابی سے اُسکے کھانے یا لینے کی خواہش کرتے ہین - مطلب یہ ہوتا ہی کہ بارہا کھا پی چکے ہو اور پھر اسطرح گرے پڑتے ہو کہ گویا آنکھون سے کبھی دیکھی نہین ہی۔

آنکھ (یا آنکھون) سے لہو آنا - بہت رونے کی جگہ مبالغے سے کہا جاتا ہی - **وزیر ؎** ہمیشہ گریہ و زاری رہی کہ خونباری - جہانتک تھم گئے تو آنکھ سے لہو آیا۔

آنکھ سے نہ دیکھون - کسی چیز سے نفرت ظاہر کرنے کی جگہ بولتے ہین - **گلزار نسیم ؎** یا رب ہی اب مین چاہتا ہون - یہ چشمہ بجز آنکھ سے نہ دیکھون - **برق ؎** دیکھون نہ آنکھ سے کبھی پھولون کے ہار کو - گلہائے خلد خلد سے لاؤن نثار کو۔

آنکھ (یا آنکھین) شرما جانا - شرم سے نگاہ روبرو نہ ہونا - **میر ؎** ہوی سامنے یون تو ایک ایک کے - ہمین سے وہ کچھ آنکھ شرما گئی - **جرات** (واسوخت مین) ؎ آنکھ ورنہ تری ہر ایک سے شرماتی تھی - کس کی یہ بات تجھے بات نہ کرآتی تھی - **غافل ؎** اُسنے گر او نظر سے نہین دیکھا تجکو آنکھ آئینے سے پھر کیون تری شرماتی ہی۔

آنکھ (یا آنکھین) قدح کرانا - آنکھ کھلوانا۔

آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا - بیوقوف مالدار - **مسرور ؎** اک بوسے پر جان و ایمان دے آئے ہین ہم اُنکو - آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا ایسا ملیگا کم اُنکو - فقرہ - کوی آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا تمھے پڑھ گیا ہی جبھی آپ چھکے پنجے اُڑاتے ہین۔

آنکھ کا پانی بہ جانا - بے غیرت ہوجانا - فقرہ - لڑکی کچھ تو اپنے [illegible] کا لحاظ کر تیری آنکھ کا تو پانی بہ گیا - اور بے مروت ہوجانیکے محل پر بھی کہا **بحر ؎** مرے جبیر نہ چار آنسو بہائے اُسنے مردے پر - ہوا ثابت کہ پانی ڈھلگیا چشم مروت کا - اسکا استعمال مصدر اصلی یعنی بہنا کے ساتھ نہین ہی۔

آنکھ کا پانی ڈھلجانا - بے شرم - بیحیا ہوجانا - **شعور ؎** ڈھلگیا آنکھ کا نرگس کی کچھ ایسا پانی - ہوگیا کوفت سے شبنم کا کلیجا پانی - اور آنکھ کی جگہ دیدہ بھی آتا ہی - **جانصاحب ؎** لڑکی دیدے کا ڈھلگیا پانی - حرکتین کرتی ہی نہایت شوخ۔

آنکھ کا پانی مرجانا - شرم و لحاظ نہ رہنا - **مسرور ؎** مجکو دیکھا تو بولے

؎ اصل مین یہ سب محاورے عورتون کے ہین۔

تو نہ ہوا- مرگیا تیری آنکھ کا پانی-

آنکھ کا پردہ - نمبر (۱) آنکھ کی جھلی- **کیفی** ؎ خون دل اشک روان لخت جگر حسرت دید - ایک اس آنکھ کے پردے مین چھپا ئین کیا کیا-

رشک ؎ روز بد مین غیر ظلمت سوجھتا ہی کچھ نہین- آنکھ کا ہر پردہ گویا پردۂ شب ہو گیا-

نمبر (۲) لحاظ- (جو مستورات کو نامحرم سے ہوتا ہی) **ہندی** (آغا حجو صاحب) ؎ اُس سے ہمچشم ہوتی ہی نرگس- آنکھ کا پردہ چاہیئے تجکو-

آنکھ کا پردہ اُٹھا دینا- شرم سے قطع نظر کرنا- لحاظ توڑ دینا- **مسرور** ؎ اپنے کا پاس ہی نہ پرائے کا کچھ لحاظ- تمنے تو بالکل آنکھ کا پردہ اُٹھا دیا

آنکھ کا پردہ اُٹھ جانا- حجاب نہ رہنا- **ناصر** ؎ گھورتی ہی گلون کو کوای نرگس- آنکھ کا پردہ اُٹھ گیا کیسا- **شعور** ؎ نقاب اُسنے اُٹھا دی وصل مین اصرار سے میرے - مگر یہ آنکھ کا پردہ جو اُٹھ جائے تو مین جانون

آنکھ کا پردہ جاتا رہنا- دیکھو آنکھ کا پردہ اُٹھ جانا- **مصحفی** ؎ سامنا اُس سے ہوا تو بھی نگاہین نہ ملین- اُٹھ گئے پردے مگر آنکھ کا پردا نہ گیا-

آنکھ (یا آنکھون) کا تارا- نمبر (۱) اسکا اطلاق ہی آنکھ کے سیاہ حصے اور اُس تل پر جو آنکھ کے سیاہ حصے مین ہوتا ہی مگر زیادہ مراد اُسی تل سے لیجاتی ہی- **بحر** ؎ فی الحقیقت دانہ کنجد چراغ افروز ہی- آنکھ کا تارا ہوئی خال صنم کی روشنی- **ولہ** ؎ ماہرویون کا میسّر ہی نظارا اندنون- چودھوین کا چاند ہی آنکھونکا تارا اندنون-

نمبر (۲) بہت پیارا- بہت عزیز- اولاد- محبوب- **داغ** ؎ ہم سیہ رو ہین سوا مردمک چشم سے بھی- پر جو دیکھے تو کہے آنکھ کا تارا ہمکو- **صبا** ؎ - ہوئی تھی جس سے چکا چوند چشم موسےٰ کو- ہماری آنکھ کا تارا وہ آفتاب رہا **اسیر** ؎ کیا مصفّا ہین ترے چہرۂ پُر نور کے تل- ماہ و خورشید کی بھی آنکھون کے یہ تارے ہین- **جان صاحب** ؎ ستارا جان کو پیارا جو ہو وہ مجکو پیارا ہی- بس ای مہر النسا ملکہ مری آنکھونکا تارا ہی-

آنکھ (یا آنکھون) کا تارا سمجھنا- بہت پیارا سمجھنا- **قلق** ؎ نگہ مہر سے دیکھو جو کبھی تم مجکو- آنکھ کا تارا سمجھنے لگین مردم مجکو-

آنکھ کا (یا آنکھون کے) تل سفید ہونا- پتلیان پتھرا جانا- **صبا** ؎ رنگ لایا ہی انتظار اُنکا- آنکھ کا تل سفید زیرہ ہی-

آنکھ کا جالا- ایک مرض ہی کہ دیدے پر جھلّی آجاتی ہی جسکے سبب سے بینائی مین نقصان آجاتا ہی اور آجانا- ہونا- کاٹنا- کٹنا- پڑنا- کے ساتھ مستعمل ہی **ناسخ** ؎ میکشی مین روتے روتے مین ہوا بے یار کور- نشے کے ڈورون کی جا آنکھونمین جالا ہو گیا- **رشک** ؎ کیا تجھے دیکھے فلک جالا ہی چشم ماہ مین- دیدۂ خورشید کو فرصت نہین آشوب سے- **برق** ؎ جالی کی کرتی اُسکی ہی یوسف کا پیرہن- کٹ کر ہماری آنکھ سے جالا نکلگیا- **میر** ؎ - ہین بعینہ ویسے جون پردہ کرے ہی عندلیب- روتے روتے بلکہ میری آنکھونمین جالے پڑے-

آنکھ (یا آنکھون) کا جھڑی لگانا- آنسوؤنکا تار نہ ٹوٹنا- اور جھڑی لگانا کی جگہ ساون کی جھڑی لگانا- اشکون اور آنسوؤنکی جھڑی لگانا بھی شعرا کہتے ہین **ناسخ** ؎ برسات پہ موقوف اگر بادہ کشی ہی- کہیئے تو لگا دے ابھی ساون کی جھڑی آنکھ-

آنکھ (یا آنکھون) کا حجاب - شرم وحیا - **آتش** ؎ جا کی ہی تونے منزل دلمین توای صنم - آنکھون کا بھی حجاب یہ ہمسے نہ اب ہے -

آنکھ کا ڈھلکا - ایک مرض ہی جسمین آنکھ سے پانی جاری رہتا ہی - **کیف** ؎ ڈھلتی نہین می ساقیِ گلفام نہین ہی - موقوت ہو کسطرح مری آنکھ کا ڈہلکا

آنکھ کا غُبار - ایک کیفیت ہی کہ جس سے نظر مین دھندلاپن آجاتا ہی - صاف نہین معلوم ہوتا - **آتش** ؎ سرمہ نہ سمجھے جو کہ تری گرد راہ کو - آشوب ہو اُس آنکھ کے اندر غبار ہو -

آنکھ (یا آنکھون) کا کاجَل چُرانا - انتہا کی چالاکی اور عیاری کرنا - شاطر چور کی نسبت مبالغہ ہی جو آنکھون کے سامنے رکھی ہوی چیز چُرا لیجائے اور نگہبان کو خبر نہو - **ظفر** ؎ یہ طفل اشک ہین وہ بال باندھے چور فرگان پہ کہ آنکھ مین سے کاجل دیکھ تو پیہم چُراتے ہین - **بحر** ؎ یار کی درزدنگہ پر دستبرد ختم ہی - آنکھ کا کاجل چُرا لیجائے ایسا چور ہی - اور آنکھ (یا آنکھون) سے کاجل چُرانا بھی ہی - **بحر** ؎ درزدی جو کوی سیکھے اُس آفت کی آنکھ سے کاجل چُرائے مہر قیامت کی آنکھ سے - **میر** ؎ جنس دل مفت ہی سینے مین عجب کیا ہی جو لی - غمزے وہ دزد ہین آنکھون سے چُرالین کاجل -

آنکھ کا لحاظ - وہ فطرتی حجاب اور حیا جو باعصمت عورت کو مرد سے ہوتی ہی اگرچہ مَحرم ہی کیون نہو - جیسے کہتے ہین کہ بہو بیٹیون کو اپنے باپ بھائی سے بھی آنکھ کا لحاظ چاہیئے - فقرہ - بیٹا تمسے چھپنے کا کون موقع ہی فقط آنکھ کا لحاظ ہی (عو) **قلق** ؎ کیا وصف چشم یار کرون اُسکے سامنے - نرگس سے ہی مجھے فقط اک آنکھ کا لحاظ -

آنکھ (یا آنکھون) کا لہو کی بوٹی ہونا - روتے روتے یا آشوب یا غصے کی حالت مین آنکھونکا نہایت سُرخ ہونا - **میر نواب موزون** ؎ خون رونیکی ہمنے ایسی خو کی - آنکھین ہوئین بوٹیان لہو کی -

آنکھ (یا آنکھون) کا ناسُور ہو جانا - برابر آنسو جاری رہنا - **خلیل** ؎ اشکباری کے سبب ناسور آنکھین ہو گیئن - غار پڑ جاتے ہین جس جا پر گزار آب ہو

آنکھ کان سے دُرُست ہی - جس حیوان مین گھوڑے وغیرہ کی مثل ظاہرا کوئی عیب نہو اُسے کہتے ہین کہ آنکھ کان سے درست ہی -

آنکھ کَڑِی پڑنا - غصے سے دیکھنا - **ناسخ** ؎ سودا جو تری زلف پہ ایجان ہی مجکو - ہر حلقۂ زنجیر کی پڑتی ہی کڑی آنکھ - **وزیر** ؎ زلف کیطرح سے زنجیر ہوئی جاتی ہی نرم - پڑتی ہی جوشِ جنون مین یہ کڑی میری آنکھ -

آنکھ کَڑِی ڈالنا - غصے سے دیکھنا - **رند** ؎ عکس ہی تیرا جو ہی تیرے مقابل دیر سے - ڈالتا ہی کیون کڑی آئینے پر ہر بار آنکھ -

آنکھ ہونا یا رہنا - (کسی چیز پر) کسی طرف دہیان لگا ہونا - **رند** ؎ سر تہ خنجر تھا آنکھین تھین رُخِ جلاد پر - محو تھے اللہ اکبر کیا دم تکبیر ہم - **میر** ؎ گرد جب اُٹھتی ہی اک حسرت سے رہجاتے ہین دیکھ - وحشیان دشت کی آنکھ اُس شکار افگن پہ ہی -

اور آنکھ یا آنکھین کسیطرف ہونا یا رہنا بھی اسی جگہ کہتے ہین - **ناسخ** ؎ - جنبش لب کیطرف اغیار کی رہتی ہی آنکھ - کان مین اُسکے کرون کیونکر مین باتین راز کی - **آتش** ؎ گردون سے چاہتے ہین یہی ہم گناہگار - مُنہ سوے قبلہ آنکھین ہون جلاد کیطرف -

آنکھ (یا آنکھین) کھَٹکنا - آنکھونمین آشوب سے یا کسی چیز کے پڑجانے سے چبھن اور درد ہونا - **ناصر** ؎ خدا دشمن سے دشمن کو بھی دکھلائے نہ یہ صدمہ

کھٹکتی ہی جب اپنی آنکھ دلبر تیر ٹرتے ہین -

آنکھ کُھلنا - نمبر (۱) جاگنا - مصحفی ؎ شب قصد تھا کہ پھینکون مین اُس بام پر کمند - کمبخت میری آنکھ نہ تیسرے پہر کُھلی - ظفر ؎ وصل کی شب بھی رہا دہڑکا جور روز ہجر کا - دمبدم آنکھ اپنی ای رشک قمر کُھلجا ئیگی - جرات ؎ شب خواب مین جو اُسکے دہن سے دہن لگا - کُھلتے ہی آنکھ کانپنے سارا بدن لگا -

نمبر (۲) حقیقتِ حال ظاہر ہوجانا - بصیرت پیدا ہونا - ؎ ای درد جسکی آنکھ کھلی اس جہان مین - شبنم کیطرح جان کو اپنی وہ رو گیا - بحر ؎ - خوابِ غفلت ہی تماشا ہے جہان کچھ بھی نہین - کھلگئی آنکھ تو فرماؤ گے ہان کچھ بھی نہین - ظفر ؎ غفلت سے آنکھ تیری جسدم کھلیگی غافل - جتنے ہین یہ تماشے دنیا کے خواب ہونگے -

نمبر (۳) ظش پیدا ہونا - دنیا کی ہوا لگنا - ؎ مانند حباب آنکھ تو ای درد کُھلی تھی - کھینچا نہ پر اس بحر مین عرصہ کوئی دم کا - اسیر ؎ کم شرر سے نہین مری ہستی - جب کُھلی آنکھ مین تمام ہوا -

نمبر (۴) بعض حیوانات کے بچّون کی آنکھین کُھلنا - (روز پیدائش سے کئی دن کے بعد آنکھین کُھلتی ہین) آتش ؎ آشیانہ نہ قفس مین نہ چمن یاد آیا - آنکھ کُھلنے بھی نہ پائی تھی کہ صیاد آیا -

نمبر (۵) ہوش آجانا - غشی اور بیخودی کی کیفیت دور ہوجانا - صبا ؎ - کُھلجاے اپنی آنکھ معطر دماغ ہو - غش مین جو وہ پری ہمین آکر سنگھاے زلف - قلق ؎ ہوگئی دور بیخودی اُسکی - یک بیک آنکھ کھلگئی اُسکی -

نمبر (۶) سن تمیز کو پہنچنا - عاقل بالغ ہونا - فقرہ - ابھی تو بچہ ہی جب آنکھ کھلیگی تو خود گھر کا کام سنبھال لیگا -

آنکھ (یا آنکھین) کھولکر دیکھنا - نمبر (۱) ہوش مین آکر دیکھنا - قلق ؎ کھولکر آنکھ دیکھتا کیا ہی - نہ وہ تختہ ہی نے وہ دریا ہی -

نمبر (۲) پیدا ہوتے ہی دیکھنا - آتش ؎ پیدا ہوا ہون عشق رُخ یار کے لیے - دیکھا ہی آنکھ کھولکے دیدار آفتاب - ظفر ؎ نرگس نے آنکھ کھولکے دیکھا چمن تو کیا - دو دن ہوا ہیان کی یہ بیمار کھا گئی -

نمبر (۳) غور سے دیکھنا - دھیان کرکے دیکھنا - مصحفی ؎ دیکھے جو آنکھ کھولکے غافل تو جان لے - ہستی تری برنگ شرر ہی بھی اور نہین - سوز ؎ ای غنچہ آنکھ کھولکے ٹک تو چمن کو دیکھ - جمعیتِ دلی یہ تری پھول ہنس چلے - ظفر ؎ پردۂ غفلت اپنے اُٹھا کر مردمِ بینا آنکھون سے - کھولکے آنکھین دیکھتے ہین کچھ اور تماشا آنکھون سے -

آنکھ کھولنا - (حقیقی معنی کی مثال) ناسخ ؎ تو ہی ایسا چاند کا ٹکڑا کہ تیری دید کو - آنکھ اپنی دنکو بھی ہر ایک اختر کھولدے -

نمبر (۲) جاگنا - بحر ؎ کھولی نہ آنکھ طالع خفتہ نے ایکدن - نالون نے ساری عمر جگایا تو کیا ہوا - آتش ؎ خواب مین مجکو خیالِ نرگسِ مستانہ تھا - آنکھ کھولی تو لبالب عمر کا پیمانہ تھا -

نمبر (۳) غش یا بیماری سے افاقہ ہونا - سوز ؎ ای میرے دل تو کیون پڑا ہی نڈھال - آنکھ تو کھول چونک میرے لال - قلق ؎ عین غفلت مین کھولدین آنکھین - یار کو ڈھونڈنے لگین آنکھین -

نمبر (۴) ظش پیدا ہونا - دنیا کی ہوا لگنا - ؎ نرگس کی روش آنکھ ظفر ہمنے جو کھولی - اُس گل کے سوا گلشن ہستی مین نہ سوجھا -

نمبر (۵) ہوشیار اور خبردار ہونا - برق ؎ پاؤن دارِ امتحان مین رکھ سنبھلکر

آنکھ کھول - سر کے بھبل گرتے ہوئے دیکھا ہی سر انداز کو - نسیم ؎ کہانتک کروٹین بدلا کریگا خواب ستی مین - ذرا کھول آنکھ او غافل کہ دم بھر مین سویرا ہی -
نمبر (۶) ہوش سنبھالنا - سن شعور کو پہنچنا - فقرہ - ہمنے تو جب سے آنکھ کھولی رنج و غم کے سوا کچھ نہ دیکھا -
ڈاکٹر یا کحال آنکھ کے مرض کا علاج کرتے ہین اُسکو بھی آنکھ کھولنا کہتے ہین -

آنکھ (یا آنکھون) کے اشارے پر چلنا - نہایت مطیع ہونا - اشارے کی تعمیل حکم کرنا - فقرہ - عجب سعادتمند لڑکا ہی کہ مان باپ کی آنکھ کے اشارے پر چلتا ہی -

آنکھ کی بدی بھون کے آگے یا آنکھ کی بُرائی بھون سے - عزیز دوست کی بُرائی عزیز دوست کے سامنے - بیخود ؎ یہ مثل وہ ہی بدی آنکھ کی بھون کے آگے - مجھسے کرتی ہین شکایت تری ای یار آنکھین - خلیل ؎ آسمان سے یار کا شکوہ کبھی ای دل نہ کر - آنکھ کا بھون سے گلہ ایسی خطا اچھی نہین -

آنکھ کی پتلی بنانا - نہایت عزیز رکھنا - غافل ؎ وہ بت ہی تو کہ آنکھ کی پتلی بنایئے - آنکھون کے ڈورے ہون ترے زنار کے لیے -

آنکھ کی ٹھنڈک - عزیز دوست یا کوئی پیارا جسکو دیکھکر آنکھین ٹھنڈی ہون جی کو چین آجائے - مسرور ؎ آنکھین جلتی ہین تب فرقت سے - آ وہی آنکھ کی ٹھنڈک آجا -

آنکھ کی حیا - دیکھو آنکھ کا لحاظ - نسیم ؎ آج حیا آنکھ کی کچھ اور ہی - جیا بننے والا کوئی پیدا کیا - صبا ؎ پھر کہان آنکھ یہ تیور یہ چتون یہ ہی حجاب دید کے قابل ہی آنکھونکی حیا دو چار دن -

آنکھ (یا آنکھون) کی سِیل[ع] - نمبر (۱) آنکھ کی تری - ظفر ؎ غمسے ہوئے ہین بال ہمارے سفید تجر - سر کو پھپوندی لگ گئی آنکھونکی سیل سے - سودا ؎ موج آتش ہی سیل آنکھونکی - شاید اس دلکا آبلہ پھوٹا -
نمبر (۲) مروت - پاس محبت - فقرہ - آدمی کیا اُنسے امید رکھے نہ اُنکی آنکھون سیل ہی نہ طبیعت مین میل -

آنکھ کی کیچڑ - وہ کثافت جو آنکھ کے گوشونمین جمع ہوجاتی ہی -

آنکھ (یا آنکھون) کی گردش - آنکھونکی جلت پھرت - نگاہون کا چار طرف پھرنا - ظفر ؎ آنکھ کی گردش سے کیا چرخ برین چکر مین ہی - بھونکی بھی بھونچال سے ساری زمین چکر مین ہی - برق ؎ آنکھونکی گردشون سے یہ جوہر عیان ہوئے - تیغ نگاہ یار بھی چڑھتی ہی سان پر -

آنکھ کی مُرَوَّت - مُنہ دیکھی مروت - داغ ؎ بھری محفل مین غیرون سے اشارے یون مرے آگے - مروت آنکھ کی ای بے مروت ایسی ہوتی ہی - فقرہ - پیام سے مطلب نکلے گا تم خود ہی سامنے جاؤ شاید آنکھ کی مروت کچھ کام دیجائے -

آنکھ (یا آنکھین) گاڑنا یا گڑونا - نظر جمانا - اور اسیکا لازم آنکھ یا آنکھین گڑنا - نظر جمنا - میر ؎ رخسار اُسکے ہائے رے جب دیکھتے ہین ہم - آتا ہی جی مین آنکھون کو اُنمین گڑو دیئے - ناسخ ؎ بسلا ہی کیا پارے نگہ سارے بدن پر - ہی کیا ہی صفائی کہ کہین جا نہ گڑی آنکھ -
مولف کے نزدیک متعدی کی صورت مین آنکھ جمانا اور لازم کی صورت مین آنکھ جمنا زیادہ فصیح ہی - مگر صحت و جواز مین کوئی تامل نہین ہی -

ع - نیل کے وزن پر -

آنکھ (یا آنکھین) گلابی ہونا - بیشتر جاگنے کے خمار اور نشے کی حالت مین اور کبھی آشوب یا کسی صدمے سے آنکھون مین ہلکی ہلکی سرخی پیدا ہو جانے کے وقت کہتے ہین - داغ ؎ مردم دیدہ تک شرابی ہو - آنکھ پیدا ہو تو گلابی ہو - شعور ؎ مین نہ مانو نگا کہین رات کو تم جاگے ہو - صاف دیتی ہین گواہی یہ گلابی آنکھین ؎

آنکھ لجانا - شرمانا جھینپنا - ناصر ؎ وصل کی شب بوسہ لینے کا جو ہم کرتے ہین قصد - آنکھ اُس گل کی لجاتی ہی لجالو کیطرح - جان صاحب ؎ گل ٹہلا کر باغ سے کیا کوئی آئی ای نسیم - کیون لجائی آنکھ اس نرگس کی کیون محجوب ہی -

آنکھ لجائی دہی پر آئی - یہ مثل وہان بولتے ہین جب کہین سے نسبت آنیکے وقت لڑکی کے وارث اور عزیز لڑکے کے عزیزون کے سامنے شرم سے سر جھکا لیتے ہین جس سے رضامندی ظاہر ہوتی ہی -

آنکھ (یا آنکھین) لڑانا - نمبر (۱) آنکھین ملانا - چار آنکھین کرنا - آتش ؎ آنکھ آئینے سے تمنے جو لڑائی ہوتی - رات بھر میری طرح نیند نہ آئی ہوتی - بحر ؎ جان دو بھر ہی کسے کون لڑائے آنکھین - برچھیان اُسکی نگاہین ہین تو خنجر پلکین -

نمبر (۲) گھورنا - تاکنا - ٹکٹکی باندہکر دیکھنا - منیر ؎ جی بھر کے برق طور سے آنکھین لڑائین گے - لڑ بھڑ کے سرمہ لینگے تری خاک در سے ہم - مصحفی ؎ سب آسمان سے تارے آنکھین لگے لڑانے - نرگس کا جب گلے مین اُس مہ نے ہار ڈالا -

نمبر (۳) عاشق ہونا - فریفتہ ہونا - میر ؎ دل کو کھینچے ہی جیسٹک انجم - آنکھ ہمنے کہان لڑائی ہی - ؎ نہو تو بیٹھے بٹھائے خراب ای مومن - لڑا نہ اُس بت خانہ خراب سے آنکھین - ناسخ ؎ جسنے آنکھ آپ سے لڑائی ہی - اُس سے اک خلق سے لڑائی ہی - مصحفی ؎ آنکھین اک بت سے لڑا بیٹھے ہین ہم - اندنون پھر جی جلا بیٹھے ہین ہم - میر ؎ تمنے تو ادہر دیکھنے کی کھائی ہی سوگند - اب ہم بھی لڑا بیٹھتے ہین آنکھ کسی سے -

نمبر (۴) ایک کھیل ہی کہ دو لڑکے آپسمین شرط بدکر آنکھ سے آنکھ مقابل کرتے ہین جسکی آنکھ جھپک جاتی ہی وہ ہار جاتا ہی مصحفی ؎ جوانی مین چھٹے کیا اُس سے عادت شوخ چشمی کی - کہ بچپن مین بھی کھیلا کھیل تو آنکھین لڑانے کا

نمبر (۵) مقابلہ کرنا - ہمچشمی کرنا - رند ؎ دہان یار حاضر ہی اگر پستے کو دعوے ہو - لڑا لین آنکھین ہمچشمی اگر بادام کرتے ہین - نصیر ؎ آنکھین نہ لڑا اُس گل خوبی سے کہ تجھ مین - کیا شاخ ہی ای نرگس بیمار گلستان - آتش ؎ لڑانے آئے تھے آنکھین غزال چین و ختن - شکست آنکو تری چشم سرمہ سانے دی -

نمبر (۶) لگاوٹ سے دیکھنا - لبھانا - مصحفی ؎ اکدم مین بھلائے سب دکھ درد زمانے کے - سو جان سے مین صدقے اس آنکھ لڑانے کے - میر ؎ آنکھین لڑا لڑا کر کب تک لگا رکھینگے - اس پردے ہی مین خوبان ہمکو سلا رکھینگے - جرات ؎ آنکھین لڑا کے پہلے پھر منہ چھپا لیا ہی - کس کس ادا سے اُسنے دلکو لبھا لیا ہی - نصیر ؎ لڑای آنکھ دوپٹے کی اوٹ غیرون سے نگاہ کیجیو اُس مہ جبین کے پردے پر -

آنکھ (یا آنکھین) الڑنا - نمبر (۱) شیفتہ ہونا - ؎ کیا پردہ نشین ہی کوہی روتے ہو جو چھپکر - بتلاؤ تو یہ کس سے خلیل آنکھ لڑی ہی - ؎ اسطرح سے

یک لخت جو آنسو نہین تھمتے - معلوم ہوا درد کہین آنکھ لڑی ہی - مصحفی ؎
ہی یہ وہ درد کہ جس درد کا چارا ہی نہین - وان لڑی آنکھ جہان اپنا گزارا
ہی نہین -

نمبر (۲) آنکھین چار ہونا - مقابل ہونا - صبا ؎ آنکھ لڑتے ہی ہوسے
آپکے تیور میلے - دیکھیئے کرگئی کھونگٹ صف مژگان ہمسے - بحر ؎
آنکھ لڑتے ہی جگر پر گھاؤ کاری لگ گیا - سرمے کی تحریر مین دیکھی برش
ساطور کی -

نمبر (۳) شوق کی نظر سے دیکھنا - رغبت سے دیکھنا - (کسی چیز کو) مصحفی
؎ گو حسن پرستی کا انکار تو کرتا ہی - آئینے سے پر تیری کچھ آنکھ تو لڑتی ہی -
برق ؎ آگے وہ چاند سی تصویر کھڑی رہتی ہی - آنکھ تارون سے شب
غم مین لڑی رہتی ہی -

آنکھ لگا - آنکھ لگی - وہ مرد اور وہ عورت جنمین باہم ناجائز تعلق ہو
اور اُسکو کبھی آنکھ لگا مرد وا اور آنکھ لگی عورت بھی کہتے ہین - جانصاحب
؎ گو آنکھ لگا مردوا تھا چھوٹی کا دیور - کنبے مین مرے جاکے بڑا
نام کر آیا -

آنکھ لگانا - نمبر (۱) آشنائی کرنا - عاشق ہونا - ؎ چشمک یہ نہین یہ
نگاہین چاہ کی تیری مشعر ہین - تیر عبث نگہ سے ہی جسسے آنکھ کہین تو لگائی ہی -
جرات ؎ کیا لڑائی آنکھ تونے بھی کسی سے ای میان - شک کیون تیرے
گلے کا ہار ہی کہہ تو سہی -

نمبر (۲) سونا - داغ ؎ رات بھر ہجر مین جاگا ہون ای داور حشر -
حال دل کوئی گھڑی آنکھ لگا لون تو کہون -

نمبر (۳) کسی چیز سے آنکھ وصل رکھنا - نصیر ؎ نہین ہی شیفتہ در پردہ
تجھپہ غیر تو کیون - لگائی آنکھ ترے شہ نشین کے پردے پر -

نمبر (۴) تاک مین ہونا - انشا ؎ بنے دو بُرج سونیکے یہان ہین -
کسوٹی کے کلس اُنپر عیان ہین - غلط فہمی تھی کہنا یہ بڑی بات - عبث ضائع
ہوئی ناحق کو اوقات - یہ کہنا تھا کہ دو سونیکے تھکے - لگائے آنکھ جن پر
تھے اُچکے -

آنکھ لگنا - نمبر (۱) آشنائی ہونا - عشق و محبت ہونا - جانصاحب ؎
رنڈی کسی شراب سے تیری لگے گی آنکھ - تعبیر اُسکی جو خواب ہی دیکھا
شراب کا - نصیر ؎ تو برقع مینا مین ہی کیونکر نہ یہ تاکے - ای دختر رز تجھسے
تہ ساغر کی لگی آنکھ - رند ؎ فرقت کی رات آنکھ نہ دم بھر ذرا لگی - کیسی بُری
گھڑی تھی جو آنکھ ای خدا لگی -

نمبر (۲) سونا - نیند آجانا - نصیر ؎ دیکھا ہی ترے تکمۂ الماس کو شاید -
تا صبح نہین شام سے اختر کی لگی آنکھ - وزیر ؎ یاد مژگان تا ینام ہی آنکھ لگ
جاتی ہی - لوگ سچ کہتے ہین سولی پہ بھی نیند آتی ہی -

فائدہ - نمبر ۱ و نمبر ۲ کے معنونمین اساتذہ نے جمع کے ساتھ بھی کہا ہی مگر اب
متروک ہی - میر ؎ عشق مین جی کو صبر و تاب کہان - اُس سے آنکھین لگین
تو خواب کہان - سوز ؎ لگی بھی ہین کسو سے اب تلک آنکھین تری پیارے
تڑپنا لوٹنا راتون کی بیداری کو کیا جانے - جرات ؎ لو مبارک ہو تمہین آنکھین
تمہاری بھی لگین - تم بھی اب رونے لگے دو دو پہر اچھا ہوا - میر ؎
جان دی یارون نے تب آنکھین لگین - کن نے پایا آہ یان آرام بس -

نمبر (۳) کسی چیز سے آنکھ وصل ہونا - جرات ؎ ہائے وہ دن کہ جو سنکر پس دیوار

ہمین - شوخ سی آنکھ بس اک رہتی تھی روزن سے لگی -

نمبر(۴) انتظار کرنے اور راہ دیکھنے کیجگہ - **نکہت** ؎ وہ گھر کو سدہار اہی تو تا شام سحر سے - جون حلقۂ در آنکھ لگی رہتی ہی در سے -

نمبر(۵) آسرا ہونا - **مصحفی** ؎ ہی آس تو بس خدا ہی کی ہی - آنکھ اپنی اُسیطرف لگی ہی -

آنکھ للچای ہوی پڑنا - چاہت سے دیکھنا - **جرأت** ؎ ہی غضب اپنی طبیعت اُس پہ ہی آئی ہوئی - جس پہ پڑتی ہی ہر اک کی آنکھ للچائی ہوئی - **غافل** ؎ آنکھ للچائی ہوئی پڑتی ہی جسپر میری - عشق اُسپر مرا اظہار ہوا چاہتا ہی -

آنکھ مارنا - پلک جھپکانا - **مصحفی** ؎ انداز کچھ نرالے ہین اُنکے شکار کے آہو پہ پھیرتے ہین چُھری آنکھ مار کے -

اشارہ کرنا مختلف اغراض کے لیے مختلف حالتوںمین مثلاً نمبر(۱) طعن سے - **رند** ؎ جان قربان ان اشارون کے ہلال ابرو کو تو - صدقے اس چشمک زنی کے بے تکلف مار آنکھ - **نصیر** ؎ حلقہ بگوش ابرو جب ہو ہلال اُسکا - اختر نہ آنکھ مارے کیونکر نہ خال اُسکا -

نمبر(۲) کسی کام سے باز رکھنے کو - **قلق** ؎ بولی وہ آنکھ مار کر چپ رہ - کہنے دے اسکو پر نہ تو کچھ کہہ - فقرہ - وہ تو چلنے کو راضی تھے مگر رقیب ظالم نے آنکھ ماردی -

نمبر(۳) اشتعالک کیواسطے اُبھار دینے کی غرض سے - **میر** ؎ مت آنکھ ہین دیکھکے یون مار دیا کر - غمزے ہین بلا انکو نہ سنکار دیا کر -

نمبر(۴) متوجہ کرنے کو - **مصحفی** ؎ ترا تھا ڈر کہ نہ دیکھا اُسے بہت شبِ وصل ستارۂ سحری مجکو آنکھ مار رہا - مگر اس محل پر اب اسکا استعمال نہین ہی

آنکھ مچولا - لڑکونکا ایک کھیل ہی کہ ایک لڑکے کی آنکھین بند کرکے اور سب لڑکے چھپ جاتے ہین پھر وہ آنکھین کھولکے ڈھونڈتا پھرتا ہی جسے پاکر چھو لیتا ہی اُسکو آنکھ بند کرکے بیٹھنا پڑتا ہی - **رشک** ؎ چار آنکھ ہونا ہی اُسے مدِنظر ہی - کھیلونمین وہان آنکھ مچولا نظر آیا - **ولہ** ؎ کھیل اپنا ہی اگر موت کرے آنکھین بند - سچ ہی مسیح ای اہلِ نظر آنکھ مچولا ہی یہی - **ہلال** ؎ موت آنکھین مری کرتی ہی بند آپ نہ چھپئے - یہ کھیل نہین آنکھ مچولا نہ سمجھیے - **انشا** نے آنکھ مچول بھی کہا ہی - ؎ ہی تب مزہ کہ آنکھ مچول کے کھیل مین - ہمسن کئی ہون لڑکے پری اُس صنم کے ساتھ - دالان مین ہر ایک کو دوڑائے اور نجھے - چپکے سے یون کہے تو لپٹ رہو تھم کے ساتھ - پھر چور چور کہکے پکڑ لے جو میرا ہاتھ - دے مُنہ سے مُنہ ملا دہین لطف و کرم کے ساتھ - اور دلّی مین آنکھ مچولی[ع] کہتے ہین - **داغ** ؎ غیر کو گھر مین چھپایا مری آنکھین ڈھانکین - کھیل یہ آنکھ مچولی کا نرالا دیکھا

[ع] بچون کا ایک کھیل ہی جسمین ایک بچہ دای بنکر بیٹھ جاتا ہی اور وہ ایک لڑکے کی آنکھین بند کر لیتا ہی جب باقی سب لڑکے چھپ جاتے ہین تو یہ دائی اس بچے کی آنکھین کھول دیتی ہی اور یہ ہر ایک کو چھوتا پھرتا ہی جسکو یہ پکڑ لیتا ہی وہ چور بنجاتا ہی اور پھر اُسکی آنکھین بند کیجاتی ہین اگر سب بچے باری باری سے آکر دائی کو چھو لین اور چور کے ہاتھ کوی بچہ نہ آئے تو وہی چور رہتا ہی جب یہ چور پکڑنے کو جاتا ہی تو ہر ایک بچہ اپنے داؤن گھات سے آنا جاتا ہی اور دائی کو یہ کہکر چھوتا جاتا ہی کہ "دائی دائی تیرے ساتون بھائی" وہ اگر سات دفعہ ایک ہی بچہ چور بنا رہے اور کوی اُسکے ہاتھ نہ آئے تو اُسکی ٹانگ باندہی جاتی ہی اور وہ ایک گنڈل مین بُڑھیا بناکر اور ایک لکڑی ہاتھ مین دیکر بٹھایا جاتا ہی یہ بڑہیا پانی بھرنے جاتی ہی لڑکے اسکے گھر مین تھوک دیتے ہین یہ اُنکو لکڑی سے مارتی ہی وہ ہاتھ نہین آتے اگر اس حالت مین بھی اپنے گنڈل کے اندر یہ بڑہیا کسی کو چھو لے تو وہ چور بنجائے اور یہ اُس عذاب سے بچ جائے اسکے بعد پھر نئے سر سے کھیل شروع ہوتا ہی - اسے لڑکے لڑکیان کھیلتے ہین فارس مین بھی یہ کھیل اسیطرح کھیلا جاتا ہی صرف نام کا فرق ہی یہان آنکھ مچولی یا آنکھ مچول کہتے ہین وہان سرِ ملک وچشم بندک کہتے ہین (ارمغان)
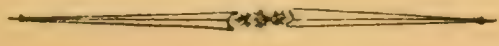
آنکھ (یا آنکھیں) ملانا۔ نمبر (۱) نظر ملانا۔ نگاہ سامنے کرنا۔ ڈہٹائی سے دیکھنا۔ **انشاءؔ** ٹک آنکھ ملاتے ہی کیا کام ہمارا۔ تس پر یہ غضب پوچھتے ہو نام ہمارا۔ **ظفرؔ** اُسکے کوچے مین کہان ایسی ٹھکانے کی جگہ۔ کہ جہان ہمکو ملے آنکھ ملانے کی جگہ۔ **جرأت قدیمؔ** بن بلائے گئے گھر غیر کے تم مین جو کہا۔ جو چلن آپکا جانان نہوا تھا سو ہوا۔ تو ڈہٹائی سے وہ کیا آنکھ ملا کہنے لگا۔ کیا اجارا ہی تِرا ہان نہوا تھا سو ہوا۔

نمبر (۲) مقابلہ کرنا۔ ہمچشمی کرنا۔ **قلقؔ** ساحری تاب کیا جو آنکھ ملائے چشم ہاروت جن سے آنکھ چرائے۔ **صباؔ** اے جنون اٹھ ہی تو زمین چل اب زندان سے۔ آنکھ دکھیں تو ملاتے ہین نگہبان کیونکر۔ **اسیرؔ** ہی رُعب سے زہرہ ملک الموت کا پانی۔ کیا آنکھ ملائے ترے جانباز سے کوئی۔

نمبر (۳) اشارے کرنا۔ رمز اور کنائے کرنا۔ **جرأتؔ** دیکھنا ہمکو تو پھیر آنکھ ملانا سب سے۔ دھڑکے کیونکر نہ مرا ایسے اشارات سے دل۔ اب اس محل پر استعمال نہین ہی۔

نمبر (۴) متوجہ ہونا۔ مخاطب ہونا۔ **نسیمؔ** کھڑے کب سے ہم سر راہ ہین کہین مرچکین کہ تباہ ہین۔ ہدف خدنگ نگاہ ہین ذرا آنکھ ادہر بھی ملائیے۔ **داغؔ** جو دیکھتا ہی اُسکو مجھے دیکھتا نہین۔ دنیا مین کون آنکھ ملائے غریب سے۔

آنکھ ملنا۔ سوتے سے اُٹھکر نیند کا غلبہ دور کرنیکو ہتیلی سے آنکھ ملتے ہین یا خلش سوزش اور خارش سے۔ **گلزار نسیمؔ** منھ دہونے جو آنکھ ملتی آئی۔ پر آب وہ چشم حوض پائی۔ **مصحفیؔ** نظارہ باز گل کے اُڑا لیگئے مزے نرگس چمن مین آنکھ ہی ملتی ہی ابتلک۔ **میرؔ** نظر اُٹھتی نہین کہ جب خوبان سوتے سے اُٹھکے آنکھ ملتے ہین۔

آنکھ ملنا۔ آنکھیں چار ہونا۔ نظر سے نظر ملنا۔ **عاشقؔ** ہمکو کالے سے وادہ مار کا کل ہوگیا۔ آنکھ ملتے ہی چراغ زندگی گل ہوگیا۔ **داغؔ** دو بدو یون ہی میکشی کا مزہ۔ جام سے لب ملے تو یار سے آنکھ۔

آنکھ مُندے پلّے۔ کُتّے کے بچے جنکی آنکھ نہ کھلی ہو۔ اور بعض اہل لکھنؤ سے حرامی بچّون کے معنون مین بھی سُنا گیا ہی۔ زبانون پر الف مقصورہ کے ساتھ بھی ہی۔

آنکھ (یا آنکھیں) مُند جانا۔ نمبر (۱) آنکھیں بند ہوجانا۔ **جرأتؔ** محشر بھی ہونے آیا پر آنکھیں نہ یہ مُندین۔ ظالم کہین حکم بھی ہی اس انتظار کو۔

نمبر (۲) مرجانا۔ **مصحفیؔ** مُندگئین آنکھیں مری راہ ہی تکتے تکتے۔ پر کبھی وہ شوخ ستمگر نہ ادہر سے نکلا۔ **میرؔ** پھرتے پھرتے عاقبت آنکھیں ہماری مُندگئین۔ سوگئے بیہوش تھے ہم راہ کے ہارے ہوئے۔

نمبر (۳) سوجانا۔ **مومنؔ** مُندی جاتی ہین آنکھیں بسکہ شبہائے جدائی مین سحر تک شام سے خوابیدہ طالع نے جگایا ہی۔

نمبر (۴) روشنی کی تاب نہ لانا۔ **غافلؔ** اگر جیگی وہان بجلی رخ پُر نور کی ترے صف محشر مین بھی مُند جائینگی آنکھیں ہزارون کی۔

اب مُند جانا متروک ہی اسکی جگہہ بند ہوجانا کہتے ہین۔

آنکھ مُندی۔ کُنواری لڑکی۔ دنیا کے نیک و بد سے بیخبر۔ بیگمات کی زبان ہی۔ اور زیادہ الف مقصورہ کے ساتھ ہی مگر چونکہ در اصل آنکھ ہی ہی اسلیے یہان لکھا گیا۔ **جان صاحبؔ** آنکھ مُندی اُٹھاؤن باجی تو گنا ہون سے بچون۔

کھولکر آنکھین جو دیکھا او ہی دنیا خواب ہی۔

آنکھ مُندی اندہیر اپاک - مثل - آنکھ بند ہوتے ہی اندہیرا چھا جاتا ہی یعنی زندگی ہی تک یہ ساری باتین ہین مرنیکے بعد دنیا اندھیر اور ہیچ ہی۔ **میر** ؎ مُندگئی آنکھ ہی اندہیر اپاک - روشنی ہی سو یان مرے دم سے۔ **مصحفی** ؎ زندگی کے بعد سب کچھ خاک ہی۔ مُندگئی جب آنکھ اندہیر اپاک ہی۔

آنکھ موچی دھپ - بازاری لڑکونکا ایک کھیل ہی کہ ایک لڑکے کی آنکھین بندکرکے اور لڑکے باری باری سے اُسکے چپت لگاتے ہین پھر اُسکی آنکھین کھولکر اُس سے پوچھتے ہین کہ بتاؤ کسنے پہلے چپت لگائی اگر اُسنے ٹھیک بتادیا تو وہ لڑکا چور ہوجاتا ہی اور جب تک ٹھیک نہ بتاے اُسکے چپتین لگاتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھین) مُوند کے کوئی کام کرنا - دیکھو آنکھ یا آنکھین بند کرکے کوئی کام کرنا۔ **سودا** ؎ تنکا اگر کہین پڑا دیکھے ہی گھاس کا۔ چگنے کو آنکھ موند کے دیتا ہی مُنہ پسار۔

یہ قدما کی زبان ہی اگرچہ ایک جگہ رشک نے بھی کہا ہی جنکا شمار قدما مین نہین ہوسکتا لیکن اب متروک ہی ؎ ای رشک عدم کو چلو اب موند کے آنکھین بائی خس و خاشاک سے یہ راہ سفر صاف۔

آنکھ (یا آنکھین) موندلینا - نمبر (۱) آنکھین بند کرلینا - **گلزار نسیم** ؎ موند آنکھ کہا تو موندلی آنکھ - کھول آنکھ کہا تو کھولدی آنکھ - **میر** ؎ موندرکھنا آنکھونکا ہستی مین عین دید ہی - کچھ نہین آتا نظر جب آنکھ کھوے ہی حباب -

نمبر (۲) بے التفاتی اور قطع نظر کرنیکی جگہ - **میر** ؎ زندگی ہوتی ہی اپنی غمکے مارے دیکھیے - موندلین آنکھین ادہر سے تمنے پیارے دیکھیے - **سودا** ؎ تماشے سے غرض اس بیوفا کے - جنہون نے موندلین آنکھین وہ ہین مرد -

نمبر (۳) تصور باندہنے اور مراقبہ کرنیکی جگہ - ؎ عین ہستی مین ہمین دیدِ فنا ہی **انشا** آنکھ جب موندتے ہین سیر عدم کرتے ہین - **سوز** ؎ بلبل نے جسکا جلوہ جاکر چمن مین دیکھا - وہ آنکھ موند اپنی ہم من ہی من مین دیکھا -

نمبر (۴) شرم و حیا کی جگہ - **انشا** ؎ آنکھین نرگس نے موندلین جھٹ - چہرے پہ کیا صبا نے گھونگھٹ -

نمبر (۵) مرجانے سے کنایہ - **میر** ؎ عہد جوانی رو رو کاٹا پیری مین لین آنکھین موند یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا - موندنا اگلی زبان ہی اب بند کرنا کہتے ہین -

آنکھ مَیلی کرنا - تیوری چڑہانا - غصہ کرنا - **میر** ؎ شاہد عدل آنکھ میلی گر کرے تو خوبرو - اپنے پلکون سے سیین عشاق کے زخم جگر -

آنکھ میلی نکرنا - صدمے کو خیال مین نہ لانا - کسی تکلیف سے تیوری پر بل نہ ڈالنا **آتش** ؎ بارِ عشق اُسنے اُٹھایا اور میلی کی نہ آنکھ - حوصلہ تو دیکھیو مشت خاک بے بنیاد کا -

آنکھ میلی نہونا - مکدر نہونا - تیوری پر بل نہ آنا - ؎ صاف اُتر جائیگا غیرونکی نظر سے عاشق - آنکھ میلی نہو تیوری نہ چڑہایا کیجے - **میر** ؎ آنکھ نہ ٹک میلی ہوی اپنی مطلق دل ہیجا نہوا - دلکی مصیبت کیسی کیسی کیا کیا رنج اُٹھاے کبھی **داغ** ؎ ای دلِ صاف صفائی کے تو یہ معنی ہین - کبھی میلی نہو اُس آئنہ رخسار کی آنکھ -

آنکھ (یا آنکھون) مین آنسو آنا - آبدیدہ ہوجانا - **میر** ؎ آنسو مری آنکھون مین ہردم جو نہ آجاتا - تو کام مرا اچھا پردے مین چلا جاتا - یہ محاورہ قلیل الاستعمال ہی

اور بول چال مین بالکل نہین ہی۔

آنکھ (یا آنکھون) مین آنسو بھر آنا - دیکھو اوپر کا محاورہ - داغ؎ بھرے کچھ آنکھ مین آنسو پڑے کچھ حلق مین چھالے - قفس مین یہ میسر مجکو آب و دانہ تا نکرے صبا؎ دل مین اک درد اُٹھا آنکھو نمین آنسو بھر آے - بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانیے کیا یاد آیا -

آنکھ (یا آنکھون) مین آنسو بھر لانا - متعدی - میر؎ اشک خونین آنکھ مین بھر لاکے پی جاتا ہون مین - محتسب کتا ہی مجپر تہمت میخوارگی - مومن؎ پھر تو اشک آنکھو نمین وہ بھر لائے - یہ سخن رو کے زبانپر لائے - سودا؎ کبھو آنکھو نمین اپنی اشک بھر لاے - کبھو نہسکر وہ آپی آپ رہجاے - قلق؎ کبھی آنکھو نمین آنسو بھر لانا - کبھی تیوری چڑہا کے دہمکانا - اور اسی جگہ بھرنا بھی کہا ہی - قلق؎ مضطرب تھی جو خاطر مہجور - آنسو آنکھو نمین بھر کے بولی وہ حور - اور بھر لانا کی جگہ صرف لانا کے ساتھ بھی کہا ہی - مگر فصیح نہین ہی - معروف طفش؎ اشک کو آنکھون لاکر پی گئے - ایک دو آنسو بہا کر پی گئے - نسیم خش؎ اشک آنکھو نمین ڈر سے لا نہ سکے - دلکی بھڑکی ہوی بجھا نہ سکے -

آنکھ (یا آنکھون) مین آنسو ڈبڈبا آنا یا ڈبڈبانا - آنکھو نمین آنسو بھر آنا قلق؎ جبکہ اُس شوخ نے قسم کھائی - چاہتی تھی وہ محو رعنائی - مطلب دل زبان پر لائے - آنسو آنکھو نمین ڈبڈبا آئے - ولہ؎ ہونٹھ دانتون تلے دبائے ہوئے - آنسو آنکھو نمین ڈبڈبائے ہوئے -

آنکھ مین آنسو نہین یا آنکھ مین ایک آنسو نہین - نمبر (۱) یہ جملہ اُس جگہ بولتے ہین جہان یہ اظہار مقصود ہوتا ہی کہ بیحد رنج و غم اُٹھا چکے روتے روتے اب آنکھ مین آنسو نہین - رند؎ رو چکی پروانے کو رونا تھا جتنا کل کی رات - ایک آنسو آج چشم شمع محفل مین نہین -

نمبر (۲) بیحد سنگدل ہی - فقرہ - دوست دشمن سبھی اُنکے حال پر روتے تھے مگر اُسکی آنکھ مین آنسو نہ تھا -

آنکھ مین آنسو نہین اور کلیجا ٹوک ٹوک - مثل - یعنی ظاہر مین بہت کچھ رنج اور افسوس ہی اور دلپر ذرا اثر نہین -

آنکھ مین آنکھ (یا آنکھو نمین آنکھین) ڈالنا - ڈہٹائی سے دیکھنا - نظر سے نظر ملانا - فقرہ - قصور پر شرماتا نہین ہی اُلٹے آنکھ مین آنکھ ڈالکے جوابدہی کرتا ہی - تسلیم؎ دل چُرا کر لیگیا کیونکر بت عیارہ - بیٹھے تھے ہم سامنے آنکھو نمین آنکھین ڈالکے -

آنکھ (یا آنکھون) مین پانی اُترنا - آنکھ کی جھلی مین نزلے کا پانی آجانا جس سے بصارت جاتی رہتی ہی - منیر؎ چشم جوہر چونہ سیاہی نور دندان دیکھکر پانی اُترا آنکھ مین آئینہ اندھا ہوگیا -

آنکھ مین پانی نہین ہی - بالکل شرم نہین ہی - ہندی (آغا ہجو صاحب؎) کرتے ہین رندونکو یہ منع شراب - زاہدونکی آنکھ مین پانی نہین -

آنکھ مین پھُلّی پڑ جانا - (یا آجانا) آنکھ مین سفید گردسی پڑ جاتی ہی اُسکو پھُلّی کہتے ہین - اور اسکے پڑ جانے سے بینائی جاتی رہتی ہی -

آنکھ مین تھی شرم دلکی تھی نرم - یہ مثل عورتین وہان بولتی ہین جہان مروّت سے نہ ماننے والی بات کوی مان لے -

آنکھ مین جگہ کرنا - عزیز ہوجانا - ؎ ہون وہ غمدیدہ گر نظرون سے اک پل مین وزیر - کی جگہ بھی جو کسی آنکھ مین آنسو ہو کر -

آنکھ (یا آنکھون) مین چوب آنا - چوٹ لگنے سے دیدے مین جو سُرخی پیدا

ہوتی ہی اُسکو چوب آنا کہتے ہین - عوام اسکے دفع کیواسطے ٹوٹکے بھی کرتے ہین
رشک ؎ چشم عاشق مین جوآئی چوب نرگس کی ہی شاخ - چوبدستی تمکو زیبا تر
نہین اس چوب سے - میر ؎ آنکھ مین چوب آئی نرگس کی - چشم بلبل صبا
لگا گھسکے - نکہت ؎ چوب آئی گر مرے نظارے سے نازک بدن - ٹوٹکا جسطرح
تبلاؤ نہین کرنا چاہیے - اپنی آنکھون سے چُھوا کر میری آنکھین سات بار - پھول
نرگس کے ہین یہ انکو اُتارا چاہیے -

اور چوب پڑنا اور پڑجانا اور جاتی رہنا سب طرح پر مستعمل ہی - داغ ؎ ظالم یہ
دیکھ چوب پڑی میری آنکھ مین - کاری لگی تھی کیا تری ترچھی نظر کی چوٹ -
جانصاحب ؎ بچھڑ کا ہی لہو سوی سے اُنگلی کو کچو کر - جب چوب گئی آنکھ سے
دو بار جھڑی چوٹ -

آنکھ (یا آنکھون) مین حیا نہ ہونا - بے شرم اور بے لحاظ ہونا - ڈھیٹ ہونا
بحر ؎ نہ محبت ہی دلو نہین نہ حیا آنکھو نہین - یہ صنم تو نے بنائے ہین خدایا کیسے
مومن ؎ کسطرح نہ اُس شوخ کے رونے پہ ہنسون مین - نظرون مین مروت
ہی نہ آنکھو نہین حیا ہی -

آنکھ مین ذرا سیل نہین - (سیل نیل کے وزن پر) ذرا مروت اور رحم نہین
آنکھ مین ذرا میل نہین (میل تیل کے وزن پر) بیمروت ہی سنگدل ہی -
اور آنکھ مین ذرا سیل نہین اُس جگہہ کہتے ہین جب کوئی اپنی خطا پر نادم نہو اور آنکھ
ملا کے گفتگو اور جوابدہی کرے -

آنکھ مین شرم ہو تو جہاز سے بھاری ہی - مثل - شرم وحیا سے بہت
وقار ہوتا ہی - میر ؎ ہو شرم آنکھ مین تو بھاری جہاز سے ہی - مت کر کے شوخ چشمی
آشوب سا اُٹھاؤ - ناصر ؎ طوفان جوڑنے سے کسیکے نہو سُبک - بھاری جہاز
سے ہی جو آنکھو نہین شرم ہی -

آنکھ (یا آنکھون) مین کھٹکنا - آنکھ مین چبھنا - ؎ طرفۃ العین اُسکے مژگان
کے تصور مین تصیر - خار سا آنکھو نہین میری کچھ کھٹک کر رہگیا -
نمبر (۲) ناگوار ہونا - بہت بُرا معلوم ہونا - رند ؎ روبرو میرے جنگیرون مین غیر لائے
ہار گُل - یار بن آنکھو نہین کھٹکینگے برنگ خار گُل - ناسخ ؎ تا بکے اغیار اپنی
آنکھ مین کھٹکا کرین - آبلون مین کچھ دنون خار مغیلان دیکھیے
نمبر (۳) (خلش) بہت پسند آنا - دلکو بھا جانا بحر ؎ چبھتا نہین کوی اپنے دلمین
آنکھو نہین وہی کھٹک رہا ہی - اب ان معنون مین بہت کم استعمال ہی -

آنکھ مین لگانے کو نہین - یعنی ذرا بھی نہین - آنکھ مین لگانے سے
مقصود یہ ہی کہ یہ چیز اتنی بھی نہین ہی کہ دوا کے کام آے -

آنکھ (یا آنکھون) مین موتیا بند ہو جانا - نزلے کا پانی اُتر آنا جس سے
بصارت جاتی رہتی ہی - ذوق ؎ موتیا بند آنکھ مین اپنی جو رکھتی ہی صدف
اب رکھے ہی روشنی مثل دل اہل صفا -

آنکھ مین میل ہی اور اسمین میل نہین - مثل - کسی چیز کی صفای کے
تعریف مین مبالغے کے طور پر کہتے ہین -

آنکھ (یا آنکھون) مین نہ آنا - حقیر اور ذلیل ہونا - نظرونمین نہ جچنا - میر
؎ زنہار اپنی آنکھ مین آتا نہین وہ صید - چھوٹا دو سار جسکے جگر مین نہ تیر ہو
ولہ ؎ نہین آتے کسو کی آنکھو نہین - ہو کے عاشق بہت حقیر ہوے -
یہ اگلی زبان ہی -

آنکھ (یا آنکھون) مین نہ ٹھہرنا - نظر مین نہ جچنا - بے قدر ہونا - نکہت ؎
تصور رُخ روشن مین صبح صورت خواب - نہ ٹھہرا آنکھ مین کچھ نور مہر عالمتاب

مصحفی ؎ تری آنکھونکی کیفیت کے آگے - مری آنکھونمین ٹھہرے جام جم کیا - ؎ ٹھہرا جو نصیر اُس دُر دندان کا تصور - آنکھونمین مری گوہر نایاب ٹھہرا

آنکھ (یا آنکھون) مین نیل کی سلائی پھیرنا - اندھا کر دینا - اگلے زمانے مین جابر بادشاہ مجرمونکی آنکھونمین نیل کی سلای پھروا دیتے تھے - نصیر ؎ کیون نہ اُسکی آنکھ مین پھیرون سلائی نیل کی - دے رقیب روسیہ کا جل تمہاری آنکھ مین - تسلیم ؎ دیکھکر سُرمے کا دنبالہ اندھیرا چھا گیا - پھر گئی آنکھ مین گویا سلائی نیل کی -

آنکھ ناک سے دُرُست ہی - یعنی کُھلا ہوا عیب اعضا مین نہین ہی نہ بہت خوبصورت نہ بدصورت اوسط درجے کی شکل ہی - داغ ؎ بوسے وہ ماہ شر کی تصویر دیکھکر - ہان خیر کچھ درست ہی یہ آنکھ ناک سے -

آنکھ ناک سے ڈرنا - (عو) جب کوئی جھوٹ بولتا ہی تو عورتین کہتی ہین کہ خدا سے نہین ڈرتا جھوٹ بولتا ہی یعنی ایسا نہو کہ اس جھوٹ کی پاداش مین ؟ اندھا یا ذلیل کردے - اور ایسے ہی محل پر دنیا کے حاکمون سے بھی ڈرانے کا مفہوم ہوسکتا ہی کیونکہ اگلے زمانے مین حاکم مجرمونکی آنکھین نکلوا لیتے تھے یا اُنکی ناک کٹوا ڈالتے تھے - نواب مرزا شوق ؎ ارے ظالم خدا سے پاک سے ڈر - جھوٹ مت بول آنکھ ناک سے ڈر -

آنکھ (یا آنکھین) نکلوانا - آنکھ کے ڈھیلے نکلوانا - اگلی حکومتونمین مجرم کے لیے یہ بھی ایک سزا تھی - ؎ آنکھ اُس ترک نے نکلوا دی - سامنے پھر ہو آتش اب کی آنکھ - جرات ؎ جو کوئی روتا ہی وان آنکھین نکلواتا ہی وہ - تو بھی اُس کوچے مین اب جا کر ذرا رو دیکھیو - بحر ؎ نکلین آنسو تو نکلوا دے وہ میری آنکھین - اشک وہ طفل نہین جنکی ہو تقصیر معاف -

آنکھ (یا آنکھین) نم کرنا - آبدیدہ ہونا - داغ ؎ ملا کر آنکھ سے آنکھ آج گریان کر دیا کسنے - کہ اپنی آنکھ نم کی قطرۂ شبنم سے نرگس نے - سوز ؎ اشک کے قطرے نہین ہین چشمۂ آب حیات - جی اُٹھو گا جان مت آنکھون کو اپنی نم کرو -

آنکھ نہ اُٹھانا - آنکھ اوپر نہ کرنا - نظر نہ اٹھانا -
نمبر (۱) کام مین مشغول رہنے کی جگہہ - فقرہ - صبح سے جو لکھنے بیٹھتا ہی تو شام تک آنکھ نہین اُٹھاتا -
نمبر (۲) شرم سے - کیفیت ؎ روز وصال مین بھی اُٹھاتے نہین وہ آنکھ - بچھی ہی رہتی ہی صف مژگان تمام دن -
نمبر (۳) متوجہ نہونے اور التفات نکرنے کی جگہہ - فقرہ - دیر تک دست بستہ کھڑا رہا جب اُنہون نے آنکھ نہ اُٹھای تو مجبور ہو کے چلا آیا -

آنکھ نہ اُٹھ سکنا (یا نہ اُٹھنا) نگاہ اوپر نہ اُٹھنا -
نمبر (۱) شرم و ندامت سے - معروف ؎ نامہ بر خفت اُٹھاسے وان سے آیا کسقدر آنکھ اُٹھ سکتی نہین اب نامہ بر کے سامنے -
نمبر (۲) ضعف سے - فقرہ - ضعف سے آنکھ تو اُٹھ نہین سکتی کتاب کیونکر دیکھی جائے

آنکھ نہ پڑنا - توجہ اور رغبت نہونا - آتش ؎ گلزار جہان پر نہ پڑی آنکھ ہماری - کوتاہ تھی عمر اپنی حباب لب جو سے - اسیر ؎ اُٹھائے ہین جہان مین رنج ایسے خوبرویون سے - پڑیگی آنکھ جنت مین نہ اپنی حور و غلمان پہ غافل ؎ آنکھ نرگس پہ چمن مین نہین پڑتا میری - جب سے مین شیفتۂ نرگس گلباز ہوا -

آنکھ نہ پسیجنا - آنسو نہ نکلنا - رحم نہ آنا - ہندی (آغا حجو صاحب) ؎

یان روتے روتے اشک کے دریا بہا دیے - اُس سنگدل کی آنکھ پسیجی نہ ایکدن
آنکھ نہ ٹھہرنا - بیقراری سے یا بہت روشن اور چمکیلی چیز پر نظر کا قائم نہ رہنا -
منیر ؎ ہوگا جو اضطراب یہ میر امزار مین - کسطرح آنکھ ٹھہرے گی منکر نکیر کی -
شعور ؎ اللہ رے اُسکے عارضِ پُر نور کی جھلک - ٹھہری کسیطرح سے نہ آنکھ
آفتاب کی - **اسیر** ؎ آنکھ چہرے پر صفای سے ٹھہر سکتی نہین - کھینچ سکتا ہے
مصور کب تری تصویر کو -

آنکھ نہ جھپکنا - نمبر (۱) ٹکٹکی بندھی ہونا - شوق اور رغبت سے دیکھتے رہنا -
ناسخ ؎ آنکھ نرگس کی نہین ہرگز جھپکتی اس لیے - ایک لمحے مین بہارِ گلشنِ عالم
نہین - **رشک** ؎ شوق نظارہ تو دیکھو کہ جھپکتی ہی نہین - میری آنکھین ہو گئین
تصویر کی گویا آنکھین - **ظفر** ؎ شکل آئینہ نہین آنکھ جھپکتی ہرگز - محو دیدار ہری
طرح کوی ہو تو سکے -

نمبر (۲) نیند نہ آنا - جاگتے رہنا - ؎ شاہد رسیو توای شب ہجر جھپکی نہین آنکھ
مصحفی کی - **آتش** ؎ شام سے وصل کی شب آنکھ نہ جھپکی تا صبح - شادیِ دولت
دیدار نے سونے نہ دیا - **صبا** ؎ ای رشک آفتاب ترے انتظار مین جھپکی
نہ آنکھ صورتِ اختر تمام رات -

نمبر (۳) شرمندۂ احسان نہونا - **عباس** ؎ کیون نہ آنکھو نپہ بٹھائین مرے
ہمچشم مجھے کبھی جھپکی نہ کسی صاحب مقدور سے آنکھ - فقرہ - وہ امیر ہین تو ہون
ہماری بھی آنکھ اُنسے کبھی نہین جھپکی -

نمبر (۴) ڈھیٹ ہونا - **آتش** ؎ جھپکی نہ دم قتل جو قاتل سے مری آنکھ -
کھجوا کے مجھے گنج شہیدان سے نکالا - **نسیم** ؎ دھوم کردی ترے مذبوحون نے
آنکھ جھپکی نہ ذرا دل دھڑکے -

نمبر (۵) نظر جمی رہنا - **غافل** ؎ آشنا ہوتی نظر گر اُس رخِ پُر نور سے - آنکھ
موسے کی جھپکتی پھر نہ برقِ طور سے - **بحر** ؎ خورشید حشر سے کبھی جھپکتی
نہین یہ آنکھ - تیور بجھے ہوے نہین رکھتے جگر جلے - **خلیل** ؎ دیکھو تو آنکھ
نہ جھپکے گی نقاب اُلٹو تو - ہم تو خورشید سے ہین آنکھ لڑانے والے -

نمبر (۶) مقابلہ کرنا - برابری کرنا - **اسیر** ؎ آنکھ جمشید و فلاطون سے جھپکنے کی نہین
ہم بھی ہین خاک نشین درمیخانۂ عشق -

نمبر (۷) آنکھ لڑانے کا ایک کھیل ہی جسکی جیت آنکھ نہ جھپکنے پر ہی - فقرہ - گھڑیون
آنکھ لڑاتے رہے دونون مین سے کسیکی آنکھ نہ جھپکی -

آنکھ نہ چھپنا - بات کا تیورون سے ظاہر ہوجانا - **فروغ** ؎ مارے غیرت کے
جھپکی جاتی ہی - نہین چھپتی کبھی طلب کی آنکھ -

آنکھ نہ دیدہ کاڑھے کشیدہ - مثل - (عو) سلیقہ کچھ بھی نہین جوتے بیتا
کچھ - لیاقت کچھ نہین دعوے بڑے بڑے -

آنکھ نہ کھل سکنا - نمبر (۱) روشنی کی تاب نہ لانا - فقرہ - سورج کا گرد دیکھونکر
نظر آئے تابش سے آنکھ تو کھل نہین سکتی -

نمبر (۲) ضعف و مرض سے دیکھ نہ سکنا - فقرہ - آنکھ تو کھل نہین سکتی بات کیا کرن

آنکھ نہ کھول سکنا - متعدی - نمبر (۱) **اسیر** ؎ چمک ہی ہی بیابانین اسکی
برق جمال - مجال کیا ہی کہ آنکھین غزال کھول سکے -

نمبر (۲) فقرہ - مینے بہت پکارا مگر ضعف کے مارے وہ آنکھ نہ کھول سکے -

آنکھ (یا آنکھین) نہ کھولنا - نمبر (۱) شرم و ناز و انداز معشوقانہ سے - **قلق** ؎ -
ناز و شرم و حجاب سے لیکن - کھولتی تھی نہ آنکھ وہ کمسن - **میر** ؎ غرور ناز سے آنکھین
نہ کھولین اُس جفاجو نے - ملا پاؤن تلے جب تک نہ چشم صد غزالان کو -

نمبر(۲) تپ کی شدت یا اور کسی تکلیف سے بیہوش رہنا۔ مسرور ؎ تپ فرقت سے غش کی حالت ہی۔ آنکھ بیمار کھولتا ہی نہین۔

نمبر(۳) تصور کیحالت مین آنکھ بند رکھنا۔ ناسخ ؎ آنکھ کیا کھولون کہ ہی محو تصور دل مرا۔ گھر مین وہ محبوب آیا بند اب در چاہیے۔

نمبر(۴) نیند سے نہ چونکنا۔ بحر ؎ کھولی نہ آنکھ طالع خفتہ نے ایکدن۔ نالون نے ساری عمر جگایا تو کیا ہوا۔

نمبر(۵) جب مینہ برابر برستا ہی تو کہتے ہین کہ مینہ نے آنکھ نہین کھولی یعنی پانی نہین تھما۔ مصحفی ؎ کم ہووے نہ عاشق کے کبھی اشک کا باران۔ ممکن ہی نہین کھولے یہ ساون کی جھڑی آنکھ۔ اسجگہ جمع کے ساتھ نہین بولتے ہین۔ اور انشا نے آنکھ نہ لگنا بھی انہین معنی مین کہا ہی ؎ کل تو سناٹے سے برسا ہی کیا ساری رات۔ آنکھ کمبخت نہین کوئی گھڑی مینہ کی لگی۔

آنکھ نہ لگنا۔ جاگتے رہنا۔ ناسخ ؎ وصل کی شب سو گیا تھا مین سو غم نے عمر بھر۔ آنکھ پھر لگنے نہ دی میری بپئے تعزیر خواب۔

آنکھ نہ ملانا۔ نمبر(۱) نظر نہ ملانا۔ نہ دیکھنا۔ گلزار نسیم ؎ آنکھ اُس سے نہ جب ملائی اُسنے۔ زنجیر اُسکی ہلائی اُسنے۔

نمبر(۲) شرمانا جھینپنا۔ داغ ؎ سر اُٹھاتے نہین وہ آنکھ ملاتے ہی نہین۔ لذت وصل ملی لذت دیدار گئی۔

نمبر(۳) متوجہ اور ملتفت نہونا۔ داغ ؎ دل لے ہی چکے ناز سے شوخی سے ہنسی سے۔ اب اُنکی بلا آنکھ ملاتی ہی کسی سے۔ جرأت ؎ آنکھ اب نہین ملاتا ہی وہ غیرت پری۔ الفت نے جسکی مجکو دوانا بنا دیا۔ آتش ؎ کیا کرین سامنے وہ عاشق رنجور سے آنکھ۔ فعل مختار ملاتے نہین مجبور سے آنکھ۔

نمبر(۴) تاب چشمی نہ رکھنا۔ بحر ؎ کیا تمسے کری آنکھ ملا سے مجال کیا۔ آگے صف مژہ کے نہ ٹھہرین تمن کے پاؤن۔ انشا ؎ مجھسے اغیار کری آنکھ ملا سکتے ہین۔ منھ تو دیکھو وہ مرے سامنے آسکتے ہین۔

آنکھ نہ ملاؤ۔ شرماؤ۔ گریبان مین منھ ڈالو۔ بحر ؎ دیکھ لی ہمنے درستی تیری ہمسے اب آنکھ بیوفا نہ ملا۔ اور اسکی قوت مین ہی کہ ہمسے پھر آنکھ ملاتے ہو یعنی شرماتے نہین۔ نادم نہین ہوتے ہو۔

آنکھ نہ ملنا۔ نمبر(۱) شرم وناز وغیرہ انداز معشوقانہ سے۔ جرأت ؎ حیا سے پاس بیٹھے پر جو آنکھ اُسکی نہین ملتی۔ تو کیا کیا سوجھتی ہی دور کی ہم بدگمانون کو۔

نمبر(۲) بے التفاتی اور بے مروتی سے۔ ؎ ملتی نہین ہی آنکھ اُس آئینہ رو کی میر۔ وہ دل جو لیکے جاوے مگر تو ہی کیا عجب۔ مشہور شعر ؎ آگے کیا اقرار تھا اب آنکھ بھی ملتی نہین۔ جاییے بس خوب الفت آزمائی آپکی۔ مصحفی ؎ گرچہ آنکھین نہین اُس شوخ کی ملتین مجھسے۔ پر رہی اب بھی ہی نظرون مین نہانی پیغام۔

آنکھ نہ ناک بنّو چاند سی۔ یہ مثل طنز سے عورتین اُسکی نسبت بولتی ہین جو بدصورت ہو اور آپکو خوبصورت جانے۔

آنکھ نہین کہ کان نہین۔ یعنی بینائی اور سماعت سب چیزین خدا نے دی ہین۔ بحر ؎ حال سب دیکھتا ہون سنتا ہون۔ میری آنکھین نہین کہ کان نہین۔ اور غافل یا بے پروا سے بھی کہتے ہین کہ تم خود دیکھ سنکے کام کرو تمہارے آنکھ نہین ہی یا کان نہین۔

آنکھ نیچی نہونا۔ احسان مند نہونا۔ بحر ؎ کسی سے آنکھ نیچی ہو نہ میرا سر جھکے یارب

مجھے ٹکڑا زمانے مین میسر تو ایسا ہو۔ آتش ؎ حشر کے روز وہ دیدار خدا دیکھینگے۔ نیچی ہوتی نہین جنکی کسی مغرور سے آنکھ۔

آنکھ نیچی ہونا - نمبر (۱) شرمندۂ احسان ہونا۔ فقرہ۔ احسان سے انسان کی آنکھ نیچی ہو ہی جاتی ہی۔

نمبر (۲) نادم ہونا۔ فقرہ۔ بیٹا تمہارے چال چلن کی بدولت ہمچشمون مین ہمیشہ میری آنکھ نیچی رہتی ہی۔

آنکھ والا - پہچاننے پرکھنے والا۔ جوہر شناس۔ داغ ؎ وہ نقد دلکو ہمیشہ نظر مین رکھتے ہین۔ جو آنکھ والے ہین اچھا برا پرکھتے ہین۔

آنکھ ہی پھوٹی تو بھون سے کیا کام - مثل۔ یعنی جو امر باعث تعلق تھا جب وہی نرہا تو تعلق کیسا۔ مثلاً داماد سے تعلق بیٹی کے بدولت تھا جب بیٹی نرہی تو داماد سے کیا مطلب یا سالے سے علاقہ بی بی کی وجہ سے تھا جب بی بی ہی نہین تو سالے سے کیا بحث۔ سودا ؎ آنکھ جب تک ہی تو خوش آتی ہی بھون۔ آنکھ ہی پھوٹی تو کب بھاتی ہی بھون۔

آنکھون آنکھون مین (آنکھون ہی آنکھون مین) اشارون مین دیکھتے ہی دیکھتے (یہان مقصود طرز دید ہوتی ہی) داغ ؎ وہ نظر باز وقت نظارہ۔ آنکھون آنکھون مین کھا گیا دلکو۔ جرات ؎ اک نظر دیکھون تو یون کہتی ہی وہ چتون شریر۔ آنکھون ہی آنکھون مین کیفیت اُڑا لیجائیے۔

آنکھون آنکھون مین (آنکھون ہی آنکھون مین) **باتین ہونا** - اشارون مین باتین ہونا۔ عاشق ؎ اُنسے اغیار سے سر محفل۔ آنکھون آنکھون مین ہو گئین باتین۔ ؎ ظفر آنکھون ہی آنکھون مین ہین باتین اُنسے ہو جاتین۔ کبھی ظاہر مین کچھ باہم نہ کہتے ہین نہ سنتے ہین۔

آنکھون آنکھون مین (آنکھون ہی آنکھون مین) **چرا لینا** - اشارون مین اُڑا لینا چرانے کی چالاکی کے بیان مین کہتے ہین۔ ظفر ؎ ہین یہ دزدیدہ نگاہین تری کافروہ چور۔ آنکھون آنکھون ہی مین جو دلکو چرا لیجاوین۔ مسرور ؎ وہ اشارون مین دل اُڑا لینا۔ آنکھون ہی آنکھون مین چرا لینا۔

آنکھون آنکھون مین رات کٹنا - رات جاگتے گزرنا۔ داغ ؎ کاہش غم سے روح گھٹتی ہی۔ آنکھون آنکھون مین رات کٹتی ہی۔

آنکھون آنکھون مین صبح ہونا - دیکھو آنکھون آنکھون مین رات کٹنا۔ داغ ؎ رات مصیبت کی بسر ہو گئی۔ آنکھون ہی آنکھون مین سحر ہو گئی۔

آنکھون پر آیئے - بہت آؤ بھگت سے بلانے اور کسیکے آنے کی کمال خوشی ظاہر کرنے کیوقت کہتے ہین۔ داغ ؎ تنہا جو آیئے مری آنکھون پر آیئے۔ ساتھ اپنے غیر کو نہ کبھی لیکر آیئے۔ میر ؎ گل نے بہت کہا کہ چمن سے نہ جایئے۔ گلگشت کو جو آیئے آنکھون پر آیئے۔

آنکھون پر بٹھانا - بزرگداشت کرنا۔ بہت محبت اور تپاک سے پیش آنا۔ داغ ؎ مرتبہ دیکھنے والے کا ترے ایسا ہی۔ کہ بٹھاتے ہین جسے اہل نظر آنکھون پر۔ بحر ؎ کوئی نہ سر پہ بٹھاتا ہی اب آنکھون پر۔ ہمارے اُٹھ گئے دنیا سے قدردان کیا کیا۔ صبا ؎ آبرو دے ای مرے قد خمیدہ تو مجھے۔ یار آنکھون پر بٹھاے صورت ابرو مجھے۔

آنکھون پر بیٹھیے - دیکھو آنکھون پر آیئے۔ بحر ؎ بیٹھیے بندے کی آنکھون پر جو مسکن چاہیے۔ پلکین حاضر ہین اگر پردے کو چلمن چاہیے۔

آنکھون پر پاؤن رکھنا - بزرگداشت کرنا۔ عزیز رکھنا۔ آتش ؎ چال وہ چل کہ ہو جان سے دل عالم کو عزیز۔ آنکھون پر رکھین ترے کافر و دیندار قدم

آنکھون پر پاؤن رکھیئے - (یا قدم رکھیئے) دیکھو آنکھون پر آییئے - **میر** ؎ میری آنکھون پہ رکھو پاؤن جو آؤ لیکن - رکتے ہوا ایسی جگہ تم تو قدم کاہیکو - **انشا** ؎ بندہ خانے مین اجی لایئے تشریف شریف - آکے رکھد یجے ان آنکھون پہ قدم یا معبود -

آنکھون پر پٹی باندہ لینا - بیدرد اور بے مروت ہوجانا - فقرہ - تمنے تو ہماری طرف سے آنکھون پر پٹی باندہ لی ہی بالکل خبر ہی نہین ہوتے

آنکھون پر پٹی باندہنا (یا آنکھون سے پٹی باندہنا) قتل کیوقت مجرم کی آنکھون پر پٹی باندہ دیتے ہین تاکہ وہ تلوار سے جہجکے نہین کہ ہاتھ خالی جاے - **ناسخ** ؎ ہمارے زخم کے نظارے کی کتاب ہی اُسکو - تو اے جراح پہلے باندہ پٹی چشم سوزن پر - ؎ سر جدا تن سے کیا آنکھون پہ پٹی باندہکر - اے نسیم افسوس ہی دیدار قاتل رہگیا - اور جرات نے صرف آنکھین باندہنا اسی محل پر کہا ہی - ؎ جو گردن باندہتے ہو دیکھنے دو ٹک تو قاتل کو نہ باندہو آہ تم اس واجب التعزیر کی آنکھین -

آنکھون پر پردے پڑجانا - کچھ نہ سوجھنا متحیر اور غافل ہوجانا - **رند** ؎ پڑگئے آنکھون پہ پردے نہ رہی تاب نگاہ - اُسنے غرفے سے نکالا جو کبھی سر باہر - **مومن** ؎ جون نقاب اُٹھی مری آنکھون پہ پردہ پڑگیا - کچھ نہ سوجھا عالم اُس پردہ نشین کا دیکھکر - **اسیر** ؎ آنکھون پہ پردے پڑگئے حیرت سے زیر تیغ - حسرت ہی رہگئی رُخ قاتل کے دید کی - **داغ** ؎ کرتا ہی داغ کو یہ قاتل مین تاک جھانک - پردے پڑے مین آنکھو نپہ غفلت تو دیکھیئے -

آنکھون پر پردے چھوٹنا - دیکھو آنکھون پر پردے پڑجانا - **رند** ؎ تیری صورت کو ترستے رہے ہم وصل مین بھی - پردے آنکھون پہ ترے آتے ہی دلبر چھوٹے - اب اسکا استعمال نہین ہی -

آنکھون پر پلکونکا بوجھ نہین ہوتا - مثل - یعنی جس سے محبت ہوتی ہی وہ دلپر گران نہین گزرتا - **ہندی** (آغا ہجو صاحب) ؎ چشم دلکو ہین خار غم مرغوب - کب ہو آنکھون پہ بوجھ پلکون کا - **ظفر** ؎ قدم رکھ بے تکلف نازنین آنکھون پہ نکہت کی - سر مو چشم پر ہوتا نہین ہی بار مژگان کا -

آنکھون پر ٹھیکری - (یا ٹھیکریان) رکھ لینا - نمبر (۱) بے شرمی اور بے حیائی کی جگہ - فقرہ - نہ آئے گئے کا لحاظ ہی نہ اپنے پرائے کا خیال تمنے تو آنکھون پر ٹھیکریان رکھ لی ہین -

نمبر (۲) ناانصافی کی جگہ - فقرہ - دوسرے کے حق کا بھی خیال رکھنا چاہیے اسطرح آنکھون پر ٹھیکریان نہین رکھ لیتے -

نمبر (۳) جان بوجھ کر انکار کے مقام پر - فقرہ - آنکھون دیکھی ہوئی چیز سے انکار کرون مجھسے تو آنکھون پر ٹھیکری نہین رکھی جاتی -

نمبر (۴) بیدردی اور سنگدلی کی جگہ - فقرہ - اُنہون نے تو آنکھون پر ٹھیکریان رکھ لی ہین کوئی تڑپ تڑپ کے مرجاے اُنکو کچھ پروا نہین -

نمبر (۵) احسان فراموشی اور بے مروتی کی جگہ - **مسرور** ؎ بے مروت جو مین روتا ہون تو ہنس دیتا ہی - ٹھیکری ایسی کوئی آنکھون پہ رکھ لیتا ہی -

آنکھون پر جگہہ دینا - تعظیم اور تکریم کرنا - خاطر اور تواضع سے پیش آنا - ؎ سب میر کو دیتے ہین جگہ آنکھون پر اپنی - اس خاک رہ عشق کا اعزاز تو دیکھو - **وزیر** ؎ پاؤن کے چھالے انہین دیتے ہین آنکھون پر جگہ - دیدۂ تر آبلہ سمجھا ہی مژگان خار کو -

آنکھون پر جگہہ ملنا - لازم - سحر ؎ جھک کے ملتا ہون زمانے مین جو ہمچشمون سے مجھکو آنکھون پہ جگہہ ملتی ہی ابرو کی طرح -

آنکھون پر چھپّان پڑنا - غفلت کے سبب سے بیمار کی جب آنکھین نہین کھلتی ہین اور پپوٹے لٹک آتے ہین تو اُسکو عورتین کہتی ہین کہ آنکھون پر چھپّان پڑے ہین -

آنکھون پر دیوار اُٹھانا - جان بوجھ کے انکار کرنا - تسلیم ؎ مجھی سے پردہ کرتے ہو مجھی سے مُکرے جاتے ہو - غضب ہی سامنے دیوار آنکھون پر اُٹھاتے ہو -

آنکھون پر رکھنا - محبت یا عظمت سے بہت عزیز کرنا - بحر ؎ لیلی آنکھون پہ اُنہین رکھے بجاے مژگان - تیرے مجنون کے قدم سے ہون اگر خار جدا - رشک ؎ اپنا دیوان نہ رکھا کرون کیون آنکھون پر - مطلع مدحت ابرو سر دیوان نکلا - خلیل ؎ یار اگر طالبِ دیدار کو بھیجے مکتوب - رکھے ا پر کیطرح آنکھ کے اوپر نامہ -

آنکھون پر رومال ہونا - رونا - احسان ؎ رات سے بیمارِ الفت کا ترے یہ حال ہی - جسکو دیکھا چشمِ پُرنم آنکھون پر رومال ہی - نفیس ؎ - خیمے سے جو روتا ہوا نکلا وہ خوش اقبال - آہین لب خشکیدہ پہ تہین آنکھون پہ رومال -

آنکھون پر رہنا - آنکھون پر رکھنا کا لازم - فقرہ - اُن کا دیوان سب کی آنکھون پر رہتا ہی -

آنکھون پر زور پڑنا - آنکھون پر زور دینا کا لازم - فقرہ - چاندنی مین کتاب نہ دیکھو آنکھون پر زور پڑے گا -

آنکھون پر زور دینا - لکھنے پڑھنے سینے پرونے یا اور کسی دیدہ ریزی کے کام مین مصروف ہونا - فقرہ - دونون وقت ملتے ہین اسوقت کتاب اُٹھا ڈالو آنکھون پر زور نہ دو -

آنکھون پر (یا آنکھون مین) غبار چھانا - دُھندلا دکھائی دینا - رند ؎ کھو دیا نورِ بصارت انتظارِ یار نے - ہی غبار آنکھون پہ چھایا یہ تکا ہی راہ کو - میر ؎ تیرے بن دیکھے مین مکدّر ہون - آنکھون پر اب غبار رہتا ہی - سرور ؎ اتنی چھانی ہی خاک تیرے لیے - چھا رہا ہی غبار آنکھون مین -

آنکھون پر غفلت کے پردے پڑنا - بیخبر اور غافل ہونا - نصیر ؎ وہ حسن بیحجاب اُسکا ہی ہر جا جلوہ گر لیکن - تری آنکھون پہ غفلت کا پڑا ہی بیخبر پردہ - ظفر ؎ سب جگہہ ہی وہی اور سب کی نظر سے ہی نہان - پڑ گیا آنکھون پہ یہ پردۂ غفلت کیا ہی -

آنکھون پر قدم - یہ جملہ تواضع اور تکریم کرنے اور مہمان کے ہاتھون ہاتھ لینے کی جگہہ بولتے ہین - اسیر ؎ تمہارے ہاتھ سے خط لیکے آیا - قدم آنکھون پہ میری نامہ بر کے - آتش ؎ دل اُسکا ہی خیالِ یار اگر تشریف فرما ہو - قدم آنکھون کے اوپر سر کے اوپر ایسے مہمان کا - اور لینا کے ساتھ بھی مستعمل ہی - رند ؎ وہ رشکِ گل جو آج گیا سیرِ باغ کو - آنکھون پہ بلبلون نے قدمِ یار کے لیے - سالک ؎ لیتے ہین عشاق آنکھون پہ قدم - ظاہر اُسکا نقشِ پا ہوتا نہین - اور آتش نے پڑنا کے ساتھ بھی کہا ہی - ؎ عالمِ مستی مین چلتا ہی جو تیری چال یار - اپنی آنکھون پر قدم پڑتا ہی اُس طاؤس کا -

آنکھون تلے (یا آنکھون کے تلے) آنکھون کے سامنے - نظر مین - خلیل ؎ ہی اضطرابِ وصل کی شب مین یہ شام سے - آنکھون تلے سپیدۂ صبح فراق ہی

ع اے ظفر اشکوں کی دولت ایک پل مین دیکھ لو۔ لگ گئے کیا موتیون کے ڈھیر آنکھون کے تلے۔

آنکھون خاک - عورتین چشم بد دور کی جگہ بولتی ہین - فقرہ - آنکھون خاک بچے نے کیا صورت پائی ہی -

آنکھون دیکھا پھٹ پڑا کہ مین کانون سُنا (یا آنکھون دیکھا پھٹ پڑا مجھے کانون سننے دے) یہ مثل عورتین وہان بولتی ہین جہان کوئی ہٹ دہرمی سے سچے کو جھوٹا بنائے اور اُسکی دیکھی ہوی بات سے اپنی سُنی ہوی بات کو ترجیح دے -

آنکھون دیکھا سو جانا کانون سُنا نہ مانا - یہ مثل عورتین وہان بولتی ہین جہان سُنی ہوئی بات پر دیکھی ہوی بات کی ترجیح مقصود ہوتی ہی یعنی انسان جو کچھ اپنی آنکھون سے دیکھے اسپر یقین لائے سُنی سنائی بات کا کیا اعتبار

آنکھون دیکھتے (یا آنکھون کے دیکھتے) نمبر (۱) دیکھتے دیکھتے اپنے زمانے مین - فقرہ - میری آنکھون دیکھتے وہ لکھ پتی ہو گئے - معروف ع آنکھون مین گھر کیا مری آنکھون کے دیکھتے - اتنی ہی ہی بساط پہ عیار طفل اشک نمبر (۲) دیکھکر - دیدہ و دانستہ - مثال کے لیے دیکھو آگے کی مثل -

آنکھون دیکھتے (یا آنکھون دیکھے) **مکھی نہین نگلی جاتی** - یہ مثل عورتین وہان بولتی ہین جہان یہ کہنا منظور ہو کہ جان بوجھ کر کسی مصیبت مین نہین پڑا جاتا - اور بیشتر اولاد کی نسبت سے انکار کے وقت کہتے ہین جب فریق ثانی مین کھلا ہوا کوئی عیب ہوتا ہی -

آنکھون دیکھی (یا آنکھون کی دیکھی) چشم دیدہ یعنی جسے خود دیکھا ہو - فقرہ - سُنی سنای کا کیا اعتبار اپنی آنکھون دیکھی کہو - مومن ع آنکھون کی دیکھی بات کہون مین - جوش ہی کیا خاموش رہون مین -

آنکھون دیکھین گے - حسرت و آرزو سے کسی خوشی کی بات کے لیے کہتے ہین کہ خدا ایسا بھی دن کرے گا جو یہ بات آنکھون دیکھین گے - فقرہ - اُنکی آمد آمد سنتے تو مدت سے ہین مگر جب آنکھون دیکھین گے تو تسکین ہوگی - درد ع - اپنی آنکھون اُسے مین دیکھون - ایسا بھی کبھی خدا کرے گا -

آنکھون سُکھ کلیجے ٹھنڈک - اصل مین یہ عورتوں کی زبان ہی چشم ما روشن دل ما شاد کی جگہ بولتی ہین یعنی بہت خوشی سے منظور ہی ہماری عین راحت ہی فقرہ - بوا تم جم جم آو تمھارا آنا میری آنکھون سکھ کلیجے ٹھنڈک -

آنکھون سے - بسر و چشم بہت خوشی سے - رشک ع آنکھون سے دیتے ہین وہ بوسہ چشم و رخسار - نظر لطف و عنایت نہین مجھپر کسدن - اور جواباً خبر حذف کر کے بھی کہتے ہین (مشہور شعر سلام کا) ع کہا شبیر نے تم لاؤ گے پانی عباس - بولے عباس کہ یا شاہ امم آنکھون سے -

آنکھون سے آج دیکھا کانون سے تو سُنا کرتے تھے - یہ جملہ اُس وقت کہتے ہین جب کوی عجیب غریب چیز دیکھنے مین آئے -

آنکھون سے آنکھین بندھنا - دو شخصون مین باہم محبت ہونا - سودا ع آنکھون سے آنکھین ناصح ہرگز بندھی نہ چھوٹین - زنجیر کی کڑی ہی جیسے کڑی لگائی - اب یہ محاورہ متروک ہی -

آنکھون سے بجا لانا - نہایت خوشی سے حکم کی تعمیل کرنا - کیف ع غیر ڈرتے ہین ڈرین خون جگر رونے سے - ہمتو آنکھون سے بجا لائین جو ارشاد کرو - آتش ع بجا لاتے اُسے آنکھون سے اے دوست - کبھی کچھ ہمسے فرمایا تو ہوتا - ظفر ع خوش ہین گریے سے ہمارے وہ تو ہان بہتر یہ ہی -

ہم بجالائین گے آنکھون سے جو کچھ فرمائین گے۔

آنکھون سے بلائین لینا - اشارون سے صدقے جانا۔ داغ ؎ دیکھکر یہ ادائین آنکھون سے - کیون نہ لون مین بلائین آنکھون سے۔

آنکھون سے پاؤن - (یا پائے) اصل مین عورتونکی قسم اور کوسنا ہی یعنی آنکھین پھوٹین - رشک ؎ گلہ اسکا جو ہو مدنظر تو پاؤن آنکھون سے - لگاؤ دیر جتنی ہوسکے سرمہ لگانے مین -

آنکھون سے پردہ (یا حجاب) اُٹھجانا - غفلت دور ہوجانا - منیر ؎ دم سحر مری آنکھون سے اُٹھ گیا جو حجاب - بہار گلشن معنی سے دل ہوا شاداب -

آنکھون سے پھول اُٹھانا - ایک کھیل ہی کہ دو شخص تھوڑے سے فاصلے پر آمنے سامنے کھڑے ہوکر ہتھیلی کی زد سے ایک دوسرے کی طرف پھول پھینکتے ہین اُسمین پھول جسکے ہاتھ سے گرجاتا ہی وہ آنکھون سے اُٹھاتا ہی - جرأت ؎ رتبہ گل بازی کا دلا کاشش تو پاتا - ہاتھون سے جو گرتا تو وہ آنکھون سے اُٹھاتا - بحر ؎ ناتوانی مین بھی یہ بل ہی جو گیند اکھیلو - پھول کیا تمکو ہم آنکھون سے اُٹھا لیتے ہین - کیف ؎ رتبہ گل بازی کا جو ہو عشق مین حاصل - نظرون سے گرے دل تو وہ آنکھون سے اُٹھالین -

آنکھون سے تلوے سہلانا - تلوون سے آنکھین ملنا - آرام پہنچانے اور خوشامد کرنے کی جگہ کہتے ہین بحر ؎ کوی دن میری بھی راحت کا سرانجام کرین - تلوے سہلاؤنین آنکھون سے وہ آرام کرین - ولہ ؎ عین راحت ہی مجھے خدمت گزاری یار کی - تلوے آنکھون سے جو سہلاتا ہون آجاتی ہی نیند

آنکھون سے ٹکر ٹکر دیکھنا - دیکھتے رہنا اور کچھ نہ کہنا - فقرہ - واہ وا لڑکو نمین مار پیٹ ہوا کی اور تم آنکھون سے ٹکر ٹکر دیکھا کیے -

آنکھون سے جان نکلنا - انتظار و حسرت مین مرنا - ؎ منتظر کوی دم کا مہمان ہی - جان آنکھون سے اب نکلتی ہی -

آنکھون سے چنگاریان اُڑنا - بہت جی جلنے کی جگہ کہتے ہین اور واحد کے ساتھ بھی کہا ہی ؎ کیونکر نہ بحر آنکھ[ع] سے چنگاریان اُڑین - میرے دل و جگر مرے پیش نظر جلے -

آنکھون سے دریا بہانا - بہت رونا - (مبالغے کے طور پر) معروف ؎ بخار اس دل کا سینے مین نہ رکھتے گر سحاب آسا - تو کیون رو رو کے ہم دریا بہاتے اپنی آنکھون سے -

آنکھون سے دریا بہنا - لازم - برق ؎ دو سمندر نہ حسنے ہونگے یہان آنکے دیکھ - ایک جا بہتے ہین دو آنکھون سے دریا کیسے - ظفر ؎ چشم سے دریا بہے لیکن بجھی دل کی نہ آگ - وہ جو تھی نالون کی اپنے شعلہ باری یون بھی ہی -

آنکھون سے دم نکلنا - دیکھو آنکھون سے جان نکلنا - رشک ؎ - اے خدا کوی نہ دیکھے مرض الفت چشم - دم اس آزار مین آنکھون سے نکلتے دیکھا اور نکلنا کی جگہ روان ہونا بھی کہا ہی - صبا ؎ حسرت دید نہ پوچھو شب تنہائی کی - دیکھتا تھا کہ دم آنکھون سے روان ہوتا ہی -

آنکھون سے دور ہی مگر دل سے نزدیک ہی - جدائی مین کسیکی ہر وقت یاد اور تصور رہنے کی جگہ کہتے ہین - آتش ؎ روپوش ہی جو ناز سے اسکا گلہ نہین - نزدیک دل سے ہی جو ہی آنکھون سے یار دور - رند ؎

ع ؎ دیوان مین یون ہی چھپا ہی مگر بول چال مین جمع ہی کے ساتھ ہی -

فرقت کی رات بھی مجھے روز وصال ہی - نزدیک دل ہی یار جو آنکھونسے دور ہی -

آنکھونسے دیکھا جو کبھی کانونسے بھی نہ سُنا تھا - یہ جملہ کسی عجیب غریب چیز کے دیکھنے یا کوئی نئی بات پیش آنے پر کہتے ہین - رند ؎ ستم آتا ہی چرخ سفلہ پرور اہل غیرت پر - جو کانونسے نہ سنتے تھے وہ آنکھونسے دکھاتا ہی -

آنکھونسے دیکھا جو نہ دیکھا تھا - کسی عجیب و غریب یا بُری بات کے ظہور پر یہ جملہ بولتے ہین - سرور ؎ یا اغیار نے آنکھ سے نرگس بیمار کا بوسہ - نہ دیکھا تھا سو دیکھا ہی دل رنجور آنکھونسے -

آنکھون سے دیکھا نہ کانون سے سُنا - نہ دیکھا نہ سنا کسی عجیب و غریب اور خلاف قیاس بات کی نسبت کہتے ہین - ظفر ؎ دیکھا ہنستے گل قالین کو نہ آنکھون سے کبھی - اور نہ کانونسے سُنی بلبل تصویر کی بات - اور آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سُنا بھی کہتے ہین - ناسخ ؎ ناک ایسی دیکھی آنکھون نے نہ کانون نے سُنی - بو تمھارے کاکلونکی ہوتی ہی سم ناک مین -

آنکھون سے زمانہ دیکھا ہی - جملہ - جہان دیدہ ہی - تجربہ کار و ہوشیار ہی - یہان آنکھون سے زائد اور حسن کلام کے لیے ہی - مسرور ؎ ہر طرح کا کارخانہ دیکھا - ان آنکھون سے ہی زمانہ دیکھا -

آنکھون سے سوجھتا نہین ہی - جملہ - اُس جگہ بولتے ہین جب کسیکو سامنے رکھی ہوی چیز نظر نہ آے -

آنکھون سے شرم لحاظ جاتا رہنا - بے شرم ہو جانا - پاس ادب نہ باقی رہنا - مومن ؎ کیون نہ آنکھین لڑتے آہی حیا - تیری آنکھون سے یہ لحاظ گیا - فقرہ - بزرگون کے سامنے یہ شوخیان اب تیری آنکھون سے بالکل لحاظ جاتا رہا -

آنکھون سے شُعلے نکلنا (یا اُٹھنا) آنکھون مین بہت جلن اور سوزش ہونا - داغ ؎ آنکھون کیا خواب ہین دیکھا تھا کس برق تجلے کو - کہ ابتک دیکھیے شعلے ان آنکھون سے نکلتے ہین - سحر ؎ کانون سے لوین اُٹھتی ہین اور آنکھون سے شعلے - دیکھی نہ سُنی سوزش داغ جگر ایسی -

آنکھون سے عزیز رکھنا - نہایت عزیز اور محبوب سمجھنا (چونکہ اعضاے انسان مین آنکھین بہت ہی پیاری ہوتی ہین اسلیے نہایت عزیز کو آنکھون سے زیادہ عزیز کہتے ہین)

آنکھون سے عزیز ہونا - لازم - گلزار نسیم ؎ آنکھون سے عزیز گل مرا تھا - پتلی وہی چشم حوض کا تھا -

آنکھون سے غائب ہو جانا - نظرون سے نہان ہو جانا - سحر ؎ ای صنم غیب کی رکھتے ہین خبر کامل عشق - غائب آنکھون سے وہ عنقاے گم کیا ہوگا - آتش ؎ غائب آنکھون سے خیال یار ای آتش نہو - جان اور پڑینے گی دل اگر محزون ہوا -

آنکھون سے غفلت کے پردے اُٹھجانا - حقیقت حال کُھلجانا ہوش مین آنا - فقرہ - مرشد کی نگاہ ہوتے ہی آنکھون سے غفلت کے پردے اُٹھگئے -

آنکھون سے غیرت بہجانا - غیرت جاتی رہنا - ؎ ہر کسیکے سامنے روتے ہو تجر - بہگئی آنکھون سے غیرت آپکی -

آنکھون سے قبول ہی - بدل و جان قبول ہی بہت خوشی سے منظور ہی - اسیر ؎ گالیون کی ہی سماعت ہمین آنکھون سے قبول - تیرے ہونٹھونکی طرف کان رہا کرتے ہین -

آنکھون سے قدم لگانا - آنکھین پاون سے ملنا - عجز و اعتقاد یا تو

محبت سے - شعور ؎ دیا ہی حسن مین یہ مرتبہ اللہ نے تجکو - پری تیرے قدم چومے لگاے حور آنکھون سے - آتش ؎ آئے تو اب کے آنکھون سے اپنی لگاون مین - دہو کر شراب سے قدم ابر بہار کا -

آنکھون سے کسی چیز کو لگانا - پیار اور محبت یا عظمت و تقدس کی نظر سے - ؎ خط کسکا یہ آیا تھا کہ جرات جسے تو نے - اکدم مین اُٹھا آنکھون سے سو بار لگایا - ناسخ ؎ کوہ غم ایکہی تیشے مین ہوا سو ٹکڑے - کیون نہ آنکھون سے لگایا کرون فرہاد کے ہاتھ - صبا ؎ مسیحا بھی اکدن فلک سے اُتر کر - لگائینگے آنکھون سے تربت علیؑ کی - اور آنکھون سے مس کرنا بھی ہی - قلق ؎ پہلے انگلی اُٹھا کے سوے ضریح - سب نے یارت پڑہی بطرز فصیح - بعد آنکھون سے مس کیا آکر - گرد صندوق کے پھرا جا کر -

آنکھون سے کوڑی نہین دیکھی ہی - جملہ - کوڑی کوڑی کو محتاج ہین - فقرہ - جنھون نے آنکھون سے کوڑی نہ دیکھی تھی وہ ہزارون روپے کے آدمی ہو گئے -

آنکھون سے کوئی کام کرنا - بہت خوشی اور شوق سے کوی کام کرنا - صبا ؎ جان جان پیش نظر حسن کی روداد کرو - آنکھون سے آئینے کی فرد پہ تم صاد کرو - سحر ؎ وہ بلاتے ہین اگر چلنے کو آنکھون سے چلون - زندہ پہنچون گا مگر تا در جانان کیونکر -

آنکھون سے گرا بہت برا ہوتا ہی - یعنی جو شخص لوگونکی نظرون مین حقیر ہو جاتا ہی ہر طرح اُسکی خرابی ہوتی ہی - نصیر (رباعی) ؎ جو اشک کہ آنکھون سے جدا ہوتا ہی - مژگان تلک آیا کہ فنا ہوتا ہی - آنکھون سے کسیکی کوی یارب نہ گرے - آنکھون سے گرا بہت برا ہوتا ہی -

آنکھون سے گرا دینا - بیقدر اور حقیر کر دینا - آتش ؎ شمعون کو تو نے دل سے پروانون کے اُتارا - آنکھون سے بلبلونکی گلشن گرا دیے ہین - ظفر ؎ پڑہ جائین نظر اپنی گر اُسکے دُر دندان - اشکون کی طرح گوہر آنکھون سے گرا دیجے - معروف ؎ ایک عالم کی جو آنکھون سے گرایا جون اشک - کاش کے گوہر غلطان ہی بنایا ہوتا -

آنکھون سے گر جانا - لازم - بحر ؎ گر جاے آنکھ سے جو ہو تجھسے دو چار چاند - چار ابرو ون نے تجکو لگاے ہین چار چاند - ہوس ؎ برگ گل آنکھون سے بلبل تری گر جائین ابھی - گر تو دیکھے مرے اشکون کی گل افشانی کو - آتش ؎ ای آفتاب محشر آنکھون سے گر گیا تو - منھ پھیرتا جدہر سے پھر مین آدہر نہ کرتا -

آنکھون سے لگا کے رکھنا - لگا رکھنا - بہت عزیز کر کے رکھنا - حفاظت سے رکھنا - داغ ؎ جو متاع ہنر پیش بہار کہتے ہین - اُنکو آنکھون سے خریدار لگا رکھتے ہین - ظفر ؎ آنکھون سے لگا کیونکہ بھلا اسکو نہ رکھون - آئی ہی مرے ہاتھ جو یہ خاک دہان کی -

آنکھون سے مجبور ہونا - اندہا ہونا - مسرور ؎ ہوا پنہان جو اُسکا چہرۂ پر نور آنکھون سے - یہان تک روئے عاشق ہو گئے مجبور آنکھون سے -

آنکھون سے معذور کرنا - اندہا کر دینا - جرات ؎ تب وعدۂ دیدار پر آیا کہ رُلا کر - آنکھون سے کیا جب ہمین معذور کسی نے -

آنکھون سے معذور ہونا - لازم - ؎ اُسنے خدمت سے جو معذور رکھا ای جرات - یان تلک رو کہ ہم آنکھون سے معذور ہوے -

آنکھون سے مَلنا - دیکھو آنکھون سے لگانا۔ انشا ؎ مین نے دوپٹا جب ترا آنکھون سے اپنی مل لیا۔ اُسکی شمیم ناز سے بادمین نے غش کیا۔ فقرہ - مزار اقدس کی خاک آنکھون سے ملتے ہی درد جاتا رہا۔

آنکھون سے نیند اُڑجانا - نیند نہ آنا - یا نیند اُچٹ جانا - آتش ؎ یاد ابرو وذقن مین اُڑگئی آنکھون سے نیند - کہ کنوان حبابکا کبھی تلوار کو عریان کیا - ظفر ؎ اُڑے سُنکر جسے ای قصہ خوان نیند اپنی آنکھون سے ہمارے آگے تو وہ ہی فسانہ اور کہتا ہی - وزیر ؎ یاد چشم سرگین مین شب کو گرآتی ہی نیند - صورت مرغ نگہ آنکھون سے اُڑجاتی ہی نیند -

آنکھونکا برسنا (ظش) - زار زار رونا - داغ ؎ اشک اُمڈے برس گئین آنکھین - دیکھنے کو ترس گئین آنکھین - بحر ؎ ہر سال ان آنکھونکو برستے ہوے دیکھا - بہادون نظر آیا نہ ساون نظر آیا -

آنکھون کا بہنا (فش) - آنسو جاری رہنا - ہلال ؎ یہ آنکھین بہ رہی ہین پتلیان تک نکلی آتی ہین - غضب ہی مردم آبی کنار جو نکلتے ہین - رند ؎ چشم بہنے لگی جب داغ جگر بھر آیا - چور پیدا کیا ناسور نے اچھا ہوکر -

آنکھون کا تیل نکالنا - دیدہ ریزی کے کام مین آنکھون پر زور دینا - تسلیم ؎ وصل مین ڈہونڈین عبث موے میان یار کیون - تیل آنکھونکا نکالین رات بھر بیکار کیون -

آنکھونکا جھمکا - آنسوؤن کی جھڑی - میر ؎ جون ابر نہ تھم سکتا آنکھونکا مری جھمکا - جون برق اگر وہ بھی جھمکی سی دکھاجاتا - اب یہ محاورہ نہین ہی -

آنکھونکا چلنا پھرنا (فش) - (یا آنکھونکی چل پھر یا چلت پھرت) شوخی سے نظر کا نہ ٹھہرنا - داغ ؎ اسے تاکا اُسے مارا یہی نقشا دیکھا - چلتی پھرتی ہین قیامت کی تمہاری آنکھین -

آنکھون کا دریا بہانا (ظش) - بہت رونا - رشک ؎ آبروے ابر دریا بار بھی اُڑجائگی - میری آنکھین آند ہی ہین دریا بہانے کیلیے -

آنکھون کا دیکھا جانے وے بھلے مانس کا کہنا مان لے - یہ مثل بطور نصیحت بولی جاتی ہی - مطلب یہ ہوتا ہی کہ تجربہ کار کی بات پر عمل کرنا بہت ہی ضرور ہی حتےکہ اپنی آنکھ سے دیکھے ہوے پر بھی اُسکی بات کو ترجیح دینا چاہیے -

آنکھونکا رونا - نمبر (۱) آنسو بہانا - آتش ؎ یہی رونا ہی جوان خانہ خراب آنکھون کا - بام سے در ہی جدا در سے ہی دیوار جدا -
نمبر (۲) آنکھون کا شکوہ - آتش ؎ نظارہ کیا کین وہ یہ دیدار کو ترسا - دن رات رہا آنکھون کا رونا مُرے دلکو -
نمبر (۳) بینائی کے جانیکا افسوس کرنا - رند ؎ جو رونا یہی ہی تو پھوٹین گی آنکھین - مجھے اب تو آنکھون کا رونا پڑا ہی - اور اسجگہ آنکھونکو رونا بھی کہتے ہین - نواب خلد آشیان طاب ثراہ (فرمانرواے رامپور) ؎ - نواب ہاتھ عشق مین دونون سے دھو بیٹھے - دلکو تو روتے ہی تھے اب آنکھون کو رو بیٹھے -

آنکھونکا کسی کو ڈہونڈنا - کسیکے دیکھنے کا بہت مشتاق ہونا - ظفر ؎ ڈھونڈتی ہین جسکو آنکھین وہ نہین آتا نظر - ہم بہت دوڑاتے ہین اپنی نظر چارون طرف - بحر ؎ صاحب کہین ظہور کرو کائنات مین - دولہا کو آنکھین ڈھونڈ رہی ہین برات مین - ؎ ہوگئین چار نگاہین جو دم قتل آتش - آنکھین جلاد کی ڈہونڈین گی گنہگار کی شکل - قلق ؎ مین غفلت مین

کھولدین آنکھین - یار کو ڈہونڈہنے لگین آنکھین ~

آنکھون کا لہو رونا - بہت رونا - (مبالغے کے طور پر) بحر ؎ کیا فقط
آنکھین لہو روکر ہوی ہین چشم زخم - ہڈی ہڈی مین فراق یار سے ناسور ہی -
ناسخ ؎ کسی نے تیر دزدیدہ نگہ سے دلکو مارا ہی - لہو روتی ہین آنکھین راز
پنہان آشکارا ہی - اور لہو برسانا بھی کہا ہی - اُنس ؎ دکھانہ برق سے
ای ابر ہمکو تو آنکھین - شب فراق ہی برسائین گی لہو آنکھین -

آنکھون کا لہو ہوجانا - آنکھون کا نہایت سُرخ ہوجانا - (اکثر بہت
رونے کی جگہہ کہتے ہین) فقرہ - روتے روتے آنکھین لہو تو ہوگئین اب
کہان تک روؤگے -

آنکھونکا ناسور ہونا - آنکھ سے آنسو نہ تھمنا - نواب خلد آشیان
(فرمانروائے رامپور) ؎ آنکھین ہوئین ناسور جو رونے سے تو پھر کون
نظارہ کریگا ترے بیساختہ پن کا -

آنکھون کا نُور - نمبر (۱) بصارت - روشنی چشم - رشک ؎ ربہ تمہارے
نور کا کیا جانین مہر و ماہ - پوچھو یہ روشنی مری آنکھون کے نور سے - صبا
؎ اندہا کیا مجھے شب مہتاب ہجر نے - آنکھون کا نور بینبہ داغ قمر ہوا -
نمبر (۲) اولاد - عزیز قریب - داغ (ماتم فرزند مین) ؎ احمد کے
غم مین دیدہ و دل کیون نہین تباہ - آنکھون کا نور تھا مرے دل کا سرور تھا ~

آنکھونکا نور اُڑجانا - بینائی جاتی رہنا - میر حسن ؎ اُڑا نور نرگس کی آنکھونکا
سب - ہوے بال سنبل کے ماتم کی شب -

آنکھونکا (یا آنکھون سے) نور جاتا رہنا - نابینا ہوجانا - قلق ؎
دل کا اُسکے سرور جاتا ہی - اور آنکھونکا نور جاتا ہی - اسیر ؎ جب تلک قاصد
پھر آجاتا رہا آنکھون سے نور - خط جانان ہمکو پیغام زبانی ہوگیا - غافل ؎
عبث وہ نشر مگین رہتا ہی اب ستور آنکھون سے - کہ روتے روتے یان جاتا رہا
ہی نور آنکھون سے - اور جانا کیجگہہ کھویا جانا بھی ہی - خلیل ؎ آنکھون سے
نور جسم سے جان دل سے صبر و تاب - کھوئے گئے ہین جیسے وہ آرام جان گیا ~

آنکھونکا نور کھو دینا - اندہا کردینا - ہلال ؎ مکھڑا وہ صاف دیکھکے
مین چوندہیا گیا - آنکھون سے نور نیر اعظم نے کھو دیا - بحر ؎ کہو یعقوب سے
ہر دم نہ دیکھے گال یوسف کے - یہ اُس عینک کے شیشے ہین جو نور آنکھون
کا کھوتی ہی -

آنکھونکا (یا آنکھون سے) نیل ڈہلجانا - مرتے وقت جو چند قطرے
پانی کے آنکھون سے نکلتے ہین اُسکو آنکھون کا نیل ڈہلنا کہتے ہین - بحر
؎ موت کی صورت نظر آئی اُسے دیکھا نہ آہ - ڈہل گیا آنکھون کا نیل
ای انتظار سبزہ رنگ - اسیر ؎ عطا جو غیر کو کرتے کبھی وہ بوسۂ خال - تو
صاف ادہر مری آنکھون کے نیل ڈہلجاتے - مصحفی ؎ میری آنکھون
سے جو یان نیل ڈہلا نزع کیوقت - اُسنے رو رو کے وہان اپنا چھڑایا
کاجل - نواب مرزا شوق ؎ دونون آنکھون سے نیل ڈہلتا ہی -
نبض ساقط ہی دم نکلتا ہی - قلق ؎ دید رُخ اسقدر تھی مد نظر - نیل آنکھون
سے ڈہل چکا تھا اُدہر -

آنکھونکو انتظار ہونا - آنکھونکو یہان زائد ہی مطلب وہی انتظار ہونا ہی
ناسخ ؎ آنکھونکو ہی انتظار قاصد - ہی جان امیدوار قاصد - اور آنکھونمین
انتظار ہونا بھی کہا ہی - ناسخ ؎ کرکے وعدہ شب کے آنے کا نہین
آیا جو یار - بیقراری دلمین ہی اور انتظار آنکھونمین ہی -

آنکھونکو رو بیٹھنا - آنکھون سے معذور ہوجانا - **ہندی** (آغا ہجو صاحب) ؎ آبرو جتنی تھی لوگونمین اُسے کھو بیٹھے - اسقدر روے کہ آنکھون کو بھی ہم رو بیٹھے - **جرات** ؎ رونا آتا ہی ہمین رونے پہ اپنے یارو - یان تلک روے کہ آنکھونکو بھی رو بیٹھے ہم -

آنکھون کے آگے - (یا سامنے) نمبر (۱) پیش چشم - نظر کے سامنے (خارج مین موجود ہو یا تصور مین) فقرہ - آنکھون کے آگے چیز رکھی ہی اور تجھے نہین سوجھتی - **رشک** ؎ زلف و رُخ ساقی کا تماشا آنکھون کے آگے پھرتا ہی - مدت سے وہ دور نہین وہ صبح نہین وہ شام نہین - **ناسخ** ؎ سامنے آنکھون کے اب دزات اُسکا خال ہی - اندنون تابان ہمارا کوکب اقبال ہی - **نیز** ؎ اُسکا و دیکھون کہ چار سو ہی وہی - میری آنکھون کے روبرو ہی وہی - نمبر (۲) دیکھتے دیکھتے - **قلق** ؎ رانڈ ہو کر جوان اک بیٹھی - میرے پہلو سے آگے اک بیٹھی - دوسری میری آنکھون کے آگے - اُٹھتی ہی نوجوان دنیا سے -

آنکھون کے آگے آئے (یا آئیگا) دیکھو آنکھون سے پاؤ ن - **عاشق** ؎ جلتے رہیگے اگر تم کباب دو - آنکھون کے آگے آئے جو جام شراب دو -

آنکھون کے آگے (یا سامنے) **اُٹھ جانا** - کسیکی زندگی مین کسیکا مرجانا - دیکھتے دیکھتے نیست و نابود ہوجانا - مثال کے لیے دیکھو آنکھون کے آگے نمبر ۲ -

آنکھون کے آگے (یا سامنے) **اندھیرا آجانا** - یہ حالت بہت غصے اور کسی بڑے صدمے یا زیادہ خوف یا ضعف سے ہوجاتی ہی - **سودا** ؎ ابر غم کا دل کے اوپر چھا گیا - آنکھون کے آگے اندھیرا آگیا - اور اندھیرا چھاجانا بھی کہتے ہین - **داغ** ؎ آگے آنکھون کے اندھیرا چھا گیا - کچھ دکھای دے تو دیکھون دل کی چوٹ -

آنکھون کے آگے پلکونکی برائی - دیکھو آنکھ کی بدی بھون کے آگے - **نکہت** ؎ یار کی یارو بیان تم بیوفائی مت کرو - روبرو آنکھون کے پلکونکی برائی مت کرو - **ہندی** (آغا ہجو صاحب) ؎ تیر جانان جو لگا دل مین نہ کرنا شکوہ - آگے آنکھون کے نہین کرتے بدی پلکونکی -

آنکھون کے آگے (یا سامنے) **پھرنا** - تصور مین نظرون کے سامنے رہنا - **مومن** ؎ پھر جاسے نہ تا چشم تنم آنکھ کے آگے - تیر نگہ پُر گس شہلا نہ کرینگے - **سودا** ؎ ایسی ہی دکھلائی دی اِک شکل زشت - پھر گئی آنکھون کے آگے سرنوشت - **ناسخ** ؎ آگے آنکھون کے جو پھر جاتے ہو چلا آتا ہون مین - پہلے بجلی کوندتی ہی رعد کی آواز سے -

آنکھون کے آگے - (یا سامنے) **تارے چھٹکنا** - یا تارے چھُٹنا - ضعف یا صدمے سے چکر آجانے مین جو ذرے سے نظر آتے ہین اُنکو تارے چھٹکنا کہتے ہین - **شعور** ؎ کیا ہی ناتوان ایسا کسی گیسوی افشان نے - کہ اب آنکھون کے آگے دنکو بھی تارے چھٹکتے ہین - **جرات** ؎ اُٹھتے ہی چھٹتے ہین آنکھون کے تلے تارے سے - جب جدا تجھسے ہم اِی ماہ جبین بیٹھتے ہین -

آنکھونکے آگے سے اُوپ یا تلپٹ ہو جانا - نگاہ کے سامنے سے اسطرح غائب ہوجانا کہ پتا نہ لگے -

آنکھونکے آگے ناک سوجھے کیا خاک - یہ مثل طنزاً اُسکی نسبت

بولی جاتی ہی جسے سامنے کی چیز نہ سوجھے - ناسخ ؒ ہی عیان جلوہ خدا کاان بتان ہند مین - سوجھے کیا زاہد تجھے آنکھون کے آگے ناک ہی -

آنکھونکے اَندہے - نافہم بے وقوف - نصیر ؒ دیکھ تو آنکھونکے اندہے کچھ بھی ہی تجکو شعور - یہ تو میری نوجوانی اور بُرانی چوڑیان - میر ؒ اہل نظر کسوکو ہوتی ہی مخربیت - آنکھونکے اندہے ہمتو مدت رہے حرم مین -

آنکھونکے اندہے نام شیخ روشن - مثل - دیکھو آنکھون کے اندہے نام نین سکھ -

آنکھون کے اندہے نام نین سُکھ - جو ناوان دانا بنے اُسکی نسبت یہ مثل کہتے ہین - اور اُسکی نسبت بھی کہتے ہین جو ایسی صفت سے مشہور ہو کہ اسمین پای نہ جاے - اسکے قریب قریب فارسی کی یہ مثل ہی - ع برعکس نہند نام زنگی کافور - جانصاحب ؒ آنکھونکی اندہی ہی وہ مثل نام نین سُکھ - نرگس کو دنکو اونٹ بھی آتا نہین نظر - ہندی (آغا ہجو صاحب) ؒ اچھی پوشاک کو وہ کیا جانین - نین سُکھ نام آندہے آنکھونکے -

آنکھونکے بھل چلنا - ادب یا شوق سے چلنا - داغ ؒ آنکھون کے بل چلونگا تری راہ شوق مین - موے مژہ بنین گے مری چشم تر کے پاؤن - اور آنکھون کے بھل بیٹھنا بھی کہاہی - رشک ؒ کوے جانا نین اگر پاؤن دہرے ہون تھک جائین - سر کے بھل راہ چلا آنکھون کے بھل بیٹھ گیا -

آنکھونکی بینائی - بصارت - ناصر ؒ روز تم دیکھتے ہو شام ہی کیوقت کتاب - دشمنی ہی تمہین کچھ آنکھونکی بینائی سے -

آنکھونکے پپوٹے - وہ کھال جو بطور غلاف آنکھ کے اوپر ہی جسے فارسی مین غلاف چشم اور بنام چشم کہتے ہین -

آنکھونکی پُتلیان - نمبر (۱) آنکھونکی سیاہی - رند ؒ گئین جو حسرت دیدار لیکے دنیا سے - کرینگی حشر کو آنکھونکی پتلیان فریاد - نمبر (۲) نہایت عزیز اور محبوب - کیف ؒ دین و دینا دونون ہین آنکھونکی اپنی پتلیان - اک نگہ ہی حق کی جانب ایک باطل کیطرف - فقرہ - اولاد ہزار بُری ہو مگر مان باپ آنکھ کی تپلی سمجھتے ہین -

آنکھونکی پتلیان تھہرانا - آنکھونکا بے نور اور بے حس ہو جانا - اسیر ؒ کیا دیرمغان مین ایک بت کا انتظار ایسا - کہ دونون تپلیان تھہرا گئین چشم برہمن مین -

آنکھونکی پتلیان پھر جانا - آنکھونکی پتلیون کا چڑہ جانا - چونکہ نزع کے وقت اعصاب کے کھچنے سے ایسا ہوا کرتا ہی اسلیے علامت مرگ سے کنایہ ہی معروف ؒ طبیعت گرنہ اکبار اسطرح سرکار کی پھرتی - تو پتلی آنکھ کی کیون آپ کے بیمار کی پھرتی -

آنکھون کے پردے - وہ سات جھلّیان جو تہ بر تہ آنکھون مین ہوتی ہین -

آنکھونکی تَرِی - آنسوؤن کی نمی - ناسخ ؒ آئنہ دیدۂ گریان بنے جوہر پتلی - دیکھلے جو مری آنکھون کی تری آئینہ - ہجر ؒ جب مستعد گریہ ہوے ہم غضب آیا - گردونکو بنایا کنول آنکھونکی تری نے -

آنکھونکے تِل - وہ چھوٹے سے نقطے جو آنکھ کی سیاہی مین ہوتے ہین - وزیر ؒ نظر سے میری گر بیمار انکی ہو گئین آنکھین - تصدق کے لیے کھچوا اُن روغن آنکھ کے تل کا - ذوق ؒ دیکھ چھوٹون کو ہی اللہ بڑائی دیتا - آسمان آنکھ کے تل مین ہی دکھائی دیتا -

آنکھون کے حلقے - وہ دائرے جنمین آنکھون کے ڈہیلے قائم ہین جنہین کاسۂ چشم اور حدقۂ چشم بھی کہتے ہین - اسیر؎ آنکھ کا حلقہ بجاے طوق گردن چاہیئے - ہون مین دیوانہ کسیکی نرگس بیمار کا - صبا؎ ٹکٹکی باندہے ترے در پر رہین گے ای صنم - حلقے آنکھون کے کرینگے حلقۂ زنجیر ہم - آتش؎ یہ آرزو ہی کہ زین سمند یار مین ہون - ہماری آنکھون کے حلقے رکاب کے بدلے -

آنکھونکی دوا کرو - دیکھنے کی لیاقت پیدا کرو - عقل اور تمیز حاصل کرو اور اُس جگہ بھی مذاق سے کہتے ہین جب کسیکو کوی چیز سامنے رکھی ہوی نہین نظر آتی ہی - سحر؎ ہم چشمی یار سے حیا کر - نرگس آنکھون کی کچھ دوا کر -

آنکھونکے ڈُورے - آنکھون کی لال لال رگین جو کسیکی آنکھون مین قدرتی ہوتی ہین یا نشے یا خمار سے پیدا ہو جاتی ہین - ناسخ؎ آنکھون کے ڈورے ہین رگ یاقوت ہیرون مین - موتی جڑے ہین لعل مین مُنھ پر عرق نہین - میر؎ تماشا سُرخ ڈورون سے تری کیا چشم میگون ہی - رگ گل نرگس شہلا مین ہی یہ تازہ مضمون ہی -

آنکھونکے ڈہیلے - دیدے - (یعنی سیاہی اور سپیدی اور پتلی) مومن؎ غیر کو جھانکا تو ڈہیلے آنکھ کے - دیکھنا رکھدیوین گے روزن مین ہم - اسیر؎ واہ رے شوق تماشا دیدۂ روزن بنین - صرف اگر آنکھون کے ڈہیلے ہون تری دیوار مین - وزیر؎ اس مری دیوانگی پر ای جنون پتھر پڑین - آنکھ کے ڈہیلے لگاتا ہون اگر آتی ہی نیند -

آنکھونکی راہ (یا راستے) سے دل مین در آنا - نظرون مین سما کے دل مین گھر کرنا - صبا؎ بے محابا ہی حقیقت مین تصور اُسکا - آنکھون کی راہ سے کیا صاف در آیا دل مین - اور در آنا کی جگہ اُتر آنا بھی کہتے ہین - مسرور؎ یار کا دیدہ دلیری سے لبھانا دیکھو - آنکھون کے رستے سے دلمین اُتر آنا دیکھو -

آنکھونکی راہ سے دم نکلنا - نزع کیوقت آنکھین کھلی رہجانا جیسے انتظار مین مرنا کہتے ہین - آتش؎ وہ تماشا ہی ترا حسن پُر آشوب ای ترک - آنکھون کی راہ سے دم نکلے تماشائی کا - جرأت؎ آنکھونکی راہ نکلے ہی کیا حسرتون سے دم - وہ روبرو جو اپنے دم واپسین نہین - اور دم کی جگہ جان نکلنا بھی کہتے ہین - آتش؎ راہ سے آنکھونکی نکلے جان مضطر جا ہے - شام سے فرقت کی شب مین ہی سحر کا انتظار -

آنکھونکی روشنی (یا بینائی) جاتی رہنا - اندہا ہو جانا - رند؎ آنکھون کی روشنی بھی گئی ساتھ یار کے - کچھ سوجھتا نہین جو وہ پیش نظر نہین -

آنکھون کے سامنے رکھنا - نمبر (۱) نگرانی رکھنا - تسلیم؎ - زیر دامن رہنے دو اشک پریشان حال کو - سامنے آنکھون کے رکھنا چاہیئے اطفال کو -

نمبر (۲) نظر کے سامنے رکھنا - ناسخ؎ سامنے آنکھونکے آئینہ بت رکھا نہ کر - ای صنم لیجاتے ہین کم پیش بیمار آئینہ -

آنکھون کے سامنے رہنا - لازم -

آنکھونکے سامنے (یا آگے) سے چُرانا - بہت چالاکی اور عیاری سے چُرانا - آتش؎ آنکھون کے سامنے سے دلکو مرے چُرانا - خال سیہ ہی

طرار اس سارقی کے فن مین۔

آنکھونکے سامنے سے نہ ہٹنا - ہر وقت نگاہ کے سامنے رہنا۔ کسی دم تصور سے الگ نہونا۔ آتش ؎ آنکھون کے سامنے سے نہ ہٹ ای خیال یار۔ تجھسے کوی عزیز دم واپسین نہین۔ ظفر ؎ جو دلمین ہو سو کہو تم نہ گفتگو سے ہٹو۔ رہو پر آنکھونکے آگے نہ روبرو سے ہٹو۔

آنکھونکے سامنے کوئی چیز آجانا - کسی چیز کا آنکھونکی اوٹ ہوجانا۔ نسیم ؎ دیکھیے کسطرح اُسکے روے عالمتاب کو۔ سامنے آنکھونکے آجاتے ہین پردے نور کے۔

آنکھونکے سامنے (یا آگے) کی بات - اپنی دیکھی ہوئی بات۔ فقرہ تمہارے مکرنے سے کیا ہوتا ہی میری آنکھونکے سامنے کی بات ہی۔

آنکھونکی سفیدی - آنکھ کے تل کے آس پاس جو سفیدی ہوتی ہی۔ مصحفی ؎ نہین آنکھونکی سفیدی مین یہ تل ای عیار۔ مردم چشم نے در پردہ چرایا کاجل۔ رشک ؎ ہین سفیدی مری آنکھونکی وہ رخسار صبیح۔ مردم دیدہ نہو جاے ہر اک تل کیونکر۔ سحر ؎ آرزو ہی کہ مین اُس حور کی لکھون تعریف۔ کاغذ آنکھونکی سپیدی ہو تو سطر پلکین۔

آنکھونکی[1] سوئیان نکالنی رہگئی ہین - یہ مثل اُسجگہ بولتے ہین جہان کسی کام مین بہت کچھ محنت و مشقت ہو چکے تھوڑی سی کوشش باقی رہے۔ داغ ؎ جو بتہین آنکھین تو پلکین بھی کوی پل کی ہین۔ رہی ہین بس یہی آنکھونکی سوئیان باقی۔

آنکھونکی سیاہی - آنکھ کا تل۔ مردمک۔ رشک ؎ ای پری پاے تو آنکھونکی سیاہی سمجھے۔ تیرا وحشت زدہ ہی سایۂ دیوار پسند۔ ناسخ ؎ کیا فقط اشکون نے آنکھونکی سیاہی دہوئی۔ کہ ہوے ہین مری پلکونکے بھی سب بال سپید۔

آنکھونکی سیاہی سفید ہونا - موت کے آثار ظاہر ہونا۔ ہندی (آغا ہجو صاحب) ؎ گزری تمام عمر نہ آیا اُدہر سے خط۔ آنکھونکی یان سیاہی بھی ظالم ہوئی سفید۔

آنکھونکی صفائی دیکھو - جملہ کسیکی چالاکی ڈہٹائی یا بیمروتی کے وقت کہتے ہین۔ رشک ؎ خط کا آغاز ہی آنکھونکی صفائی ہی وہی۔ روز جتنک ہی وہی روز لڑائی ہی وہی۔

آنکھونکی فصدین کھلواؤ یا فصدین لو - جب کسی شخص کی نگاہ کچھ دیکھنے یا پہچاننے مین کمی کرتی ہی تو اُسوقت مذاقاً یہ جملہ کہتے ہین۔ یعنی تمہاری نظر کی خطا ہی۔ دیکھنے کی لیاقت پیدا کرو۔ مثال کے لیے دیکھو آنکھون کے ناخن لو۔

آنکھونکی قسم - عورتین ان الفاظ سے قسم کہاتی ہین۔ قلق ؎ چشم انصاف سے ذرا نرگس۔ تو نظر باز ہی بتا نرگس۔ نکتہ مین جانتے ہین ہم تجکو۔ اپنی آنکھونکی ہی قسم تجکو۔ میرے خود بین کی کیسی ہین آنکھین۔ ان کو دکھلا کے آنکھین کھلجائین۔ معروف ؎ صدقے آنکھونکی قسم کھا گئی رکھ کان پہ ہاتھ۔ اشک سا گوہر

[1] اس مثل کی نسبت ایک کہانی مشہور ہی اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ کسی عورت نے ایک شخص کو دیکھا کہ مردہ سا پڑا ہی اور تمام بدن مین سوئیان چبھی ہوی ہین یہ سمجھی کہ کسی نے اسپر جادو کیا ہی اسلیے کہ بقول مشہور ایک قسم کے جادو مین سوئیان بھی چبھوتے ہین وہ سوئیان نکالنے لگی سارے بدن کی سوئیان نکال لین صرف آنکھونکی باقی رہگئی تہین کہ ایک عورت وہان آگئی اُس نے اس سے کہا کہ آپ آنکھونکی سوئیان نکالنی باقی ہین تو یہان ٹھہری رہ مین ابھی آتی ہون یہ کہکر وہ کسی ضرورت کو گئی اس عورت نے اُسکی آنکھونکی سوئیان نکال لین اور وہ شخص سحر سے نجات پاکر اُٹھ بیٹھا محبت اور ہمدردی اُسی عورت کی ثابت ہوی جسنے آنکھونکی سوئیان نکال تہین۔

شہوا نہ دیکھا نہ سُنا۔

آنکھونکے گڑھے - وہ گڑھا جو لاغری سے آنکھونکے حلقونمین پیدا ہوجاتا ہی۔ صباؔ روزن ہین تیرے دیکھنے والونکے واسطے - آنکھونکے ای صنم مرے مُنھ پر گڑھے نہین - بحرؔ ای انتظار جان مسافر نہ گر پڑے - اندھے کنوین ہین آنکھونمین اپنی گڑھے نہین -

آنکھونکے ناخن لو - موقع استعمال کے لیے دیکھو آنکھونکی فصدین کھلواؤ مصحفیؔ وہ کہتے ہین نہ چھیڑو مجکو دیکھو لوگ بیٹھے ہین - میان آنکھونکی فصدین لو ذرا آنکھونکے ناخن لو -

آنکھونکے نیچے (یا تلے) نمبر (۱) نگاہ کے سامنے - جیسے آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا -

نمبر (۲) تصور مین - بحرؔ پھرتی ہی تصویر شیرین کی جو آنکھون کے تلے - غیرت بادام شیرین دیدۂ فرہاد ہین - میرؔ پھرتی ہین اُسکی آنکھین آنکھون تلے ہمیشہ - رہتا ہی آب دیدہ یان تا گلے ہمیشہ -

آنکھونکے نیچے اندھیرا آجانا - دیکھو آنکھون کے آگے اندھیرا آجانا - اسیرؔ بندھا کب تصور ترے گیسوؤن کا - کہ آنکھون کے نیچے اندھیرا نہ آیا -

آنکھون کے نیچے بجلی سی چمک جانا - آنکھ جھپکا دینے والی چمک یکایک نظر آجانا - داغؔ اُنسے نگاہ ملتے ہی دلپر لگی وہ چوٹ - بجلی سی اپنی آنکھون کے نیچے چمک گئی - اسیرؔ آنکھونکے تلے کوندگئی برق تجلی - آئے جو وہ رہوار کو چمکا کے برابر -

آنکھونکے نیچے پھرنا - دیکھو آنکھون کے آگے پھرنا - اسیرؔ - شکل چشم یار پھر آنکھون کے نیچے پھر گئی - پھر مجھے وحشت ہوی چشم غزالان دیکھکر - بحرؔ مُنھ چھپاناہی ہی اگر منظور - میری آنکھون تلے پھرا نہ کرو - ظفرؔ چشم تیری چشم آہو ہی مگر وقت غضب - پھرتی ہی مانند چشم شیر آنکھونکے تلے -

آنکھونمین (یا آنکھونپر) **آشوب ہونا** - آنکھین دکھنے آنا - شعورؔ یہان تو روتے روتے آنکھونمین آشوب ہو آیا - گمان ہی محتسب ظالم کو مجھپر بادہ خواری کا - داغؔ صبح اُس فتنۂ محشر کو جو دیکھا ہنسے - ایک آشوب رہا چار پہر آنکھونپر - میرؔ پی ہوی تو لہو پیا ہونمین - محتسب آنکھون پر ہی کچھ آشوب -

آنکھونمین آنا - نمبر (۱) نظرونمین سمانا - اسیرؔ مری آنکھونمین آؤ تم اگر شمشاد قامت ہو - شجر رہتا ہی اکثر سبز دریا کی ترای مین -

نمبر (۲) مست ہونا - مرزا جان طپشؔ دعوے میخواری کا اتنے ہی پہ تھا سرکار کا - پیتے ہی اک آدھ گھونٹ آنکھون مین بس آنے لگے - ان معنون مین اس شعر کے سوا اور کسی کے یہان نہین پایا گیا -

آنکھونمین اشارے ہونا - اشارون اشارون مین مطلب ادا کرنا - ؔ کچھ مجکو اُسکے دل کی خبر مصحفی نہین - آنکھونمین تو اشارہ کئی بار ہو گیا - ظفرؔ یہ اشارہ ہی کہ آنکھونمین اشارے ہووین - عین شفقت سے کیے اُسنے جو بادام طلب -

آنکھونمین اندھیرا آجانا - دیکھو آنکھون کے آگے اندھیرا آجانا - نکہتؔ جب خیال رُخ پُر نور کسیکا آیا - دیکھو اندھیر کہ آنکھونمین اندھیرا آیا - اسیرؔ مہروسہ کی جو پڑی آنکھ تری زلفون پر - دونون چکرا گئے آنکھونمین

اندھیر آیا - اور آنا کی جگہ چھانا اور ہونا بھی ہی - رشک ؎ چھایا تری زینت سے یہ آنکھونمین اندھیرا - مسی نہ دکھای دی نہ سر بانظر آیا - اسیر ؎ جی اُلجھنے لگا آنکھونمین اندھیر اچھایا - جب تصور ترا ای گیسوئے شبگون باندھا - بحر ؎ چار سو ہی اندھیر آنکھون مین - چار دن سے جو اُسکی دید نہین -

آنکھونمین باتین کرنا - اشارونمین باتین کرنا - انشا ؎ - غیر سے کرتے تھے آنکھونمین ابھی باتین تم - ہم بھی آ پہنچے ہین کیا عین اشارات کیوقت -

آنکھونمین باتین ہونا - لازم - بحر ؎ سیکھے سے بھی انداز تمہارے نہین آتے - آنکھونمین ہون باتین یہ اشارے نہین آتے -

آنکھونمین بجلی سی چمک جانا - دیکھو آنکھون کے نیچے بجلی سی چمک جانا معروف ؎ ایک بجلی سی چمک جاے ہی آنکھونمین وہین - ذکر چھیڑے ہی جو اُس گل کی ہنسی کا کوی -

آنکھونمین بچپن ہونا - گھورا گھاری ہونا - درد ؎ میرے اُسکے جو لڑگئین آنکھین - ہو گئے آنکھون ہی مین دو دو بچپن - اب یہ محاورہ متروک ہی -

آنکھونمین بسنا - نظرونمین سمانا - تصور مین رہنا کوی چیز جب خیال مین پیش نظر رہتی ہی تو اسکی نسبت کہتے ہین کہ آنکھونمین بس گئی ہی یا بسی رہتی ہی - مصحفی ؎ بس گیا وہ نگار آنکھونمین - کیا سمائے بہار آنکھونمین - ظفر ؎ بسا آنکھونمین وہ پیار اکچھ ایسا ہی کہ کیا کہئیے - تصور بندہ رہا اُسکا کچھ ایسا ہی کہ کیا کہئیے -

آنکھونمین بہار پھولنا - چھانا - دل شگفتہ ہونا - نگاہون سے خوشی ٹپکنا - سوز ؎ کھب گیا حسن یار آنکھونمین - کیا ہی پھولی بہار آنکھونمین - مسرور ؎ آتے ہو ضرور تم چمن سے - آنکھون مین بہار چھا رہی ہی -

آنکھونمین بیٹھنا - ڈہٹای سے مکرنا - داغ ؎ دلکو چرا لیا ہی اشارون سے اور پھر - آنکھونمین بیٹھتے ہین ڈہٹائی تو دیکھئیے - یہ محاورہ لکھنؤ مین نہین سُنا -

آنکھونمین پالنا - بہت محبت اور ناز و نعم سے پرورش کرنا - تسلیم ؎ کہان جاتا ہی تنہا چھوڑ کر مجکو مصیبت مین - اسی دن کے لیے ای طفل اشک آنکھونمین پالا تھا - سوز ؎ کیون طفل اشک تجکو آنکھونمین مین نے پالا - اب بھی میرے مُنھ پر یون گرم ہو کے آیا -

آنکھونمین پھرنا - تصور مین پیش نظر رہنا - ظفر ؎ گردش چشم وہ آنکھونمین پھرے ہی ساقی - ہمکو کیا کام جو ہم تجھسے کرین جام طلب - آتش ؎ دیکھکر آئینہ یار آنکھونمین پھر جاتا ہی - یاد آتی ہی مجھے بھولی ہوی صحبت صبح - ناسخ ؎ جنکی رفتار کے پامال ہین ہم - وہی آنکھونمین پھرا کرتے ہین - رشک ؎ ای چرخ دور کامل نجم زحل یہ تھا - پھرتا رہا ان آنکھونمین وہ تل تمام رات -

آنکھونمین پھیکا لگنا - خوشنما اور اچھا نہ معلوم ہونا - میر ؎ لالہ و گل کیون نہ پھیکے اپنی آنکھونمین لگین - دیکھنے والے ہین ہمتو رنگ احمر کے ترے - ولہ ؎ گر بہشت آوے تو آنکھونمین مری پھیکی لگے - جسنے دیکھا ہو تجھے محو تماشا کیا ہو -

آنکھونمین پی جانا یا پیئے جانا - رغبت و شوق سے تاکنا - گھورنا - آتش ؎ جانب شیشہ جو دیکھون تو مغان کہتے ہین - آنکھونمین دختر رز

کو پیے جاتے ہو عبث۔

آنکھوں مین ترمرے پھرنا۔ دماغی صدمے سے آنکھوں کے آگے ذرے ذرے سے نظر آنا۔ ترمرے اُس چکنائی کو کہتے ہین جو پانی کے اوپر متفرق ہوکے تیرتی ہی اسی سے تشبیہاً اُن ذرونکو بھی کہتے ہین۔ داغ ؏ خیال ذرۂ ریگ بیابان کوی جاتا ہی۔ پھرین گے ترمرے تربت مین بھی مجنونکی آنکھوں مین۔ مومن ؏ عطر غیرونکو دکھاکر جو لگایا اُسنے۔ ترمرے سے ہین مرے دیدۂ تر مین پھرتے۔

آنکھوں مین تصور بندھ رہنا۔ کسی چیز کا خیال پیش نظر ہونا۔ نقی ؏ جب تصور رخ گلگون کا بندہا آنکھوں مین۔ خار ہر گل ہوا ای باد صبا آنکھوں مین۔

آنکھوں مین تکلے چبھونا۔ غصے کے وقت عورتین لونڈیون باندیون سے کہتی ہین کہ اگر پھر اسطرح ڈھٹائی سے آنکھ سامنے کی تو آنکھون مین تکلے چبھو دونگی۔ اسکا استعمال ایسی خطا پر ہی جو آنکھ سے متعلق ہو۔ داغ ؏ کرے دعوائے ہمچشمی تو مژگان دراز اُسکی۔ چبھوے خوب تکلے نرگس شہلا کی آنکھون مین۔

آنکھوں مین تل بیٹھنا۔ آنکھوں مین سما جانا۔ سودا ؏ تل بیٹھ رہی آنکھون ہی ساعت نیک آج۔

آنکھوں مین تُلنا۔ نظروں مین جچنا۔ بحر ؏ ہم پلہ ہوے اُس سے نہ چھوٹے نہ بڑے پھول۔ آنکھوں مین تُلا یار ترازو مین تُرے پھول۔ ولہ ؏ تکگئی مہر و وفا ای یار اپنی آنکھ مین۔ جب ترازو سینے مین تیر نظر ہونے لگا۔

آنکھوں مین تولنا۔ متعدی۔ منیر ؏ دل عدو مین ترازو ہوا ہی اُسکا تیر۔ اگر ہو شبہہ تو ای مرگ اپنی آنکھوں مین تول۔ مسرور ؏ دیتے ہین فوق اپنی کمر سے بھی نازنین۔ آنکھوں مین تول کر مرے جسم نحیف کو۔ شعور ؏ آنکھون مین تول کے موے کمر نازک کو۔ بڑھ گئے ہین رشتہ جان سے بھی سمجھتے عاشق۔

آنکھوں مین تیل لگانا۔ اکثر لونڈیان باندیان اس غرض سے کہ کام نہ کرنا پڑے یا لاٹھ کے پڑنے سے نجات ملنے کے لیے آنکھوں مین تیل لگا لیتے ہین جس سے آنکھین آشوب کر آتی ہین اور بعض عورتین کسی موقع پر آبدیدہ ظاہر کرنے کے لیے تیل پڑے ہوے بالون پر ہاتھ پھیر کے آنکھوں مین لگا لیتی ہین کہ اس ترکیب سے آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آتے ہین۔

آنکھوں مین ٹھنڈک پڑنا۔ آنکھون مین طراوت آنا۔ جی خوش ہونا۔ فقرہ۔ کیا ہری ہری دوب ہی کہ دیکھتے ہی آنکھوں مین ٹھنڈک پڑ گئی۔

آنکھوں مین ٹیسو پھولنا۔ زرد ہی زرد نظر آنا۔ آنکھوں مین خوشی کا سمان پھرنا۔ داغ ؏ آپکی آنکھوں مین کسطرح نہ ٹیسو پھولے۔ زردی چہرۂ بیمار اثر کرتی ہی۔

آنکھون مین جان آنا۔ نمبر (۱) آنکھون کو بھلا معلوم ہونا۔ جی کو راحت پہنچنا۔ فقرہ۔ آجکل ہری چیز دیکھکر آنکھون مین جان آجاتی ہی۔

نمبر (۲) قریب مرگ۔ آنکھوں مین دم اٹکنا۔ صبا ؏ وہ بت نہین ہی اور آنکھوں مین جان آی ہی۔ خدا دکھاے تو دیدار آخری ہوجاے۔

رند ؎ پھر نہ آجاے مری جان کہین آنکھونمین - پھر ہوی حسرت دیدار خدا خیر کرے - میر ؎ کیا دیکھتا ہی ہر گھڑی اپنی ہی سج کو شوخ - آنکھونمین جان آی ہی ادہر نگاہ کر -

آنکھونمین جان اٹکنا - (اٹھہرنا) تمام جسم سے دم نکل کے حسرت دیدار سے آنکھونمین رُک رہنا - بحر ؎ ابتو آنکھونمین جان اٹکی ہی - دیکھ جا آکے اک نظر مجکو - تسلیم ؎ کیا ہی کس نے ترسانے کی خاطر وعدہ آنیکا کہ وقت نزع بھی ٹھہری ہوی ہی جان آنکھونمین -

آنکھونمین جان ہونا - نمبر (۱) حد سے زیادہ ناتوان ہونا - مسرور ؎ لیلی یہ بولی دیکھ کے مجنون کی لاغری - کیا دیکھون تجکو تیری تو آنکھون مین جان ہی -

نمبر (۲) دیکھو آنکھونمین جان اٹکنا - آتش ؎ اک رشک مسیحا کے تصور مین یہ ہی حال - آنکھونمین ہی جان اور فنا دم نہین ہوتا - جرات ؎ حباب وار ہی آنکھونمین جان مرغ اسیر - چمن تک ابتو قفس اُسکا باغبان پہنچا - برق ؎ کہدیجو قاصد افقط آنکھونمین جان ہی - سائل کو انتظار ہی تیرے جواب کا - اور آنکھونمین جی ہونا بھی انہین معنی مین کہا ہی - میر ؎ آنکھونمین جی مرا ہی ادہر یار دیکھنا - عاشق کا اپنے آخری دیدار دیکھنا - غافل ؎ جسکے دیدار کی حسرت مین ہو جی آنکھونمین - مرتے دم وہ ہمین صورت نہ دکھاے افسوس -

آنکھونمین جگہ دینا - بہت عزیز سمجھنا - تعظیم و توقیر کرنا - ناسخ ؎ ہر ایک اپنی آنکھونمین دیگا مجھے جگہ - سرمہ کیا ہی یار نے برق نگاہ سے - آتش ؎ مومنو کافر جگہ دیتے ہین آنکھونمین اسے - طور کا سرمہ کسی نقش قدم کی خاک ہی - معروف ؎ سیاہ کار تو ہون لیک سرمہ سان مجکو جگہ سب آنکھونمین دیتے ہین دیکھنا تعظیم -

آنکھون مین جگہ ہونا - عزیز ہونا - سحر ؎ ہماری آنکھونمین دلمین جگہ تمہاری ہی - یہ آج غیر محلے مین کیون ہی گھر کی تلاش -

آنکھونمین جہان تاریک ہونا - بہت رنج اور صدمے کیجگہ کہتے ہین رشک ؎ ای ہجر میری آنکھونمین تاریک ہی جہان - مضمون شعر تک بھی یہان سُوجھتا نہین - اور تاریک کی جگہ سیاہ اور اندھیر ہو جانا اور رہنا سب طرح مستعمل ہی - میر ؎ آنکھونمین میری عالم سارا سیاہ ہی اب - مجکو بغیر اُسکے آتا نہین نظر کچھ - ؎ عالم مری آنکھونمین جو اندھیر ہی جرات - جانیکا ارادہ ہی یہ کس رشک قمر کا -

آنکھونمین چُبھنا - پسند آنا - آنکھونکو بھلا معلوم ہونا - بحر ؎ چبھا ہی جب سے وہ آنکھونمین اشکبار ہونمین - وہ دلمین درد اُٹھا ہی کہ بیقرار ہونمین - فقرہ - آجکل سبز رنگ آنکھونمین چبھا جاتا ہی -

آنکھونمین چُرانا - سامنے سے چیز اُڑا لینا - باوصف نگرانی کے چالاکی سے چرا لینا - سرور ؎ کیا غضب ہی کہ چار آنکھون مین دل چُراتا ہی یار آنکھونمین - رشک ؎ لیگیا دل چُرا کے آنکھونمین - وہ بجا ہی اگر چُراے نظر -

آنکھونمین چربی چھانا - نمبر (۱) مغرور ہونا - اپنے مرتبے سے بڑھ چلنا - رند ؎ روبرو اس شعلہ رو کے بزم مین کیون آگئی - شمع کافوری کی آنکھونمین یہ چربی چھا گئی - جرات ؎ چاہتی ہی اُس بھبھوکے کے حضور اپنا فروغ - شمع کی آنکھون مین ہی چربی مگر چھای ہوی - نواب مرزا شوق

ع چربی آنکھون مین تیری چھای ہی۔ کچھ نگوڑی کی شامت آئی ہی۔
نمبر(۲) اپنے اچھے برے کو نہ سمجھنا۔ نیک و بد مین تمیز نہونا۔ فقرہ۔ تمہاری آنکھون مین کیون چربی چھا گئی تھی تم کیون اُسکے کہنے مین آگئے۔ داغ ع ہمارے شمع رو کے سامنے یون شمع پر جلنا۔ الٰہی کیسی چربی چھای پروانے کی آنکھون مین۔

آنکھون مین چکا چوندہ آنا یا چکا چوندہ ہونا۔ چمک کے سامنے نظر کا قائم نہ رہنا۔ کامل ع چمک برق عارض دکھانے لگی۔ چکا چوندہ آنکھون مین آنے لگی۔ منیر ع چکا چوندہ آنکھون مین ہو ہوش اُڑ جائین غش آجائے۔ کلیم اللہ گر اُس مہر کی دیکھین درخشانی۔

آنکھون مین چھانا۔ آنکھون مین ایسا سمانا کہ اُسکے سوا اور کچھ نہ سوجھے۔ ناسخ ع مین مطلع نہین شب تار فراق سے۔ آنکھون مین چھا رہا ہی ہر جو تنویر یار کی۔ انشا ع وہ شکل آنکھون مین اپنی چھا رہی ہی۔ طبیعت سخت ہی گھبرا رہی ہی۔ مومن ع واعظ کے ذکر مہر و قیامت کو کیا کہون۔ عالم شب وصال کے آنکھون مین چھا گئے۔

آنکھون مین حقیر کر دینا۔ کسیکی نظرون مین ذلیل کر دینا۔ احسان ع یہ بے زری بھی عجب بد بلا ہی سیمبر و۔ تمہاری آنکھون مین اسنے مجھے حقیر کیا۔

آنکھون مین حقیر ہونا۔ لازم۔ ع مصحفی ہہ کے عاشق خوبان۔ سبکی آنکھون مین ہم حقیر ہوے۔

آنکھون مین حلقے پڑ جانا۔ ناتوانی سے آنکھون مین گڑھے پڑ جانا۔ ہندی (آغا ہجو صاحب) ع دیکھے ہین جو گیسو ونکے حلقے۔ حلقے آنکھون مین پڑ گئے ہین۔ ع حلقے آنکھون مین پڑ گئے مُنھ زرد۔ ہو گئی نیر تیری کیا صورت۔ آتش ع ہوا ہون مو سے لاغر مین پڑے ہین آنکھون مین حلقے۔ پریشان کر رہا ہی حال سودا زلف پر خم کا۔

آنکھون مین خار ہونا۔ نظرون کو برا معلوم ہونا۔ آتش ع خار آنکھون مین ہین گل باغ جہان کے تجھ بغیر۔ دل نہین لگتا کسی صورت ترے مانوس کا۔ جرات ع غصے مین جس رنگ گل کے سو کھکر کانٹا ہوا۔ وہ یہ کہتا ہی کہ آنکھون مری یہ خار ہی۔

آنکھون مین خاک۔ (عو) ایک تو وہی محل استعمال ہی جو آنکھون خاک مین لکھا گیا۔ بحر ع نظر پھسلتی ہی واللہ میری آنکھون مین خاک۔ کہ صاف صاف ہی آئینہ سان بدن کیا خوب۔ دوسرے جب کوی کسی اچھی چیز کو ٹکٹکا یا نظر لگاتا ہی یا کسیکی نظر لگجانیکا ڈر ہوتا ہی تو وہان بھی کہتے ہین۔ رند ع آنکھون مین اسکی خاک مبادا نظر لگے۔ آنکھین کرو نہ نرگس شہلا کے سامنے۔ داغ ع آدمی کو بری نظر سے نہ دیکھ۔ اے فلک خاک تیری آنکھون مین۔ تیسرے جب کوی کچھ مانگے اور دینا نہ منظور ہو تو اُس جگہ بھی عورتین کہتی ہین کہ اُسکی آنکھون مین خاک مین تو نہ دونگی مگر اس محل پر زیادہ مُنھ مین خاک کا استعمال ہی۔

آنکھون مین خاک ڈالنا یا خاک جھونکنا۔ نمبر(۱) سچی اور کُھلی ہوی بات سے انکار کرنا۔ سوز ع تو نے میرا نہین چرایا دل۔ ڈالتا کیون ہی میری آنکھون مین خاک۔ داغ ع گیلے ہین بال آئے کہین سے نہا کے تم۔ آنکھون مین خاک ڈالتے ہو خاک اُڑا کے تم۔
نمبر(۲) دغا یا فریب سے کچھ لے لینا۔ چالاکی سے کسی چیز کو اُڑا لینا۔

سوداؔ ہین گے از بس یہ ہاتھ کے چالاک۔ ڈالے ہین اُسکی آنکھونمین بھی خاک۔ مرزا جان طپشؔ محبس سے رات دلکو مرے صورت صبا۔ کیا لیگئے ہین آنکھونمین وہ خاک ڈالکے۔

نمبر (۳) اس غرض سے بھی آنکھونمین خاک ڈالدیتے ہین کہ دکھائی نہ دے۔ سحرؔ خاک آنکھونمین غبار خط تو جھونکتا ہی۔ یار کے سبزۂ رخسار کو کیونکر دیکھین۔ ناصرؔ کس نشے سے ہی دیکھتا اُسکو۔ آنکھ مین آئینے کی ڈالون خاک۔

نمبر (۴) بیچنے والے اپنی بُری چیز کی تعریف کرتے ہین تاکہ خریدار اچھی سمجھکر خریدے اور خریدار سمجھ جاتا ہی تو کہتا ہی کہ تم تو آنکھون مین خاک جھونکتے ہو۔

آنکھونمین خاک کی چٹکی نہ ڈالون۔ آنکھونمین خاک بھی نہ ڈالون۔ (عو) یعنی کچھ نہ دون۔ معروفؔ ہماری آنکھونمین ڈالے نہ خاک کی چٹکی۔ گھر اسکے موسم ہولی مین گر گلال بٹے۔ یہ جملہ عورتین اکثر اسجگہ بولتی ہین جہان کسیکو کچھ دینے سے انکار ہین مبالغہ ظاہر کرنا منظور ہوتا ہی۔

آنکھونمین خاک لگانا۔ کسی جگہ کی خاک کو متبرک سمجھکر آنکھونمین لگانا۔ ؔ تصور مین زیارت جب ہوی حاصل ہمین زگین۔ لگای ہمنے خاک مرقد شبیر آنکھونمین۔

آنکھونمین خُمار ہونا۔ نشے یا نیند سے آنکھین چڑھی ہونا۔ ناسخؔ ظاہر انکار ہی باطن مین ہون لبریز عشق۔ دل ہی مخموری گلگون خمار آنکھونمین ہی۔ مصحفیؔ سچ بتا رات تو کہان جاگا۔ اب تلک ہی خمار آنکھونمین۔ سوزؔ راتونکی سیر ہمسے چھپای تو کیا ہوا۔ آنکھونمین اب تلک بھی تمہاری خمار ہی۔

آنکھونمین خواب آنا۔ نیند آنا۔ نسیمؔ کردیا اُس نگہ مست نے مجکو غافل۔ آج آنکھونمین مری خواب خداداد آیا۔ اسیرؔ خانۂ عیش مرا کلبۂ احزان نہوا۔ خواب آنکھونمین کب آیا کہ پریشان نہوا۔ گلزار نسیمؔ یون سیج پہ آکے سوی بیتاب۔ جس شکل سے آئے آنکھ مین خواب۔

آنکھونمین خوار ہونا۔ ذلیل و حقیر ہونا۔ فقرہ۔ تم اپنی بد چلنی سے زمانے کی آنکھونمین خوار ہوگئے ہو۔

آنکھونمین خُون (یا لہو) اُترنا۔ بہت غصہ آنا۔ ذوقؔ قتل گو کس کے چڑھای تیغ تو نے سان پر۔ اُترے ہی آنکھونمین زخمون کی مرے خون دیکھکر۔ اسیرؔ جام مے گلگون جو دیا غیر کو اُسنے۔ آنکھونمین مری خون برابر اُتر آیا۔ نسیمؔ اغیار تمہین بادۂ گلرنگ پلائین۔ آنکھونمین لہو کیون نہ ہماری اُتر آئے۔

آنکھونمین خیال یا تصوّر پھرنا۔ ہر وقت کسی بات کا خیال رہنا۔ گلزار نسیمؔ پایا جو جواب منتظر نے۔ آنکھونمین لگا خیال پھرنے۔ کیفؔ پھرتا ہی سدا آنکھونمین اس بت کا تصور۔ ہم دیکھتے ہین ایک ہی پتلی کا سدا رقص۔

آنکھونمین دل لُبھانا۔ (ظ ش) آنکھون کے معشوقانہ ناز اور کرشمے دکھا کے فریفتہ کرنا۔ ضمیر لکھنوی کوی تسخیر ہی افسون ہی یا اعجاز آنکھونمین۔ لبھا لیتا ہی دلکو وہ بت طناز آنکھونمین۔

آنکھونمین دَم آجانا۔ دیکھو آنکھونمین جان آنا نمبر ۲۔ معروفؔ-

تمہاری چشم کے بیمار کا آنکھون مین دم آیا۔ مناسب تھا اگر اُسکو دیکھ جاتے
اپنی آنکھون سے۔ ظفر ؎ آگیا چشم کے بیمار کا دم آنکھون مین۔ تو نے پوچھا نہ
کبھی کیون ہی کسلمند مزاج۔

آنکھون مین دم اٹکنا۔ دیکھو آنکھون مین جان اٹکنا۔ داغ ؎ دم مرا
آنکھون مین اٹکا ہی کہ دیکھون تو سہی۔ کیا مسیحا سے مرے درد کا درمان ہوگا۔
برق ؎ تیرے دیدار کی حسرت ہی یہان تک دلکو۔ مرتے مرتے بھی
دم آنکھون مین اٹک جاتا ہی۔ ظفر ؎ اپنے مریض چشم کی تو جلد لے خبر۔
اٹکا ہوا ہی آنکھون مین دم چار روز سے۔

آنکھون مین دم لانا۔ نیم جان کر دینا۔ مصحفی ؎ مجھ سیہ بخت کا دم
آنکھون مین لایا کاجل۔ چشم بد دور عجب تو نے لگایا کاجل۔

آنکھون مین دم ہونا۔ قریب مرگ ہونا۔ سارے بدن سے کھنچکر
دم آنکھون مین آرہنا۔ جرات ؎ آنکھون مین دم ہی اُسکا نہ بیٹھے ہو کیا یہان تم۔
احوال جا کے دیکھو کچھ اپنے مبتلا کا۔ اسیر ؎ آنکھون مین ہی دم حباب کیطرح
دیکھو تو مجھے مین کیا رہا ہون۔

آنکھون مین ذرا ڈر نہین ہی۔ بہت ڈھیٹ او نڈر ہی۔

آنکھون مین رات بسر کیجانا۔ جاگ کر صبح کرنا۔ یہ اگلا محاورہ ہوا اسکی
جگہ اب آنکھون مین رات کاٹنا ہی۔ میر ؎ پلکون پہ تھے پارۂ جگر رات۔
ہم آنکھون مین لے گئے بسر رات۔

آنکھون مین رات جانا۔ جاگتے جاگتے صبح ہو جانا۔ اگلا محاورہ
ہی اب اسکی جگہ آنکھون مین رات کٹنا بولتے ہین۔ میر ؎ جب سے آنکھین
لگی ہین ہماری نیند نہین آتی ہی رات۔ تکتے راہ رہے ہین دن کو آنکھون مین
جاتی ہی رات۔

آنکھون مین رات کاٹنا۔ بے کیفی سے رات بھر جاگتے رہنا۔ سودا
؎ دراز ہے یہ شب ہجران زلف یار کلیم۔ مجھی سے پوچھ کہ کاٹون ہون رات
آنکھون مین۔ صبا ؎ شاہد ہی آسمان ستارے ہین گواہ ہین۔ آنکھون مین کاٹتے
ہین شب انتظار روز۔

آنکھون مین رات کٹنا۔ لازم۔ ناسخ ؎ سب کی سب کیا ہین
شب قدر ہماری راتین۔ کٹتی ہین آنکھون ہی مین ہجر کی ساری راتین۔
مصحفی ؎ تم گھر مین جا کے غیر کے راحت سے سو رہے۔ آنکھون مین
اپنی رات کٹی پاسبان کیطرح۔ ظفر ؎ سنا مین نے کٹی آنکھون ہی ساری
رات آنکھون مین۔ کسی نے میرا افسانہ سنا یا کچھ نہ کچھ ہوگا۔

آنکھون مین رات گزارنا۔ آنکھون مین رات کاٹنا۔ مصحفی ؎ وہان بسر ہوئی
آرام سے تمہاری رات۔ تڑپ کے ہمنے یہان آنکھون مین گزاری رات۔ اب کی
جگہ آنکھون مین رات کاٹنا فصیح ہی۔

آنکھون مین رات گزرنا۔ لازم۔ فقرہ۔ درد سے نیند نہین آتی ساری رات
آنکھون مین گزر جاتی ہی۔

آنکھون مین رائی لون۔ (ع) جب کوئی کسی بچے یا اور کسی اچھی
چیز کو ٹوکتا ہی تو اس ڈر سے کہ نظر نہ لگجاے کہتی ہین کہ تیری آنکھون مین
رائی لون۔

آنکھون مین رکھنا۔ نمبر (۱) نظر حفاظت سے رکھنا۔ نگرانی کرنا۔ سودا ؎
بس ہو تو رکھون آنکھون مین اُس آفت جان کو۔ اور دیکھنے دون مین نہ زمین
کو نہ زمان کو۔ ہلال ؎ رات دن آنکھون ہی مین رکھتے ہین عاشق آنکھ

بیک نظارہ نگہبان رہا کرتے ہین-

نمبر(۲) عزیز رکھنا- نصیرؔ ؎ آنکھونمین صبح و شام نہ کیونکر رکھون کہ اشک لڑکا ہی نور چشم ہی اپنا چراغ دل- ظفرؔ ؎ مین نے جانا تھا کہ آنکھونمین رکھیگا وہ مجھے- اُسنے آنکھون ہی سے جون اشک گرایا مجکو- صباؔ ؎ ہون عزیز دشت مین سودائے چشم یار مین- رکھتے ہین آنکھونمین مردم کیطرح آہو مجھے-

آنکھون مین روشنی آجانا- بصارت حاصل ہونا- آنکھونمین نور آنا- فقرہ- تمکو دیکھتے ہی آنکھونمین روشنی آگئی اور آنکھونمین روشنی ہونا بھی اسیجگہ کہا ہی- ؎ ای سحر شان حسن کی ظلمت مین نور ہی- آنکھونمین روشنی ہو اگر وہ دکھائے زلف-

آنکھونمین رہنا- نمبر(۱) آنکھونمین بسنا- تصور مین رہنا- ظفرؔ ؎ بتاؤ دلمین رہوگے کہ میری آنکھونمین- پسند اپنے لیے تم کوئی محل تو کرو- ذوقؔ ؎ سبکو دیکھا اُس سے اور اُسکو نہ دیکھا جون نگاہ- وہ رہا آنکھونمین اور آنکھون سے پنہان ہی رہا- میرؔ ؎ رہتے ہو تم آنکھون مین پھرتے ہو تمہین دل مین- مدت سے اگرچہ یان آتے ہو نہ جاتے ہو-

نمبر(۲) نہایت عزیز اور قابل قدر ہونا- نسیمؔ ؎ آنسو کے ٹپکنے سے نہ ہو کیون مجھے ماتم- مٹی مین ملا ہائے جو آنکھونمین رہا تھا- اسیرؔ ؎ ای اہل کعبہ قدر ہماری ضرور ہی- آنکھون مین ہم بتون کی رہے سومنات مین-

آنکھونمین سُبک کرنا- ذلیل و حقیر کرنا- منیرؔ ؎ پامالونکی نظرون مین سبک مجکو نہ کرنا- ڈرتا ہون کہ ہلکی نہ پڑے لات تمھاری-

آنکھونمین سبک ہونا- لازم- شعورؔ ؎ اُس بزم مین ذلیل دل ناتوان نہین- آنکھونمین ہہ سبک نہین دلپہ گران نہین- وزیرؔ ؎ کیسا آنکھونمین اُسکی مین سُبک ہون- نظرونمین وہ مجکو تولتا ہی-

آنکھونمین سحر کرنا- بے کیفی سے صبح تک جاگتے رہنا- قلقؔ ؎ دن تو یون سیر مین بسر کرتی- رات کو آنکھون مین سحر کرتی- وحیدؔ ؎ کب شب ہجر مین سوے فلک کجرفتار- دیکھ لے دیکھ لے کی ہمنے سحر آنکھونمین- بول چال مین سحر کی جگہ صبح ہی اور لازم کے ساتھ زیادہ مستعمل ہی-

آنکھونمین سُرخی ہونا- کسی صدمے یا آشوب یا رونے یا نشے یا رات کے جاگنے سے- آتشؔ ؎ کہان تک آنکھونمین سرخی شراب خواری سے- سفید مو ہوے باز آ سیاہ کاری سے- ناسخؔ ؎ کیا سیاہی اور سُرخی لالہ دار آنکھون مین ہی- چشم بد دور آج ای ساقی بہار آنکھون مین ہی-

آنکھونمین سرسون پھولنا- زرد ہی زرد نظر آنا- ہر چیز پیلی معلوم ہونا- بحرؔ ؎ چاندنی کھیت کرے آنکھونمین سرسون پھولے- جام بلور کے ہاتھون ہی یہ کیفیت شب- ناسخؔ ؎ دیکھ سے جوڑا بسنتی جو وہ جسم یار مین- پھولے کیون سرسون نہ چشم نرگس بیمار مین- منیرؔ ؎- سرسون نرگس کی آنکھ مین پھولی- اُسکی دربار مین جو دیکھی بسنت- اور بنگ نوش زیادہ نشے کی حالت کو آنکھونمین سرسون پھولنا کہتے ہین- نظیرؔ ؎- سبزی کا وہ نشہ ہی اُڑ غم کی دھول جاوے- تیار تن بدن ہو اور دل بھی بھول جاوے- آنکھون کے آگے آکر سرسون سی پھول جاوے عشرت کی لہرین آوین دکھ درد بھول جاوے- اور نصیرؔ نے آنکھون مین سرسون کھلنا بھی کہا ہی- ؎ کھل گئی آنکھونمین سرسون بھی نشے سے بنگ کے-

آج دیوانہ کیا ساقی نے دکھلا کر بسنت۔

آنکھون مین سرمہ (یا کاجل) دینا - سرمہ یا کاجل آنکھون مین لگانا۔ صبا ؎ پھر دوبارہ طور پر بجلی گری۔ تمنے آنکھون مین دیا سرما عبث۔ ذوق ؎ تو آنکھ مین نہ سرمۂ دنبالہ دار دے۔ مفتون چشم کو یون ہین اک تیر مار دے۔ نصیر ؎ کیون نہ اُسکی آنکھ مین پھیرون سلائی نیل کی۔ دے رقیب روسیہ کاجل تمہاری آنکھ مین۔ اور اسکا متعدی بھی شعرا نے کہا ہی۔ صبا ؎ سرمہ آنکھون مین رقیبون سے وہ دلوانے لگے۔ پیس ڈالا ہی گردش لیل و نہار کے برس۔ ؎ تاریک ہوگیا ہی نظر مین جہان وزیر۔ آنکھون مین اُسکی غیر نے سرمہ دیا نہو۔

آنکھون مین سرمہ کھینچنا - سرمہ لگانا۔ اختر شاہ اودہ ؎ کھینچے سرمہ جو یار آنکھون مین۔ ہووے دونی بہار آنکھون مین۔

آنکھون مین سرمہ (یا کاجل) گھُلانا - گھلانا یہان لگانا کے معنون مین ہی۔ مصحفی ؎ آنکھون مین گھُلایا ہی دہوان دھار جو کاجل۔ منظور ہی کیا اس سے ابھی بھر کے تو دیکھو۔

آنکھون مین سرمہ (یا کاجل) گھُلنا - لازم۔ شہیدی ؎ آئنہ دیکھکے مشاطہ سے کہتا ہی وہ شوخ۔ چشم بددور غضب سرمہ گھلا آنکھون مین۔ داغ ؎ خیر سے سرمہ گھلا رہتا ہی اب تو ہر گھڑی۔ اس بلا کو پالنا آنکھون مین دیکھا اچھا نہین۔

آنکھون مین سرمہ (یا کاجل) لگانا - صبا ؎ سرمہ آنکھون مین وہ لگاتے ہین۔ دیکھیے کیا فتور ہوتا ہی۔ ظفر ؎ ہی ارادہ خاک مین کسکے ملانیکا تجھے۔ سرمہ آنکھون مین جو اب تونے لگایا بطرح۔ اور اسکا لازم بھی مستعمل ہی۔

کیف ؎ لگا تھا کاجل اُن آنکھون مین یار روتا کیون۔ وہ لوح قبر کو میری سیاہ کیا کرتا۔

آنکھون مین سرمے (یا کاجل) کی تحریر کھینچنا - سرمہ یا کاجل لگانا۔ داغ ؎ تیرہ بختون کا خط تقدیر دیکھ۔ آنکھ مین اس سرمے کی تحریر کھینچ۔ کیف ؎ ہو رقم جسطرح شعر عاشقانہ کیف کا۔ اپنی آنکھون مین صنم سرمے کی یون تحریر کھینچ۔

آنکھون مین سفیدی چھانا - اندہا ہوجانا۔ آنکھون مین جالا پھیل جانا۔ ناصر ؎ تکتے تکتے راہ ای سیمین بدن۔ میری آنکھون مین سفیدی چھا گئی۔

آنکھون مین سمانا - نمبر (۱) آنکھون مین بس جانا۔ ہر وقت تصور مین رہنا۔ ظفر ؎ بتونکی جب سے صورت میری آنکھون مین سمائی ہی۔ نظر آتا نہ مجھے کیا کیا تماشا ے خدائی ہی۔ بحر ؎ جام آنکھون مین سمایا رہے حسرت ہی یہی۔ دلکی صورت نہ لبنل سے کبھی مینا نکلے۔

نمبر (۲) نظرون مین بھلا معلوم ہونا۔ نہایت پسند آنا۔ ؎ کیا ہوا ای ذوق ہین جون مردمک ہم روسیاہ۔ لیکن آنکھون مین سماتا کوی ہمسے سیکھ جاے۔ برق ؎ تونے جس روز سے بے پردہ دکھای صورت۔ پھر مری آنکھون مین ہرگز نہ سمایا کوئی۔ آتش ؎ دندان یار جب سے سماے ہین آنکھ مین۔ لیتے ہین موتی جوہری اپنی نگاہ پر۔

آنکھون مین سمان بندہنا - کسی کیفیت کی تصویر نظرون کے سامنے ہونا۔ انشا ؎ ٹک عالم ای جنون تو دکھا وہ کہ جس سے صاف۔ لاہوت کا سمان مری آنکھون مین آبندہے۔

آنکھون مین شرم نہو تو ڈہیلے اچھے - یہ مثل بیحیائی پر ملامت کرنے

کی جگہ بولتے ہین - ناسخ ؎ حلم اگر دلمین نہووے کہین بہتر ہتہیر - ڈھیلے اچھے ہین حیا ہو نہ اگر آنکھونمین -

آنکھونمین صورت پھرتی ہی - یعنی تصور مین ہر وقت صورت نظر کے سامنے ہی - بحر ؎ دکھاتی ہی دل پھر محبت کسیکی - کہ آنکھونمین پھرتی ہی صورت کسیکی - ہلال ؎ کبھی لبھائے جان پرور کبھی حشیمان پر افسون پھرا کرتی ہی آنکھونمین انہین دوچار کی صورت -

آنکھونمین طراوت آنا - آنکھونمین ٹھنڈک پڑنا - تسلیم ؎ کیا کہونمین سبزۂ رخسار گلگون کا اثر - دیکھتے ہی میری آنکھونمین طراوت آگئی

آنکھونمین غبار ہونا یا آجانا - دُھندلا نظر آنا - ناسخ ؎ بے سبب پیری مین غافل کم نظر آتا نہین - توسن عمر روان کا یہ غبار آنکھونمین ہی - میر ؎ منتظر اُس کی گردرہ کے تھے - آنکھونمین سو غبار سا ہی کچھ - ظفر ؎ اسقدر خاطر مکدر ہی نہین کچھ سوجھتا - آگیا دلکی کدورت سے غبار آنکھونمین ہی

آنکھونمین کُوٹ کُوٹ کے (یا کوٹ کے) موتی بھرے ہین - بہت آبدار آنکھونکی صفت مین یہ جملہ بولا جاتا ہی - اسیر ؎ منھ مین اُن آنسوؤن کی جا ہیرے جڑے - بھر دیے آنکھونمین موتی کوٹ کر - ناسخ ؎ کوٹ کر موتی بھرے ہین تری آنکھونمین اگر - قطرۂ اشک یہان بھی ہین گُھر آنکھونمین - وزیر ؎ اُن آنکھونمین صانع نے بھرے کوٹ کے موتی - قسمت یہ ہماری ہی کہ اشکون سے بھری آنکھ -

آنکھونمین کھائے جانا - اثر بھری اور رغبت کی نظرون سے دکھینا جب نہایت رغبت سے کوی کسی چیز کو دیکھتا ہی اُسوقت کہتے ہین - مسرور ؎ دیکھیے شوق سے تو کہتے ہین - تم تو آنکھونمین کھائے جاتے ہو - اور آنکھونکی تکرار کے ساتھ بھی کہا ہی - داغ ؎ وہ نظرباز وقت نظارہ - آنکھون آنکھونمین کھا گیا دلکو -

آنکھونمین کُھبنا - نہایت پسند آنا - نگاہ کو بہت ہی بھلا معلوم ہونا - سوز ؎ کُھب گیا حسن یار آنکھونمین - کیا ہی پھولی بہار آنکھونمین - انشا ؎ دلکو ہر چند بچاتا ہون ولیکن ہیہات - کُھب ہی جاتا ہی ان آنکھونمین جمال ایک نہ ایک - نصیر ؎ برق چمکے ہی تو چمکے ہمکو کیا ساقی کہ اب - کُھب رہی ہی تیری آنکھونکی کٹاری آنکھ مین -

آنکھونمین گڑھے پڑجانا - دیکھو آنکھونمین حلقے پڑجانا - بحر ؎ پھر رہی ہی موت نظرونمین ضعیف ایسا ہونمین - جو گڑھا ہی میری آنکھونکا نشان گور ہی - فقرہ - بیماری سے صورت بدل گئی ہی گال پچک گئے ہین آنکھونمین گڑھے پڑ گئے ہین -

آنکھونمین گھر بنانا (ظت) - آنکھونمین بسنا - نظرونمین رہنا - رشک ؎ کسکی آنکھونمین گھر بنایا تھا - بعد مدت جو آپ آئے نظر -

آنکھونمین گھر دینا (ظت) - آنکھونمین جگہ دینا - بحر ؎ خوبرو طرفہ نگینے ہین کہ ارباب نظر - مثل انگشتر انہین آنکھون مین گھر دیتے ہین - یہ محاورہ بہت کم مستعمل ہی -

آنکھونمین گھر کرنا - نمبر (۱) آنکھونمین بسنا - نظرونمین سمانا - اسیر ؎ ایسی برگشتہ ہین کیون مثل مقدر پلکین - دلمین آئین مری آنکھونمین کرین گھر پلکین - صبا ؎ رکھتی ہی عاشقونکو سدا چشم تر مگر - پربال بنکے کرتی ہی آنکھونمین گھر مگر -

نمبر (۲) نظر بچا کے کوی کام کرنا - چالاکی سے کچھ اُڑا لینا - آتش ؎

تا صبح گفتگو تھی نگاہونمین یار سے۔ آنکھونمین دشمنون کے کیا گھر تمام رات۔
میرؔ غمزے نے اُسکے چوری مین دل کی ہنر کیا۔ اُس خانمان
خراب نے آنکھونمین گھر کیا۔

نمبر (۴) ڈہٹائی سے جھٹلانا۔ اپنی بات کی پچ کرنا۔ برقؔ غیر
کو دیدہ و دانستہ بلا کر صاحب۔ آپ گھر آنکھونمین کرتے ہین غضب کی بات ہے۔
سوزؔ بس مُنہ تو مت کُھلاؤ میان در گزر کرو۔ مین جانتا ہون تمکو نہ آنکھون
مین گھر کرو۔ بحرؔ کیون مکرتے ہو مری آنکھونمین گھر کرتے ہو۔ ہے نگہ اور
طرف مجھپہ نظر کچھ بھی نہین۔

آنکھونمین گھر ہونا۔ آنکھونمین جگہ ہونا۔ آتشؔ گردرہ سے
گو سمجھتے ہین مجھے آدم ذلیل۔ آنکھونمین گھر ہے مری خاکستر برباد کا۔
بحرؔ بھول ہین مطبوع سبکو گلشن آفاق مین۔ دل مین آنکھونمین ہے
گھر محبوب خوش پوشاک کا۔

آنکھونمین لُون مرچ بھرنا یا آنکھونمین مرچین بھرنا۔
آنکھونمین نمک مرچ بھرنے سے بسبب تکلیف کے نیند نہین آتی ہے نیند
دور کرنیکی یہ ایک ترکیب ہے اور زبانون پر یہ محاورہ زیادہ تر اسی صورت سے ہے
کہ جب کسی لونڈی باندی ماما اصیل کو زیادہ نیند آتی ہے تو خفا ہو کے کہا جاتا
ہے کہ اسکی آنکھونمین لون مرچ بھر دیا جاسے۔ منیرؔ دعوت ہجر کے
ہوتے ہین مسالے تیار۔ لُون مرچ آنکھونمین بھرتے ہین نہ سونے والے۔
صباؔ ہے مزہ نفس کشی کا جنہین اے بے خبرو۔ مرچین آنکھونمین وہ بھرتے ہین
پے غفلت شب۔

آنکھونمین لیجانا۔ دغا دیکر چالاکی سے چیز اُڑا لینا۔ مسرورؔ

تیری چتون وہ دزد شاطر ہے۔ لیگئی دل ہزار آنکھونمین۔

آنکھونمین مُرُوَّت نہونا۔ مصحفیؔ مروت بھی اگر آنکھونمین اسکی
اک ذرا ہوتی۔ تو نظرون سے مری اسکی نظر بھی آشنا ہوتی۔

آنکھونمین موہنی ہونا۔ آنکھونمین تسخیر کا خداداد اثر ہونا۔ ناسخؔ
دیکھا جسے ہو گیا وہ عاشق۔ تیری آنکھونمین موہنی ہے۔ اور اسیطرح آنکھون
مین اعجاز اور جادو ہونا بھی کہتے ہین۔ عاشقؔ سُنا ایسا سخن
دیکھا نہ ایسا ناز آنکھونمین۔ کرامت ہے لبونمین آپکے اعجاز آنکھونمین۔
صباؔ افعیٔ بلا یار کا گیسو نظر آیا۔ آنکھونمین جگایا ہوا جادو نظر آیا۔

آنکھونمین نشہ چڑہنا۔ نشے سے چور ہونا۔ رشکؔ
نشہ آنکھونمین چڑہا اعجاز جادو ہو گیا۔ بے خبر جام شراب حسن سے تو ہو گیا
اور آنکھونمین نشہ چھانا بھی کہتے ہین مشہور شعر میخانیمین حبسے آئے
ہین۔ نشے آنکھونمین چھا رہے ہین۔

آنکھونمین نقشہ کھنچ جانا یا پھر جانا۔ اس محاورے کا استعمال
دو مقام پر ہے ایک تو یہ کہ کوئی دیکھی ہوئی چیز جو خیال مین ہے اُسکی تصویر کسی
مشابہ چیز کو دیکھکر نظر کے سامنے آجاسے۔ اسیرؔ ہوئین یہ آرزوئین
قتل دلہین۔ پھر آنکھونمین نقشہ کربلا کا۔
دوسرے حسن بیان کی تعریف مین کہتے ہین کہ اس تقریر کا کیا کہنا کہ آنکھون
مین نقشہ کھنچ گیا۔

آنکھونمین نم نہونا۔ آنکھونمین آنسوؤنکی تری نہونا۔ مصحفیؔ۔
نہین آتے جواب پلکون پر آنسو۔ نہین دنیا مرکو آنکھونمین نم کیا۔ مومنؔ
ہون آب آب اُف ری نگہ ہاے گرم گرم۔ اُس مہروش کے سامنے

آنکھونمین نم نہین۔

آنکھونمین نہ جچنا[۱] ۔ پسند نہونا۔ نظرونمین کچھ نہ ٹھہرنا۔ فقرہ۔ بات تو ہزار جگہ سے آتی ہی مگر لڑکی کے باپ کی آنکھونمین کوی جچتی ہی نہین۔ تسلیم ؎ مکر کے آنسو بہا کردے نہ تو مجکو فریب۔ جچتے ہین کب جھوٹے موتی جوہری کی آنکھ مین۔ منیر ؎ تنبولیونکو ہی دم بھر مین اسقدر آمد۔ کہ آنکھونمین نہین جچتا خراج استنبول۔

آنکھونمین نہ سمانا ۔ نگاہ مین نہ جچنا۔ ایک چیز کے سامنے دوسری چیز حقیر معلوم ہونا۔ ناسخ ؎ اسقدر کھب گئی ہی تیری سنہری رنگت۔ ای پری آنکھونمین سماتا نہین زر آنکھونمین۔

آنکھونمین نیل کی سلائی پھیرنا ۔ اندھا کرنا۔

آنکھونمین نیند آنا ۔ آنکھونمین زائد صرف حسن کلام کے لیے ہی۔ وزیر ؎ وصل مین رفتار معشوقانہ دکھلاتی ہی نیند۔ آج کن انکھیلیون سے آنکھونمین آتی ہی نیند۔ ظفر ؎ نیند آنکھونمین کہان تجھ بن پڑے بستر پہ یان۔ گنتے ہین ای مہ جبین تارے شب فرقت کے ہم۔

آنکھونمین نیند بھری ہونا ۔ نیند کا ماتا ہونا۔ عاشق ؎۔ پیری مین یہان خواب اجل پیش نظر ہی۔ گو صبح ہوی نیند پر آنکھونمین بھری ہی۔

آنکھونمین ہلکا ہونا ۔ نگاہونمین حقیر ہونا۔ تسلیم ؎ ہلکے تری آنکھونمین نہوتے جو سر بزم۔ گرتے صفت اشک نہ یارون کی نظر سے۔

آنکھون والے انکھیان بڑی نعمت ہین ۔ اندھے فقیر کی صدا۔

[۱] اگرچہ یہ محاورہ ایجاب کے ساتھ بھی ہی (صبا ؎ ای پردہ نشین تم مری آنکھونمین جچے ہو۔ نظرونمین ہی ہر روزن دیوار تمہارا) مگر زبانو نپر سلب ہی کے ساتھ ہی۔

آنکھین آسمان پر رہتی ہین (یا آنکھین آسمان پر ہین) ۔ جو کام نظر جھکاکے اور نگاہ جماکے کرنے کا ہو وہان اُسکے خلاف کوئی ادہر اُدہر دیکھے تو یہ جملہ کہتے ہین۔ فقرہ۔ سبق کیونکر یاد ہو تیرا تو موای دیدہ ہی آنکھین ہر وقت آسمان پر رہتی ہین۔

آنکھین آسمان سے لگی رہتی ہین یا لگی ہین ۔ یعنی نیچے دیکھتے ہی نہین۔ فقرہ۔ حرف کیا خاک سوجھین آنکھین تو آسمان سے لگی ہین۔ فقرہ۔ ابتو کبوترون کے شوق مین ہر وقت آنکھین آسمان سے لگی رہتی ہین۔ حسرت دیاس کیجگھ میر ؎ اب دشت عشق مین ہین بتنگ آے جان سے۔ آنکھین ہماری لگ رہی ہین آسمان سے۔

آنکھین ادہر اُدہر ہین ۔ نگاہین پریشان ہین۔ انتشار خیالات کیجگھ کہتے ہین۔ جرات ؎ دل مضطرب ہی بر مین آنکھین ادہر اُدہر ہین۔ بیٹھے تو گھر مین ہم ہین کیا جانے پر کدہر ہین۔

آنکھین اُگلی پڑنا ۔ دیدون کا بہت اُبھرنا۔ یہ کیفیت اکثر بخار اور درد سر کی شدت مین ہوتی ہی اور گھوڑے کے صفات مین آتا ہی۔ سودا ؎ اچپلاہٹ سے توڑتی ہین یہ اُگلی آنکھین۔ رشک سے دل ہو جسے دیکھ چکارے کا گداز۔

آنکھین اُلٹ جانا ۔ پتلیان چڑھجانا۔ نمبر (۱) زیادہ رونے سے۔ ظفر ؎ ایسے روے کہ بُرون کی جان کو ہم۔ روتے روتے اُلٹ گئین آنکھین۔ نمبر (۲) حالت نزع مین۔ داغ ؎ دیکھا نہ وقت نزع بھی اُس رشک حور کو۔ آنکھین اُلٹ گئین یہ مصیبت تو دیکھیے ؎ حیرت سے چشم وا ہون مین اسطرح سے ہوش۔ جاتی ہین آنکھین جیسے دم واپسین اُلٹ۔ رند ؎۔

در پر سے آکے میرا مسیحا جو پھر گیا - آنکھین گئین دم نفس واپسین اُلٹ -

نمبر (۳) زیادہ نشے مین - سحر؎ محتسب نشے مین اُلٹی ہوئین آنکھین کیسی

پتلیان میری نہ باہر ہین نہ اندر پلکین -

آنکھین اُمنڈنا - رونے کا جوش ہونا - سرور؎ دلکی حسرت کہ بیقراری کر -

آنکھین اُمنڈین کہ اشکباری کر -

آنکھین اندر دھنس جانا - آنکھونکے ڈھیلونکا حلقے مین بیٹھ جانا -

مسرور؎ فرقت نور نظر کاہش فزاہی دیکھیے - روتے روتے آنکھین

اندر دھنس گئین یعقوب کی -

آنکھین اندھی ہونا - بینائی اور بصارت نہونا - میر حسن؎ وہ

آنکھین جو اندھی تھین روشن ہوئین - زمینین جو تھین رشک گلشن ہوئین

آنکھین اوپر کو نکرنا - شرمانا - جرات؎ وصل مین ہمنے حجاب عشق سے

کل ساری رات - آنکھین اوپر کو نکین بیٹھے جو سر کرکے تلے - یہ اگلی زبان ہی

اب اس محل پر آنکھین اوپر نہ اٹھانا زیادہ فصیح ہی -

آنکھین بچھانا - بہت خاطر و مدارات کرنا - بڑی تعظیم و تکریم سے پیش آنا -

رشک؎ آنکھین بچھائین اہل نظر آئین آپ گر - کرتے ہین کام ٹرہ کے

یہ اپنی بساط سے - وزیر؎ مین آنکھین بچھاؤن وہ شہ حسن اگر آئے -

درویش ہون آزاد ہون بستر تو نہین ہی - آتش؎ شاہراہ ہستی مو ہو من ہیا

وہ چال چل - اپنی آنکھونکو بچھائین دوست دشمن زیر پا -

آنکھین بچھنا - لازم - عاشق؎ آنکھین بچھتی ہین جدہر جاتا ہی وہ -

کوے جانان جاے مردم خیز ہی - ناسخ؎ قدر اُسکے سر کی دیکھو ہوتی ہین

رو جین فدا - راہ مین بچھتی ہین آنکھین دیکھنا تو قیر پا - منیر؎ آنکھین بچھی ہین

جال کی رستے مین دور تک - آمد قفس کی سمت یہ کس مشت پر کی ہی -

آنکھین بدلجانا - نمبر (۱) بیمروت ہو جانا - التفات کی نظر نہ رہنا - فقرہ -

اللہ ری توتا چشمی کیا جلد آنکھین بدلگئین -

آنکھین بدلنا - نمبر (۱) بیمروتی اور بے التفاتی کرنا - مومن؎

آنکھین نہ بدلین شوخ نظر کیونکہ اب کہ مین - مفتون لطف نرگس فتان

نہین رہا -

نمبر (۲) نزع کیوقت پتلیان بدلنا - مسرور؎ اے مسیحا نہ بدل آپ آنکھین

تیرے بیمار نے آنکھین بدلین -

نمبر (۳) غصہ ہونا - خفا ہونا - احسان دہلوی؎ ملاتا ہون اگر آنکھین

تو وہ دل کو چراتا ہی - جو مین دل کو طلب کرتا ہون وہ آنکھین بدلتا ہی -

رند؎ میرے جنگل مین اگر اُڑ کے ہما آیا ہی - جیغہ نے آنکھین بدلکر

اُسے پر مارے ہین -

آنکھین بڑی نعمت ہین - یہ جملہ آنکھونکی تعریف مین بولا جاتا ہی کہ

خالق نے آنکھ عجب نعمت انسان کو دی ہی - اور آنکھین بڑی دولت ہین

آنکھین بڑی چیز ہین یہ سب بولتے ہین -

آنکھین بگاڑ دینا - مخالف علاج سے آنکھ خراب کر دینا - فقرہ - اس

کحال کے علاج نے تو اور آنکھین بگاڑ دین -

آنکھین بنانا - نمبر (۱) آنکھونکا جالا اور پھلّی وغیرہ کاٹنا -

نمبر (۲) شیشے کی آنکھین پھوٹی ہوئی آنکھونمین بنا کے رکھ دینا -

نمبر (۳) آنکھین پیدا کرنا - آنکھین دینا - غافل؎ شیفتہ صورت

خوبان پہ نہوتا ہرگز - صانع خلق بناتا نہ مری گر آنکھین -

نمبر(۴) طرح طرح سے آنکھونکی شکل وصورت بدلنا (تمسخر سے ایسا کیا کرتے ہین) فقرہ - یہ لڑکا عجب مسخرہ ہی کیسی کیسی آنکھین بناتا ہی کبھی ایک آنکھ بند کرلیتا ہی کبھی دوسری کبھی ڈپڑپڑ آنکھین مارتا ہی کبھی چندھے پن سے دیکھتا ہی۔

آنکھین بند رکھنا - وحشت دور کرنے کو باز وغیرہ وحشی جانورونکی آنکھین دھاگے سے سی دیتے ہین یا چمڑے کی ٹوپی چڑہا دیتے ہین - اُسی جگہ اس محاورے کا زیادہ استعمال ہی - ناسخ ۵ جانتا ہی مرغ بسمل رشک سے ہوجائیگا - بند کیون رکھے نہ وہ صیاد آنکھین باز کی -

آنکھین بند رہنا - اس محاورے کا استعمال کئی جگہ ہی -

نمبر(۱) ضعف وبیخودی سے مشہور شعر ۵ گئے دن ٹکٹکی کے باندہنے کے اب آنکھین رہتی ہین دو دو پہر بند -

نمبر(۲) تصور کی حالت مین - فقرہ - پہرون آنکھین بند رہتی ہین خدا جانے وہ کس کے تصور مین رہتے ہین -

نمبر(۳) نشے سے - نسیم ۵ مستون سے حسن کی آنکھین رہا کرتی ہین بند کب خیال آتے ہین اُس غافل کو میری یاد کے -

آنکھین بند کرنا - نمبر(۱)ظش مرجانے سے کنایہ ۵ ترے بالین پہ بیٹھا ہی مسیحا - ابھی ای مصحفی آنکھین نہ کر بند -

نمبر(۲) سونا - نواب خلدآشیان (فرمانروائے رامپور) ۵ - آنکھین نہ بند کیجیے سنیے جو مین کہون - حال غم فراق ہی کچھ داستان نہین - فقرہ - ذرا آنکھین بند کی تھین کہ غل ہوا آگ لگی پھر بھلا نیند کہان آتی ہی -

نمبر(۳) غور کرنے اور تصور باندہنے کیجگہ - رند ۵ بہت سی فکر کی آنکھونکو کر بند - نہ کچھ دلبستگی کا پر کھلا ہیچ - آتش ۵ چہرۂ رنگین کی دکھلائی تصور نے بہار - بند آنکھونکو کیا کھولا در گلزار کو -

نمبر(۴) بیہوشی اور غفلت کیجگہ - جرات ۵ پڑے مدہوش ہین آنکھین کیے بند کسیکی بانکی چتون پر ہزارون - بحر ۵ غفلت مین کچھ کسیکے شناسا ہوئے نہ ہم آنکھونکو بند کرکے زمانے کی دید کی -

نمبر(۵)ظش حیرت کیجگہ - آتش ۵ اُٹھا اُدہر نقاب تو پردے پڑے اِدہر آنکھون کو بند جلوۂ دیدار نے کیا -

آنکھین بند ہونا - نمبر(۱) مرنا - فنا ہوجانا - بحر ۵ جو آنکھین بند ہوتین دیکھتے کیون ہجر کے صدمے - ہمین شکوہ اجل سے ہی نہین ہرگز گلا تجھسے - ناسخ ۵ ہونگی بند آنکھین تو سمجھوگے کہ بیداری ہی یہ - دیکھتے ہو کھولکر آنکھین جو تم یہ خواب ہی -

نمبر(۲) سوجانا - غافل ہوجانا - ناسخ ۵ خواب مین سارے مزے وصل کے ہم لوٹتے ہین - بند آنکھین ہین مگر بند کوئی کام نہین - بحر ۵ کہین ایسا نہو وہ آکے پھر جاے - کسی شب بند ہون آنکھین نہ در بند -

نمبر(۳) فکر اور خیال کیجگہ - رند ۵ بند آنکھین ہون تصور ہو اُسی کا ہر وقت کچھ نہ دیکھو جو کبھی وہ رُخ زیبا دیکھو -

نمبر(۴) بعض جانورون کے بچونکی پیدا ہونے کے بعد کئی دن تک آنکھین نہین کھلتی ہین اُسجگہ بھی کہتے ہین - رند ۵ آشیان کُنج قفس مین کبھی یاد آیا - بند آنکھین تھین جو لیکر مجھے صیاد آیا - نسیم ۵ مجھے حیرت ہی کیون قسمت سپر ددام کرتی ہی - کہ آنکھین بند ہین مُنھ تک نہین دیکھا ہی گلشن کا -

آنکھین بند ہوئی جاتی ہین - نیند آئی جاتی ہی غفلت چھائی جاتی ہی

فقرہ - بخار سے ہوش نہین آنکھین بند ہوی جاتی ہین - فقرہ - نیند کیسی ضعف سے آنکھین بند ہوی جاتی ہین -

آنکھین بھبوکا ہونا - اکثر جوش گرآنے اور نشے یا غصے سے آنکھین سُرخ ہوجاتی ہین - **قمر** شاگرد وزیر ؎ اسقدر جو ہوئی نشے سے ای جان بھبوکا - آتی ہی نظر صاف عقیق یمنی آنکھ - اور آنکھین لال بھبوکا ہونا بھی بولتے ہین - فقرہ - خیر تو ہی یہ کسپر عتاب ہی آنکھین کیون لال بھبوکا ہورہی ہین -

آنکھین بھر آنا - آنکھونمین آنسو بھر آنا - آبدیدہ ہونا - **داغ** ؎ چوٹ دلکی وہین اُبھر آئی - جب ہنسی آئی آنکھ بھر آئی - **نواب مرزا شوق** ؎ قبر کھدتی جوان نظر آئی - لاکھ روکا یہ چشم بھر آئی - اور آنکھین بھری آتی ہین اور بھر آئینگی بھی محاورہ ہی - **میر** ؎ بھری آتی ہین آج یون آنکھین جیسے دریا کہین اُبلتے ہین - **رشک** ؎ اللہ اللہ اُس بُت خوش چشم کے مُنھ کی شبیہ - آنکھین بھر آنے لگین آنکھونکا نقشا دیکھکر -

آنکھین بھر لانا - آنکھونمین آنسو بھر لانا - آبدیدہ ہونا - **میر** ؎ - آنکھین بھر لاکے یہ کہے ہین سب - کیونکہ پردہ رہیگا یارب اب - اب اسجگہ آنسو بھر لانا زیادہ فصیح ہی -

آنکھین بے نور ہوجانا - ضعف بصارت ہوجانا - **رشک** ؎ آنکھین بے نور ہوئین بالون نے بھی بدلا رنگ - صبح پیری سے ہوئی جسم کی تعمیر سفید - **برق** ؎ مانع دیدار حیرت ہی رہے گھر مین تو کیا - چشم روزن کیطرح بے نور آنکھین ہوگئین -

آنکھین پانی ہوکر بہجانا - رونے کے مبالغے مین کہتے ہین **میر** ؎ اک نظر دیکھنے کی حسرت مین - آنکھین تو پانی ہوبہین پیارے -

آنکھین پاؤن سے ملنا یا پاؤن پر ملنا - (خوشامد یا محبت اور پیار سے) **مومن** ؎ ملی ہین غیر نے پائے نگار سے آنکھین - یہ رشک خون سے ہوئے پنجہ ہاے مژگان سرخ - **نواب خلد آشیان** (فرمانرواے رامپور) ؎ آنکھین ملین جو پاؤن پر اُس بحر حسن کے - دریا سے ملگئی مری مژگان ترکی شاخ -

آنکھین پتھرا جانا - آنکھون کا اسطرح کُھلا رہجانا کہ نہ اُنمین نور باقی رہے نہ حس و حرکت گویا پتھر ہوگئین اور اسکے مختلف مقامات ہین - مثلاً -

نمبر (۱) حسرت و انتظار کی حالت مین - **جرات** ؎ کیدیجیو صبا یہ تغافل شعار سے - پتھرا گئی ہین آنکھین ترے انتظار سے **بحر** ؎ تمہارے منتظر کی آج یہ صورت نظر آئی - کہ پتھرائی ہین آنکھین ٹکٹکی ہی سوے دربان ہے - **میر** ؎ وہ سنگدل نہ آیا بہت دیکھی اُسکی راہ - پتھرا چلی ہین آنکھین مری انتظار مین **رند** ؎ کس حسرت دیدار مین دم نکلا ہی یارب - پتھرائی ہوی ہین مری زیر کفن آنکھین -

نمبر (۲) حیرت کی جگہ - **برق** ؎ آنکھین کیا پتھرا گئین صانع کی صنعت دیکھکر - بت ہوا حیرت سے مین اُس بت کی صورت دیکھکر - **ذوق** ؎ پتھرا دیا جلوے نے ترے چشم صنم کو - چکرا دیا غمزے نے ترے طوف حرم کو -

نمبر (۳) حالت نزع مین - **قلق** ؎ آنکھین پتھرائین ڈھلگیا منکا - بند ہگئی ہچکی لگ گیا گھرا - **انشا** ؎ تیرے مریض عشق کی پتھرا گئی جو آنکھ اُسکے ہر ایک مونس و ہمدم نے غش کیا -

آنکھین پٹپٹانا - شدت انتظار سے آنکھونکو صدمہ پہنچنا - فقرہ - تمہاری

راہ تکتے تکتے آنکھین پٹپٹا گیئن -

آنکھین پٹر پٹر مارنا - جلد جلد آنکھین کھولنا بند کرنا - عورتونکی بول چال مین - چار دن کی بیاہی دُلہن اور آنکھین پٹر پٹر مارتی ہی -

آنکھین ہٹم ہو جائین - عورتون کا کوسنا - اندھا ہو جاے - دیدے پھوٹ جائین - نواب مرزا **شوق** ؎ یا الٰہی جو جھوٹی قسمین کھائین تو دونون آنکھین ابھی ہٹم ہو جائین -

آنکھین لپٹنا (ث) - (کسی پر) دیکھکر لوٹ ہو جانا **محسن** ؎ کیسکے دست حنائی پہ کیون لپٹین دم دید - یہی سزا ہی کہ رویا کرین لہو آنکھین - اور کسیکے کلام مین اسوقت تک نہین دیکھا اور بول چال مین دل لپسنا ہی -

آنکھین پلٹ جانا - نمبر (۱) مغرور ہو جانا - **کامل** ؎ وہ دیکھتا ہی اب نہین سیدھی نگاہ سے - دولت کا جلوہ دیکھکے آنکھین پلٹ گیئن -

نمبر (۲) بیمروت ہو جانا **ظفر** ؎ سیدھی آنکھون سے کیون نہین ملتے کس گنہ پر پلٹ گیئن آنکھین - ان معنی مین لکھنؤ مین نہین سُنا اور اگر ہو بھی تو قلیل الاستعمال ہی -

آنکھین پوچھنا (ث) - آنکھون سے آنسو پوچھ ڈالنا **ظفر** ؎ ابھی ہر (بو - د مجہول) تار دامن کا برنگ موج دریا ہو - جو چشم اشکبار اپنی ذرا دامن سے مین پوچھون - **میر** ؎ بھری آنکھین کسو کی پوچھتے جو آستین رکھتے - ہوی شرمندگی کیا کیا ہمین اس دست خالی سے - ؎ آیا تا تیر گریہ سے یار - ناسخ اب پوچھ ڈال آنکھین -

آنکھین پھاڑکر (یا آنکھین پھاڑ پھاڑکے) دیکھنا - آنکھین خوب کھولکے دیکھنا - غور سے دیکھنا - **آتش** ؎ سامنے جو پڑ گیا دیوانہ بیباک تھا پھاڑکر آنکھین جسے دیکھا گریبان چاک تھا -

نمبر (۱) شوق و رغبت کیجگہ - **اسیر** ؎ دیکھا کیے چلمن کیطرف پھاڑکے آنکھین جلوہ نظر آیا نہ کسی پردہ نشین کا - **بحر** ؎ تکتا ہی پھاڑ پھاڑ کے آنکھین وہ رات کو - چاندنی کے اپنے سے مری جان اُتار چاند -

نمبر (۲) حسرت کیجگہ - **جرات** ؎ چار سو دیکھون ہون جون آئینہ آنکھین پھاڑ پھاڑ میری نظرون سے جو اوجھل وہ پریوش ہی مرا -

نمبر (۳) مصیبت مین گھبرا گھبرا کے دیکھنے کی جگہ - فقرہ - ہاے ری بیکسی چار طرف آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھتا تھا مگر کوئی اپنا نظر نہ آتا تھا - اور آنکھین پھاڑے دیکھنا بھی **ہلال** نے کہا ہی ؎ آنکھین پھاڑے دیکھتے ہین باغ مین تجکو بہت پھول نرگس کے اُتارون نرگس مخمور پر - مگر اور کہین نظر سے نہین گزرا -

آنکھین پھٹ گئی ہین - دولت پاکے مغرور ہو گئے ہین - **داغ** ؎ نخوت دولت سے آنکھین پھٹ گیئن قارون کی - کاش آنکھین پھاڑکر انجام اپنا دیکھتا -

آنکھین پھٹی جاتی ہین - (یا آنکھین پھٹی پڑتی ہین) سر اور آنکھون مین شدت سے درد ہونے کیجگہ کہتے ہین -

آنکھین پھٹی ہوئی ہین - یعنی اُنہون نے بہت کچھ دیکھا ہی یہ تھوڑی سی چیز اُنکی نظر مین کب سماتی ہی -

آنکھین پتھرا کے رہجانا - پتھرا کے مرجانا - **صبا** ؎ تیر نگاہ یار نے دم کر دیا فنا - آنکھین پتھرا کے آہوئے تاتار رہگیا -

آنکھین پھر جانا - مرتے دم پتلیان چڑھجانا - **بحر** ؎ بات رکھلی مرگ نے تیرے مریض ہجر کی - پھر گیئن آنکھین یہان روئے مسیحا دیکھکر -

مومن ؎ کبھی کی پھر گئین آنکھین فرشتے بھی نظر آئے - تمہارا منھ چھپانا
دیکھیے کیا کیا دکھاتا ہی - میر ؎ رات گزری ہی مجھے نزع مین روتے روتے
آنکھین پھر جائین گی اب صبح کے ہوتے ہوتے -

نمبر (۲) بے مہر و بیمروت ہوجانا - بے رخی کرنا - بحر ؎ دیکھتے ہی یار کو
بھولا مرے خط کا جواب - ایسی آنکھین پھر گئین توتا کبوتر ہو گیا - جرات ؎
پھر گئین آنکھین تمہاری اب وہ چتون ہی نہین - میرے ہنجشمون کو چھپا
مجھپہ تم ہنسوا کو جی - آتش ؎ سودازدہ سے اپنے پھر جاتی ہین وہ
آنکھین - مجنون سے بھی ہین وحشت شہری غزال کرتے -

آنکھین پھر کانا - دیدے مٹکانا - سودا ؎ پھر کاتی ہی کیا دختر رز
شیشے مین آنکھین - تحبہ نہ کبھی گھر مین ہو مستور کسیکے

آنکھین پھڑوانا - اندھا کر دینا - اگلی حکومتون مین جابر بادشاہ بعض
مجرمونکی آنکھین پھڑوا دیتے تھے - رند ؎ اس خطا پر کہ نظر بھر کے ادھر
کیون دیکھا - آنکھین پھڑواتے ہین لو اور تماشا دیکھو -

آنکھین پھوٹ بہنا - بے اختیار آنسو جاری ہونا - وزیر ؎
پھوڑے کیطرح پھوٹ بہین اور بہی آنکھین - رومال ہوا ہی انہین تیزاب کا
پھاہا - ؎ پھوٹ بہنے دو انہین یار کے آگے آتش - دل کا احوال بھی
آنکھونکو بیان کرنے دو -

آنکھین پھوٹ گئین - نمبر (۱) انتظار کے محل پر - فقرہ - کل تو آپکی
راہ دیکھتے دیکھتے آنکھین پھوٹ گئین -

نمبر (۲) بہت رونے کیجگہہ یہ اکثر مبالغے کے طور پر کہا جاتا ہی - فقرہ - یہی
رات دن کا رونا ہی تو آنکھین پھوٹ جائین گی - فقرہ - بھائی کے غم مین
روتے روتے اُنکی آنکھین پھوٹ گئین -

نمبر (۳) کمال دیدہ ریزی کے موقع پر - فقرہ - سیتے سیتے ہماری تو آنکھین
پھوٹ گئین اور آپ نے کہدیا اچکن اچھی نہین سِلی -

نمبر (۴) زیادہ جاگنے کے مقام پر - فقرہ - کوی آیا نہ گیا یہان رات بھر جاگتے
جاگتے آنکھین پھوٹ گئین -

نمبر (۵) پکانے ریندھنے کیجگہہ - فقرہ - چولہا پھونکتے پھونکتے آنکھین پھوٹی
جاتی ہین لکڑیان جلتی ہی نہین -

آنکھین پھوٹین یا پھوٹ جائین - کوسنے اور آنکھونکی قسم کھانے
کی جگہہ اصل مین یہ عورتونکی زبان ہی - رند ؎ خواب مین سوتا تھا مین یار
کے ساتھ - آنکھین پھوٹین جگا دیا کسنے - داغ ؎ آنکھین پھوٹین جو
کچھ بھی دیکھا ہو - ابھی آتا ہون دشت ایمن سے - اسیر ؎ شب تھا
دل اور تری زلف کی افشان کا خیال - آنکھین پھوٹین جو نظر آئے ہون انجم
مجکو - اور اسی جگہہ سامنے کی آنکھین پھوٹین بھی کہتے ہین - مومن ؎
سب قہر خدا کسی پہ ٹوٹین - آنکھین مری سامنے کی پھوٹین -

آنکھین پھوڑنا - نمبر (۱) اندھا کرنا - بحر ؎ بس ہی یہی علاج ان آنکھونکو
پھوڑیے - چھٹ جاے تاک جھانک کا یکبارگی سیطرح -

نمبر (۲) آنکھونکو صدمہ پہنچانا - آنکھون پر زور دینا - کئی جگہہ اسکا استعمال
ہوتا ہی -

بیفائدہ انتظار کرنے کی جگہہ - مصحفی ؎ وہ نہ آئینگے دل اُنکا کہین
بہیجا چھوڑے - مفت ہر روز کہانتک کوئی آنکھین پھوڑے -

بہت گریہ وزاری کی جگہہ بھی کہتے ہین کہ کیون رو رو کے آنکھین پھوڑتے ہو

بہت دیدہ ریزی کا کام کرنے کی جگہ۔ منیر ؎ کام کرتی رہی یہ آٹھ پہر۔
آنکھیں پھوڑی ہیں رات دن سی کر۔
پکانے ریندھنے میں مشغول ہونے کی جگہ۔ فقرہ۔ قربان کی ایسی ماما کہ جب تک
ہم آنکھیں نہ پھوڑیں روٹی ہی نصیب نہو (عو)
بہت جاگنے کی جگہ۔ فقرہ۔ ایسا بھی کیا شوق ہے کہ آدمی رات رات بھر جاگ کے
اپنی آنکھیں پھوڑے۔

آنکھیں پھیر دینا - مرجانا - علامت مرگ ظاہر ہونا - رند ؎ نہ دکھا
رشک مسیحا اسے ہر بار آنکھیں - پھیر دیگا کوی دم میں ترا بیمار آنکھیں - ولہ
ظفر ؎ حسرت دیدار نے پیدا کیا حال ردی - پھیر دیگا اب کوی دم میں ترا بیمار آنکھ

آنکھیں پھیر کے چل دینا - کترا کے نکلجانا - منہہ پھیر کے چلے جانا -
منیر ؎ گولی بھی ہمسے بچکے نکلتی ہے یار کی - چلتا ہے آنکھیں پھیر کے توتا
تفنگ کا -

آنکھیں پھیرے توتے کی سی - باتیں کرے مینا کی سی آ
یہ مثل اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو دراصل ہو تو بیمروت اور ظاہر داری
سے لگاوٹ کی باتیں کرے -

آنکھیں ترسنا - دیکھنے کی بہت آرزو ہونا - برق ؎ آنکھیں
ترس رہی ہیں زیارت کیواسطے - دم بند ہے حضور کی خدمت سے چھوٹ کر -
بحر ؎ نظر آتا نہیں وہ عید کا چاند - ترستی ہیں یہ آنکھیں سال بھر سے -
رشک ؎ نامہ لکھو برائے پیمبر کبھی کبھی - مدت ہوئی ترستی ہیں آنکھیں
برائے خط -

آنکھیں تلوؤں سے ملنا - نمبر (۱) خوشامد اور پیار سے - داغ ؎
آنکھیں ترے تلوؤں سے ملیں کسنے شب وصل - دو پھول سے نرگس کے
بنے ہیں کف پا میں - آتش ؎ عشق ہے آنکھوں کو تلوؤں سے مجھے ملنے کا
پائینتی یار کی ہے میرا سرہانا شب وصل - ہوس ؎ سو یا جو میرے گھر کبھی وہ
مست خواب ناز - تلوؤں سے اُسکے اپنی میں آنکھیں ملا کیا - اور آنکھیں
تلوؤں سے رگڑنا اور لگانا بھی کہا ہے - انشا ؎ رگڑنے دو مجھے تلوؤں سے
اپنے ٹک تو آنکھیں تم - تصدق میں تمہارے جاؤں مجکو اسمیں راحت ہے -
جرات ؎ آنکھیں تلوؤں سے لگاتا ہوں تو وہ از رہ ناز - سر ہٹاتا ہے پرے
مار کے ٹھوکر میرا -
نمبر (۲) قصے کہانیوں میں مشہور ہے کہ اگلے زمانے میں رانیاں اور شہزادیاں
جس سے بہت ناخوش ہوتی تھیں اُسکی آنکھیں نکلوا کے اپنے تلوؤں سے
ملتی تھیں - فقرہ - (مثالاً) اگر میری بات کا تو تا صاف جواب نہ دیگا تو اس
نگوڑے کی گردن مروڑ اپنے تلوؤں سے اسکی آنکھیں ملوں گی (فسانۂ عجائب)
اور آنکھیں تلوؤں کے نیچے ملنا بھی کہا ہے - شرر ؎ تلوؤں کے نیچے ملیے
نکلوا کے میری آنکھ مجرم ہوں دیکھکر تمہیں رغبت کی آنکھ سے -
نمبر (۳) ناز معشوقانہ سے پامال کرنا - ذوق ؎ آنکھیں مری تلوؤں سے
وہ ملجائے تو اچھا - ہے حسرت پابوس نکلجائے تو اچھا -

آنکھیں تلے اُوپر ہو جانا - نزع کیوقت پتلیاں پھر جانا - علامت مرگ ظاہر
ہونا - شعور ؎ یہ حیا چھوڑو اب نہ شرماؤ - نہ یقین ہو تو چلکے دیکھ آؤ -
جان دیتا ہے چشم و ابرو پر - ہو گئیں آنکھیں تک تلے اوپر -

آنکھیں تُلی ہونا - نظروں سے کسی بات کی آمادگی ظاہر ہونا - اسیر ؎
تیغ نگہ سے کشتہ ہو کون آکے سامنے - آنکھیں تُلی ہوی ہیں تمہاری ستیز پر -

آنکھین تو بڑی بڑی ہین - یہ جملہ طنز سے وہان بولتے ہین جہان کسیکو سامنے کی چیز نہ سُوجھے -

آنکھین تھک جانا - دیکھتے دیکھتے آنکھونکا گھبرا جانا - میر؎ تلوار تیری برق تھی آنکھین جھپک گئین - گھوڑون کی باگین ہاتھ سے سب کے اُچک گئین - بھاگین جو اضطرار سے فوجین بہک گئین - لاشونکی سیر کرتے ہوئے آنکھین تھک گئین - لوہو کی ہر چہار طرف ندیان بہین -

آنکھین تیورا جانا - آنکھونمین اندہیرا آجانا - (دوران سر یا ضعف یا چکاچوند سے) داغ؎ خورشید میرے سامنے یا شمع طور ہے - آنکھین جو تیورا گئین[ع۵] یہ کسکا نور ہے -

آنکھین ٹمٹمانا - آنکھون کا ذرا ذرا کُھلا ہونا - اسلیے کہ ٹمٹمانا ذرا ذرا سی روشنی دینے کے معنی مین ہے - جیسے چراغ کا ٹمٹمانا - اس محاورے کا استعمال بیشتر بچونکی نسبت ہوتا ہے کہ اُنکی آنکھین پہلے ذرا ذرا کھلتی ہین یا نئی بیاہی دُلہن کی نسبت کہ وہ حیا سے پوری آنکھین نہین کھولتی ہے اور نشے کی حالت مین بھی کہ خمار سے آنکھین بند ہوئی جاتی ہون کہتے ہین -

آنکھین ٹوٹ آنا - شدت سے آنکھونکا جوش کر آنا - محشر؎ شکست دل نے رُلوایا یہان تک - کہ آنکھین روتے روتے ٹوٹ آئین -

آنکھین ٹھنڈی رہین - (عورتونکی دعا) جیسے اپنی اولاد کی خوشیان دیکھو اُنکے دیدار سے ہمیشہ آنکھین ٹھنڈی رہین -

آنکھین ٹھنڈی کرنا - نمبر(۱) اولاد یا معشوق یا سبزہ - دریا وغیرہ جن چیزون کے دیکھنے سے آنکھونمین طراوت آئے اور جی خوش ہو اُنکا دیکھنا

نمبر(۲) تسلی دینا - ہندو عورتین جب کسی غم و ماتم مین بہت روتی ہین تو پانی لگا کر اُنکی آنکھین پونچھی جاتی ہین اور اُسے آنکھین ٹھنڈی کرنا کہتے ہین - جیسے اسی محل پر مسلمان عورتون مین رومال وغیرہ سے آنسو پونچھتے اور سر کیڑے دیتے ہین

آنکھین ٹھنڈی ہونا - لازم -

آنکھین جاتی رہنا - بینائی جاتی رہنا - میر؎ آنکھین جو روتے روتے جاتی رہین بجا ہے - انصاف کر کہ دیکھے کوئی ستم کہان تک - داغ؎ رونے سے بھی مٹتا ہے کہین شوق نظارہ - آنکھین بھی گئین تو بھی یہ حسرت نہین جاتی -

آنکھین جلنا - نمبر(۱) آنکھونمین جلن ہونا - یہ کیفیت اکثر بخار کی شدت ضبط گریہ - اور کمال انتظار مین ہوتی ہے - فقرہ - درد کے مارے سر پھٹا پڑتا ہے بخار سے آنکھین جل رہی ہین - آتش؎ ضبط گریہ سے جلا کرتی ہین آنکھین سچ ہے - بند ہونے سے ہی ناسور کا بہنا بہتر - وزیر؎ چراغون کی طرح جلتی ہین آنکھین ہجر کی شب مین - نکلتا ہے عوض اشکونکے روغن آنکھ کے تل سے - ناسخ؎ میری آنکھین جلتی ہین دم بھر نہین گر دیکھتا - کیا اثر اُٹھا ہے تیرے شعلۂ رخسار کا -

نمبر(۲) نگاہ پر کسی چیز کی گرمی کا صدمہ پہنچنا - وزیر؎ یون حسن کی گرمی سے ترے جلتی ہین آنکھین - جسطرح ہو تپ سے تن بیمار مین گرمی -

آنکھین جھپکانا - جھپنا - لحاظ سے آنکھ نیچی کرنا - گلزار نسیم؎ - کمر کھلے بندون جی کی تنگی - سے تنگ ہوی وہ شوخ تنگی - آنکھین جھپکا کے دیو بولا - تو کیا کھلی تو نے پردہ کھولا - اب نہین کہتے ہین -

آنکھین جھپکنا - نمبر(۱) بصورت متعدی - آنکھین کھولنا اور بند کرنا -

[ع۵] دلی مین تیورانا ناعلاقہ کے وزن پر اور لکھنو مین مفعولن کے وزن پر ہے -

جرأت ؎ خدا جانے کہ ہی کس برق وش کا سامنا مجکو - کہ مین کچھ بیٹھے بیٹھے
خودبخود آنکھین جھپکتا ہون - مگر یہ صورت بالکل متروک ہے -

نمبر (۲) بصورت لازم آنکھین بند ہوجانا - نظر کا نہ ٹھہرنا - (برق یا کسی اور چیز
کی چمک سے) عاشق ؎ برق چمکی خندۂ دندان نما سے یار کے - آنکھین
یہ جھپکین کہ رخ نظرون سے پنہان ہوگیا - برق ؎ آنکھین پرتو سے جھپک
جائین نہ کیون تارونکی - بجلیان کانون مین ہین چاند سے رخسارونکی -

نمبر (۳) جھپینا - بحر ؎ عاشق سے جھپکتی ہین لجائی ہوئی آنکھین -
باہر وہ کبھی شرم کے مارے نہین آتے -

نمبر (۴) نیند آنا - سوجانا - رند ؎ تا صبح شب ہجر جھپکتین نہین آنکھین -
کٹجاتی ہین راتین در و دیوار کو تکتے - میر ؎ جھپکے ہین آنکھین اور جھکی آتی
ہین بہت - نزدیک شاید آیا ہی ہنگام خواب اب -

آنکھین جھک آنا - آنکھین جھپکی جانا - پوری نہ کھلنا - یہ حالت کبھی نشے
کی زیادتی سے ہوتی ہی کبھی آشوب سے - حسن ؎ اُسکی جب جوش سے
مستی کے جھک آئین آنکھین - شرم سے پھر نہ اٹھائین یہ جھکائین آنکھین -
داغ ؎ بیوجہ نہین آپکی شرمائی ہین آنکھین - آشوب ہی یا نشے سے جھک آئی
ہین آنکھین -

آنکھین جھکی جاتی ہین (یا جھکی پڑتی ہین) - شرم و لحاظ یا نشے
سے نظرین نیچی ہوئی جاتی ہین - آتش ؎ شرم سے وہ شرگین آنکھین
جھکی جاتی نہین - رات بھاری ہوگئی ہی مردم بیمار پر - معروف ؎ جھکی پڑتی
ہین کیا آنکھین نشے مین - بلا ہی آج تو مخمور ہو - اور شرم و لحاظ کیجگہ اور ترکیب
سے بھی کہتے ہین - قلق ؎ دیر تک بس جھکی رہین آنکھین - دو گھڑی
تک چار کین آنکھین - داغ ؎ گا رقیب کا سُنکر جھکی رہین آنکھین - حجاب کب
نگہ شرمسار سے اُٹھا - برق ؎ آنکھین حیا سے جھک گئین دیکھا جو میرا حال -
تیغ نگاہ یار کو مین نے کسا دیا -

آنکھین چارطرف چکر مکر چلی جاتی ہین - جہان یہ کہنا ہوتا ہی
کہ شوخی سے نگاہ ایک طرف نہین ٹھہرتی ہی بنایت شوخ دیدہ ہی وہان کہتے ہین

آنکھین چار طرف رکھنا - چارونطرف دیکھتے رہنا (نگرانی کے محل پر)

آنکھین چار طرف رہنا - لازم -

آنکھین چرانا - حسینون کو گھورنا - حسن پرست لوگ بولتے ہین کہ چلو یار آنکھین
چرآئین - یعنی حسینون کے نظارے کرین - لکھنو مین سُنا ہی مگر کسیکے کلام
مین نظر سے نہین گزرا -

آنکھین چڑھانا - یہ نذر و نیاز اور منت کا ایک طریقہ ہی جب کسیکی آنکھون مین
کوئی روگ ہوجاتا ہی تو مزارون اور تعزیون پر عورتین منت مانتی ہین کہ آنکھین اچھی
ہوجائین تو سونے یا چاندی کی آنکھین چڑھاؤنگی اور کاغذ کی آنکھین کتر کے
لٹکا دیتے ہین - مراد پوری ہونے پر سونے یا چاندی کی پتر سے (جیسی منت
ہوتی ہی) دو آنکھین بنوا کے اور بعض بغیر منت مانے معمولاً بھی آنکھونکی سلامتی
اور تندرستی کے لیے چڑھاتی ہین اور بعض میدے یا آٹے سے آنکھون کی
شکل بناتی ہین اور آنکو تُل کے مزارون پر خصوصاً مدار صاحب کی درگاہ مین
چڑھاتی ہین جنہین مدار صاحب کی انکھیان کہتے ہین (مثال) کامل ؎
نظر مہر سے تمنے جو ملائین آنکھین - ہمنے درگاہ مین چاندی کی چڑھائین
آنکھین (مثال) محشر ؎ چڑھاؤن گی مین آنکھین درگاہ مین - جو نرگس کے
دیدے سلامت رہے -

آنکھین ٹرہی ہوی ہونا - نشے یا نیند کے خمار درد سر اور بخار کی شدت
یا رونے سے آنکھون کی پتلیون کا اوپر کی طرف کھنچا ہونا - ناسخ ؎
دکھا کے باغ مین آنکھین ٹرھی ہوئین اپنی - وہ نشہ دیدۂ نرگس سے آج اُتار آیا
ظفر ؎ بزم اغیار مین گرمی نہین شب بادہ کشی - کیون ٹرھی ہین تری ای حور
شمائل آنکھین - داغ ؎ اُس بدگمان کو نشہ ہی کا گمان ہی - آنکھین ٹرھی
ہوی ہین ہماری بخار سے - میر ؎ آنکھین کبھی ٹرہ رہی ہین منھ بھی اُتر رہا ہی
کچھ رنگ ان دنون مین اپنا نکھر رہا ہی -

آنکھین چلنا - جلد جلد پلکون کا جھپکنا - مسرور ؎ غیر کے ساتھ اشارہ
بازی مین - آنکھین کیا جلد جلد چلتی ہین -

آنکھین چمکانا - دیدے مٹکانا - ناز اور غمزے سے آنکھون کو گردش
دینا - بھوون کا مٹکنا - جس سے معشوقانہ ادا اور اترانا پیدا ہو - جرات ؎
خواہش دل جو کہی سینے تو وہ کہنے لگا - آنکھ چمکا کے بصد ناز و ادا ایسے
تِن - درد ؎ لن ترانی کا مزہ دیکھ لیا موسےٰ نے - آنکھین چمکاتے ہوئے
جب وہ سر طور گئے -

آنکھین چُندہی ہونا - بعض لوگون کی آنکھین خلقی طور پر چھوٹی ہوتی
ہین اور پوری نہین کھلتی ہین اُنہین چُندہی آنکھین کہتے ہین اور ایک مرض بھی
ہی کہ آنکھین چھوٹی ہو جاتی اور پلکین گر جاتی ہین - داغ ؎ اک نظر مین
اک جہان کو دیکھتا ہی آئنہ - ورنہ چُندہی کسقدر ہی حلقۂ جوہر کی آنکھ -
آنکھون کی جگہ دیدے بھی کہتے ہین - جانصاحب ؎ کسی کی آنکھ پڑے
خاک چندھے دیدون پر - رسیلی اب وہ رہین انکھڑیان نہین باقی -

آنکھین چوندھیانا یا چُندھیانا - نگاہ خیرہ ہونا - آشوب چشم مین
چراغ اور دہوپ کیطرف دیکھنے یا بہت چمکتی ہوئی چیز پر نظر کرنے سے آنکھ کا
پورا نہ کھلنا اور جھپکنے لگنا - تسلیم ؎ چوندھیا جاتی ہین آنکھین روئے روشن کے حضور
تاب لا سکتا نہین خورشید محشر دیکھکر - داغ ؎ زاہد کو ہی پھر جلوۂ دیدار کی
حسرت - بجلی کی چمک دیکھکے چُندھیا گئین آنکھین -

آنکھین چھت سے (یا چھت کو) لگجانا - اوپر کیطرف ٹکٹکی بندھجانا -
یہ حالت اکثر نزع کیوقت ہوتی ہی یا فکر و تردد اور حسرت و انتظار مین کہ انسان
سوچ مین چپکا پڑا ہوا چھت کیطرف دیکھا کرتا ہی - سحر ؎ آنکھین لگی ہین
چھت کو ترا انتظار ہی - اپنا ہمین خیال دم واپسین نہین - وزیر ؎
تم رہے بام پہ یان لگ گئین آنکھین چھت سے - رات گنتی رہی ہر ایک
کڑی میری آنکھ -

آنکھین چھوٹی بڑی ہونا - دونون آنکھون کا برابر نہونا کہ یہ ایک عیب
ہی - نواب مرزا شوق ؎ دیکھا نہ کرو میری طرف آنکھ دبا کر - ناقص ہوا
چہرہ جو ہوی چھوٹی بڑی آنکھ -

آنکھین چیر چیر کر دیکھنا - آنکھین خوب کھولکے دیکھنا - سودا
؎ پڑہتے تھے تم جو یہ غزل آگے جوان و پیر کے - دیکھے تھا دان
تمہین ہر اک انگلی سے آنکھین چیر کے - برق ؎ چوندھیا جاتا ہی ترے
سامنے پیر فلک - دیکھتا ہی عارض انور کو آنکھین چیر کے - اسکی جگہ آنکھین
پھاڑ پھاڑ کے دیکھنا زیادہ بولتے ہین -

آنکھین چیر کے نمک بھرنا - نیند مٹانے کی تدبیر جیسے اس فقرے مین
اب تم سوتے بہت ہو تو سہی کہ آج تمہاری آنکھین چیر کے نمک بھر دون -
آتش ؎ رات انتظار یار مین جھپکین جو نیند سے - آنکھون کو اپنی چیر کے

مین نے نمک بھرا - اور آشوب وغیرہ مین آنکھین چیر کے دوا لگانا اور سفید ابھرنا بھی کہتے ہین -

آنکھین خدا نے دیکھنے کو دی ہین (یا آنکھین دیکھنے کو ملی ہین) داغ؎ اسیکے واسطے آنکھین خدا نے دین ہمکو - کہ روز و شب یہ سفید و سیاہ دیکھتے ہین - ؎ دیکھنے کے لیے ای رشک ملی ہین آنکھین - اسقدر بھی نہین ہوتا متامل ناصح - اور آنکھین خدا نے منھ پر دی ہین یہ جملہ بھی اسی جگہہ بولتے ہین - فقرہ - ذرا دیکھکر چلو خدا نے آنکھین منھ پر دی ہین -

آنکھین خون مین ڈوبنا - مارے غصے کے آنکھین لال ہونا - گلزار نسیم نثر؎ آنکھ اسکی بہنکے خون مین ڈوبی - مریخ بنی وہ ماہ خوبی -

آنکھین در پر لگی رہنا یا لگی ہونا - حالت انتظار مین کہتے ہین -

آنکھین دکھنا یا دکھنے آنا - دیکھو آنکھین آنا -

آنکھین نثر دوچار کرنا - آنکھین ملانا - آنکھ سے آنکھ مقابل کرنا جرات؎ برچھیان سی گزر گئین دل سے - جونہی اُس سے دوچار کین آنکھین ج ظفر؎ کھوئیگا دونون جہان سے کرکے تو آنکھین دوچار - پا گئے تھے ہم تو تیری اس نظر سے پیشتر -

آنکھین نثر دوچار ہونا - لازم - ظفر؎ نہ بولے منھ سے وہ اور ہم ہوئین پر جب دوچار آنکھین - رہی اک ٹکٹکی دو دو پہر دونون کی دو جانب -

آنکھین دو سے چار ہونا - اُس جگہہ بولتے ہین جہان پڑھنے لکھنے کی تعریف منظور ہوتی ہی - فقرہ - میان پڑھو لکھو گے تو آنکھین دو سے چار ہوجائینگی - یعنی جاہلون کی دو آنکھین ہوتی ہین اور پڑھے لکھونکی چار -

آنکھین دیکھتے جاتے ہین - نگاہ لڑی ہی کہ مرضی اور ارادہ کیا ہی - داغ؎ ہوتی جاتی ہی سوا بوسہ لب کی قیمت - دیکھتے جاتے ہین وہ بھی خریدار کی آنکھ - مسرور؎ شرم سے آنکھین جھکائے ہین لنکھیون سے مگر دیکھتے جاتے ہین آنکھین کہ ارادہ کیا ہی -

آنکھین دیکھتے رہنا - (یا دیکھا کرنا) نمبر (۱) اطاعت پر یون تلے رہنا کہ اشارہ ہو اور تعمیل کرین - تسلیم؎ ساتھ اشارے کے بجالاتے ہین حکم دیکھتے رہتے ہین آنکھین یار کی -

نمبر (۲) لطف و عنایت کا امیدوار رہنا تسلیم؎ ایکدن بھی نہ ملین شوق سے باہم آنکھین - برسون دیکھا کیے ای شوخ تری ہم آنکھین -

آنکھین دیکھی ہین - صحبت اُٹھائی ہی - تربیت پائی ہی - استعمال اُسجگہہ کرتے ہین جہان ارباب کمال سے صحبت اُٹھانے اور تعلیم پانے کا اظہار مقصود ہوتا ہی - گلزار نسیم؎ تھا اک کحال پیر دیرین - عیسی کی تھین اُسنے آنکھین دیکھین - اسیر؎ آنکھ اپنی کب جھپکتی ہی ہلا مریخ دیکھنے والے تری آنکھونکے ہین جلاد ہم - سوز؎ تمھین تو سوز کو پہچانو گے سبحان اللہ - کبھی دیکھی بھی ہین ای شاہ گدا کی آنکھین - ؎ کسطرح سے نہ فن شعر مین کامل ہو رند - دس برس دیکھی ہو آتش سے جب اُستاد کی آنکھ -

آنکھین دیوار ہوجانا - کچھ نہ سوجھنا - اثر؎ بے ترے جب مائل گلزار آنکھین ہوگئین - کچھ نہ سوجھا باغ مین دیوار آنکھین ہوگئین -

آنکھین ڈبڈبانا - آب دیدہ ہونا - آنسو بھر آنا جرات؎ ڈبڈبائی ہین جو آنکھین مری ایک دریا ہی کہ لہراتا ہی - میر؎ نظر ای ابر مت آ مبادا - کہین میری بھی آنکھین ڈبڈباوین -

آنکھین ڈگرڈگر کرنا - ضعف ونقاہت سے آنکھون مین حلقے اور ایسی حرکت ہونا جس سے ضعف ظاہر ہوتا ہو - فقرہ - چار ہی دن کے بخار مین آتنا سا مُنھ نکل آیا آنکھین ڈگرڈگر کرنے لگین -

آنکھین ڈھاپنا یا ڈھانکنا - نمبر (۱) دامن یا ہاتھ سے آنکھین چھپا لینا - داغ ؎ مین اپنی آنکھین ڈہانکلون مین ہاتھ اپنے باندہ لون ڈرتے ہو کیون آکر سنو کچھ پردۂ حائل کے پاس -

نمبر (۲) شرم سے آنکھین بند کر لینا - میر حسن ؎ ہوئے جب وہ بدمست دو ماہرو - لگی اُنمین ہونے عجب گفتگو - کہ دستے جو نرگس کے وان تھے ہزار - لگے ڈھانپنے آنکھ بے اختیار - اس محاورے کا لازم مستعمل نہین ہی -

آنکھین رگڑنا - آنکھین زور زور سے ملنا - (کسی چیز پر) فقرہ - آستانہ مبارک سے آنکھین رگڑ رگڑ کر دعائین مانگتا ہون - وزیر ؎ سمجھا ہون میل سرمہ اسے مجکو دیکھنا - آنکھین رگڑ رہا ہون تمہارے خدنگ سے -

آنکھین رُو رُو کے سُجانا - اتنا رونا کہ آنکھون پر ورم آجائے - بحر ؎ آنکھین رو رو کے کیون سُجاتے ہو - بحر آنسو نہین اثر رکھتے - قلق ؎ روتے روتے سجائی ہین آنکھین - کوی جانے کہ آئی ہین آنکھین - اور آنکھین رو کے سُجانا بھی کہا گیا ہی - ضاحک ؎ جب سے اس طفل پریوش نے دکھائین آنکھین - بس مرا کچھ نہ چلا رو کے سجائین آنکھین - اور اسکا لازم روتے روتے آنکھین سوج جانا بھی مستعمل ہی -

آنکھین رُو رُو کے لال کرنا - بہت رونا جس سے آنکھین سُرخ ہوجائین - داغ ؎ پس فنا بھی مری روح کانپ جاتی ہی - وہ روتے روتے جو آنکھونکو لال کرتے ہین - اور آنکھین رو رو کے خون کبوتر کرنا بھی کہا ہی

صبا ؎ خط لکھا یار کو تو شوق جواب خط مین - آنکھین رو رو کے نہ کین خون کبوتر کس دن -

آنکھین رُوشن کرنا - کسی عزیز یا دوست کے دیدار یا کسی خوشرنگ چیز کے دیکھنے سے آنکھونکو تازگی اور طراوت دینا - رشک ؎ آنکھین روشن کرنے دو خط کو رُخ شفاف پر - صاف یہ چاہ ذقن اندہا کنوان ہوجائیگا - گلزار نسیم ؎ روشن کیا دیدۂ پدر کو - مادر کے بھی چلکے آنسو پوچھو - آتش ؎ طرز نگہ ہمیشہ دکھلائین موجۂ مے - شیشے مدام رکھین چشم ایاغ روشن -

آنکھین روشن ہونا - نمبر (۱) آنکھونمین نور آنا - ناسخ ؎ آنکھین روشن راہ جانان مین ہوئین - میل جو ہی سرمے کا وہ میل ہی - برق ؎ روشن آنکھین ہوئین نظارۂ عارض سے دوچند - شل مہتاب ہی عاشق کو اثر مین خورشید - گلزار نسیم ؎ کیا پھول ہی کیا اثر ہی اسمین - ہو جاتی ہین روشن اندہی آنکھین -

نمبر (۲) عزیز یا معشوق دیکھکر خوش ہونا یا کسی خوشرنگ اور لطیف چیز کو دیکھکر آنکھونمین ٹھنڈک پڑنا - منیر ؎ چاردیوار عناصر پر سفیدی پھرگئی - آنکھین روشن ہوگئین تیری صباحت دیکھکر - بحر ؎ روشن آنکھین ہوگئین بنت العنب کے نور سے - عقد پروین چرخ سے اُترا کہ خوشہ تاک سے -

نمبر (۳) چشم حقیقت کُھلجانا - معرفت پیدا ہوجانا - ناسخ ؎ یہ اندہے ہین جو کہتے ہین ہم ہی ہم ہین - جو آنکھین ہون روشن تو پھر تو ہی تو ہی - اسیر ؎ نور وحدت سے ہوئین جب سے یہ آنکھین روشن - تو ہی آتا ہی نظر جسکو نظر کرتے ہین -

آنکھیں زمین سے لگجانا - نادم ہونا - شرمانا - ہندی (آغا ہجو حسام)
ع - مین نے کیا جو عذر و فور جلال پر - اُس مہر وش کی لگ گئیں آنکھیں زمین سے
مومن ع زمین سے لگ گئین آنکھیں تمہاری طرح نہین - شرمندہ قتل ہو
گردون کو انفعال تو ہی - نکہت ع دیکھا جو تجکو مہر نے چرخ برین سے -
مانند نقش پا لگین آنکھیں زمین سے -

آنکھیں سر پر ہونا - ہم مسلمانونکے اعتقاد مین ہی کہ قیامت کے دن
جو آنکھیں مُنھ پر ہین وہ سر پر ہونگی اور اسمین مصلحت قدرت یہی کہ کسیکا خراب
حال کوئی نہ دیکھ سکیگا - وزیر ع سر جھکا کر تجھے اے رشک پری دیکھینگے
حشر کو ہوئین گے جب دیدۂ انسان سر پر - آتش رحمۃ ع اپنے عریانون کا پردہ
رکھیگا وہ عیب پوش - روز محشر ہونگی چشم مردمان بالائے سر -

آنکھیں سفید کرنا - آنکھون کا نور زائل کرنا - بہت رونے یا زیادہ انتظار کرنے
سے - ع ہی یہی گریہ تو پھر کیسی بصارت اے اسیر - ایکدن کر دینگے آنکھونکو
مُرے آنسو سفید - ناسخ ع انتظار خط نے کین قاصد مری آنکھیں سفید -
سادہ کاغذ بھیجدون تحریر کی حاجت نہین -

آنکھیں سفید ہوجانا - لازم - اسیر ع آنکھیں مری سفید ہوئین انتظار
سے - اب آئنہ مصاحب سرکار ہی تو ہو - ہلال ع روتے روتے
شام غربت مین ہوئین آنکھیں سفید - اب سواد دیدۂ اہل وطن درکار ہی -
رند ع حسرت یار مین آنکھیں ہوئین اسدرجہ سفید - پتلیان چھپ گئین
مکڑی کیطرح جالون سے -

آنکھیں سی کُھل گئین - اس جملے کا استعمال چند محل پر ہی -
نمبر (۱) آنکھونمین طراوت اور تازگی آجانے کیجگہ - فقرہ - سبزہ زار مین پہنچتے ہی
آنکھیں سی کُھل گئین -
نمبر (۲) کسی بھیانی اذیت سے نجات پانے اور تسکین ہوجانے کی جگہ -
مومن ع کچھ آنکھ بند ہوتے ہی آنکھیں سی کُھل گئین - جی اک بلائے جان تھا
اچھا ہوا گیا - فقرہ - مارے درد کے بھینچی تھا داڑھ نکلواتے ہی آنکھیں سی
کُھل گئین -
نمبر (۳) کسی عمدہ چیز کے نظر آنے یا ملجانے سے حیرت اور اچنبھا ہوجانے
کیجگہ - داغ ع جب شباب آگیا زلیخا کے دوبارہ دن پھرے - کُھل گئین آنکھیں سی
یوسف کی یہ عالم دیکھکر - مومن ع روئے وہ میرے حال پہ حیران کیون
نہون - آنکھیں سی کُھل گئین دُر نایاب دیکھکر -
نمبر (۴) کسی چیز کی حقیقت کُھلجانے اور تنبہ ہونیکی جگہ - میر ع کچھ قدر
مین نہ جانی غفلت سے رفتگان کی - آنکھیں سی کُھل گئین اب جب صحبتین
ہوئین خواب -

آنکھیں سینا - نمبر (۱) پلک سے پلک سی دینا - اکثر شکاری لوگ باز وغیرہ
کی وحشت دور کرنیکو آنکھیں سی دیتے ہین -
نمبر (۲) مجازاً کسی چیز پر ہر وقت آنکھیں لگائے رہنا - میر ع کب تلک یہ دل
صد پارہ نظر مین رکھیے - اسپر آنکھیں ہی سیے رہتے ہین دلبر کتنے -

آنکھیں سینکنا - حسینون کو گھورنا - رند ع شعلۂ حسن سے جل جاؤ
پر آنکھیں سینکو - کوئی معشوق اگر آگ بھبوکا دیکھو - درد ع آنکھیں اس
بزم مین سینکی ہین جنہون نے تک بھی - شمع کیطرح گریبان لیے تر جاتے
ہین - بحر ع آنکھیں جو سینکنے لگے ہم روئے یار سے - پتلی کا تل سپند
کیصورت چٹک گیا - مومن رحمۃ ع سنی جب اُڑتے اُڑتے یہ حکایت -

ہوئی وہ سادہ رو حیران نہایت - کہ میرا جلوہ دیکھا کیونکر اُسنے - کہان سے سینک لی چشم تر اُسنے -

آنکھین فرش کرنا یا فرش راہ کرنا - کمال عاجزی اور شوق ظاہر کرنا بہت تواضع و تکریم کرنا - (کسیکے آنے مین) **منیر** ؎ خاکساری نے فرش کین آنکھین - سر کی پاؤن کی پرستاری - **آتش** ؎ پیچھلے وحشت دل اکبے جو صحرا کی طرف - فرش آنکھونکو کرون پائے غزالان کے تلے - **ظفر** ؎ وہ قدم اپنا جہان رکھتا ہی وان زیر قدم - فرش آنکھین صورت نقش قدم کرتے ہین ہم -

آنکھین فرش ہونا یا فرش راہ ہونا - لازم - **مومن** ؎ ہی جلوہ ریز نور نظر گرد راہ مین - آنکھین ہین کسکی فرش تری جلوہ گاہ مین - **آتش** ؎ آنکھون کا عاشقون کی رہ یار مین ہی فرش - دامن پر اُسکے اُڑکے پڑے کیا مجال خاک - **داغ** ؎ بہت آنکھین ہین فرش رہ چلنا دیکھکر ظالم - کف نازک مین کانٹا چُبھ نہ جائے کوئی مژگان کا -

آنکھین قدمون پر (یا قدمون سے) **مَلنا** - کبھی غایت تعظیم و ادب سے کبھی کمال اخلاص و محبت سے - **قلق** ؎ جُھک کے آداب سے کیا مجرا - آنکھین قدمون پہ ملکے کہنے لگا - **منیر** ؎ تیرے قیدی کے قدم سے آنکھین پریون نے ملین - پاؤن کی زنجیر تسبیح سلیمانی ہوی -

آنکھین قدمون تلے (یا قدمون کے نیچے) **بچھانا** - دیکھو آنکھین فرش کرنا - **بحر** ؎ مٹی ہوئے نقش پا کی صورت - آنکھین قدمون تلے بچھا کر - **ولہ** ؎ نصیب کسکے یہ عاشقون مین بغل مین وہ گلعذار بیٹھے - بچھاؤن قدمون کے نیچے آنکھین جو میری آنکھ نہ پا رہیٹھے **ظفر** ؎ اگر تو آوے گا تو جائے فرش پا انداز - مین اپنی آنکھین ترے زیر پا بچھا دون گا -

آنکھین کرڑوانا - آنکھونمین خارش کی خفیف سی کیفیت پیدا ہونا کہ اُس سے آنکھونمین پانی سا بھر آتا ہی اور یہ کیفیت اکثر نیند کے خمار اور کبھی دھوئین کی تکلیف سے ہوتی ہی - **رند** ؎ خواب شیرین سے مین آگاہ نہین برسون سے - آنکھین کرڑواتی ہین جب نیند ذرا آتی ہی -

آنکھین کُور ہو جانا - اندھا ہو جانا - **ناسخ** ؎ کور آنکھین ہون کسی طور سے روتے روتے - اور چارہ ہی نہین دیدہ کی بیماری کا - **قلق** ؎ اپنے مجھ ناتوان کا زور نہین - دل تو نادان ہی آنکھین کور نہین - **رند** ؎ رہے جو پیش نظر ہر گھڑی تصور یار - یہ آنکھین کور ہون ان مین سمائے گا پھر کیا -

آنکھین کُھل جانا - نمبر(۱) حیران ہو جانا - بھوچکا رہجانا - **داغ** ؎ فرشتے بھی دیکھین تو کُھل جائین آنکھین - بشر کو وہ جلوے دکھائے گئے ہین - **صبا** ؎ وہ مرض کھوئے طبیبونکی بھی آنکھین کھل گئین - ہی مسیحا نرگس بیمار قیصر باغ مین -

نمبر(۲) آنکھین روشن ہو جانا - بینائی زیادہ ہو جانا - **بحر** ؎ کُھل گئین آنکھین ترے بوٹا سے قد کو دیکھکر - میل سرمہ چشم قمری مین صنوبر ہو گیا - **اسیر** ؎ کسب ہر فن مین لگی ہی شرط استعداد کی - کب کھلین سرمے سے آنکھین کور مادر زاد کی -

نمبر(۳) بصیرت پیدا ہو جانا - حقیقت کھُلجانا - قدر عافیت معلوم ہو جانا - **بحر** ؎ آنکھین کھلجائین جڑ جائے جو توای واعظ - شیشے عینک کے مین یہ ساغر صہبا کیسے - **میر** ؎ کھلجائینگی پھر آنکھین جو مر جائیگا کوئی

آتے نہین ہو باز مرے امتحان سے تم خلیل ع پھر نہ دیکھو مجھے تم چشم
حقارت سے کبھی - آنکھین کھلجاتین جو تمکو بھی ہو بیماری عشق -
نمبر(۴) غفلت اور بیخودی جاتی رہنا - فقرہ - لخلخہ سنگھاتے ہی آنکھین کھلگئین -
مصحفی ع بوے پیراہن سے یوسف کی جو آنکھین کھل گئین - دیدۂ
یعقوب مین کرنے لگا نظارہ رقص -

آنکھین کھُلنا - نمبر(۱) جاگنا بحر ع نیند سے کھلتی ہین آنکھین وہان
مین ہوتی ہین بند - صورت شب روز فرقت بھی بسر ہونے لگا - سوز ع
آرام سے سوتا تھا جگایا ناحق - آنکھین کھلتے ہی ہمنے زندان دیکھا -
نمبر(۲) متنبہ اور خبردار ہونا - رند ع کھلین گی آنکھین نشہ اُترے گا -
حُسن تک اور پری پرستی ہی -
نمبر(۳) غش جاتا رہنا - ضعف اور بیماری مین افاقہ ہونا - اسیر ع ابھی
آنکھین کھلین غش سے جو آجاے شمیم مشک خال و عنبر زلف - بحر ع
یہ حال ناتوانی ہی کہ آنکھین - کھلین جو ایکدم تو دو پہر بند -
نمبر(۴) آنکھونمین روشنی اور بینائی آجانا خلیل ع آنکھین کھلین نظارۂ
زلف سیاہ سے - سرمے سے بیچ ہی بڑہتی ہی قوت نگاہ کی -
نمبر(۵) پیدا ہونا - دُنیا کی ہوا لگنا - رند ع مین کیا جانون چمن کہتے ہین کسکو
آشیان کیسا - کھلین آنکھین تو میری آنکھ صیاد کے گھر مین -
نمبر(۶) چشم خدا بین کھلجانا - معرفت پیدا ہوجانا - فقرہ - ایسے پیر کامل کے مرید
ہوے کہ بیعت کرتے ہی آنکھین کھلگئین دل روشن ہوگیا - بحر ع زندگیا
اُسکے سوا کوئی جب کھلین آنکھین - خدا صنم کو مین سمجھا جو ہوشیار ہوا -

آنکھین کھُلوانا - نمبر(۱) آنکھین قدح کرانا -
نمبر(۲) دلہن کی آنکھین کھلوانا جو چند روز شرم سے رسم کے موافق سسرال والون
کے سامنے آنکھین بند کیے رہتی ہی -

آنکھین کھلی رہگئین - نمبر(۱) سکتا سا ہوگیا - نکہت ع دیکھکر صورت سحر
اُس مہر تنویر کی - رہگئین آنکھین کھلی آئینہ تصویر کی - آشفتہ ع آمد آمد کی خبر
لائی ہی کسکی صبا - رہگئین آنکھین کھلی گلشن مین نرگس کی صبا -
نمبر(۲) انتظار یا حسرت مین مرجانے کیلیے - غافل ع شوق نظارۂ
قاتل جو بس از ذبح نہ تھا - کیون کھلی رہگئین میری تہ خنجر آنکھین - تسلیم ع
موت ہی بے آس ہونا طالب دیدار کو - رہگئین آنکھین کھلین جب بند روزن ہوگیا

آنکھین کھُلی رہنا - نمبر(۱) پلک جھپکنا - میر ع مجھے نیند کیسی کہ مانند
انجم - کھلی رہتی ہین میری آنکھین سحر تک -
نمبر(۲) بعض آدمی اسطرح سوتے ہین کہ پوری آنکھ بند نہین ہوتی کچھ کچھ کھلی
رہتی ہی - وزیر ع سوتے ہو تو چشم بد دور آنکھین رہتی ہین کھلین - فتنۂ بیدار
کیا ایسی ہی کہلاتی ہی نیند -

آنکھین کھُلی کی کھُلی رہگئین - سکتے کی حالت مین دم نکل گیا -

آنکھین کھُلی ہونا - نمبر(۱) دیکھو آنکھین کھلی رہنا نمبر۲ - وزیر ع
آنکھین کھلی ہوی ہین عجب خواب ناز ہی - فتنہ تو سوگیا ہی و فتنہ باز ہی -
نمبر(۲) زندہ و سلامت ہونا - سوز ع جب تلک آنکھین کھلی ہین دُکھ پہ دُکھ
دیکھے گا یار - مندگئین جب انکھڑیان تب سوز سب آنند ہین - بحر ع کھلی
ہین جب تلک آنکھین زبان بند نہین - جب آسے نیند ہمین پھر ہی قصہ
خوان خاموش -

آنکھین کھُولنا - نمبر(۱) پٹی وغیرہ آنکھون سے جدا کرنا - ذوق ع

کھولدے آنکھین دم ذبح نہ دیکھون گا تجھے۔ پر چھری اپنی تو گردن پہ مین دیکھون چلتی۔

نمبر(۲) جاگنا۔ فقرہ۔ بہت سو چکے اب آنکھین کھولو دیکھو کتنا دن چڑھ آیا۔

نمبر(۳) غفلت سے چیتنا۔ ہوش مین آنا۔ مرض مین افاقہ ہونا۔ جرات ؎ حالت غش مین ترے ہجر مین شب سو سو بار۔ کھولا آنکھونکو ادہر مین اور اُدہر بند کیا۔ فقرہ۔ دوا کا حلق سے اُترنا تھا کہ لڑکے نے آنکھین کھولدین۔

نمبر(۴) ہوشیار و خبردار ہونا۔ آتش ؎ کھدوا اندہون سے کوئی اپنی تم آنکھین کھولو۔ روشنی نگہ عالم ایجاد آیا۔

نمبر(۵) باز وغیرہ شکاری جانورونکی آنکھین کھولنا جو سی دی جاتی ہین۔ یا چمڑے کی ٹوپی بنا کے چڑہا دیتے ہین۔ برق ؎ مرغ دل ہوچکا ہی گھونگھٹ اُٹھا دے شرم کا۔ آنکھین شہباز نظر کی اے ستمگر کھولدے

نمبر(۶) بعض حیوانونکے بچّون کا آنکھین کھولنا جو پیدائش کے کئی روز بعد کُھلتی ہین۔

نمبر(۷) ہندوستان کی بعض قومون مین دُلہن بیاہ کے بعد چند روز تک سسرال والون کے سامنے آنکھین بند کرکے بیٹھتی ہی اس حجاب کے دور ہونے کو بھی آنکھین کھولنا کہتے ہین۔

نمبر(۸) آنکھون کا قدح کرنا۔

آنکھین کھونا ۔ بینائی زائل کرنا۔ اندہا ہوجانا۔ سودا ؎ غم مین اُسکے میرزا ہرگز نہ رو۔ تو بہت رو رو کے آنکھونکو نہ کھو۔ تسلیم ؎ کھو چکا ہجر مین رو رو کے مین اے یار آنکھین۔ شکل تصویر ہین مُنہ پر مرے بیکار آنکھین۔ اسیر ؎ حریفون سے کہو کیا شکوۂ گردون سے ہوتا ہی۔ عبث کھوتے ہو آنکھین سامنے اندہے کے رونے سے۔

آنکھین کہین ہین دل کہین ہی ۔ یہ جملہ کسیکی بے توجہی اور بدحواسی جتانے کو بولا جاتا ہی یعنی نظر کسی اور طرف ہی اور دہیان کہین اور۔ میر ؎ کیا مین بھی پریشانی خاطر سے قرین تھا۔ آنکھین تو کہین تھین دل غمگین کہین تھا۔

آنکھین کیا پُھوٹ گئی ہین ۔ طنز سے اُسکی نسبت بولتے ہین جو صریح نافہمی کا کام کرے یا بے پروائی بے توجہی وغیرہ سے کسی کو سامنے رکھی ہوئی چیز نہ دکھائی دے۔ فقرہ۔ گٹھری سامنے رکھی ہی اور تجھے سوجھتی نہین آنکھین کیا پھوٹ گئی ہین۔ حضور ؎ مجھسے لاغر کے لیے اور یہ بھاری زنجیر۔ دیکھ کیا پھوٹ گئی ہین تری حداد آنکھین۔

آنکھین کیا چرنے گئی ہین ۔ کیا سوجھتا نہین ہی۔ فقرہ۔ کتاب سامنے رکھی ہی اور آپکو سوجھتی نہین آنکھین کیا چرنے گئی ہین۔ منتظر ؎ آنکھ اُن آنکھون سے چار کرتا ہی۔ آنکھین چرنے گئی ہین آہو کی۔

آنکھین کیا مُنھ پر نہین ہین ۔ دیکھو اوپر کا محاورہ۔ منیر ؎ دو برق تجلی سے کسی اور کو دھوکا۔ آنکھین نہین کیا طالب دیدار کے مُنھ پر۔ اور آنکھین کیا نہین ہین بھی کہتے ہین۔ میر ؎ بس اے گریہ آنکھین ترے کیا نہین ہین۔ کہان تک جہان کو ڈبوتا رہے گا۔

آنکھین گرم کرنا ۔ نمبر(۱) غصے سے دیکھنا۔ اسیر ؎ جاتا ہون جب مین بیاسا مین بہر تلاش آب۔ دریا مین آنکھین کرتے ہین مجھپر حباب گرم۔

نمبر(۲) آنکھین سینکنا۔ گھورنا۔ تسلیم ؎ سردمہری ہوچکی بیٹھو گھڑی بھر رو برو۔ ہم بھی آنکھین گرم کرلین آتش رخسار سے۔

آنکھین گڑ جانا۔ کسی چیز کو برابر تکے جانا۔ **اسیر** ؎ نظارۂ ابرو سے پھرا
مُنھ نہ ہمارا۔ جوہر کیطرح گڑ گئین شمشیر مین آنکھین۔

آنکھین گڑو کے دیکھنا (یا آنکھین گڑونا) غور سے دیکھنا۔

آنکھین گڑھے مین جا رہنا۔ آنکھون کے ڈھیلون کا اندر دہنس جانا
وقت نزع ایسا ہوتا ہی۔ **تسلیم** ؎ کسنے وقت نزع کہدین گور کی دلچسپیان۔
جا رہین آنکھین گڑھے مین پہلے مجھ بیمار سے۔

آنکھین لال کرنا۔ غصہ کرنا۔ **رند** ؎ پھر گئی صورت مریخ نظر مین میری
لال آنکھین کیے جسوقت وہ جلاد آیا۔ **مومن** طاب ثراہ ؎ مت لال کر آنکھ اشک
خون پر۔ دیکھ اپنا لہو بہائین گے ہم۔ اور آتش نے انہین معنون مین سُرخ
کرنا بھی کہا ہی۔ ؎ غصے سے بھی کر لیجیے سُرخ آنکھون کو صاحب۔ خون
بھی مژۂ عاشق دلگیر سے ٹپکے۔

آنکھین لال ہونا۔ نمبر (۱) غصے کی حالت مین۔ **داغ** ؎ سرخ آنکھین
ہوئین غصے سے مجھے دیکھتے ہی۔ نشۂ مے ہی نہین تیور کے اُترتے بھی نہین
مومن ؎ کرم جو غیر پہ دیکھا لہو اُتر آیا۔ نہ پوچھ کیون تری آنکھین ہین بنکے
نادان سرخ۔ **رسا** ؎ غیظ مین آئے تو رندون کو لگے بہکانے۔ زاہدون
کی صفت غول ہوئین لال آنکھین۔ **آتش** ؎ ہوئی ہین غصے سے کیا لال لال
وہ آنکھین۔ نظر پڑا ہی کبھی جو لباس ترکان سُرخ۔

نمبر (۲) نشے سے۔ ؎ اثر پذیر طبیعت بھی شرط ہی آتش۔ نہ کیف مے سے
ہون آنکھونکی طرح مژگان سرخ۔ **ناسخ** ؎ نشے سے لال اُسکی آنکھین ہین
تو کیا لالہ کہون۔ جام مے سے کب ہی نسبت ساغر تریاک کو۔ **وزیر** طاب ثراہ ؎۔
یہ زحل مریخ زہرہ ہین فلک تو حُسن کا۔ نشے سے ہی آنکھ سُرخ اور تل سیہ مکھڑا سفید

نمبر (۳) نیند کے خمار سے۔ **نواب** (خلد آشیان فرمانروائے رامپور)
؎ راتونکے جاگنے سے کب آنکھین تری ہین سُرخ۔ یہ لال لال ڈورے
ہین بواعث خمار کے۔

نمبر (۴) بہت رونے سے۔ ؎ نہ کیونکر روتے روتے لال ہو جائین
مری آنکھین۔ شب فرقت مین ای ناسخ خیال روے گلگون ہی۔ ؎
تجھ روئے ہو ضرور آج کسیکے لیے تم۔ سُرخ سُرخ آنکھین بھی ہین اور ہی بھاری آواز

نمبر (۵) آشوب سے۔ **جرات** ؎ کسلیے مجھسے بہانہ کرتے ہو آشوب کا۔ سُرخ ہین
آنکھین تمہاری بادہ خواری کے سبب۔

نمبر (۶) بخار کی شدت مین۔ **بحر** ؎ ق تری چشم بیمار کی دید سے۔ یہ تاثیر ای گل
شامل ہوئی۔ کہ نرگس ہی زرد اپنی آنکھین ہین سرخ۔ ہوا اُسکو یرقان انہین سل ہوئی

آنکھین لگانا۔ نمبر (۱) عاشق ہونا۔ محبت کرنا۔ **شعور** ؎ ایکدم بھی نہین
دنرات مین آنسو تھمتے۔ جان کو روگ لگایا کہ لگائین آنکھین۔

نمبر (۲) کسی چیز سے آنکھین چُھوانا۔ **حیدر** ؎ گدگدی ہونے لگی پاؤئین
پلکین جو چبھین۔ جب تصور مین بھی تلوؤن سے لگائین آنکھین۔

آنکھین لگائے رہنا۔ برابر دیکھتے رہنا۔ **رشک** ؎ عکس جانانہ
سے ہوا تھا جو دوچار آئینے مین۔ رہتا ہی آنکھین لگائے ہوئے یار آئینے مین

آنکھین لگی رہنا یا لگی ہونا۔ لازم۔ **صبا** ؎ ہمہ تن چشم شوق
دید مین زنجیر آسا ہون۔ لگی رہتی ہین آنکھین تیرے دروازے کے روزن
سے۔ **ناسخ** ؎ اگر اندر گلستان ہی تو باہر نرگستان ہی۔ لگی رہتی ہین
آنکھین تیری دیوارون کے روزن مین۔ **میر** ؎ آنکھین لگی رہین گی برسون
وہین سبھونکی۔ ہوگا قدم کا تیرے جس جا نشان زمین پر۔

آنکھین لگی ہونا - (کسی طرف) ٹکٹکی بندھی ہونا - میر ؎ لگی ہین ہزارون ہی آنکھین اُدھر - اک آشوب ہی اُسکے گھر کیطرف - ناسخ ؎ لوٹتے ہین خاک پر آنکھین لگی ہین سوے بام - مرتے ہین معراج پر اُفتادگان کوے دوست - مومن ؎ شام فراق خواب عدم کا ہی انتظار - آنکھین لگی ہین دولت بیدار کیطرف -

آنکھین مانگنا (یا آنکھین مانگتے پھرنا) - بینائی کا خواستگار ہونا - گلزار نسیم ؎ تکیے پہ فقیر پیر اندھا - اک گوشے مین آنکھین مانگتا تھا - اسیر ؎ سوجھتا خاک نہین اس رُخ روشن کے حضور - مانگتے پھرتے ہین یوسف کے خریدار آنکھین - سحر ؎ نہ دکھلائے فلک میری طرح روز سیہ اُسکو پھرا کیا قیس آنکھین مانگتا غول بیابان سے -

آنکھین مٹکانا - دیکھو آنکھین چمکانا - عورتون کی زبان ہی یہ محاورہ ریختی مین آتا ہی -

آنکھین ملتے ہوئے اُٹھنا - جب کوئی جاگتا ہی تو نیند کا خمار دور کرنے کو آنکھین ملتا ہوا اُٹھتا ہی - ہلال ؎ آنکھین ملتے اُٹھے ہین سو کر - جادو جاگا ہی سامری کا - قلق ؎ یہ سخن سُنکے دونون برق عذار آنکھین ملتے ہوئے اُٹھے اکبار -

آنکھین ملنا - نمبر (۱) سوتے سے اُٹھکر نیند کا خمار دور کرنے یا آتی ہوئی نیند ٹالنے کے لیے یا آنکھ مین کسی اور وجہ سے سوزش ہونے یا کچھ پڑجانیکی حالت مین - نصیر ؎ پہنچ گئے سبھی منزل کو ہمرہان افسوس - اور ایک ہم ہی آنکھین ہی اپنی ملتے ہین - سودا ؎ آنکھین ملکر کے جو دیکھون تو ہی اک بادلہ پوش سر سے عرق جواہر مین ہی وہ پاؤن تلک -

نمبر (۲) عجز و محبت یا اعتقاد سے کسی چیز سے آنکھین رگڑنا - اسیر ؎ ہوتا ہی جب سوار وہ مہر سپہر حُسن - خورشید و ماہ ملتے ہین آنکھین رکاب پر - غافل ؎ ملین ہم کیون نہ آنکھین برگ گل سے - اسے تیر الف پا جانتے ہین - آتش ؎ دشمن و دوست پس از مرگ ملین گے آنکھین - نقش جسکا ہی مرے سنگ لحد کا تعویذ - حسن ؎ اس بلبل دل کو یہ تمنا ہی شب و روز - روضے سے ملون یا شہ گلگون کفن آنکھین - شہیدی ؎ کبھی نزدیک جا کر آستانے پر ملون آنکھین کبھی گر دور بیٹھون مین کرون نظارہ گنبد کا -

آنکھین ملنا - نمبر (۱) آنکھین پیدا ہونا - رشک ؎ میدان دل بیان فضائے دو آب ہی - آنکھین ملین مجھے جمن و گنگ کی عوض -

نمبر (۲) بینائی اور بصارت حاصل ہونا - ؎ دل کیون نہ زیارت سے اسیر اپنا ہو روشن - اندھون کو ملین روضۂ شبیر مین آنکھین -

نمبر (۳) نگاہین چار ہونا - سامنا ہونا - ناسخ ؎ اُسکی آنکھین کیا ملین عاشق کی آنکھون سے بھلا - جتنے آہو ہین اُنہین ہر ایک سے رم چاہیے -

آنکھین مُندتے کیا دیر ہی - مرتے دیر نہین لگتی - زندگی کا کیا بھروسا ہی - میر ؎ یان آنکھین مُندتے دیر نہین لگتی میری جان - مین کان کھولے کہتا ہون تیرے شتاب ہو - اب مندنا کی جگہ بند ہونا کہتے ہین -

آنکھین مینچ لینا - نمبر (۱) آنکھین بند کر لینا -

نمبر (۲) شرما جانا - معروف ؎ اس ادا سے شوخ جشتی خو نے آنکھین میچ لین دیکھتے ہی شرم سے آہو نے آنکھین میچ لین -

نمبر (۳) توجہ اُٹھا لینا - دست بردار ہو جانا - معروف ؎ غیر دکھلانے لگے آنکھین اشارے سے ترے - ایسی کیون میری طرف سے تو نے آنکھین میچ لین

اب میچنا کا استعمال بالکل متروک ہی۔

آنکھین نکال کے ڈرانا - ناسخ؎ چھپتا ہون جا کے کنج لحد مین شب فراق۔ تارے مجھے ڈراتے ہین آنکھین نکال کے۔

آنکھین نکالنا - نمبر(۱) غصے سے دیدے نکال کے دیکھنا۔ ناسخ؎ دیکھا آنکھونکو مین نے کسدن مجھپہ عبث نکال آنکھین۔ ذوق؎ بغل سے لیگئے دلکو نکال کرکے صریح۔ جو مانگا تو کہا آنکھین نکال کے کیسا۔ اسجگہہ آنکھین نکال کے دیکھنا بھی کہتے ہین۔ نصیر؎ سیر حباب خاک ہی ساقی کہ بن ترے۔ دریا بھی دیکھتا ہی اب آنکھین نکال کے۔

نمبر(۲) آنکھونکے ڈھیلون کا حدقے سے باہر نکالنا۔ نسیم؎ قاتل نے بعد ذبح کے آنکھین نکال لین۔ دیکھین گے شکل راحت خواب مزار کیا۔ ذوق؎ بادام دو جو بھیجے ہین بٹوے مین ڈال کر۔ ایما یہ ہی کہ بھیجدو آنکھین نکال کر۔

نمبر(۳) ظش آنکھین پیدا کرنا۔ منیر؎ کبھی پرتو نہ دیکھے گا مرے خورشید عالم کا۔ ہزار آنکھین نکالے ٹوٹ کر آئینہ شبنم کا۔

آنکھین نکل آنا - نمبر(۱) دیدونکا حدقہ ہائے چشم سے نکل پڑنا۔ گلا گھٹنے سے ایسا ہوا کرتا ہی۔ ناصر؎ پھانسی دیکر جو گریبان نے گلا گھونٹا ہی۔ ای جنون میری نکل آئی ہین باہر آنکھین۔

نمبر(۲) لاغری سے حدقہ ہائے چشم کا گہرا ہو کر دیدون کا اُبھر آنا۔ فقرہ۔ ایسی بیماری اُٹھائی کہ صورت ہی بدلگئی آنکھین نکل آئین۔

آنکھین نکل پڑنا - دیکھو آنکھین نکل آنا نمبر ا۔

آنکھین نکلی پڑتی ہین - دیکھو آنکھین پھٹی جاتی ہین۔

آنکھین نیچی کر لینا - نظر جھکا لینا۔ (شرم سے یا خوف وادب سے) رند؎ نیچی کر لیتے ہین شرما کر دم گفتار آنکھ۔ بات بھی کرتے نہین مجھسے وہ کرکے چار آنکھ۔ فقرہ۔ ڈر بُری چیز ہی اُنہون نے جو کچھ کہا مین نے آنکھین نیچی کر لین اور سُنا کیا۔

آنکھین نیلی پیلی کرنا - غصے سے دیکھنا۔ داغ؎ نیلی پیلی کرتے ہین آنکھین جو مجکو دیکھکر۔ ایک رنگ آتا ہی اک جاتا ہی مجھ رنجور کا۔ جرات؎ ابتو آنکھین نیلی پیلی کرجاتا ہی وہ شوخ۔ بزم مین تو چشم حیرت سے نہ دیکھا کر ہمین۔

آنکھین ہونا - نمبر(۱) چیتنا۔ متنبہ ہونا۔ فقرہ۔ پہلے سے نہ سوچے جب یہ دن دیکھا تو آنکھین ہوئین۔

نمبر(۲) بصیرت ہونا۔ میر؎ آنکھین جو ہون تو عین ہی مقصود ہر جگہہ۔ بالذّات ہی جہان مین وہ موجود ہر جگہہ۔ سودا؎ جو آنکھین ہون تو ہر قطرے سے شبنم کے ہی یہ روشن۔ درین گلشن میسر نیست ترک احولی کردن۔ کہ در ہر برگ گل آئینہ دارد حُسن رعنائے۔

آنکھین ہوئین چار دل مین آیا پیار - آنکھین ہوئین اوجھل دل مین آئی کھوٹ - یہ مثل وہان کہتے ہین جہان کوئی سامنے محبت ظاہر کرے اور پیٹھ پیچھے کچھ اُسکا اثر نہو۔ رنگین؎ جہان ہوتی ہین آنکھین چار باہم۔ تو آجاتا ہی دل مین پیار باہم۔ پھر اک ذرہ جو آنکھین ہوگئین اوٹ۔ تو آجاتی ہی بس دل مین وہین کھوٹ۔

انکھڑیان - آنکھ کی جمع۔ پیار سے معشوق کی آنکھونکو کہتے ہین۔ آتش؎ ان انکھڑیون مین اگر نشۂ شراب آیا۔ سلام جھک کے کرون گا جو پھر حجاب آیا۔ قلق؎ انکھڑیان قہر کی لگاوٹ باز۔ دلربا بات بات کا انداز

سوداؔ ؎ خیال اُن انکھڑیون کا چھوڑمت مرنے کے بعد بھی - دلا آیا جو تو اس میکدے مین جام لیتا جا -

انکھیارا - آنکھون والا - اندھے کی ضد -

انکھیان - آنکھ کی جمع - یہ اگلی زبان ہی - ولیؔ ؎ سُرخ لاتی ہین نشے بیچ جو ڈورے انکھیان - دل زخمی پہ لگاتی ہین ٹکورے انکھیان -

آنگن - ھ - انگن - س - (اسکا مادہ اگ ہی جسکے معنی چلنا ہین) مذکر - صحن میرحسنؔ ؎ جو دیکھین تو شعلہ سا روشن ہی کچھ - درختون کا روشن ہوا آنگن ہی کچھ -

آنو - ھ - آم - س - (اسکا مادہ اَم ہی جسکے معنی پیٹ کا بگاڑ ہین) مونث - کچا
پیچش مین جو آنتون سے رطوبت بلغمی نکلتی ہی -

آنو آنا - آنو کا اجابت مین دفع ہونا -

آنو پڑنا - آنتونمین آنو پیدا ہونا -

آنو گرنا - دیکھو آنو آنا -

آنول نال - ھ - مونث - نال اُس لنبی سی جوف دار آنت کو کہتے ہین جو پیدا ہونے کے وقت بچے کی ناف سے لٹکی ہوی ہوتی ہی جسکی راہ سے جنین کو غذا پہنچا کرتی ہی اور وہ کیا جو تلی سے مشابہ دوسرے سرے پر اس آنت کے ہوتی ہی اُسکو آنول کہتے ہین -

آنول نال کاٹنا - دستور ہی کہ پیدا ہوتے ہی بچے کی آنول نال کاٹ ڈالتے ہین -

آنول نال گڑنا - دستور ہی کہ آنول نال کاٹنے کے بعد زمین مین گاڑ دیتے ہین اور بعض جگہ یہی معمول ہی کہ زمین مین گاڑ کر اُسپر نہالیس روز تک برابر آگ سلگائی جاتی ہی -
چونکہ پیدا ہونے کی جگہ سے اُنس ہونا ایک فطرتی بات ہی اسلیے جب کسی کو کسی جگہ سے محبت زیادہ ہوتی ہی تو کہتے ہین کہ وہان کیا تیری آنول نال گڑی ہی مگر اب زبانون پر نال گڑنا ہی زیادہ ہی -

آنولا سار گندہک - آنولے کے رنگ سے مشابہ گندہک جو اعلے درجے کی ہوتی ہی اور یہ قسم ہوسین کے کام مین بہت آتی ہی -

آینتی پاینتی - ھ - مونث - بالین و پائین - ف - آینتی سرہانا اور پاینتی اُسکی ضد - آینتی آنن سے مشتق ہی جو بمعنی چہرہ ہی - اور پاینتی پاد سے مشتق جس سے متغیر ہوکر پاون بنا ہی اور تی جو دونون لفظون کے آخر مین ہی اُسکی اصل تل یا تر ہی جسکے معنی ہین نیچے - چونکہ سرہانا سر اور چہرے کے نیچے اور پاینتی پاون کے نیچے کی جگہ کو کہتے ہین لہذا یہ اشتقاق قرین قیاس ہی آینتی پاینتی کا استعمال شعرا کے کلام مین نہین دیکھا البتہ بول چال مین خال خال استعمال ہی - فقرہ - ابھی ہماری کیا فکر ہی ہمین کچھ تکلف نہین آینتی پاینتی جہان جگہ پائین گے پڑ رہین گے اور بعض بے تکی کہانیون مین یہ فقرہ سنا گیا ہی آینتی کی چھڑیان پاینتی کین اور پاینتی کی آینتی - اور صرف پاینتی کا لفظ شعرا کے کلام اور بول چال مین بکثرت مستعمل ہی -

فصل الف ممدودہ مع واو

آؤ[1] - ھ - آنا مصدر سے صیغہ جمع امر حاضر - نمبر (۱) بلانے کے لیے اور واحد کی

---

[1] آؤ بروزن فاع اور آؤ بروزن فعلن دونون طرح درست ہی - اسیرؔ ؎ رہتی یہ پکارتی آؤ آؤ - گھر انکا ہی قدم بڑھاؤ - گلزار نسیم ؎ دیکھا تو کہا خضر ملے آؤ - منہ کھیونہ مرکی رہ بتلاؤ - مومنؔ ؎ آؤ تمھین بھی دکھلا دون - سیر بتخانے مین خدائی کی - داغؔ ؎ آؤ مجاوکہ یہ وقت بناؤ کبھی - مین بھی ہمراہ زمانے کے بدل جاؤنگا - مگر بول چال مین فاع کے وزن پر زیادہ ہی - اور یون ہی ہر مصدر کا صیغہ جمع امر حاضر جسمین الف کے بعد واو ہو دونون طرح مستعمل ہی جیسے کھاؤ - لاؤ - اٹھاؤ -

طرف بھی اس سے خطاب کیا جاتا ہی یعنی آ کی جگہ بھی آؤ کہتے ہین مگر آئین تحقیر ہی اور آؤمین مخاطب کی کسیقدر رعایت ملحوظ ہوتی ہی۔

نمبر(۲) چلو۔ فقرہ۔ آؤ تماشا دیکھ آئین۔

نمبر(۳) کہین حسن کلام کے لیے زائد آتا ہی۔ فقرہ۔ بیٹھے کیا کرتے ہین آؤ شطرنج کھیلین۔ فقرہ۔ جی گھبراتا ہی آؤ شعر ہی کہین۔

آوا جائی لگا رکھی ہی۔ جب کوی بے ضرورت یا بے موقع بار بار کسیطرف سے کہین آتا جاتا ہی تو کہتے ہین کیا آوا جائی لگا رکھی ہی۔

آؤ بوا لڑین لڑے ہماری بلا۔ مثل۔ جب کوئی چھیڑ کر لڑنا چاہے تو عورتین کہتی ہین کہ یہ وہی مثل ہوئی کہ ایک نے کہا آؤ بوا لڑین دوسری نے جواب دیا لڑے ہماری بلا۔ اُسپر جھگڑا بڑھا اور لڑائی ہونے لگی۔ بوا کی جگہ خالا اور بہن بھی بولتی ہین۔

آؤبھگت۔ ھ۔ مونث۔ خاطر و تواضع۔ گلزار نسیم ؎ صورت سے فقیر تھا بروگی۔ کی آؤبھگت سمجھکے جوگی۔

آؤبھگت سے لینا۔ خاطر و تواضع سے پیش آنا۔

اور آؤبھگت سے پیش آنا اور ملنا بھی مستعمل ہی۔

آؤبھگت کرنا۔ اخلاق و مدارات سے پیش آنا۔

آؤ پڑوسن گھر کا بھی لیجاؤ۔ مثل۔ کسی نفع کی امید پر اپنی گرہ سے بھی کچھ کھو بیٹھنے اور فائدے کی امید پر نقصان اُٹھانے کیجگہ عورتین بولتی ہین۔

آؤ پڑوسن لڑین۔ زبردستی اور بے سبب لڑنے جھگڑنے کے محل پر عورتین بولتی ہین کہ یہ وہی مثل ہی آؤ پڑوسن لڑین۔

آؤ بیر گھر کا بھی لیجاؤ۔ دیکھو آؤ پڑوسن گھر کا بھی لیجاؤ۔ مگر اسجگہ عورتونکی بول چال کی تخصیص نہین ہی۔

آؤ تو جاؤ کہان۔ جب کسیکے غصے کی شدت کا اظہار کرنا ہوتا ہی تو یہ جملہ بولا جاتا ہی۔ فقرہ۔ صاحبزادے کی تندمزاجی کا یہ حال ہی کہ ذراسی بات مین یہ معلوم ہوتا ہی کہ بدن مین مرچین لگ گئین کل مینے اتنی ہی بات پوچھی تھی کہ بیٹا شکو کہان تھے یہ سنتے ہی غصے کے مارے ایسے آپ سے باہر ہوگئے کہ آؤ تو جاؤ کہان۔

آؤ جانے دو۔ لڑای جھگڑا موقوف کرو۔ بہت غصہ اچھا نہین۔ جب کوئی کسی سے لڑتا جھگڑتا ہی یا کسی پر بہت خفا ہوتا ہی تو سمجھانے بجھانے والے کہتے ہین کہ آؤ جانے دو۔ میر ؎ قتل کیے پر غصہ کیا ہی لاش مری اُٹھوانے دو۔ جان سے بھی ہم جاتے رہے ہین تم بھی آؤ جانے دو۔ اور آؤ جانے بھی دو۔ آؤ بھی جانے دو کئی عنوان سے اسکا استعمال بول چال مین ہی۔

آو جاو۔ مونث۔ نمبر(۱) آمد و رفت۔ آنا جانا۔ فقرہ۔ یہ کیا آوجاو لگا رکھی ہی۔ نمبر(۲) چلبت پھرت۔ پُھرتی۔ انیس (گھوڑے کی تعریف مین) ؎ وہ گشت وہ طرارے وہ سرعت وہ آؤ جاؤ۔ صدقے اس ایک ہیکل زرین کے سو بناؤ۔ آجاے نیند پاؤ قدم مین وہ چین پاؤ۔ جب چاہو سیر عالم امکان کی دیکھ آؤ۔

آؤ جاؤ گھر تمہارا کھانا مانگے دشمن ہمارا۔ مثل۔ بخیل کی نسبت کہتے ہین اور اسیجگہ فارسی کا یہ شعر مستعمل ہی ؎ گر جان طلبد مضایقہ نیست۔ زر مے طلبد سخن درین است۔

آو دیکھا نہ تاو۔ یہ جملہ اُس جگہ کہتے ہین جہان کوئی بے محل جلدی سے

بے سوچے سمجھے کچھ کہ اٹھے یا کوئی کام کر بیٹھے ۔فقرہ - اُسنے آو دیکھا نہ تاو تڑ سے اُنکے منہ پر کہدی ۔فقرہ - آو دیکھا نہ تاو دریا مین پھاند ہی پڑا -

آؤنہ - نہ زائد اور داخل زبان ہی -

نمبر (۱) آؤ - فقرہ - آؤنہ تمسے کون چھپنے والا ہی -

نمبر (۲) چلو (کسی سے مخاطب ہو کر) آؤنہ ذرا ہوا کھا آئین - اور کبھی اپنے نفس کیطرف خطاب کر کے کہتے ہین - **غالب** ۵ کیا فرض ہی کہ سب کو ملے ایک سا جواب - آؤنہ ہم بھی سیر کرین کوہ طور کی -

آوارہ - ف - نمبر (۱) سرگردان - پریشان - ہرزہ گرد - ۵ داغ آوارہ کا تابوت مین لاشہ نہ رہا - ڈھونڈتی خلق بیابان مین پڑی پھرتی ہی - **صبا** ۵ - آوارہ بستر کیون نہ ہے حرص ہوا مین - برباد ہو کیونکر نہ بگولے کی بھلا خاک -

نمبر (۲) بدکار - بدچلن - اختر شاہ اودہ ۵ فاحشہ ہی وہ سخت آوارہ - یار ہین اُسکے اب بھی دس بارہ

آوارہ بنا دینا - بدراہ اور بدچلن کر دینا -

آوارہ پھرنا - خراب خستہ پھرنا - ہرزہ گردی کرنا - **مومن** ۵ اجازت ہو تو پھر آؤن وطن مین - پھرون آوارہ کیون دشت محن مین - فقرہ - آپ سے جدا ہو کر بیس برس آوارہ پھرا پھر جے پور مین نوکر ہو گیا - (عود ہندی) فقرہ - یہ لڑکا دن بھر آوارہ پھرا کرتا ہی -

آوارہ رہنا - سرگردان رہنا - بھٹکتے پھرنا - **ظفر** ۵ خاک ہو کر بھی رہا آوارہ ہی مین خاکسار - خاک اُڑاتی ہی مری باد سحر چار و نطرف - **کیف** ۵ آوارہ تری راہ مین رہتی ہی ہمیشہ - وہ عقل جو پابند شریعت نہین ہوتی

آوارہ کرنا - نمبر (۱) سرگردان اور پریشان کرنا - **مومن** ۵ کیا کیا ہاے کیا آوارہ - بیٹھے بٹھلائے کیا آوارہ - **ناسخ** ۵ خاک اُڑوائی کیا جنگل مین آوارہ مجھے - چرخ نے سمجھا گردباد دامن صحرا مجھے -

نمبر (۲) بدچلن کرنا - بُری راہ لگانا - فقرہ - بُری صحبت نے اُسکو بھی آوارہ کر دیا -

آوارہ وطن - غریب الوطن - مسافر - **خلیل** ۵ رنج غربت کوی آوارہ وطن سے پوچھے - ہوش اُڑا دیتی ہی انسانکی ہواے غربت -

آواز - ف - مونث - صدا - ندا - **ناسخ** ۵ چلاتے پھرین کیون نہ کہ یاد آگئی ہمکو - وہ ناز کی رفتار وہ انداز کی آواز -

استعمال کے مقامات

نمبر (۱) ہانک پکار کی جگہ - فقرہ - آگے بڑھکر پکارو یہان سے آواز نہ پہنچے گی -

نمبر (۲) گانے کیجگہ - **ناسخ** ۵ طنبور کے تار آب ہوئے تو جو لایا - داؤد کی مانند ہی اعجاز کی آواز - فقرہ - کیا رسیلی آواز ہی -

نمبر (۳) ساز اور باجونکی آواز - **ناسخ** ۵ گانے جو لگے میری غزل بزم غنا مین - پردے مین چھپی شرم سے ہر ساز کی آواز - **رشک** ۵ میرے جلیس وصل مین مجھسے ہین ہمکلام - آواز چنگ و بربط و نے ہی صداے عیش -

فقرہ - اس ڈھول کی کیا اچھی آواز ہی -

نمبر (۴) سودا بیچنے والونکے پکار کے بیچنے کیجگہ - فقرہ - ابھی برف والے کی آواز سنی تھی دیکھو تو کدھر گیا -

نمبر (۵) فقیر کی صدا - **میر** ۵ کرین تو جا کے گدایانہ اُسطرف آواز - اگر صدا کوی پہچانے شرمساری ہی -

نمبر (۶) تڑاقا - دھماکا - آہٹ - چرچراہٹ - سنسناہٹ - جھنکار وغیرہ -

فقرہ - یہ کس چیز کے گرنے کی آواز ہوئی - **آتش** ۵ اُڑ گئے اغیار سنتے ہی مری آواز پا - رنگین مجلس مین عذر لنگ سے مجبور شمع - **رشک** ۵ -

مضمون ہر کمان کی آواز کا یہ ہی — تیری ادا و ناز کے ہین تیر لاجواب۔
فقرہ۔ یہ ریل کی آواز ہی یا آندہی کی۔ وزیر ؎ آتی خون کے قطرون سے
آواز آئے گھنگرو کی۔ پھڑک جائے تماشا دیکھکر وہ رقص بسمل کا۔ اور صفر
آواز سے اونچی آواز بھی مراد ہوتی ہی۔ مثلاً ذرا آواز سے پڑھو۔

صفات آواز

اِکھری آواز۔ سبک اور باریک۔ بیشتر کم عمر شخص کی آواز کو کہتے ہین۔
اونچی آواز۔ بلند اور دور تک جانے والی۔ تسلیم ؎ گوش گُل فریاد بیتابانہ سُننے
کے نہین۔ لاکھ اونچی بلبل شیدا تری آواز ہی۔
باریک آواز۔ مہین اور مدہم آواز۔
بانکی آواز۔ اچھی اور دلمین چبھنے والی آواز۔
تجھی آواز۔ نہایت پست اور دھیمی آواز۔
بلند آواز۔ اونچی اور اُٹھان والی آواز۔ ذوق ؎ اسقدر ساز طرب ساز کی
آواز بلند۔ جھیڑین گر تار کھرج کا تو ہو پیدا دہیوت۔ اسیر ؎ گوش دلسے ساکنان
عرش سُن لیتے ہین صاف۔ خندۂ چاک گریبان کیا بلند آواز ہی۔
بندھی آواز۔ وہ آواز جو گانے والے کے قابو مین ہو اور سُر پر قائم رہے
بھٹکتی نہو۔
بھاری آواز۔ نمبر (۱) پڑی ہوئی آواز۔ ؎ تجر روئے ہو صرور آج کسیکے لیے
تم۔ سُرخ سُرخ آنکھین بھی ہین اور ہی بھاری آواز۔ ناسخ ؎ نہ سُنا پر نہ سنا
کیا ہی گران گوش ہین گل۔ ہو گئی نالون سے آواز عنادل بھاری۔
نمبر (۲) موٹی آواز۔ جو خلقی بھدی ہو۔
بھدی آواز۔ موٹی اور بُری آواز۔ یہ نامطبوع باجون اور مغنیان بآواز
کی ہجو مین بولتے ہین۔
بھرائی ہوئی آواز۔ اکثر نزلے کی تحریک یا گلے پر زور پڑنے سے آواز مین جو ایک
تغیر خاص ہوتا ہی اُسے آواز کا بھرانا کہتے ہین۔
بھکی ہوئی آواز۔ بےسُری اور قائم نہ رہنے والی۔ جو صاحب آواز کے قابو
مین نہو۔
بھنبھنی آواز۔ منمنی آواز۔ بھنگے کی سی آواز۔ وہ آواز جسمین ناک سے نکلتی ہوئی
سانس کی بھی شرکت ہو۔
بھونراسی آواز۔ باریک سُر کی گونجنے والی آواز۔
بھیانک آواز۔ وحشت خیز آواز۔ دلپر بُرا اثر ڈالنے والی آواز۔ جس سے ڈر
معلوم ہو اور دم گھبرائے۔
بھیگی آواز۔ آخر شب کو جب آواز بند ہجاتی ہی اور سُر اور تال پر لگجاتی ہی
اُسے کہتے ہین۔
بیٹھی ہوئی آواز۔ جو آواز دشواری سے نکلے۔ اور دور تک نہ پہنچ سکے گلا
پڑجانے سے اکثر ایسا ہوا کرتا ہی۔ تسلیم ؎ جاتے جاتے رُک گیا دیکھا
کھڑے ہو کر مجھے۔ جب پکارا یار کو بیٹھی ہوئی آواز سے۔
بےسری آواز۔ وہ آواز جو سرون سے میل نہ کھائے۔ اُسیکو آواز خارج
از آہنگ کہتے ہین۔
بےنمک آواز۔ وہ آواز جسمین کچھ مزہ نہو۔ دلپر اثر نہ کرے۔
بےہنگم آواز۔ بےڈھنگی آواز۔ بُری آواز۔
پاٹدار آواز۔ پلّے دار آواز۔ دور تک جانیوالی آواز۔ ہلال ؎ کیسے چُپ چاپ
ہین ڈوبے ہوئے اہلِ محفل۔ پاٹ دار آپکی آواز ہی گویا دریا۔ تسلیم ؎

چُپکے چپکے جب کیے نالے خدا نے سُن لیے - رعد سے بڑھکر مری آواز پلّے دار ہی-

پَتلی آواز- رشک ؎ کمر کی یاد ہی پیند اُڑگئی ہی شوق سے چلّا - نکالی تو نے کیون آواز ای مرغِ سحر پتلی-

پَھٹی ہوئی آواز- جھرجھری اور قابو سے باہر- اکثر ڈوک مین آواز آجانے سے پھٹ جاتی ہی یا بچپن مین زیادہ زور دیکے گانے سے بھی ایسا ہوتا ہی اُسکو پھٹی ہوئی آواز کہتے ہین-

پیَاری آواز- معنی لفظون سے ظاہر ہین-

تَھکی ہوئی آواز- جو آواز گاتے گاتے یا چلاتے چلاتے کمزور ہو جائے-

ٹَھکانے کی آواز- ٹھیک ٹھیک سُرون پر پہنچنے والی آواز جو بہک کر کہین سے کہین نہو رہے-

جَادو بھری آواز- موثر اور دل تڑپا دینے والی-

جَھرجھری آواز- ناصاف آواز جو برابر نہ نکلے جسکا باعث اکثر کم طاقتی ہوتی ہی-

چَنچنی آواز- نہایت صاف اور باریک آواز جسمین جِنجھناہٹ ہو اکثر بچونکی آواز کو کہتے ہین خصوصاً جب وہ جھنجلاہٹ کی حالت مین بولتے ہین-

حَسین یا خوبصورت آواز- پیاری آواز- اچھی آواز-

خَوش آیند آواز- کانون کو بھلی معلوم ہونیوالی آواز- ناسخ ؎ لاکھ نغمون سے زیاد اپنے قلم کی ہی صریر- کب یہ آواز خوش آیند مزامیر مین ہی-

دَردناک آواز- پُرسوز آواز- دلخراش آواز- جانگداز آواز- حزین آواز- جس آواز مین درد بھرا ہو کہ سننے والون کا اُس سے دل دُکھے - برق ؎ کہتا ہی میرے نالونکو سُنکر وہ طعن سے - آواز دردناک یہ کس بینوا کی ہی- میر ؎ اللہ رے عندلیب کی آواز دلخراش - جی ہی نکلگیا جو کہا اُسنے ہائے گل- ولہٗ ؎ جانگداز اتنی کہان آواز عود و چنگ ہی - دل کے سے نالون کا ان پردون مین کچھ آہنگ ہی- ناسخ ؎ ہو گیا اک رنج میری جانکو عیش وصال- آگئی جس رات آواز حزین سرخاب کی-

دَلکش آواز- دلفریب آواز- دلچسپ آواز- دلکو کھینچ لینے والی کانون کو بھلی معلوم ہونیوالی آواز- ناسخ ؎ بین کی آواز دلکش اسقدر ہوتی نہین - کرہی ہین سحر اُس مطرب بسر کی اُنگلیان - نصیر ؎ شہنائیونکی سنتے ہی آواز دلفریب- باشندگانِ چرخ کو اکدم نہ تھا قرار- تسلیم ؎ کہون کیا عالم اُس بت کا دم رقص ادائین دلنشین دلچسپ آواز-

دُھری آواز - اکہری آواز کی ضد - دھر پتیونکی آواز اکثر دُھری ہوتی ہی-

دَھیمی آواز- نرم اور نیچی آواز- تسلیم ؎ وہ گل ہی محو خواب ناز بلبل - ذرا دھیمی رہے آواز فریاد-

ڈَراونی آواز- مہیب آواز- خوفناک آواز - وہ آواز جسے سُنکر خوف معلوم ہو- میر ؎ صدا جب مہیب اُسکی ہوتی بلند- جگر چاک کرتے ہوائی پرند-

رَسیلی آواز- رس بھری آواز - دلونمین تاثیر کرنے والی آواز- بچّون اور عورتونکی خوبصورت آواز اکثر سریلی اور رسیلی ہوتی ہی اور بعض گویونکی آواز مین مشق سے رسیلاپن آجاتا ہی-

رَعشہ دار آواز - وہ آواز جو تھرتھرا کر مُنھ سے نکلے ؎ رعشہ دار آواز مین ای تجر پڑھنا شعر کا - فعل بد ایسا ہی جیسا ہی غنا تحریر مین-

سُریلی آواز- وہ آواز جسمین سب سُر ٹھیک ٹھیک پورے پورے ادا ہون اور

تا بو مین ہو کہین سے بہکے نہین -

صاف آواز - سُنہری آواز - جسمین کچھ نقصان نہو گر نجاے بہک نجاے
کہین سے اسمین ڈلک نہو -

کافر آواز - بہت ہی عمدہ اور پیاری آواز -

کرخت آواز - کڑی آواز - درشت اور ناگوار آواز -

کوئل[عہ] یا پپیہے کی سی آواز - نہایت عمدہ اور پیاری آواز -

کھرسی آواز - رسیلی آواز کی ضد -

گری ہوئی آواز - پست آواز -

گٹڈے دار آواز - وہ آواز جو تان لگاتے وقت کسی جگہ سے ٹوٹ جائے
اور گویا چالاکی اور خوبصورتی سے اسی جگہ کوئی دوسرا پہلو پیدا کر کے اُسکو آخر
تک پہنچا وے -

لچھے دار آواز - مسلسل آواز - جو آواز کہین سے اُلجھے رُکے نہین -

مست آواز - جو سننے والونکے دلونمین سرور اور نشہ سا پیدا کرے - بانسری
اور تونبی کی آواز کی صفت مین بیشتر کہتے ہین -

منجھی ہوئی آواز - مشق کی ہوئی آواز -

موٹی آواز - بھدی آواز -

نرم آواز - ملایم آواز - مہین اور باریک آواز -

نیچی آواز - پست آواز - اونچی آواز کی ضد - تسلیم ؎ کچھ تو شرم عصمت پردہ
نشینی کیجیئے - آنکھین اونچی ہین تو ہین آواز نیچی کیجیئے -

ہلکی آواز - مدہم آواز -

عہ کوئل اور پپیہا دو چڑیان ہوتی ہین جو آم کی فصل مین چہکتی ہین -

یکسان آواز - دیکھو بندھی آواز -

استعارات

آواز کی برچھی یا سنان آواز - تسلیم ؎ اُسنے کہین پردے مین باتین تڑپا کر گیا
پڑ گئی برچھی دل ناکام پر آواز کی -

تیر آواز - تسلیم ؎ تیر آواز فغان دل توڑتا ہی سنگ کا - خون روتا ہی عدو
سُنکر مری فریاد کو -

رشتۂ آواز یا سر رشتۂ آواز - اسیر ؎ وہ میکش ہون برس جو عمر کا میری گزرتا
ہی گرہ دیتا ہی ساقی رشتۂ آواز قلقل مین - ولہ ؎ آہ موزون تجھے گلشن
مین نہ کرتی تھی اسیر مفت سر رشتۂ آواز عنادل توڑا -

شعلہ آواز - ناسخ ؎ معنی شعلۂ آواز مین شک ہو جسکو - دیکھے عالم مرے
نالونکی شرر باری کا - ذوق ؎ محتسب شعلۂ آواز سے جلجاویگا - گرچہ توڑا
دل آتش نفس جام شراب -

آواز آنا - آواز سنائی دینا - فقرہ - کون ہی یہ کسکی آواز آئی - ناسخ ؎ -
حشر برپا ہو گیا بے یار بزم عیش مین - نالۂ مطرب سے مجھے آواز آئی صور کی -

آواز اُٹھانا - آواز بلند کرنا - زیادہ تر گانے مین اسکا استعمال ہی - کہتے ہین
کہ آواز اُٹھاؤ یعنی اونچے سُر و نمین گاؤ -

آواز اُٹھنا - لازم - فقرہ - ہزار آواز اُٹھاتا ہون مگر کیا کرون اُٹھتی ہی نہین -

آواز اُکھڑنا - تان لگانے یا اُپج لینے مین زور کھا کے آواز کا پھٹ جانا -

آواز بدلجانا - بیماری یا اور کسی سبب سے اصلی آواز مین فرق آجانا - اسیر ؎
ہی اور سے اور اب تو دل زار کی آواز - سچ ہی کہ بدلجاتی ہی بیمار کی آواز -

آواز بدلنا - یعنی اصلی آواز کو بدل کے بولنا - سودا ؎ جسوقت سنایۓ مین آواز

بدلگر۔ آپکی کیا گھر مین سے کشش چند کے یان ہی۔

آواز بڑھانا۔ آواز بلند کرنا۔

آواز بڑھنا۔ لازم۔ فقرہ۔ ہر چند گلے پر زور دیتا ہون مگر آواز نہین بڑھتی۔

آواز بکا یا گریہ۔ رونیکی آواز۔ رشک سے آواز بکا سے نہین کم نغمۂ بلبل

فرقت مین ہی گویا مجھے اندوہ سرا باغ۔ وزیر سے مضطرب بجاے آب ہون گر مجھ

حزین کے اشک۔ آواز گریہ آسئے تیرے جلقہ تک سے۔

آواز بگڑ جانا۔ اچھی آواز کا بُرا ہو جانا۔ اکثر گویونکی نسبت کہتے ہین۔ کہ اب اُسکی

آواز بگڑ گئی پہلی سی نہین رہی۔

آواز بلند کرنا۔ چلاکے بولنا۔ اونچی آواز سے پڑھنا۔ ناسخ سے تیری آنکھین

تو سخن گو ہین مگر کون سُنے۔ کیونکر آواز کرین مردم بیمار بلند۔

آواز بلند ہونا۔ لازم۔ ناسخ سے قدرِ اپنا تیری [illegible] ہی جان جہان

بلند۔ آواز جیسے ہوتی ہی وقتِ اذان بلند۔

آواز بند کر دینا۔ آواز نہ نکلنے دینا۔ خاموش کر دینا۔ ظفر سے وہ قیامت ہی

مرنا لاکہ دم مین ہی دم۔ بند کر دون صور اسرافیل کی آواز کو۔

آواز بند ہو جانا۔ لازم۔ اسیر سے مرتے ہی آنکھونکا جو اُسنے نہین کہایا۔

کہ دن بند ہی جیسے ترسے بیمار کی آواز۔ عاشق سے کیا خاک آگ دکرم سے

گردونکو بچہونکیئے۔ خوف شب فراق سے آواز بند ہی۔

آواز پا۔ پانو کی آہٹ۔ مومن سے ہی کسکا انتظار کہ خواب عدم سے بھی

ہر بار چونک پڑتے ہین آواز پا کے ساتھ۔ آتش سے اُڑ گئے اغیار سُنتے

ہی مری آواز پا۔ رہگئی مجلس مین عذر لنگ سے مجبور شمع۔

آواز قدم بھی کہتے ہین۔ مومن سے اپنی آواز قدم سے بھی وہ ڈر کر رات کو

مڑ کے پیچھے دیکھا تھا ہر قدم پر رات کو۔

آواز تپانا۔ آواز کا تھرتھرانا۔ فقرہ۔ وہ کیا گاے ابھی بیماری سے اُٹھا ہی

ضعف سے آواز تپاتی ہی۔

آواز پر آنا۔ پکارنے کے ساتھ ہی آنا۔ فوراً حاضر ہونا۔ بعض طیور جو آواز پر

لگے ہوتے ہین وہ بھی آواز سنتے ہی چلے آتے ہین۔

آواز پر کان دھرنا یا رکھنا۔ کسیکی آواز سننے کو متوجہ ہونا۔

آواز پر کان لگائے رہنا یا لگائے ہونا۔ آواز سننے کا منتظر

رہنا۔ آواز سننے کیطرف متوجہ ہونا۔

آواز پر کان لگے رہنا یا لگے ہونا۔ لازم۔ سحر سے کان آواز قدم

پر لگے رہتے ہین مدام۔ آنکھ دروازے کی جانب نگران رہتی ہی۔

آواز پر گولی لگانا۔ قادر اندازی کی تعریف مین کہتے ہین کہ وہ آواز پر گولی

لگاتے ہین یعنی آواز سُنکر شکار پر ٹھیک نشانہ لگاتے ہین۔

آواز پر لگا ہونا۔ آواز یا بولی پہچانتے ہی کوئی کام کرنے کا عادی ہونا

داغ سے جب مین نے آہ کی ہی قیامت اُٹھائی ہی۔ آواز پر ہی شورش

محشر لگی ہوئی۔ گلزار نسیم سے آواز پہ وہ لگی ہوئی تھی۔ آپ آن کے

کھاٹ دیکھتی تھی۔ یہ محاورہ اکثر جانوروں کے سدھے ہوے اور مانوس ہونیکی نسبت

بولا جاتا ہی کہ جہان آواز دیگئی پاس چلے آئے یا بول اُٹھے یا اڑنے لگے

اور اسکا متعدی آواز پر لگانا بھی مستعمل ہی۔

آواز پڑ جانا۔ زیادہ گانے چیخنے چلانے یا نزلے کی وجہ سے اونچی سینہ پر

یا سر مد کہا جانے سے آواز کا بیٹھ جانا۔ رشک سے پڑ جاتی آہ مرغ شب

تری آواز۔ مطلب مرا ای مرغِ سحر خوب نکلتا۔ اسیر سے صیاد ایک آہ

کی رخصت مجھے بھی نے - آواز پڑ گئی ہے مرے ہمصفیر کی -

آواز پھولنا - آواز کا بھاری ہوجانا اور صاف نہ نکلنا - یہ کیفیت بیشتر زیادہ خوشی مین ہوتی ہے - **عاشق** ؎ کان رکھکر جو سنو تم تو یہ بھولے آواز - میری فریاد کرن پھول بنے کانو نمین -

آواز پیدا ہونا - آواز نکلنا - **آتش** ؎ نیر کی آواز پیدا ہو دے نے کے نالے مین - میرے مدفن کی جو مٹی سے نیستان سبز ہو - **ذوق** ؎ ہوئی بتخانے سے ناقوس کی پیدا آواز - چلے جمنا کو برہمن کوئی لیکر مورت -

آواز تھرانا یا آواز تھرتھرانا - ضعف یا خوف سے آواز کا نپنا -

آواز جانا - آواز کسی حد تک پہنچنا - **میر** ؎ دل تو ہی عبث نالان یاران گزشتہ بن - ممکن نہین اب اُن تک آواز جرس جاوے -

آواز جرس - گھنٹے کے بجنے کی آواز - قافلے کے پیچھے پیچھے گھنٹے کی آواز ہوتی چلتی ہے تاکہ اگر کوئی ساتھی راستہ بھولجائے تو گھنٹے کی آواز کی رہبری سے منزل پر کاروان سے ملجاوے - ؎ وہ کب ہمپائے محمل اپنے ہونے دے ہے سودا کو - مگر دنبال آواز جرس ہووے اگر ہووے - ؎ موقوف ہوئے نالۂ دل گو رہین ای رند - منزل پہ پہنچکر ہوئی آواز درا بند -

آواز جکڑ جانا - نزلے کی وجہ سے آواز بیٹھ جانا -

آوازِ خندہ - وہ آواز جو ہنسی مین پیدا ہو -

آواز دب جانا - آواز کا پست ہوجانا - ؎ کیا رقیب روسیہ ہے چیز ناسخ کے حضور - دبگئی آواز خر کی شیر کی آواز سے -

آواز دینا - نمبر (۱) بصورت متعدی - پکارنا - بلانا - **صبا** ؎ چاندنی راتو نمین اکثر ترے در پر آکر - تجکو آواز ہم ای ماہ لقا دیتے ہین - فقرہ - براہ عنایت کسی خدمتگار کو آواز دیدیجئے -

نمبر (۲) لازم - صدا پیدا ہونا - **ناسخ** ؎ سیکڑون آہین کردن پر ذکر کیا آواز کا - تیر جو آواز دے ہے نقص تیر انداز کا - **وزیر** ؎ کسیکی آنکھ کے سرمے نے مجکو مار ڈالا ہے - نہ دے آواز گر ٹوٹے کوئی ساغر مری گل کا -

نمبر (۳) لازم - سودا بیچنے والے کا صدا دینا - فقرہ - برف والا کہان چلا گیا ابھی تو یہین آواز دیتا تھا -

آواز ڈوک مین آنا - زمانہ بلوغ مین کنٹھ پھوٹنے سے آواز بھاری ہوجاتی ہے بچپن کی سی باریک اور سُبک آواز نہین رہتی ہے اُسکو آواز کا ڈوک مین آنا کہتے ہین - **انشا** ؎ ہے اندنون مین اُنکی جو آواز ڈوک مین - تو کھردراہٹ اور ہے ہے نوک جوک مین -

آواز سُنانا - اس سے مختلف مطالب ہوتے ہین کہین تسکین دینا کہین مخاطب کرنا کہین کسی کہی بہی بات پر آگاہ کرنا - کہین اپنی موجودگی ظاہر کرنا وغیرہ وغیرہ - **رند** ؎ کہتا نہین ہین ہو جیئے بے پردہ مہربان - آواز تو سُناؤ اگر روبرو نہو - **مومن** ؎ ہاے اُسکے دم فسون پرداز - چلتے چلتے سُنا گئی آواز -

آواز سُننا یا سُنائی پڑنا - آواز سنائی دینا کانو نمین آواز پہنچنا - ؎ آواز تو سُنے گا نہ دیکھے گا گر کبھو - گھر اپنا اُسکے گھر سے تو گر متصل ہوا - **رشک** ؎ - آنکھین جو دم نزع ہوئین بند کھلے کان - آواز سُنائی پڑی یاران وطن کی -

آواز سے آواز ملنا - نمبر (۱) سُر سے سُر ملنا - فقرہ - عجب بے لطف گانا ہے چارونمین سے ایک کی آواز دوسرے سے نہین ملتی -

نمبر (۲) ایک آواز کا دوسری آواز سے مشابہ ہونا - **ناسخ** ؎ مگر لیلے کو

مجنون کر دیا تیری محبت نے کہ آواز جرس بنتی ہی آواز سلاسل سے - اسیر ؎

یار کی آواز سے آواز مل سکتی نہیں - گوشمالی ہی ضرور اسواسطے طنبور کی -

آواز سے شگون لینا - ہندوستانین بعض جانورونکی آواز سے نیک اور بد بات کا شگون لیتے ہین - جیسے کوّے کی آواز سے کسی عزیز یا دوست کے آنیکا شگون لیا جاتا ہی - یعنی جب کسی کے آنیکا انتظار ہوتا ہی اور کوا مکان پر بیٹھکر بولتا ہی تو کہتے ہین کہ کاگا اگر آج فلان شخص آتا ہو تو اُڑ جا - اگر یہ کہنے پر کوا اُڑ جاتا ہی تو جانتے ہین کہ مسافر آتا ہی اور اگر بیٹھا رہتا ہی تو خیال کرتے ہین کہ آج نہ آئیگا

ظفر ؎ وہ آتے کب ہین مگر ہمنے اُنکے آنیکا - شگون سُنکے کچھ آواز زاغ لے تو لیا -

آواز صاف ہو جانا - آواز کا نقصان زائل ہو جانا - زیادہ تر اسکا استعمال گلا صاف ہو جانے کی جگہ ہی -

آواز صور - صور وہ ہی جسکو حضرت اسرافیل بحکم خدا جل جلالہ جس وقت پھونکینگے تو جملہ ممکنات کا نشان مٹ جائیگا اور قیامت آجائیگی - ذوق ؎

نسیم کیا ہی کہ روضے مین تفتہ جان نکلے - نہ گل ہو باد سے آواز صور کی قندیل

آواز غیب - الہام کی ایک قسم ہی جسمین عالم غیب سے آواز سنائی دے -

آواز غیب سے آنا - الہام ہونا - شعر یا مادہ تاریخ کیطرف اشارہ کرکے بعض تر کہتے ہین کہ آواز غیب سے آئی یا سروش غیبی نے ندا دی اور قصہ خوان کہانیون مین جس جگہ کسیکو مصیبت کے حال مین مدد غیبی رہنما ہوتی ہی وہان کہتے ہین کہ غیب سے آواز آئی -

آواز کا پاٹ - آواز کی حد - آواز کی رسائی - سحر ؎ سمندر کے تھے پاٹ آوازون مین - وہ موجین تھین یا تار تھے سازون مین -

آواز کا پاٹ نہ ملنا - آواز کا بہت اونچا اور نہایت بلند ہونا - گانے والونکی اصطلاح مین یہ محاورہ بہت بلند آواز گویّے کے حق مین بولا جاتا ہی - فقرہ - اس دُھرپدیے کی ایسی پلے دار آواز ہی کہ پاٹ نہین ملتا -

آواز کا چڑھاؤ اُتار - آواز کا نیچا اور اونچا ہونا -

آواز کان پڑی نہ سُنائی دینا - زیادہ شور غل ہونیکی جگہ کہتے ہین کہ کان پڑی آواز نہین سُنائی دیتی - ذوق ؎ گاہ تھی خلق اُس در پہ یہ حیران پڑی آواز نہ تھی - گاہ یہ غل کہ سنائی دیتی کان پڑی آواز نہ تھی - مصحفی ؎

شب فراق یہ چلّا رہی تھی جان پڑی - سُنائی دیتی نہ آواز بھی تھی کان پڑی -

آواز کان مین آنا - آواز سُنائی دینا - نصیر ؎ تیشۂ فرہاد کی آواز آئی کان مین - اس دل دیوانہ نے جس سنگ پر پہلو کیا - اور آواز کان تک جانا بھی ہی - ناسخ ؎ کان تک جسکے گئی لگ گئی جیکی اُسکو - سُننے مین آئی نہین ایسے اثر کی آواز -

آواز کان مین پڑنا - آواز سُنائی دینا - صبا ؎ غل مچائین ارنی کا ہم اگر ایسی موسے - لن ترانی کی نہ آواز پڑے کانونمین - اور آواز کان پڑنا کہا ہی - ظفر ؎ الٰہی کسکی یہ آواز میرے کان پڑی - کہ جس سے پیکر تن بیجان مین میرے جان پڑی -

آواز کان مین (یا کان تک) پہنچنا - آواز سننا - سنائی دینا - فقرہ - اُسکی آواز کانون مین پہنچتے ہی مین بیچین ہو گیا - فقرہ - اللہ رے ضعف کہ اپنے آواز کان تک نہین پہنچ سکتی -

آواز کانونمین بھر گئی ہی یا بھری ہی - جب کوئی آواز زیادہ اور بار بار سُننے کا اتفاق ہوتا ہی تو ہر وقت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہی آواز کانونمین

آرہی ہی اور جب کسی خوش آواز کے گانے کا سمان بندھجاتا ہی اور اُسکے اُٹھ جانے کے بعد بھی وہی اثر باقی رہتا ہی تو اسجگہ بھی کہتے ہین کہ ابتک وہی آواز کانو نمین بھری ہوئی ہی - جانصاحب؎ لحن داؤد کا رتبہ نہین جسکے آگے - ہی بھری کانو نمین وہ ایک بشر کی آواز -

آواز کرنا - نمبر (۱) ظ ش پکارنا - آواز دینا - ناسخ؎ صبحدم جب صحن مسجد مین اذان ہونے لگی - ہمنے بھی میخانے کے دروازے پر آواز کی - ظفر؎ تمہارے گھر مین شب کو کسطرح ہم آئین چوری سے - کہ چوکیدار کھٹکا سنتے ہی آواز کرتے ہین - میر؎ گلوگیر ہی ہوگئی یاد گوئی - رہا مین خموشی کو آواز کرتا -

نمبر (۲) بندوق تمنچا چھوڑنا - فقرہ - شوق ہی تو کسی شکار پر بندوق لگاؤ خالی آوازین کرنے سے کیا فائدہ -

نمبر (۳) توڑنا (کسی برتن کا) فقرہ - صاحبزادے روز ایک آدھ گلاس کی آواز کیا کرتے ہین -

نمبر (۴) ظ ش فقیر کا صدا دینا - میر؎ کرین تو جا کے گدایانہ اُسطرف آواز - اگر صدا کوئی پہچانے شرمساری ہی - رندؔ؎ چلے جاتے ہین دم بخود خاموش اک صدا تیرے بینوا کرکے - نمبر ۱ و نمبر ۴ کے معنو نمین زبان میر آواز دینا ہی - آواز کرنا نہین بولتے ہین -

آواز کھل جانا - دیکھو آواز صاف ہو جانا -

آواز کی اُٹھان - آواز کی ابتدا (گانیوالونکی اصطلاح)

آواز کی چل پھیر یا چلت پھرت - آواز کی گردش - آواز کی تعریف مین کہتے ہین - اسیر؎ آنکھ پھر جاتی ہی چل دیتے ہین زہرہ کے حواس - فی الحقیقہ تری آواز مین کیا چل پھیر ہی -

آواز کی گرج - بیشتر رعد اور توپ کی آواز کو گرجنا کہتے ہین - قلق؎ جب صدا توپ کی گرجنے لگی - ڈیوڑھیون پر بھی وردی بجنے لگی -

آواز گوش آشنا ہونا - وہ آواز جسے پہلے سنا ہو - مسرور؎ نالے مرے سُنکے یار بولا - آواز یہ گوش آشنا ہی -

آواز گوش زد ہونا - آواز سنائی پڑنا - آتش؎ گوش زد ہو تو کہین کوس سفر کی آواز - چل کھڑے ہونگے کمر باندھکے چلنے والے -

آواز گونجنا - دیر تک ہوا مین آواز کا اثر باقی رہنا - اور اسکا استعمال آواز شیر و کبوتر کی نسبت زیادہ خصوصیت رکھتا ہی - اور یون بھی کہتے ہین کہ کیا آواز ہی سارا مکان گونج اُٹھا -

آواز لڑنا - آواز کا خوب سُر پر پہنچنا جس جگہ آواز کا لگنا بولتے ہین کہ اسکی آواز خوب لگتی ہی یعنی سُر پر خوب پہنچتی ہی اُسی جگہ اسکا بھی استعمال ہی -

آواز لگانا - اسکا استعمال چند مقام پر ہی -

نمبر (۱) بولنا (جانور کا) سحر؎ کوکو کی غضب کرتی ہی بتا تا درد دل - کیا ہی آوازین لگاتا ہی پپیہا متصل -

نمبر (۲) نقیب کا بولنا - اور پکارتے چلنا - سحر؎ رعد کیطرح سے آواز لگاتے ہین نقیب - جہومتے آتے ہین ہاتھی کی روش ابر بہار -

نمبر (۳) فقیر کا صدا دینا - بھیک مانگنا - فقرہ - فقیر کب سے دروازے پر آواز لگا رہا ہی کچھ دے آؤ -

نمبر (۴) گویونکا سُر بھرنا - تان لگانا - فقرہ - واہ میان کیا آواز لگائی ہی کہ تانسین کی روح بے چین ہو گئی -

نمبر(۵) سودے والے کا پکار کے سودا بیچنا۔ فقرہ۔ یہ دال موٹھ والا کیا جلد بازہی ایک آواز لگائی اور ہوا ہوگیا۔

آواز ملانا۔ سوز خوانون یا گویّونکا آکر کے باہم آواز کا برابر کرنا۔ تاکہ پستی و بلندی نہ رہے۔

آواز ملنا۔ لازم۔ **ناسخ** ؎ ساتھ میری آہ کے زنجیر نے آواز کی۔ راگ سے آواز ملجاتی ہی جیسے ساز کی۔

آواز مُنھ سے نہ نکلنا۔ کسی خوف یا صدمے یا ضعف سے۔ **اسیر** ؎ کیا تجھسے کہے درد دل ای غیرت عیسیٰ۔ ہی ضعف نکلتی نہین بیمار کی آواز۔ فقرہ۔ وہ تو ایسا ڈر گئے کہ مُنھ سے آواز نہ نکلی گھگّی بندھگئی۔

آواز مین پتّی لگجانا۔ آواز کا گھر گھرانے لگنا۔

آواز مین پیچ دینا۔ تان لیتے وقت خوبصورتی سے کوئی مزے کی بات گانے مین پیدا کرجانا۔

آواز مین چھریان (یا کٹاریان) بھری ہین۔ بہت موثر اور دردناک آواز ہی کہ سامعین کو تڑپائے دیتی ہی دل پر چوٹ لگتی ہی۔

آواز مین رعشہ ہونا۔ آواز کا تھرتھرانا۔ کانپنا۔ ؎ ای بحر فی الحقیقۃ کامل ہوا پنے فن مین۔ آواز مین ہی رعشہ لغزش نہین سخن مین۔

آواز مین کھٹکا ہونا۔ ایک قسم کی پراثر کیفیت آواز مین ہونا جو دلکو بہت ہی بھلی معلوم ہو اس کیفیت خاص کو گانے والونکی اصطلاح مین کھٹکا کہتے ہین **صبا** ؎ روح رہ رہکے تڑپتی ہی ترے گانے پر۔ چٹکیان لیتا ہی آواز کا کھٹکا دلمین۔ **شعور** ؎ خدا ساز ای صنم ہی وہ تری آواز مین کھٹکا۔ ادہر مین وجد مین آیا اُدھر مطرب نے سر پٹکا۔

آواز مین کھنڈانے پڑنا۔ دیکھو آواز مین پتی لگجانا۔

آواز مین لُوچ ہونا۔ آواز کا ہلنا ایسی نزاکت کے ساتھ جیسے اور نازک چیزونکا لوچ ہوتا ہی۔

آواز مین نمک ہونا۔ آواز مین درد ہونا۔ **ذوق** ؎ شور بلبل بھی یہ رکھتا ہی نمک آج کہ گل۔ بنگیا کثرت شبنم سے نمکدان کی مثال۔

آواز نِکالنا۔ **مصحفی** ؎ صیاد نہ چھوڑے گا تجھے زندہ قفس مین آواز جو ای مرغ گرفتار نکالی۔ فقرہ۔ ابکے آواز نکالی تو اور پٹے گا۔ (بیشتر بچونکو تنبیہاً رونے چیخنے سے روکنے کیجگہ کہتے ہین) اور اُس جگہ بھی کہتے ہین کہ ماشاءاللہ کیا گلا ہی آواز نکالتے ہی محفل کا اور رنگ ہوگیا (یعنی گانا شروع کرتے ہی سماں بندھگیا)

آواز نکلنا۔ مُنھ سے بات نکلنا۔ صدا آنا۔ آواز پیدا ہونا۔ نواب مرزا شوق ؎ غش سے فرصت جو ہینے کچھ پائی۔ تن بیجان مین سب کے جان آئی۔ جب نکلنے لگی مری آواز۔ لگے سب گھر مین کرنے نذر و نیاز۔ **سوز** ؎ ہر مو سے مرے نکلے ہی آواز انا الحق۔ پر دل کے سوا کوئی خبردار نہین ہی۔ **کیف** ؎ آواز نکلتی ہی یہ گھنگرو سے تمھارے۔ پامالی عشاق کی خاطر ہی بلا رقص۔

آواز نہین چلتی۔ آواز کام نہین دیتی۔ آواز مین گانے یا پڑھنے کی طاقت نہین ہی۔

آواز ہونا۔ کسی چیز سے صدا نکلنا۔ فقرہ۔ یہ کس چیز کی آواز ہوئی۔

آوازہ۔ مذکر۔ نمبر(۱) ف۔ غلغلہ۔ شہرہ۔ دہوم۔ **آتش** ؎ اُن ہاتھونکی دولت سے گرا مال ہوا ہی۔ اُن پاؤن سے آوازہ خلخال ہوا ہی ند ؎

دھوم ہی جا بجا طرف یار کی آرائش کی - شور پازیب ہی آوازۂ خلخال ہی آج -
شہید ہی ؎ سُنکے میرے مرگ کا آوازہ وحشت نے کہا - اُٹھگیا دنیا سے
وارث خانۂ زنجیر کا -
نمبر (۲) ث - بلند آواز - غل - آتش ؎ کیا ہی جسنے کہ مین تری سوال
ای دوست - ہوا ہی غیب سے آوازۂ جواب بلند - ذوق ؎ آوازۂ دمامۂ و نوبت
سے گونج اُٹھا - وہ جو سب آسمانون کے ہی اوپر آسمان -
نمبر (۳) ھ - طعن و تشنیع - بولی ٹھولی - ناسخ ؎ باغ مین آواز چاک جیب گل
صاف ہم دیوانون پر آوازہ ہی - رشک ؎ دیوانے جیب ہین مرغ گلستان
بریدہ ہوش - آوازے ایسے ایسے ترے بینوا کے ہین -
آوازہ بلند ہونا - نمبر (۱) مشہور اور نامور ہونا - دھوم مچنا - فقرہ - انکی سخاوت کا
آوازہ تمام عالم مین بلند ہی -
نمبر (۲) ث آواز یا شور بلند ہونا - مثال کے لیے دیکھو آوازہ نمبر ۲ -
آوازہ پہنچنا - شہرہ پہنچنا - رشک ؎ رقص مہر ای رشک مہ چشم مسیحا سے گرا -
تا فلک پہنچا ترا آوازۂ اعجاز رقص -
آوازہ پھیلنا - دھوم مچنا - شہرت ہونا - رشک ؎ ای پری آوازہ تیرے
ناچنے کا پھیلے کیا چھپ گئی ہی ساز کی آواز مین آواز رقص -
آوازہ سُننا - نمبر (۱) شہرہ سننا - میر ؎ آوازہ ہی جہان مین ہمارا سُنا
کرو - عنقا کے طور زیست ہی اپنی بنام یان -
نمبر (۲) طعن و تشنیع سننا - فقرہ - کبتک اُسکے آوازے سُناکرون مین یہ گھری
چھوڑ دونگا - اسجگہ جمع کے ساتھ زبانو پر زیادہ ہی -
آوازے پھینکنا - طعنہ زنی کرنا - چھیڑ کرنا - نصیب ؎ بردۂ ابر سے

ای رعد خروشان تو نے - آج آوازہ بتا کس پہ مجھپر پھینکا - احسان ؎
ای رقیب آ تو یہان ای تری دم کو کترن - ڈھیلی آواز سے آوازہ یہ کس پر پھینکا
آوازے سُنانا - طعنہ زنی کرنا - چھیڑنا - جرات ؎ مجکو در پردہ سُناتے ہو
عبث آوازے - فقط آواز کے سُننے کا گنہگار ہون مین -
آوازے کرنا - طعن کرنا - طنز سے کچھ کہنا - رند ؎ گیسوؤنکے سلسلے کا جو
ہی وہ پابند ہی - کون کر سکتا ہی آوازے ترے آزاد پر -
آوازے کسنا - دیکھو آوازے سُنانا - ؎ بسان نے نصیر اب اُنکے
ہاتھون ناک مین دم ہی - جہان وہ دیکھتے ہین مجکو آوازے ہی کستے ہین -
بحر ؎ منہپے آوازہ کستے ہین مری دستار پر - ٹکر اکبتک یہ سر عزت و توقیر کا -
آواگون - ھ - (اصل گمناگمن ہی جسکے معنی سنسکرت مین جانا آنا -
مرنا جینا ہین - گمناگمن الٹ کر آگمن گمن ہوگیا اور اُس سے آواگون بنگیا) مذکر
ہندوؤنکا اعتقاد ہی کہ ہر جاندار مرکر کسی دوسری شکل مین پھر پیدا ہوتا ہی اُسے
آواگون کہتے ہین - بحر ؎ اگر آواگون سچ ہی تو بہر دونون جنم لینگے - یہ گن
زلف سا پونچھن دل پر داغ مور دنین -
آورد - ف - آمد کی ضد تکلف اور بناوٹ سے کسی بات کا پیدا کرنا - جو فطرتی طور پر
طبیعت مین نہو اکثر شعر و سخن مین اس لفظ کا استعمال ہی اور جیسے آمد ایک عمدگی
ہی ویسے ہی آورد ایک نقص ہی - ناسخ ؎ قاصد محبوب کی آمد نہین -
اسیلیے ہر شعر مین آورد ہی - سودا ؎ کسطرح خانۂ گردون کی بنا ہو دلچسپ
معنی اس بیت کے اک ہم ہین سو آورد کے ساتھ -
آوردہ - مذکر - لایا ہوا - متوسل - جب کوئی کسی افسر یا حاکم کے وسیلے سے
نوکر ہو تو اُس ملازم کو اُسکا آوردہ کہتے ہین - ظفر ؎ خانۂ دل کا مرے ہی عشق

تجکو اختیار - رنج و غم و درد و الم جو ہی ترا آوردہ ہی - فقرہ - اپنے آوردون کے سوا کوئی
شخص ایسا نہ بچا جسکی تنخواہ مین تھوڑی بہت کمی نہ کی ہو -

آوَہ - ف - مذکر - وہ بھٹی جسمین کمہار کچے برتنون کو رکھکر پکاتے ہین -

آوہ اتارنا - بھٹی سے پکانے کے بعد برتن نکالنا -

آوہ اُترنا - لازم -

آوہ چڑھانا - بھٹی مین پکانے کے واسطے برتنونکو چن کر آگ دینا - جان صاحب
؎ چڑھاے آوے مین ہین جب کمہار نے برتن - یہ دیکھا اُسنے کہ سب کچے
ایک کچا ہی -

آوہ چڑھنا - لازم -

آوے کا آوہ خراب ہی - پورا خاندان یا جتھے کا جتھا خراب ہی جب
کسی گھر مین یا کسی صحبت کے سبب سے لوگ کسی بُرائی مین مبتلا ہوتے ہین تو
کہتے ہین کہ آوے کا آوہ خراب ہی - آوے کا آوہ بگڑا ہوا ہی -

آوے مین ناند کھوگئی - ناند چونکہ ایک بڑی چیز ہوتی ہی رکابی پیالے
کے مثل نہین ہوتی لہذا یہ مثل اُسجگہ کہتے ہین جہان کوئی صریح خیانت کرے
اور تاویلات سے چاہے کہ الزام اپنے سر سے دفع ہو یعنی کہا جاتا ہی کہ بھلا یہ بھی
کہین ہوسکتا ہی کہ اس غدر کو کوئی مان لے یہ تو وہی مثل ہوئی کہ آوے مین
ناند کھوگئی -

آوے - ھ - آنا سے مشتق - صیغہ مضارع واحد مذکر غائب - لکھنؤ مین
اسجگہ آئے کا استعمال ہی ارباب دہلی نے آئے صیغہ ماضی جمع مذکر غائب سے التباس
رفع کرنے کے لیے اس واو کو اختیار کیا ہی - ؎ ظفر وہ خواب مین کسطرح آوے
میرے پاس - کہ جب نہ خواب بھی رنج و ملال مین آوے - مومن ؎
ہاے اذیت کیونکر جائے - چین نہ آوے موت نہ آوے -

آویزان - ف - لٹکا ہوا - معلق - ناسخ ؎ دل پُرداغ آویزان ہی اُسکی
زلف پیچان مین - ہوئے ہین پھول بالا لے کے پیدا سنبلستان مین -
قلق ؎ نقرئی ٹٹھین مین انجم سان - قمقمے نور کے تھے آویزان - زبان زد
یہ لفظ اکثر اشتہار کے واسطے کرنا اور ہونا کے ساتھ مستعمل ہی جیسے کچہری مین
اشتہار آویزان کردیا گیا ہی - صدہا اشتہار آویزان ہین -

آوِیزہ - ف - مذکر - ایک قسم کا زیور ہی جسے عورتین کان کی لو مین پہنتی ہین -
سودا ؎ حسن سے کان کے آویزے مین یہ لطف کہ جون - مستعد قطرۂ
شبنم کہ پڑے گل سے ٹپک - ظفر ؎ کان کے آویزۂ لعلین پہ کب ہی
زلف یار - سانپ یہ پھر پھر چٹا ہی پیتا ہی پھر کو چاٹ - بحر ؎ آویزہ بار بار اٹکتا
ہی زلف مین - افعی کا دانت بنکے ڈسے گا گہر کسے -

فصل الف ممدودہ مع ہاے ہوز

آہ - ف - نمبر (۱) کلمہ افسوس - ؎ بس مین ہوتا مین پراے نہ کبھی ای ناسخ
آہ میرا مرے قابو مین اگر دل ہوتا -

صفات آہ

آتشین - آتشبار - آتشناک - ذوق ؎ اس سے تو اور آگ دہ بیدرد
ہوگیا - اب آہ آتشین سے بھی دل سرد ہوگیا - ناسخ ؎ ہجر ساقی مین لب خم
ہوگئی جلکر کباب - جاے قلقل ہی صراحی آہ آتشبار کھینچ - سودا ؎ کیا
صدا آہ آتشناک نے جوش - پہ غیرت اُسکو کہتی تھی کہ خاموش -

اثردار - صاحب تاثیر - آتش ؎ گوش بتان کے پردے پھٹے اُسکے
شور سے - رحمت خدا کی اپنی اثردار آہ پر - اسیر ؎ دوڑے ہوے وہ

آپ چلے آئینگے اکدن - ہی آہ بڑی صاحب تاثیر ہماری -

لب نارسیدہ - میر ؎ سداخون دلمین تپیدہ ہوئین - کہ آہ بلب نارسیدہ ہوئین -

بے آواز - ناسخ ؎ سیکڑون آہین کرون پر ذکر کیا آواز کا - تیر جو آواز دے ہی نقص تیر انداز کا -

بے اثر - بے تاثیر - برق ؎ پتا نہ پوچھئے آوارگان الفت کا - بھٹکتے پھرتے ہین ہم آہِ بے اثر کیطرح - ناسخ ؎ ضبط مین کرتا نہین آتی ہی غیرت دوستو - کیا بھلا منھ سے نکالون آہِ بے تاثیر کو -

پُر دود - اسیر ؎ آہ پُر دود نے عالم کو کیا خاک سیاہ - آندھیان آتی ہین کیا کیا تہِ افلاک سیاہ -

پریشان - ناصر ؎ اگر وحشت مین نا لے کھینچنا ہی جل بیابانکو - پریشانی ہوا کی دے کمک آہِ پریشانکو -

پیچان - اسیر ؎ نہین فرق سر مو ایک ہی سانچے مین ڈہالا ہی - ہماری آہ پیچان کو تمہاری زلف پُر خم کو -

پیہم - مومن ؎ کان رکھون جو آہ پیہم پر - صدمہ نو بنو رہے دم پر -

تاب شکن - تاب گسل - (طاقت وصبر لیجانیوالی) مومن ؎ ای دل آہستہ آہ تاب شکن - دیکھ ٹکڑے جگر نہو جائے - ولہ ؎ اب کیجے آہِ تاب گسل ہر جفا کے ساتھ - جب جان سے گزر گئے پھر درگزر نہو -

جانکاہ - میر ؎ علم بازی آہ جانکاہ ہی - رہے ٹوٹتے ہی علم پر علم -

جگر گداز - مومن ؎ کیا سبھی سینے جل چکے کیا سبھی دل گھِس چکے - بوے کباب اب نہین آہ جگر گداز مین -

حسرت آلودہ - میر ؎ حسرت آلودہ آہ تھا یہ کہین - شوق کی اک نگاہ تھا یہ کہین -

خارا گداز (پتھر کو پگھلانے والی) ناصر ؎ سُنکے وہ سنگدل بھی رو ہی دیا آہ خارا گداز کیا کہنا -

خطا کار - تسلیم ؎ سر جھکاے ہوے بیٹھے ہین گنہگار سے ہم - کیا پشیمان ہین اس آہ خطا کار سے ہم -

خونچکان - خونبار - خونفشان - مومن ؎ رکھے سے ہاتھ سینے پر بہلا کب مانتا ہی دل - نہ جبتک روئیے دو چار آہِ خونچکان کیجے - ولہ ؎ کیسی آہ کرے خونباری - کسیکی چشم سے دریا جاری - ولہ ؎ خونفشان لب پہ وہ آہین باہم - حسرت آلودہ نگاہین باہم -

درد آمیز - ناسخ ؎ ساتھ آہونکے نہ درد دل نکلجاے کہین - اسلیے ہی ضبط مجکو آہ درد آمیز کا -

درد فزا - مومن ؎ نالہ جانکاہ آے ہی لب تک - درد فزا آہ آے ہی لب تک -

رسا - کیف ؎ چاہون تو لامکان کی مٹی خراب ہو - تمکو نہین ہی کچھ مری آہ رسا کا خوف -

زبانہ کش - مومن ؎ مین آہ زبانہ کش جو کھینچون - باندھے ہی ابھی حصار آتش -

سرد - ٹھنڈی - آتش ؎ رفع حجاب یار کیا آہ سرد نے - کھولے نسیم صبح نے بند قباے گل - رشک ؎ گرمیان اور نئی اُس بت کا ذکی یہ ہین - ٹھنڈی آہونکو سمجھتا ہی ہوا کے جھونکے -

سوزندہ - سوزان - سوزناک - میر ؎ کہین آگ آہِ سوزندہ نہ چھاتی مین لگا دیوے - خبر ہوتے ہی ہوتے دل جگر دونون جلا دیوے - رشک ؎ اب فلک پر کیون نہ پہنچے آہ سوزان کا دماغ - ساکنان عرش گھبراے مری فریاد سے

تسلیم ے دلمین داغ نامرادی لب پہ آہ سوزناک - دور فیق بیکسی رکھتے ہین تنہائی مین ہم -

شب خیز - مسرور ے وصل قسمت مین نہ تھا باب اثر تک جا کر - آہ شب خیز مجھے اور بھی رسوا کرتی -

شبگیر - مومن ے نہین تاب و توان آہِ شبگیر - دعا سے کردہ کی ہو جاسے تاثیر -

شرر فشان - پر شرر - شرر بار - آتش ے آہ شرر فشان کا برا ہو شب فراق لاکھون مکان اس سے ہزارون مکین جلا - مومن ے کھینچون مین آہ پر شرر ہر دم - بزم مین اُسکو دیکھکر ہر دم - سودا ے لطف ای رشک کہ جون شمع گھلا جاتا ہون - رحم ای آہ شرر بار کہ جلجاؤنگا -

شعلہ فشان - شعلہ زن - شعلہ بار - ے آگے تو کچھ اس سے آہین گرم شعلہ فشانی تھین - اب تو ہوئے ہین میر اک ڈھیری خاکستر کی جلکر ہم - مومن ے سے شعلے اٹھتے ہین کسطرح روکون کیا کرون - جلگیا جی ضبط آہ شعلہ زن کی فکر مین - ناسخ ے مجھ ناتوان کی ہی ہر اک آہ شعلہ بار - خم گشتہ قد کمان ہی تیر شہاب کی -

عالم سوز - مومن ے اُن سے دعوے آہ عالم سوز کے - دن پھرے کس عاشق بد روز کے -

عرش پیما - عرش رس - منتظر ے آج آہ عرش پیما سے یہ پایا ہی قرار - گڑگڑا کر تو دعائین مانگ مین آمین کہون - نصیر ے ای فلک مت ڈر اس آہِ عرش رس کے بوجھ سے - گنبدِ کہنہ نہین گرتا کلس کے بوجھ سے -

فتنہ انگیز - آتش ے زندگی کی کونسی صورت فراقِ یار مین - فتنہ انگیز آہ ہر نالہ بلا انگیز ہی -

فسون تاثیر - مومن ے یہ مایوسی دل و جان نالہ شبگیر تو کھینچو - کھچیگا اُسکا دل آہ فسون تاثیر تو کھینچو -

فلک پیما - فلک تاز - تسلیم ے نا امیدی مین ہو لئے عرض مطلب ہی وہی روز کہدیتے ہین کچھ آہ فلک پیما سے ہم - مسرور ے وقت پیری وہ دلِ عاشق جانباز کہان - قوتِ کشمکش آہِ فلک تاز کہان -

فلک رتبہ - مومن ے شعلہ آہِ فلک رتبہ کا اعجاز تو دیکھ - اول ماہ مین چاند آئے نظر آخر شب -

فلک فرسا - ناسخ ے منکران آسمان کے قول کو کردیگی راست - رفتہ رفتہ ایکدن آہِ فلک فرسائے دل -

گرہی نشین - مومن ے ثوابت ہین سیار مثل شرر - مری آہ گرہی نشین ہوگئی گرم - رشک ے پگھلا دل تفنگ مری آہ گرم سے - بیجا نہین ہی اُسکا پیالہ جو بہگیا -

موزون - ے آہ موزون تجھے گلشن مین نہ کرنی تھی اسیر - مفت سر رشتۂ آوارہ عنادل توڑا -

ناتوان - ضعیف - انشا ے ادب کر حضرت جبریل کا مانع نہو مجکو - تو شاخ سدرہ سے میری یہ آہِ ناتوان لپٹے - میر ے لبون پر نہایت ضعیف ایک آہ در و بام پر حسرتون سے نگاہ -

نارسا - وزیر ے پہنچی نہ اُسکے کان تلک آہ نارسا - کیا فائدہ مین سے اگر تا فلک گئی

تشبیہات و استعارات آہ

آتش - مومن ے آتش آہ بے اثر سے مری - آسمان گلشنِ خلیل ہوا

اُنگلی - ؎ آہ کی اُنگلی اُٹھاکر کونسی شب ای نصیر - مہ جبین کے ہجر مین گننے سے ہم تارے چھٹے -

بجلی - صاعقہ - رشک ؎ ایام فراق ہین کہ برسات - آنکھین ابر آہین بجلیان ہین - ناسخ ؎ کسکو کہتے ہین خدا جانے تجلی ای کلیم - صاعقے گرتے ہین مجھپر آہ بے تاثیر کے -

برچھی - میر ؎ مجھے آہ اک اُسکے دل کی لگی - کہے تو کہ سینے مین برچھی لگی -

بلم - نصیر ؎ تیغ ابرو کی صفائی کیا دکھاتے ہو میان - پاس اپنے آہ کا بھی ایک بلم اور ہی -

تیر - خدنگ - ؎ دل بدخواہ مین تھا مارنا یا چشم بدبین مین - فلک پر ذوق تیر آہ گر مارا تو کیا مارا - مومن ؎ ہماری جان تجھ بن شب دل ناکام لیتا تھا خدنگ آہ سے تیر قضا کا کام لیتا تھا -

تیر انداز - ناسخ ؎ کچھ رقیبونکی عداوت سے نہین دہشت مجھے - نالہ برق انداز ہی اور آہ تیر انداز ہی -

تیغ - اسیر ؎ ای تیغ آہ رنج نہ دے یہ شب وصال - پہلے سحر سے گردن مرغ سحر تراش -

چھڑی - نصیر ؎ بینوایانہ تری زلف کے کوچے مین یہ دل - آہ کی لیکے چھڑی شام و سحر پھرتا ہی -

خط شعاع - برق ؎ بے پردہ پیش مہر جو وہ رشک حور ہو - خط شعاع آہ دل ناصبور ہو -

دود - ناسخ ؎ مین نے دیکھی رات بدلی مین جو بجلی کی چمک - دود آہ و نالۂ شبگیر کا دہوکا ہوا -

زنجیر - رشک ؎ یاقوت کے ٹکڑے ہین شرارے نہ سمجھئے - نالون سے ہوئی آہ کی زنجیر مرصع -

سرو - شمشاد - رشک ؎ نخل بے سایہ سرو آہ ہی ایک - یون تو ہوتے ہین سایہ دار درخت - میر ؏ - نالہ بلبل غنچہ غم شمشاد آہ دلفگار -

سنان - منتظر ؎ خبر رکھیو ای آسمان آہ کی - قیامت کریگی سنان آہ کی -

سیخ - ناسخ ؎ فرقت کی میکشی مین جو ساقی گزک نہین - لے لینگے لخت دل کوئی ہم سیخ آہ سے -

شرر - شرارہ - برق ؎ شرارے آہ سوزان کے فلک پر اُڑ کے جاتے ہین علوے عشق نے تارا بنایا میرے جگنو کو -

شعلہ - رشک ؎ پھر ہوا سقف فلک جلنے کا لوگونکو یقین - پھر نکلتا ہی مرے سینے سے شعلہ آہ کا -

شمع - سودا ؎ بزم غم خون جگر پر مرے مہمان تھی رات - آہ سرگرم مری شمع شبستان تھی رات - صبا ؎ وہ بُت راہ پر آگیا رات کو - مری آہ شمع ہدایت ہوئی -

شہاب ثاقب - اسیر ؎ ابلیس خو رقیب اگر ہی تو غم نہین - آہ رسا سے رکھتے ہین تیر شہاب ہم -

شمشیر - احسان ؎ اُٹھے ہی شور محشر بیٹھے ہی سقف گردون - گر آہ کا ابھی ہم شمشیر کھینچتے ہین - یہ تشبیہ مبتذل ہی -

صرصر - نسیم - ہوا - اسیر ؎ چاہتی ہی ہجر مین صرصر ہماری آہ کی - ایک ہی جھونکے مین اُڑ جا ے دہوان افلاک کا - ناسخ ؎ نسیم آہ کے جھونکے سے

کھولدون دم مین- بھڑا ہوا ترے دروازے کا اگر پٹ ہو- صباؔ ایسی ہوا چلی مری آہون کی رات کو- سب آسمان پہ خرمن انجم بکھر گیا-

فَتِیلہ- آتشؔ آہ کا اپنی فتیلہ نہین کس رات جلا- عمل حُب کی بہت ہمنے بھی دعوت دی ہی- ذوقؔ پھر دلمین آہ سرد ہوی میرے جوشزن- لو بھڑک اُٹھا یہ فتیلہ بجھا ہوا-

قَوس قزح- صباؔ دل ہمارا کشتۂ نیرنگ ہی- آہ مین قوس قزح کا رنگ ہی-

کَلَک- ذوقؔ گر کلک آہ کو پھیرون مین تو سُرمہ درد دل سے پھر- سب صفحہ ماہ منور کا جون سینۂ باز منقش ہو-

کَلِید- برقؔ دعاے وصل شب غم مین مستجاب ہوئی- خدنگ آہ کلید در قبول ہوا-

کَمَند- اسیرؔ اُسطرف دام ادہر آہ رسا کی ہی کمند- آپ پھنسنے کہ پھنسانے مجھے صیاد آیا-

کوَڑا- آتشؔ کالے کوسون نظر آتی ہی دلا منزل گور- آہ کا ابلق ایام کو کوڑا دکھلا-

گرد باد- ناسخؔ عالم نہ اپنی آہ مین ہو گرد باد کا- تودے ہمارے دلمین ہین گرد ملال کے-

مَد- آتشؔ ہنودے گوش زد یار تو تعجب ہی- قد بلند سے کوتاہ مَد آہ نہین-

مَصرع- مصحفیؔ سنتے ہی لوٹ گئے عرش برین پر قدسی- مصرع آہ کے مضمون کی تاثیر تو دیکھ-

ناوک- میرؔ جگر کی سپر پھوٹ جانے لگی- بلا تو رہی ناوک آہ کا-

نَخل- صباؔ ہم نخل آہ سے چمن روزگار مین- باندہا کیے ہوا پے نشو نماے رنج-

نَشان- عَلَم- ناسخؔ ساتھ اشکونکے دو د آہ نہیج ہین مری فوج کے نشان سیاہ- صباؔ ضبط سے خاک نگون ہو علم آہ ای دل- فوج اشک آئے تو روکے صف مژگان کیونکر-

ہوائی- سوداؔ سر چہاتی نقارے ہین فریاد و فغان شہنائی ہی-
(آتشبازی کی قسم)
سوز جگر ہی آتشبازی ہر اک آہ ہوائی ہی-

آہ- نمبر(۲) کسی تکلیف سے کراہنے کی صدا- فقرہ- بیمار نکی آہ آہ سے رات بھر نیند نہین آتی ہی-

آہ آہ رہنا- ہائے ہائے ہوتی رہنا- کراہتے رہنا- کیفؔ تمام شب کوئی لیتا ہی چٹکیان دلمین- فراق یار مین کیونکر نہ آہ آہ رہے- صباؔ بسر ہو وضع سے غم ہو کہ اسمین شادی ہو- نہ آہ آہ رہے اور نہ قاہ قاہ رہے-

آہ آہ کرنا- کراہنا- ؔ عشق مژہ مین کرتے ہو کیون کیف آہ آہ- بر بار ہائی دل کوی نوک سنان سے کیا- اسیرؔ ہنستے تھے جو قاہ قاہ شیشے- اب کرتے ہین آہ آہ شیشے- وزیرؔ وہ عندلیب ہون فریاد میری سُن سُنکر- چٹک کے غنچۂ گل آہ آہ کرتے ہین-

آہ اُٹھنا- دلسے آہ نکلنا- معروفؔ سرد مہری سے تری میرے دل افسردہ سے- جز دم سرد ابتو آہ آتشین اُٹھتی نہین-

آہ اَللہ- زیادہ تر عورتین یہ جملہ زبان پر لاتی ہین- رنگینؔ ایسے ظالم کو

دل دیا ہمنے - آہ اللہ کیا کیا ہمنے -

آہ میرے اللہ اور ہائے اللہ بھی کہتے ہین -

آہ بھر کر رہجانا - ضبط غم کرنا - کلیجا تھام کے رہجانا - میر ؎ سر گزشت اپنی سبب ہی حیرت احباب کا - جس سے دل خالی کیا وہ آہ بھر کر رہگیا -

آہ بھرنا - آہ کرنا - ؎ مومن اُس بت کو دیکھ آہ بھری - کیا ہوا لاف دینداری آج - ؎ آہین بھرتے ہین صبا آپ خدا خیر کرے - اس ہوا سے چمن زیست خزان ہوتا ہی -

آہ پڑنا - صبر پڑنا - ظالم پر آہ مظلوم سے کوئی صدمہ پہنچنا - ناسخ ؎ آہ پڑجائے الٰہی تجھپہ مجھ مخمور کی - محتسب تونے صراحی کیا ہی چکنا چور کی - رشک ؎ پڑگئین آہین ہماری وہ مسین بھیگی نہین - چار بوسے نہ دیے اس سے ہوا چار ابرو -

آہ جگرع - ظفر ؎ جان لب پر آگئی آہ جگر سے پیشتر - راہرو منزل پہ پہنچا راہبر سے پیشتر -

آہ رُوکنا - آہ کا ضبط کرنا - رند ؎ ضبط نالے کو کرون ہر دم کہ روکون آہ کو مجھسے اب چھپتی نہین کبتک چھپاون آہ کو - بحر ؎ روکی تہین گرم آہین اک لحظہ عمر بھر مین - ہین آجتک پھپھولے اپنے دل و جگر مین -

آہ سرد بھرنا - ٹھنڈی سانس لینا - وزیر ؎ مین نے جو آہ سرد بھری اُسنے ہنس دیا - گل کی کلی نسیم سحر سے چٹک گئی -

آہ سر(نوشت) **کرنا** - آہ بھرنا - میر ؎ اُسکے مُنھ پر پڑی جو اُسکی نگاہ - نا امیدی کے ساتھ سر کی آہ - اب یہ متروک ہی -

ع؎ آہ کو دل ہی سے علاقہ ہی مگر یون بھی کہا ہی اسلیے لکھدیا -

آہِ شَب - وہ ہائے کا نعرہ جو درد مند کے دلسے رات کو نکلے - مومن ؎ سوتے سے اُٹھکر آئے ہین یارب نہ جائین وہ - شرمندہ آہ شب سے دعاے سحر نہو -

آہ صد آہ - افسوس صد افسوس -

آہ کا نعرہ مارنا - زور سے آہ کرنا - فقرہ - یہ سنتے آہ کا نعرہ مارا کہ دل بھر آیا -

آہ کر کے رہجانا - آہ بھر کے رہجانا -

آہ کرنا - آہ مُنھ سے نکالنا - کراہنا - وزیر ؎ جو دیکھے سرد تو آئی گل ہوا مجھے تابت ترے فراق مین گلشن بھی آہ کرتے ہین -

آہ کھینچنا - آہ کرنا - نصیر ؎ تاب کیا ہی جو تجھے اور نظر سے دیکھے - کھینچکر آہ کرون چشم قمر مین تنکا - داغ ؎ وہ ٹھنڈے ٹھنڈے چین سے گھر کو چلے گئے - ہے اور آہ سرد دل پُر ملال کھینچ - ناسخ ؎ ہجر ساقی مین بطمی ہوگئی جلکر کباب - جاے قلقل اے صراحی آہ آتشبار کھینچ -

آہ لینا - کسیکو ستا کے اُسکے وبال مین پڑنا - نسیم لکھنوی ؎ ایجان دل جلا کے نہ لیجے کسیکی آہ - آنچ آتی ہی جو آگ سے شعلا اُٹھائیے -

آہِ مردان نہ اُوہی زنان - محض نکمے آدمی کی نسبت کہتے ہین -

آہ نکالنا - آہ کرنا - (دل - سینہ - جگر - لب - مُنھ - انمین سے کسیکا ذکر اس محاورے کی تکمیل کے واسطے ضرور ہی چنانچہ اشعار مثال سے بداہۃً ظاہر ہی) ظفر ؎ آہ آتشبار کیا نکلے دل پُر داغ سے - ہمنے روشن کی ہی یارو یہ چراغ گل سے شمع - ولہ ؎ نکالینگے ترے تفتہ جگر جو آہ سینے سے - تو کر کے اُسکو آلودہ فغان دُودِ زبان مین نکالینگے - آتش ؎ نکلی لبون سے آہ کہ گردون نشانہ تھا - گویا کہ تیر جوڑے ہوے تھے کمان مین ہم -

آہ نکلنا - لازم -

آہ نہ آئے - ذرا افسوس نہو - نواب مرزا شوق ؎ رحم تجھپر خدا گواہ نہ آئے
تیرے پرزے کرون تو آہ نہ آے - قلق ؎ پیسے پر رکھکے بوٹیاں گر اڑائے
تو ذرا میرے دلکو آہ نہ آے -

آہِ نیم شب - وہ آہ جو آدھی رات کو دردمند کے دلسے نکلے یہ وقت زیادہ قبولیت دعا کا ہی - مومن ؎ ہوے بیخواب آہ نیم شب سے تو لگے کہنے -
کہ سوتونکو جگا دیتے ہو تم بھی کیا قیامت ہو -

آہ و بکا - رونا پیٹنا - داویلا - کیف ؎ روز کہتے تھے جو غزلین وہ زمانہ
گذرا - اب تو ہی آہ و بکا شعر و سخن کے بدلے -

آہ و زاری - دیکھو آہ و بکا - رشک ؎ آہ و زاری کے سوا کچھ بھی نہ سوجھا ہجر
مین - تیرگی ایسی خدا نے دی شب دیجور کو -

آہ و زاری کرنا - رونا دھونا - ؎ کردیا راز اپنا ظاہر سب پہ تو نے
ای ظفر - دل لگا کر کوی کرتا آہ و زاری یون بھی ہی -

آہ و فغان - نالہ و فریاد - رشک ؎ جو پھول باغ دہر مین ہی شش گوش
ہی - بلبل کے شور آہ و فغان مین اثر نہین - ظفر ؎ اپنا اثر دکھائے اگر
عشق جانگداز - کر ڈالے کوہ کو مری آہ و فغان گداز

آہ و فغان کرنا - گریہ و زاری کرنا -

آہا یا آہاہا - ھ - تعجب اور خوشی ظاہر کرنے کا کلمہ - فقرہ - آہا آپ یہان کیونکر آگئے - فقرہ - آہا کیا چٹپٹے کباب ہین - اور اہا الف مقصورہ سے بھی بول چال مین ہی -

آہار - ف - نشاستے وغیرہ کی لیئی پکا کے کاغذ اور وصلیون پر پھیرتے ہین اور خشک ہو جانے کے بعد مہرے سے رگڑتے ہین تاکہ حرف خوب چمکین - اور قلم روان ہو اور اُٹھانا چاہین تو حرف صاف اُٹھ آئین - اب ہار بحذف الف بول چال مین زیادہ ہی -

آہار مُہرہ - آہار دیکر مُہرے سے رگڑنے کو کہتے ہین -

آہٹ - ھ - (اسکی اصل آہت معلوم ہوتی ہی جسکے معنی سنسکرت مین کسی چیز پر کسی چیز کا پڑنا ہین - اسی سے آہٹ پاؤنکی آواز کے معنونمین مستعمل ہو گیا) مونث - آواز پا - ف - اسیر ؎ یہ اتحاد ہی ٹوٹا کبھی جو ہجر مین دل یقین ہوا
مجھے اُسکے قدم کی آہٹ کا - مصحفی ؎ شور محشر نہ کرے کیونکہ اُسے جنکے
سلام - دیوے مُردونکو جگا پاؤنکی اُسکے آہٹ - اور آواز پا کے علاوہ اور
آواز اور کھٹکے کو بھی کہتے ہین - میر ؎ کیا لڑکے دلی کے ہین عیار اور نٹ کھٹ
دل لین ہین یون کہ ہرگز ہوتی نہین ہی آہٹ قلق ؎ کان پردیسے خود
لگاے رہی - ڈر سے آہٹ کے دم چُرائے رہی -

آہٹ پانا - آہٹ معلوم ہونا - قلق ؎ پاؤنکی آہٹ اُسنے کچھ پائی
روشنی بھی اُسے نظر آئی - انشا ؎ غرض وہ شوخ پری پا کے آہٹ
لگی دکھلانے اپنی چُلبلاہٹ -

آہٹ سننا - آہٹ پانا - بحر ؎ بچھایا کمرے مین فرش جھٹ پٹ درست
کی سیج کی سجاوٹ - سُنی جو مین نے کسیکی آہٹ گمان گزرا کہ یار آیا - ؎
تاک کے سائے مین آکر بیٹھ پائین باغ مین بلبلین مین سنکے انشا تیری آہٹ چونکتی

آہٹ لینا - کسی آواز یا کھٹکے کی شناخت اور تمیز کرنا - فقرہ - ذرا آہٹ تو
لو یہ کسکی آواز ہی -

آہر جاہر - ھ - آمد و رفت - ف -

آہر جاہر لگانا - باربار آنا جانا -

آہر جاہر لگنا - لازم -

آہستہ - ف - ٹھہر ٹھہر کر - سہولت سے - نرمی سے - چپکے سے - رند ؎ وہ خواب ناز مین ہی چل آہستہ ای نسیم - آنچل نہ روے یار سے جاوے کہین الٹ

داغ ؎ زلف آہستہ جھٹکیے مزاجی ڈرتا ہی - دیکھیے ہاتھ کا جھٹکا نہ کمر تک پہنچے -

قلق ؎ اُسنے آہستہ پاس جاکے کہا - کیون یہ تم روتے ہو سبب ہی کیا -

گلزار نسیم ؎ آہستہ بھر ادہ سرو بالا - سایہ بھی نہ اُس پری پہ ڈالا - اور آہستہ آہستہ تکرار کے ساتھ بھی کہتے ہین - اور اس صورت مین رفتہ رفتہ کے مقام پر بھی استعمال ہوتا ہی - سوز ؎ مری آنکھون سے اب تھمتا نہین ہی اشک اک پل بھی

یہ زخم آہستہ آہستہ ہوا اک چور کیا کیجے -

آہستگی - ف - مونث - سہولت - نرمی -

آہن - ف - مذکر - لوہا - ھ - آتش ؎ زرہ جسم بدن سے ای قاتل گلے مین تو نے ڈالی ہی - طلاؤ نقرہ کو اک رشک ہی اقبال آہن پر -

آہن دل - سنگدل - سخت دل - مجازاً ظالم و معشوق - سوز ؎ نہین کچھ سوز دل سہتا اُس آہن دل کی خاطر مین - زبان شمع کی تقریر کو گلگیر کیا سمجھے -

آتش ؎ آہن دلون سے چشم کرم ہی خیال خام - کرتا ہی سبز نخل کو آب تبر کہان

آہن رُبا - ف - مذکر - سنگ مقناطیس - چُمک پتھر - (وہ پتھر جو لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہی) ناسخ ؎ خنجر سفاک کو کیا میری گردن چھوڑدے - جو کہ ہو آہن ربا کسطرح آہن چھوڑدے - خلیل ؎ دل اُڑکے آپ پھنستا ہی

اللہ ری کشش - آہن رُبا کا جذب ہی زلفون کے جال مین -

آہنگر - ف - لُہار - ھ - ناسخ ؎ بیڑیان سی بیڑیان توڑی ہین مین نے

ای جنون - جائے آہن اب تو سیم و زر ہی آہنگر کے پاس ظفر ؎ اور سودا ہوگا افزون یاد آئیگی وہ زلف - لاؤمت آہنگر و زنجیر میرے روبرو -

آہنی ع؎ (یا آہنین) ف - لوہے کی بنی ہوئی چیز - جیسے آہنی پل - آہنی صندوق - ؎ پار اُترے خوب دریائے وفاداری سے ہم - خنجر جلاد تمکو آہنی پل ہوگیا - رشک ؎ سخت جانی نے کیا تن کو حصار آہنین - آج تیرے تیر کا دیکھین گے ای خونخوار توڑ -

آہنی قلم - لوہے کا قلم - بعض لوگ انگریزی قلم کو کہتے ہین - جرات ؎ دلا دیوانہ ہی وہ تو کہ کلک آہنی لیکر - زمانے مین لکھین سب نام ہر زنجیر پر تیرا -

آہنگ - ف - نمبر (۱) الاپ - نغمہ - انشا ؎ رہا ہی ہوش کچھ باقی اسے بھی اب نہ ٹیرے جا - یہی آہنگ ای مطرب پسر ٹک اور چھیڑے جا - ذوق ؎ ذوق مستی سے ہی طاؤس چمن مین رقاص - شوق آہنگ سے ہی سرو پہ قمری قوال - ناسخ ؎ اُٹھ چلے صبح شب وصل آپ سنکر زمزمہ - نام رکھا جغد ہمنے مرغ خوش آہنگ کا -

نمبر (۲) قصد - ارادہ - درد ؎ ہر دم دل بیتاب مرا درد کرے ہی - جون نغمہ نکل آنے کا آہنگ ہوا ہی - سودا ؎ ہوئی گرمی سے تھوڑی کی وہ جب تنگ کیا اُسنے ہوا کھانے کا آہنگ -

آہو - ف - ہرن - ھ - اسیر ؎ کیا راہوار یار کا پیچھا کرے کوئی - آہو کی چوکڑی کا ہی عالم شلنگ مین -

آہو چشم - ف - مذکر - معشوق کو کہتے ہین - رشک ؎ یار جانی ہوا وہ آہو چشم یعنی ہمنے ہرن شکار کیا - اور آہو نگاہ بھی کہتے ہین - ؎ ظفر مجکو جو وہ آہو نگہ

ع؎ آہنی مین صرف یائے نسبت ہی اور آہنین مین یا و نون دو نو نسبت کے واسطے ہین -

آنکھین دکھاتا ہی- دلِ وحشی کو میرے اور وحشت دونی ہوتی ہی-

آہو کا کالا ہونا- ہرن کا سیاہ ہو جانا- کنوار کی سخت دہوپ مین ہرن کالا ہو جاتا ہی- **ناسخ** ؎ گرمیٔ رخسار سے بیمار ہوگی چشمِ یار- دہوپ کی شدت سے آہو کالا ہو جائیگا-

آہوگیر- ف- نمبر(۱) صفت- عیب جو- **ذوق** ؎ سنوارتی ہی جو شام اپنی زلف مشکین کو- سوادِ مشک ختن پر ہی لاکھ آہوگیر- **وزیر** ؎ بندہ گیا ہی غیر سے مضمون غزال چشم کا- اسمین اب شاخین نکالے کہدو آہوگیر کو-

نمبر(۲) ہرن کو گرفتار کرنے والا- صیاد- **ناسخ** ؎ کچھ نہین پروا مجھے دشمن اگر ہی عیب جو- خوف کیا شیر نیستان کو ہی آہوگیر کا-

آہوے حَرَم- مکہ معظمہ کے ہرن- بحکم شریعت اسلام اطراف کعبہ مین مقامات معین[ع] تک شکار کھیلنا حرام ہی اسلیے آہوے حرم جب کہتے ہین تو یہ خصوصیت صید سے محفوظ ہونے کی ملحوظ ہوتی ہی- **رند** ؎ خانہ دوست سمجھکر کیے کعبے کے طواف- قیس آہوے حرم کو سگِ لیلے سمجھا- **ہلال** ؎ غصے کی آنکھون سے ای صیاد دیکھے گا جو تو- بھاگ کر ہر شیر آہوے حرم ہو جائیگا-

آہوے فلک- ف- آفتاب سے کنایہ ہی- **صبا** ؎ دام تزویر مین کیونکر دلِ رکشن ہوا اسیر- آہوے چرخ ہو نہین صید فگن کیا روکین-

فصل الف ممدودہ مع یاے تحتانی

آیا- نمبر(۱) ھ- آنا مصدر سے صیغہ ماضی- **اسیر** ؎ بال کھولے جو وہ شمشاد پریزاد آیا- قمریان باغ مین چلائین کہ صیاد آیا- کبھی یہی آیا کسیکے پکارنے پر

جواب مین حاضر ہوا کی جگہ بولتے ہین- کبھی کوئی کسیکو بلائے اور اُسے آنے مین کچھ دیر ہو جائے تو کہتے ہین "آیا" کبھی دھمکانے اور ڈرانے کی جگہ بھی بولتے ہین کہ آ کے تجھسے سمجھتا ہون- **ذوق** ؎ لگای زلف کو شانے نے جو انگلی پکار دل- یہ گستاخی بہلا رہ تو سہی او بے ادب آیا-

نمبر(۲) پرتگیزی- مونث- وہ عورت جو انگریزونکے بچونکی نگرانی کرتی کہلاتی اور بہلاتی ہی یا میم صاحب کو کپڑے پہناتی اور خدمت کرتی ہی- اصل مین یہ لفظ سنسکرت کا معلوم ہوتا ہی کیونکہ آے سنسکرت مین اُس شخص کو کہتے ہین جو عورتونکی نگہداشت کرے اسلیے سنسکرت کے قاعدے سے جب اسکی تانیث کیگئی تو آیا ہو گیا- جیسے گنگ مذکر ہی اسکی تانیث الف بڑہا کے گنگا ہو گئی-

نمبر(۳) ف- کلمہ استفہام- کچھ پوچھنے کے لیے- **انشا** ؎ کعبے کا کرون طوف کہ بتخانے کو جاون- کیا حکم ہی مجکو + ارشاد مرے حق مین بھی کچھ ہوئیگا آیا ای پیر طریقت-

آیا بندہ آئی رُوزی گیا بندہ گئی روزی[ع]- مثل- یعنی رزق ہر شخص کا اُسکے ساتھ ہی جس گھر مین جتنے لوگ ہین پروردگار نے رزق بھی اتنا ہی اُتارا ہی اور آدمیون کی کمی بیشی کے ساتھ رزق کی بھی کمی بیشی ہوتی رہتی ہی-

آیا رَمضان بھاگا شیطان- مثل- چونکہ روزے کی حالت مین نفس مضمحل ہو جاتا ہی اور شرارت سے باز رہتا ہی اسواسطے اس مثل کا دہان

ع کعبے کی جانب مشرق چہ کوس اور جانب جنوب بارہ کوس اور جانب مغرب اٹھارہ کوس اور جانب شمال چوبیس کوس تک شکار کھیلنا جائز نہین-

ع مشہور ہی کہ ایک بادشاہ نے خزانہ بڑہانیکے خیال مین تخفیف شروع کردی اُسی رات کو خواب مین دیکھا کہ کچھ لوگ خزانے سے توڑے اُٹھاے لیے جاتے ہین پوچھا کہ یہ روپیہ تم لوگ کیون اور کہان لیے جاتے ہو جواب دیا کہ جہان ملازمان تخفیف شدہ جائین اب جسجگہ وہ لوگ جائین گے انکا رزق وہان انکو پہنچایا جائیگا- بادشاہ نے صبح اُٹھتے ہی تخفیف موقوف کردی-

استعمال کرتے ہین جہان کسی عمدہ اور نیک آدمی کے آنے سے بد اور شریر اُٹھنے لگتا ہی اور بیشتر مذاق سے جب کسی بے تکلف دوست کے آنے پر دوسرا صحبت سے اُٹھتا ہی تو کہتے ہین۔

آیا کُتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا۔ مثل۔ (عو) غافل اور بے فکر عورت کی نسبت بولتی ہین کہ چیز ضایع اور برباد ہو گئی مگر اسکو کچھ خبر نہین اپنے حال مین مست ہی۔

آیا گری کرنا۔ آیا کا پیشہ کرنا۔

آیا گیا۔ آنے جانے والا۔ وارد۔ صادر۔ جیسے کچھ تو آئے گئے کا خیال کیا کرو۔ آئے گئے کی خاطر کرنا ہی پڑتی ہی۔

آیت ۔ ع۔ مونث۔ جمع۔ آیات۔ (عربی کے قاعدے سے) آیتین (اُردو کے قاعدے سے)

نمبر (۱) قرآن شریف کا جملہ۔ جیسے قل ہو اللہ احد۔ رشک ؎ قرآن روے یار ہی باتین ہین آیتین۔ جلدِ عذار جلد کلام مجید ہی۔

نمبر (۲) وہ گول نشانی (○) جو قرآن مجید مین جابجا ٹھہرنے کیلیے لکھی ہوتی ہی۔

آیاتِ مُتشابِہ۔ اسکی تعریف حنفیہ کے نزدیک یہ ہی کہ باری تعالے اور حضرت رسول اللہ صلعم کے سوا دوسرا شخص مراد آیت پر واقف نہو امید معرفت بالکل منقطع ہو فقط اعتقاد حقیقت معنی ضروری ہی شافعیہ اور معتزلہ یہ تعریف کرتے ہین کہ باری تعالے اور رسول اللہ صلعم اور دیگر علماے راسخین فی العلم اسکی تاویل اور مراد سے واقف ہون۔ منشا ان دو اختلافون کا یہ ہی کہ آیۂ لَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗ اِلَّا اللہُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ مین حنفیہ کے نزدیک الا اللہ پر وقف ہی اور شافعیہ اور معتزلہ وقف نہین مانتے۔

آیاتِ مُحکَم۔ اُس آیت کو کہتے ہین جسمین احتمال نسخ و تبدیل کا باقی نرہے اسکی دو صورتین ہین۔ ایک وہ کہ اُس آیت کی دلالت ایسے معنون پر ہو کہ کسی حالت مین اُن معنون کا منسوخ ہونا ممکن نہو۔ جیسے وہ آیات جو دال ہین باری تعالے کی توحید اور صفات پر اس محکم کو محکم بعینہ کہتے ہین۔ جیسے اِنَّ اللہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یا اَللہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔

دوسرے وہ کہ ابتداے نزول سے انتہاے عمر رسول اللہ صلعم تک اُسپر عملدرآمد رہا ہو۔ اسکو محکم لغیرہ کہتے ہین۔ آیات منسوخہ کے علاوہ کل قرآن اسکی مثال ہو سکتا ہی۔

آیت (یا آیہ) **آنا** آسمان سے آیت اُترنا۔ اسیر ؎ نکلا نہین ہی مصحف عارض پر اُسکے خط۔ آیا ہی اپنی شان مین آیہ عذاب کا۔

آیت (یا آیہ) **اُترنا**۔ آیہ آنا۔ ناسخ ؎ چشم زاہد مین ہون گو خوار گناہون سے مگر۔ مغفرت کا تو مری شان مین آیا اُترا۔

آیتِ سجدہ۔ قرآن شریف کی وہ آیت جسکو سُنکر یا پڑھکر سجدہ کرنا واجب ہی ناسخ ؎ گیا مسجد مین دیکھا جب سے تیرے مصحف رُخ کو۔ نہین کم سجدہ کی آیت سے رتبہ بیت ابرو کا۔

منہ ؎ نقل ہی کہ حضرت امیر خسرو ایک روز کہین جاتے تھے راہ مین پیاسے ہوے ایک کنوین پر پنہارنونکو پانی بھرتے دیکھا اُنکے پاس گئے اور جاکر اُنسے پانی مانگا اُنمین سے ایک انہین پہچانتی تھی اُسنے ساتھ والیون سے کہا یہ خسرو ہی جسکے گیت سب گاتے ہین پھر آپسمین صلاح کرکے اُنسے ایک نے کہا کہ ایسی انمل کہدے جسمین کھیر کا ذکر ہو تو پانی پلاؤن۔ دوسری نے چرخے کو کہا تیسری نے ڈھول کو چوتھی نے کُتے کو اُنہون نے یہ انمل کہدی۔ کھیر پکائی جتن سے چرخا دیا جلا۔ آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا۔ یہ آخر مصرع اپنے معنی کی مناسبت سے مثل کیطرح مشہور ہو گیا۔

آیت لا - اسکی دو صورتین ہین - ایک وہ لا جو بغیر اُس چھوٹے دائرے کے ہو جسکو مجازاً آیت کہتے ہین - یہ آیت لا مجازاً وہ علامت ہی جہان وقف ناجائز ہو اگر احیاناً اُس علامت پر سانس ٹوٹ جاسے تو پھر ماقبل کی آیت کو مابعد کی آیت سے ملاکر پڑھین - دوسرے وہ لا کہ دائرہ علامت آیت پر لکھا ہو یہ آیت لا مجازاً وہ علامت ہی کہ قاریون کے نزدیک اُسمین وقف سے وصل اولے ہو - لیکن محدثین اور فقہا وقف اور وصل کو یکسان جانتے ہین -

آیت مطلق - مجازاً اُس علامت وقف کو کہتے ہین - جہان آیت ماقبل علامت کا وصل آیت مابعد علامت سے مستحسن نہو - وجہ یہ ہی کہ یہ علامت اُس ہی کہ آیت سابقہ کے معنی کو آیت لاحقہ سے ربط نہین ہی -

آیت (یا آیہ) نازل ہونا - آیہ اُترنا - **وزیر** ؎ شوق سے حکم کرے سجدے کا پیغمبر حسن - آیتین سجدے کی نازل ہوئین ابرو ہوکر -

آیت و حدیث ہی - آیت و حدیث کی برابر ہی - یہ دونون جملے اُس جگہ بولے جاتے ہین جہان کسیکی بات کی بزرگی جتانا ہو کہ اُسپر عمل کرنا ضرور ہی - فقرہ - مرید کو پیر کی بات آیت و حدیث کے برابر ہی اور طعن کے محل پر بھی بولتے ہین کہ اُنکا کہنا کیا آیت و حدیث ہی یعنی تعمیل اُسکی کچھ فرض نہین ہی -

آیہ - ع - مذکر - جمع آیے - (اُردو کے قاعدے سے) دیکھو آیت نمبر ۱ - **صبا** ؎ بتون کے داغ محبت سے وہ سیہ دل تھا - ہوا مرے لیے آیہ عذاب کا پہا ہا - **رشک** ؎ تو وہ ہی مصحف ناطق کہ وصف بیچ رہتا کرہ آیے اگر تیری شان مین آتے -

آیہ رحمت - قران شریف کی وہ آیت جسمین رحمت باری تعالے کا ذکر ہو جب کسیکی صفت مین کہتے ہین تو موصوف کی رحیم مزاجی مراد ہوتی ہی - **رشک** ؎ حرز جان قوت دل آیہ رحمت سمجھون - ہاتھ آجائے جو بازوے بتان کا تعویذ - **قلق** ؎ صاحب خلق حامی اُمت - شافع حشر آیہ رحمت -

آیندہ - ف - نمبر (۱) آمدن مصدر سے صیغہ اسم فاعل - آنے والا - **صبا** ؎ سال آیندہ نہو گا یہ بھی عالم دیکھنا - وہ کہان سال گزشتہ کی بہار اب کے برس نمبر (۲) آگے - پھر کبھی - دوبارہ - فقرہ - جو کچھ کہنا تھا ہمنے کہدیا - آیندہ تم جانو تمہارا کام جانے - فقرہ - خیر اب کے تو قصور معاف کرو یا آیندہ ایسا نکرنا -

آیندہ کو - آگے کو - زمانہ آیندہ کے لیے - فقرہ - جو مکان بن چکے ہین اُنہین ڈہا دو آیندہ کو ممانعت کا حکم سنا دو - (عود ہندی)

آئی - سع - قضا موت - جیسے یا اللہ اُسکی آئی مجکو آجائے - **میر** ؎ گلی مین اُسکی رہا جاکے جو کوئی سو رہا - وہی تو جاوے ہی وان جس کسو کی آئی ہو -

آئے عہ - ھ - آنا سے مشتق - نمبر (۱) صیغہ ماضی جمع مذکر غائب - **صبا** ؎ وہ دیوانے ہین جب دم بھر بٹھایا قید مین ہمکو - بپا یر و غل مچاتے خانۂ زنجیر مین آئے نمبر (۲) صیغہ مضارع واحد مذکر غائب - **قلق** ؎ دیدہ وا دیدہ ادہر بھی ہو جائے - ہم تلک بھی یہ دور جام آئے -

آئے آم جائے لبیدا - یہ مثل اُسجگہ بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ کسی طرح مطلب اور مقصود حاصل ہوجائے کچھ ہی کیون نہ صرف ہو جائے

آئی بات کا روکنا ذہن کند کرتا ہی - یارو لوگونکو جب کسی پر کوئی پھبتی یا

عہ آئے بروزن فاع اور آئے بروزن فعلن دونون طرح درست ہی - **قلق** ؎ لب پہ جُرات کی جب حکایت آئے - دل نام مین حرارت آئے - (مضارع) - **و لہ** ؎ - بولی کیا آئے کیلیے چلے تم ہائے - (ماضی) - کچھ تو اضع بھی ہم نکرنے پائے - **صبا** ؎ ثریا کہان سے نالۂ شبگیر مین آئے - کہ جس سے فرق جو آسمان برین آئے - (مضارع) - **عجب** ؎ سنگ اسود کو جو دیکھا تو صنم یاد آیا - سیدھے کعبے سے جو اُٹھے تو کلیسا آئے - (ماضی)

اور کسی طرح کی شوخی سوجھتی ہی تو اُسوقت کہتے ہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ اب ضبط نہین ہو سکتا اور کبھی اسیقدر کہتے ہین کہ یار واب ذہن کند ہوتا ہی یعنی رُکا نہین جاتا اور رُکتا ہون تو ذہن کند ہوتا ہی۔

آئے بائے کھاٹ کے پاسے - واہیات بے معنی باتین فصحا اِسکی جگہہ آئین بائین شائین بولتے ہین۔

آئی بلا ٹالنا - آئی بلا سر سے ٹالنا - آئی ہوی آفت یا مصیبت دور کر دینا۔ **داغ** ؎ جو سر مین زلف کا سودا تھا سب نکال دیا - بلا ہون مین بھی کہ آئی بلا کو ٹال دیا - **آتش** ؎ شام شب فراق سے پہلے موے جو لوگ آئی ہوی بلا گئے سر پر سے ٹال کے -

آئی بلا ٹلنا - آئی بلا سر سے ٹلنا - لازم۔

آسے بیر بھاگے پیر - یعنی بدون سے نیک ہمیشہ الگ رہتے ہین اور (خباثت سے مراد ہی) اُنکی صحبت سے پرہیز کرتے ہین -

آئی پر نہین چوکتے - یہ جملہ حاضر جواب کی نسبت کہتے ہین جو ضبط نکر سکے اور دلمین جو بات آسے بید ھڑک کہہ بیٹھے -

آسے بیر بھاگے بیر - مثل - یعنی نیکون کے سامنے بدون کی کچھ نہین چلتی ہمیشہ بھاگ کھڑے ہوتے ہین -

آئی تو ماسی نہین تو خالی چارپائی - مثل - بدچلن اور اوباش لوگ بولتے ہین معنی ظاہر ہین -

آئی تو روزی نہین تو روزہ - آیا تو نوش نہین تو فراموش - یہ مثلین متوکل اور صابر کی نسبت بولی جاتی ہین یعنی توکل پر گزران ہی کچھ ملگیا تو کھا پی لیا نہین تو صبر و شکر کیے بیٹھے ہین -

آسئے تو کیا آسئے - یہ جملہ بیشتر وہان بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہو کہ دم بھر ٹھہر کر چلتے ہوے - ایسے آنے سے نہ آنا اچھا تھا اور کبھی کے ساتھ بھی بولتے ہین کہ آسے بھی تو کیا آسئے - ؎ وہ جو آسئے بھی تو کیا آسئے نہ دم بھر ٹھہرے - ای ظفر رہگئے ارمان تو جی کے جی مین -

آئی تھی آگ کو رہگئی رات کو - مثل - (عو) بیغیرت اور بے حیا عورت کی نسبت کہتے ہین جسکو بدچلنی کے لیے ذرا سا حیلہ کافی ہو -

آسے تھے ہر بھجنے کو اور اُوٹنے لگے کپاس - یہ مثل اُس محل پر بولتے ہین کہ آدمی قصداً تو کسی اچھے کام کا کرے اور کوئی ذلیل سا واہیات کام کرنے لگے -

آئی ٹلجانا یا آئی ہوئی ٹلجانا - آفت اور بلا کا پہنچکر رُک جانا - فقرہ - خدا کی قدرت سے یہ آئی بھی ٹلجائیگی -

آئے دن - ہر روز - تیسون دن - ہمیشہ **بحر** ؎ آئے دن یار کی صورت کا تماشائی ہی - آئنہ بھولگیا میری طرح گھر اپنا -

آئے کا آیا - آنے مین کچھ دیر نہین - کوی دم مین آینوالا ہی - فقرہ - وہ تو آئے کا آیا ہی ذرا دیر اور توقف کرو - لکھنؤ مین اسجگہ آیا سمجھو بولتے ہین -

آئے کی خوشی نہ گئے کا غم - مثل - بے پروائی اور استغنا کے محل پر بولتے ہین یعنی نہ کسی چیز کے حاصل ہونیکی خوشی ہوتی ہی نہ کسی چیز کے جاتے رہنے کا ملال ہوتا ہی - اور کبھی ایسی بے حقیقت اور حقیر چیز کی نسبت بھی کہتے ہین جسکے ملنے سے کوئی نفع ہو نہ جاتے رہنے سے ضرر -

آئے گا تو اپنے پاؤن سے جائے گا کسکے پاؤن سے - یعنی ہنگام

؎ رہنا مزے اُڑانا - استعمال مین لانا -

توچلاآئے گا مگر نکل کیونکر جائے گا جب کسیکو دعوے ہوتا ہی کہ دشمن اگر مجھے ملجائے
توہرگز نکلنے ندون وہان یہ جملہ بولاجاتا ہی۔
آئے گا کُتّا توپائے گا ٹکّا۔ مثل۔ یعنی بے دوڑ دھوپ اور کوشش
ومحنت کے کوی فائدہ حاصل نہین ہوسکتا۔
آئے گئے کا سودا۔ کمال آمادگی مرگ۔ داغ دیکھ کہتے ہین اسے
آئے گئے کا سودا۔ ہم ترے آتے ہی سوجان سے قربان گئے۔ یہ محاورہ
لکھنؤ مین نہین سُنا داغ دہلوی سے معلوم ہوا کہ حالت مرگ و نوبت اخیر کو دتی والے
کہتے ہین۔
آئی گئی میرے ماتھے۔ سارا الزام سارا غصہ میرے ہی سر۔
آئی گئی ہوگئی۔ نمبر(۱) جب کوئی چیز رہن رکھی جاتی ہی اور مدت تک رہن
رہنے اور سود نہ پہنچنے سے اصل قیمت کی برابر یا اُس سے زیادہ زر رہن اور سود ہوجاتا
ہی تو راہن شئی مرہونہ سے دست بردار ہوجاتا ہی اور مرتہن اصل اور سود کے عوض اُسے
لے لیتا ہی اُسے آئی گئی ہوگئی کہتے ہین اور کبھی وعدے پر فک رہن نہونے
سے بھی ایسا ہوتا ہی۔
نمبر(۲) بھولگئی۔ رفت وگذشت ہوگئی۔ جیسے وہ بات آئی گئی ہوگئی۔ اور
اسکو آئی گئی ہوئی بھی کہتے ہین۔
آئے رمل جی آئے۔ جب کسیکو بنیون کی ایسی وضع اور اول جلول قطع سے
آتے ہوئے دیکھتے ہین تو مذاق سے کہتے ہین یعنی آپکی دھج دیکھیے کس شان سے
چلے آتے ہین۔
آئی موج فقیر کی دیا جھونپڑا جلا۔ مثل۔ یہ اُس محل پر بولتے ہین جب
کوئی بے پروا اور آزاد منش اپنی چیز ضایع کردینے کی کچھ پروا نکرے۔

آئے میر بھاگے پیر۔ مثل۔ جہان اعلے پہنچا پھر ادنے اسکے آگے
نہین ٹھہر سکتا۔
آئے نہ آئے برابر۔ یہ جملہ اُسوقت کہتے ہین جب کسی شخص کے آنے کا کوئی
حاصل نہو یا سفر سے آئے اور ملاقات نکرے ادہر اُدہر رہے یا آتے ہی چلدے
آئی نہ گئی کون ناتے بہن۔ مثل۔ (عو) جب کوئی بغیر جان پہچان کے
اپنا رسوخ ظاہر کرے اسکو کہتی ہین اور فصحا کون ناتے کیجگہ کس رشتے بولتے ہین
آئی نہین ٹلتی یا آئی ہوئی نہین ٹلتی۔ جبکہ قضا نہین رُکتی۔ موت
اپنے وقت پر بغیر آئے نہین رہتی۔ بحر حال رہی تمھین لازم تھی ضرور
آنا تھا۔ فرض کرو مری آئی ہوی کیا ٹلجاتی۔
آئے ہو تو گھر سے چلو۔ ہندوستانی ٹھگون کی اصطلاح مین یہ ایک اشارہ
ہی کہ جب مسافر کے قتل کا حکم دینا ہوتا ہی تو یہ جملہ زبان پر لاتے ہین جو لوگ کہ
مسافرون کے قتل پر متعین ہوتے ہین وہ اشارہ پاتے ہی اُسکا کام تمام کردیتے ہین
ایسے اشارے کو اُنکی زبان مین جھرنی کہتے ہین۔
آئے ہوش (یا حواس) جانا۔ بدحواس ہوجانا۔ (گھبرجانے یا زیادہ
خوف خواہ شدت غم وتردد کی حالت مین) بحر اب آسے ہو تو نہ رخصت کی
بات چیت ہے۔ خدا کے واسطے جاتے ہین ہوش آئے ہوئے۔ اور
ہوش وحواس کی جگہ عقل بھی کہتے ہین۔ داغ بات اُنکی نہ تب تک آئی تھی
فکر مین آئی عقل جاتی تھی۔
آئے ہوش (یا حواس) کھونا۔ بدحواس کردینا۔ بحر ہوش
آئے ہوئے کھوتی ہی یہ مژگان کی جھپک۔ دل کو تڑپاتی ہی ہر بار یہ چتون
نشتر ہے۔

آئی ہی جان کے ساتھ جائیگی جنازے کے ساتھ۔ مثل۔ جس شخص کی عادت نہ بدلے اُسکی نسبت کہتے ہین کہ وہ بھلا اپنی یہ عادت کاہے کو چھوڑینگے آئی ہی جان کے ساتھ جائیگی جنازے کے ساتھ۔

آئین۔ ف۔ مذکر۔ قانون۔ دستور العمل۔ قاعدہ۔ رسم و رواج۔ **کیفؔ** واہ کیا لوگ ہین کیا حکم ہی کیا آئین ہی۔ شہر سے بادہ فروشون کی دکان دور رہے۔ **قلقؔ** جمع ارکان سلطنت تھے تمام۔ حسبِ آئین کیا ادب سے سلام۔ **گلزار نسیمؔ** کھویا تجھے تیری آرزو نے۔ جا تیری سزا یہ ہی کہ تو نے۔ کی ہی حرکت خلاف آئین۔ پتھر کا ہو نصف جسم پائین۔

آئین جاری کرنا۔ ضابطہ مقرر کرنا۔ **آتشؔ** نئے ہر سال سرکار جنون سے داغ ملتے ہین۔ بہار گل کیا کرتی ہی جاری تازہ آئین کو۔

آئین جاری ہونا۔ لازم۔

آئین ہوجانا۔ دستور اور رسم و رواج ہوجانا۔ قاعدہ اور قانون ہوجانا۔ فقرہ۔ جو حاکم نے فیصلہ کیا وہی آئین ہوگیا۔

آئین بائین شائین۔ مونث۔ ژٹل۔ بے معنی مہمل بات۔ بے ٹھکانے بے سر پاؤن کی بات۔

آئین بائین شائین اُڑانا۔ بیہودہ بکنا۔ بے سر و پا باتین کرنا۔

آئین بائین شائین بکنا یا کہنا۔ بے معنی مہمل بات کہنا جو سمجھ مین نہ آئے۔ فقرہ۔ خدا جانے کیا آئین بائین شائین بکتا ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ فقرہ۔ ذرا سمجھ کر بات کھو یہ کیا آئین بائین شائین کہے چلے جاتے ہو۔

آئین بی عاقلہ سب کا مونمین داخلہ۔ مثل۔ (عو) اُس جگہ بولتی ہین جب کوئی کسی ایسے کام مین دخل دے جس سے ناواقف ہو۔

آئینہ یا آئنہ[عو ع۵] ف۔ مذکر۔ مرآۃ۔ ع۔ درپن۔ ہ۔ (اصل آہنہ جو آہن اور ہای نسبت سے مرکب ہی) آہنہ سے آئنہ ہوجانے کی وجہ یہ ہی کہ ہاے ہوز بعض الفاظ فارسی مین ہمزہ ملینہ سے بدلجاتی ہی جیسے اندام کہ اصل مین ہندام تھا اور رائگان کہ اصل مین راہگان تھا۔ چنانچہ چار آئنہ جو ایک آہنی لباس جنگ ہی آہن ہی کے باعث سے اُسکا یہ نام رکھا گیا۔ نمبر (۱) مُنھ دیکھنے کا شیشہ۔ **ذوقؔ** خاک آئینے سے ہی نام سکندر روشن۔ روشنی دیکھتا گر دل کی صفای کرتا

صفات

اندہا۔ **ناسخؔ** چشم جوہر سے تری فرقت مین رویا اسقدر۔ ہوگیا اندھا نہین آتا نظر آئینے کو۔

تصویر نما۔ **غالبؔ** معلوم ہوا حال شہیدان گزشتہ۔ تیغ ستم آئینۂ تصویر نما ہی۔

ع۵ کتب تواریخ سے ثابت ہی کہ سکندر اعظم نے اسے ایجاد کیا تھا جب سکندر نے حکیمون سے اپنی راے ظاہر کی کہ ہم ایک ایسی چیز بنانی چاہتے ہین جسمین ہر چیز کا عکس دکھہ لیا کرین تو اُنھون نے معدنیات سے اسکو بنانا چاہا مگر جب اس سے مطلب حاصل نہوا تو سکندر کی تدبیر سے رستام نہار نے فولاد سے یہ کام لیا اور لوہے کو ایسی جلا دی کہ اُسمین ہر چیز کا عکس دکھائی دینے لگا صرف اتنی کسر رہی کہ اگر لوہے کا ٹکڑا چوکھونٹا ہوتا تھا تو اُسمین چوکھونٹی شکل دکھای دیتی تھی اور جو لمبا ہوتا تھا تو لمبی۔ مگر اخیر کو جب گول آئینہ بنایا تو یہ سب دقتین جاتی رہین اور ہر چیز جون کی تون دکھائی دینے لگی جب یہ آئینہ سکندر کے حسب منشاء تیار ہوگیا تو اُسنے بڑا جشن کیا اور اُسمین اپنی صورت دیکھکر پشت آئینہ کو بوسہ دیا۔ آگے لوہے ہی کا آئینہ بنا کرتا تھا۔ دو تین صدی سے جب کانچ دریافت ہوئی اور وہ بآسانی کام دینے لگی تو اسکا رواج جاتا رہا مگر بعض بعض لوگون کے یہان اب بھی پڑا ہوا ہی اور اسکی تمثیل دلبرون کے ہتوڑے سے جو بہت شفاف اور چمکتا ہوا ہوتا ہی خوب سمجھ مین آسکتی ہی (ارمغان)

حبابی - میر ؎ حباب نہین تھی جو چراغون کی تاب - حبابی تھا آئینہ جون سطح آب -

حیرتی - میر ؎ مُنھ تکا ہی کرے ہی جس تس کا - حیرتی ہی یہ آئنہ کسکا -

روسیہ - میر ؎ روسیہ آئنے سے تمکو فراغت ہی نہین - سرمۂ تیرہ درون سے کہین فرصت ہی نہین -

سادہ لوح - اسیر ؎ سادہ لوح آئنہ گستاخ جو ہی ہونے دو - تم ہنو جبین بجبین دور کرو جاہل ہی -

شوخ چشم - اسیر ؎ شوخ چشمی آئنے کی کب گوارا ہی اُسے چن دیے جسنے سکندر سیکڑون دیوارین -

سودار - ناسخ ؎ یاد گیسو مین جو دیدے مارتا ہی آپ کو - ہوگیا سودا سب مانند گیسو آئنہ -

تشبیہات

آفتاب - ناسخ ؎ نگہ ٹھہرتی نہین اپنے عکس پر اُسکی - شعاع حسن سے آئینہ آفتاب ہوا -

چاند - ناسخ ؎ تو وہ ہی خورشید تابندہ کہ تیرے عکس سے - بنگیا مثل مہ تابان شب تار آئنہ -

چشم - چشم شوق - صبا ؎ چشم آئینہ رہے دو سے کب تک نگران - دانت زلفون پہ لگاے رہے شانہ کب تک - اسیر ؎ ہی محو جلوۂ رُخ جانان ہر آئنہ بند اپنی چشم شوق کرے کیونکر آئنہ -

چشم پُر آب - ذوق ؎ برنگ آئنہ چشم پُر آب ہے میری - گرانہ اشک کیا پاس آبرو میرا - ؎ چشم پُر آب ہے سودا کی نہ ٹپکا کبھو اشک - صورت آئنہ کچھ دیدۂ تر اسکا ہی -

چشمہ جوے آب - ذوق ؎ چشمۂ آئینہ مین کب تر ہوا پاے نگاہ - سطح جاتے ہین دکھا پاکدامن آب مین - ؎ دیکھا دم تزئین جو مُنھ اُس حور نے اے رشک - آئینہ ہوا چشمۂ کوثر سے زیادہ - ناسخ ؎ دل ہی اپنا ہوگیا کیا تیرے آگے آب آب - جب ہوا تیرے مقابل بنگیا جو آئنہ -

دیدۂ حیران - ناسخ ؎ کون وہ دل ہی جو محو رُخِ جانان نہوا - کون آئینہ ہی جو دیدۂ حیران نہوا -

سد سکندر - رشک ؎ اُس بادشاہ حسن کی تزئین تو دیکھیے - ہر آئنے کو سدّ سکندر بنا دیا -

صفحۂ باطل - اسیر ؎ کور باطن قدر کیا سمجھین مرے دیوان کی - صفحۂ باطل ہی دست بے بصر مین آئنہ -

قلعۂ فولاد - اسیر ؎ آئنے مین عکس اُسکا دیکھکر سمجھے یہ ہم - ہی پری شیشے کے بدلے قلعۂ فولاد مین -

گرداب - ناسخ ؎ ہون وہ سرگشتہ جو دیکھا مین نے مُنھ اپنا کبھی - آئنے مین صاف صورت ہوگئی گرداب کی -

لوازم و خواص

آئینے کا بال - رشک ؎ زلف بتان کے شوق مین ہستی وبال ہی - یاد کمر سے آئنۂ دل مین بال ہی -

جوہر - نصیر ؎ اپنی صورت جو وہ دیکھے وہ دیوانہ - جوہر آئنہ سب بنگئے زنجیر کے ہیچ -

ع ؎ نمی کے شیشے کا آئنہ جسمین دل نمو -

چوکھٹا۔ ناسخ ؎ پڑتے ہی عکس رخ جانان کے ہی تشبیہ تمام۔ چوکھٹے کو ہالے سے آیئنے کو مہتاب سے۔

زنگ۔ ناسخ ؎ کدورت اپنے چہرونکی نظر آتی ہی لوگونکو۔ تماشا ہی کہ اُلٹے آئنے مین زنگ ٹھہرایا۔

زنگار۔ میر ؎ اُس آئنے کی مانند زنگار جسکو کھاوے۔ کام اپنا اُسکے غم مین دیدار تک نہ پہنچا۔

آئینے کی حیرت۔ مومن ؎ مجکو کیا کام کہ آئینے کی حیرت دیکھون۔ دیکھ تو آئنہ اور مین تری صورت دیکھون۔

دیوار[ع]۔ ناسخ ؎ ہوگئے عریان حضور اُسکے غضب تمنے کیا۔ غش سے گر پڑتا اگر یا تا نہ دیوار آئنہ۔

فریم چوکھٹا۔ ناسخ ؎ تیرے رخسار تابان کا کبھی جو عکس پڑتا ہی۔ فریم آئینے کی بنتی ہی ہالہ ماہ کامل کا۔

آئینہ۔ نمبر(۲) شاہد۔ ظاہر کرنیوالا۔ آتش ؎ قرار اسکو نہین آتا ہماری بیقراری سے۔ زمانہ آئنہ ہی اپنے احوال دگرگون کا۔ برق ؎ حیرت سے سب ملال عیان ہین نہ پوچھیئے۔ آئینہ مین فراق مین ہون اپنے حال کا۔

نمبر(۳) حیران۔ ششدر۔ تصویر۔ بے حس وحرکت۔ صبا ؎ چشم وا رگئی دیکھا جو طلسمات جہان۔ آئنہ بنگئے ہم محو تماشا ہوکر۔ اور تشبیہاً بہت صاف شفاف اور مجلے چیز کو بھی آئینہ کہتے ہین۔ ؎ آج ای ناسخ ہون مین اسکندر ملک سخن۔ ہین صفائے لفظ ومعنی سے سب اشعار آئنہ۔ فقرہ۔ بھولکا برتن مانجنے سے آئینہ ہوجاتا ہی۔

نمبر(۴) ظاہر۔ عیان۔ اسیر ؎ زنگ یکرنگی دورنگی نے کیا کیا آئنہ۔ رفتہ رفتہ میری صورت یار کی صورت ہوئی۔

آئینہ اُلٹا دکھانا۔ جب عورتین کسی کا خوب بناؤ سنگار کرتی ہین تو ٹوٹکے کے طور پر دفع نظر بد کے لیے اُسکو آئینہ اُلٹا کر کے دکھادیتی ہین گلزار نسیم ؎ روح افزا کا سنگار کرکے۔ محو اُسکی ہوی جو پیار کرکے۔ اُلٹا اُسے آئنہ دکھایا۔ خط سمجھی وہ کاکلون کا سایا۔

آئینہ اندھا ہوجانا۔ جب آئینہ اسقدر زنگ آلودہ اور خراب ہوجاتا ہی کہ اُسمین صاف صورت نہین نظر آتی تو اُسے اندھا کہتے ہین ناسخ ؎ چشم جوہر سے تری فرقت مین رویا اسقدر۔ ہوگیا اندھا نہین آتا نظر آیئنے کو۔

آئینہ اندھے کو دکھانا۔ چونکہ اندھے کو آئینہ دکھانے کا کچھ حاصل نہین ہی لہذا اُسجگہ کہتے ہین جہان کوی کسی بے ہنر ناشناس کے سامنے اظہار ہنر کرے یا اُسکو نصیحت کرے جسمین نصیحت قبول کرنے کی صلاحیت ہی نہو۔

آئینہ باطن۔ صاف دل۔ صاف باطن۔

آئینہ بنا دینا۔ نمبر(۱) حیران کردینا۔ ناسخ ؎ نہ کچھ یہ راہرو حیرت مین رہجاتے ہین چلنے سے۔ تری رفتار آئینہ بنا دیتی ہی جیحون کو۔

نمبر(۲) قلعی کرنے یا مانجنے وغیرہ سے چمکا دینا۔

آئینہ بنجانا۔ لازم۔ نمبر(۱) قلق ؎ فرط حیرت سے وہ بت دلگیر آئنہ بنگیا پئے تصویر۔

[ع] دیوار اسکے لوازم مین اسواسطے لکھا گیا کہ پشت بہ دیوار آئینہ لگاتے ہین۔

نمبر(۲) رند ؎ جو کرین ہم وصف زیبا ہی صفاے قلب کا۔ آئنہ دیکھا ہر ہمنے دلکو ہنجاتے ہوئے - ناسخ ؎ کیا صفاے پیکر دلدار کی تاثیر ہے گروہ لگ بیٹھے وہین ہنجاے دیوار آئنہ -

آئینہ بیمار کو نہین دکھاتے یا آئینہ بیمار کے آگے نہین لاتے - بیمار کو اس خیال سے آئینہ نہین دکھاتے ہین کہ اپنی زار حالت دیکھکر اُسے اور بھی صدمہ پہنچے گا - ناسخ ؎ سامنے آنکھون کے آئینہ بہت رکھا نہ کر - ای صنم لیجاتے ہین کم پیش بیمار آئنہ -

آئینہ تمثال - کنایۃً معشوق و رخسار معشوق - ظفر ؎ - خط نہین رُخ پہ ہی اُس آئنہ تمثال کے سبز - آئنہ نیچے ہی طوطی کے پر و بال کے سبز -

آئینہ جڑنا - آئنہ نصب کرنا - بہت صاف اور شفاف کرنا - چمکا دینا فقرہ - کیا قلعی کی ہی گویا در و دیوار مین آئینے جڑ دیے ہین - اسیر ؎ - پرتو افگن جب سے دریا مین ہی وہ روے صبیح - جڑ دیا ہی آئنہ دیوار موج آب مین -

آئینہ حلب - حلب ایک شہر کا نام ہی وہان کا آئینہ بہت مشہور ہی - آتش ؎ رُخسار صاف چاہیئے نظارے کے لیے - آئینہ ہو حلب کا ویا ہو فرنگ کا -

آئینہ خانہ - وہ مکان جسمین چار طرف آئینے لگاے گئے ہون کہ جدہر آنکھ اُٹھے آئینے ہی نظر آئین - آتش ؎ نظر آتی ہین ہر سو صورتین ہی صورتین مجکو - کوی آئینہ خانہ کارخانہ ہی خدائی کا - غالب ؎ - مدعا محو تماشاے شکست دل ہی - آئنہ خانے مین کوی لیے جاتا ہی مجھے

آئینہ دار - ف - آئینہ رکھنے اور دکھانے کی خدمت جس سے تعلق ہو - اسیر ؎ بن بنکے چلے جو وقت رفتار - طاؤس ہوا اُسکا آئنہ دار - بحر ؎ تیرے مجرے کے لیے آتا ہی روز ای شاہ حسن - آئنہ دارون مین لکھلے خط و خال آفتاب -

آئینہ داری - مشاطگی - آئینہ دکھانے کی خدمت - رشک ؎ آپ مجکو خدمت آئینہ داری دیجیئے - جانیئے ای جان جان تصویر پشت آئنہ - بحر ؎ اُسکے جلوے سے ہون محروم کثافت کے سبب - صاف دل ہو تو مجھے آئنہ داری ہو جاے -

آئینہ دکھانا - اسکی کئی صورتین ہین - یعنی مشاطہ بناؤ سنگار کرنے کے بعد اور خدام امرا کو ہر روز صبح کیوقت اور حجام خط بنانے کے بعد یا تیوہارون مین اپنے ججمانون کو آئینہ دکھاتے ہین - اور بعض مسلمان عورتون مین آگے یہ رسم تھی کہ جب کوئی عزیز سفر کو جانے لگتا تھا تو اُسکی پیٹھ کو آئینہ دکھاتی تھین اور یہ ٹوٹکا اسلیے تھا کہ مسافر خیریت سے پھر گھر آئے - (جیسا کہ فارس مین سفر کے وقت آئینے پر پانی ڈالنے کا دستور ہی -)

آئینہ ڈہالنا - آئینہ بنانا - آئینہ تیار کرنا - رشک ؎ ڈہالے تصور رُخ روشن کے آئنے - آئینہ گر ہین حیرتی اختراع دل -

آئینہ رخ - آئینہ رو - آئینہ رخسار - معشوق و حسین سے کنایہ ہی - وزیر ؎ ان آئنہ رُخون کا نظارہ کیا کرے - دیوانہ ہی بناے جو آئینہ سنگ سے - خلیل ؎ وصف خط کیا کرون اُس آئنہ رو کے آگے کیا سناؤن مین سکندر کو سکندر نامہ - ؎ منھ لگ نہ ظفر

اُسکے وہ کھو بیٹھتا ہی صاف - جو آئے ہی اُس آئنہ رخسار کے مُنھ مین

آئینہ ساز - آئینہ بنانے والا - ناسخ ؎ کرتے ہین آئینہ ساز آئینے روشن خاک سے - ملگئے ہین جو ہزارون روے روشن خاک مین -

آئینہ سامنے رکھکے طوطی پڑہانا - طوطی پڑہانے والے طوطی کے سامنے آئینہ رکھکر آواز دیتے ہین وہ اپنی تصویر کو آئینے مین بوتا ہوا سمجھکر بولنے لگتا ہی اور پڑہانے والے کی آواز پر بہت جلد سدہ جاتا ہی اور کہتے ہین کہ جو طوطی کبھی نہ بولتا ہو جب آئینہ اُسکے سامنے رکھا جاتا ہی اپنے عکس کو مدمقابل جان کے بولنے لگتا ہی - ؎ مین وہ طوطی نہین گویا کرے آئینہ جو مجکو - وزیر الطاف ایزد سے یہ میری خوش بیانی ہی -

آئینہ سامنے سے نہ ہٹنا - محو آرایش و زینت رہنا - ہر وقت بناؤ سنگار مین مصروف رہنا - قلق ؎ اُس بُت شوخ کا اللہ رے شوق زینت - آئنہ سامنے سے اب تو نہین ہٹتا ہی -

آئینہ سکتے مین دکھانا - سکتے کی حالت مین امتحان مرگ و زیست کے لیے اطبا سکتے والیکے چہرے کے پاس لاکر آئینہ دکھاتے ہین اگر اسکی سانس سے کچھ غبار آئینے پر پڑکر محسوس ہوتا ہی تو جانتے ہین کہ ابھی زندہ ہے - مومن ؎ کوئی کہتا ہی یہ سکتا ہی نظر و نہین ہماری تو - کئی بار احمقون نے لاکے آئینہ دکھایا ہی -

آئینہ سیما[عہ] - معشوق سے کنایہ ہی - ناسخ ؎ عکس میرے داغ سودا کا سویدا بنگیا - یعنی اس آئینہ سیما کا ہی پہلو آئنہ -

عہ پیشانی -

آئینہ صفر مین دیکھنا - بعض اہل اسلام ماہ صفر کا چاند دیکھکر آئینہ دیکھنا مبارک سمجھتے ہین - ناسخ ؎ دیکھتا ہون مین فقط آئینۂ رخسار یار - ڈھونڈتا ہی اک جہان ماہ صفر آئینے کو - سحر ؎ ای چرخ چاند دیکھکے مُنھ کسکا دیکھیے - آئینہ رو نہین ہی ہلال صفر نہو -

آئینہ عذار - معشوق سے کنایہ - سحر ؎ اسقدر بھی نہو کج خلق وہ آئنہ عذار صاف مُنھ پر تو ہے دل مین کدورت رکھے -

آئینہ قد آدم - بڑا آئینہ - قد انسان کی برابر آئینہ جسمین پورے قد کی تصویر نظر آئے ایسے آئینے کو کوٹھیون اور محلون مین آرایش کے لیے لگاتے ہین - صبا ؎ سج دیا حیرت عشاق نے اُس بت کا مکان - قد آدم ہین لگے آئینے دیوارون مین -

آئینہ کردینا - نمبر (۱) ظاہر کردینا - اسیر ؎ ہون مین حیران کیا جلسون مین بٹھاتے ہو مجھے - آئنہ کردیگا میرا حال سب مین آئنہ -

نمبر (۲) چمکا دینا - مانجکر یا قلعی وغیرہ سے -

آئینہ گر - آئینہ ساز - مومن ؎ تیری غفلت سے یہ حالت ہی کہ اب دیکھ مجھے ترک آئینہ گری آئنہ گر کرتا ہی -

آئینہ لگانا - آئینہ نصب کرنا - آئینہ جڑنا - ناسخ ؎ طاق کعبہ پر لگایا ہی کسینے آئنہ - یا جبین صاف ہی یہ ابروے خمدار پر - سحر ؎ بازو دریون مین لگائے گئے جہاڑ آئینے - چلمنین سبز بند ہین پردے گلابی گلنار -

آئینہ لگنا - لازم - آتش ؎ دکھلا رہی ہی دلکی صفا وجہان کی سیر - کیا آئنہ لگا ہوا اپنے مکان مین ہی -

آئینہ ہر وقت سامنے رہنا - بناؤ سنگار مین مصروف رہنا

رندؔ ؎ دھرا ہی رہتا ہی آئینہ روبرو ہر وقت ۔ پسند آپکو بھی اپنی کیا ادا آئی

آئینہ ہونا ۔ صاف اور شفاف ہونا ۔ ؎ آج ای ناسخ ہو نہین اسکندر ملک سخن
ہین صفائے لفظ و معنی سے سب اشعار آئینہ ۔

نمبر (۲) ظاہر ہونا ۔ کھل جانا ۔ سحرؔ ؎ کسیکو علم نہین استخوان شناسی کا
بشر کے عیب و ہنر آئینہ ہین شانے مین ۔

نمبر (۳) حقیقت نما ہونا ۔ برقؔ ؎ حیرت سے سب ملال عیان ہین نہ پوچھیے
آئینہ مین فراق ہین ہون اپنے حال کا ۔

آئینے مین بال آجانا یا پڑ جانا ۔ کسی ضرب یا صدمے سے آئینے مین خفیف سا شکست کا خط نمودار ہونا ۔ آتشؔ ؎ خط کے یہ رونگٹے نہین رخسار یار پر ۔ بال آ گئے ہین آئینہ آفتاب مین ۔ وزیرؔ ؎ رونگٹے کب ہین ان آئینون مین ہین پڑ گئے بال ۔ ہاتھ زانو پہ کبھی یار نے دے مارے ہین

آئینے مین چاند دکھانا ۔ جب آئینہ چاند کے سامنے لاتے ہین تو چاند کی پوری تصویر آئینے مین اتر آتی ہی بچے یہ سمجھکر کہ آئینے مین چاند نکلا ہی بغور دیکھتے ہین اکثر عورتین بچونکو رونے اور ضد کرنے کیوقت یہ تماشا دکھلا رات کو بہلا لیتی ہین ۔

آئینے مین چاند دیکھنا ۔ اکثر عید کے مشتاق انتیسوین رمضان کو دوپہر کیوقت زیر آسمان ایک طشت مین پانی بھرتے اور اسمین آئینہ رکھکر آفتاب کے قریب دیکھتے ہین اگر چاند ۱۲ درجے آفتاب سے تجاوز کر چکتا ہی تو نظر آجاتا ہی اور کبھی صرف پانی طشت مین بھر کر دیکھتے ہین ۔
آتشؔ ؎ ابرو کا تیرے دیدۂ تر مین رہا خیال ۔ دیکھا کیے ہلال کو
ہم طشت آب مین ۔

آئینے مین منھ تو دیکھو ۔ یہ جملہ بے تکلفی مین طنزاً اسوقت کہتے ہین جب کوئی شخص کسی بات کا دعوے یا ارادہ کرے اور اسکی قابلیت نرکھتا ہو یا کسی ایسی چیز کا سوال کرے جو اسکے مرتبے اور لیاقت سے بڑھکر ہو ۔ یعنی تم اس قابل نہین ہو اپنی صورت دیکھو اور اس حوصلے کو دیکھو ۔ اور کبھی کسیکی حالت زار دیکھکر سمجھانے کے طور پر کہتے ہین کہ کسقدر چہرہ اتر گیا ہی زرد ہو گئے ہو ذرا آئینے مین اپنا منھ تو دیکھو ۔ اور آئینے مین صورت تو دیکھو ۔ آئینہ لیکے منھ تو دیکھو یہ سب بولتے ہین ۔
آتشؔ ؎ چاند کے اوپر نہین پڑتی کسی صورت سے خاک منھ تو دیکھین لیکے یوسف کے برادر آئینہ ظفرؔ ؎ مین نے کہا جی چاہتا ہی یون آج بھڑا دون منھ سے منھ ۔ کہنے لگے وہ آئینہ لیکر اپنا منھ تو دیکھو تم ۔
کیفؔ ؎ ہم نہ کہتے تھے نہ زلف و عارض جانانہ دیکھ ۔ آئینہ تو لیکے صورت اپنی دل دیوانہ دیکھ ۔ گلزار نسیمؔ ؎ رحم اپنی جوانی پر ذرا کر ۔ منھ دیکھ تو آئینہ منگا کر ۔ صورت تری زار ہو رہی ہی ۔ گل ہو کے تو خار ہو رہی ہی ۔ قلقؔ ؎ آپ کو کچھ نہین خیال اپنا ۔ دیکھیے آئینے مین تو حال اپنا ۔